سنن نسائی (مترجم)

تالیف:

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمہ اللہ

(۲۰۳ھ/۹۱۵ء)

ترجمہ:

مولانا دوست محمد شاکر۔ مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری

اَلرُّبْعُ الثَّانِیْ مِنْ تَرْجَمَةِ کِتَابِ النَّسَائِیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کِتَابُ الصِّیَامِ — روزوں کا بیان

بَابُ وُجُوْبِ الصِّیَامِ — روزہ فرض ہونے کے بارے میں باب

۲۰۹۴ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَیْئًا قَالَ اَخْبِرْنِیْ بِمَا اَفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنَ الصِّیَامِ قَالَ صِیَامُ رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَیْئًا قَالَ اَخْبِرْنِیْ بِمَا اَفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنَ الزَّکٰوةِ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِیْ اَکْرَمَكَ لَا اَتَطَوَّعُ شَیْئًا وَلَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ شَیْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ۔

سیدنا حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک اعرابی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ارشاد فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا پانچ نمازیں، اور اس کے علاوہ جو تم ادا کرو گے (وہ نفل ہیں)، پھر اس نے عرض کیا کہ مجھے ارشاد فرمایئے اللہ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ماہ رمضان المبارک کے روزے، اور اس کے علاوہ جو تم رکھو گے وہ نفل ہیں، پھر اس نے عرض کیا مجھے ارشاد فرمایئے کہ اللہ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے احکام بتائے، اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت بخشی میں اس سے زیادہ اور کم نہ کروں گا۔ جتنا اللہ نے فرض فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو نجات پائی اور جنت میں داخل ہوگا۔

نوٹ: حدیث بالا سے روزے کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنی جو شخص تم میں سے رمضان المبارک کو پائے تو وہ روزے رکھے۔ روزے کو فرض اختیاری قرار دینا قطعیات شریفہ احادیث متواترہ کا اور صحابہ کرام کے اجماع کا انکار ہے کیونکہ آیات و احادیث روزے کی فرضیت پر دال ہیں۔ یہ حکم کہ اگر روزہ نہ رکھے یا فدیہ دیدے

۲۰۹۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِیْنَا فِی الْقُرْاٰنِ اَنْ نَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ فَکَانَ یُعْجِبُنَا اَنْ یَجِیْءَ الرَّجُلُ الْعَاقِلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ فَیَسْاَلَهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں قرآن مجید کے حکم کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا ضرورت سوال کرنا منع فرمایا۔

تو اگر کوئی عقلمند شخص دیہات سے آکر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتا تو ہمیں بھلا معلوم ہوتا۔ اتفاقاً ایک دیہات کا رہنے والا شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا پیغام پہنچانے والا ہمارے پاس آیا اور اس نے ہمیں بتایا کہ

فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ نَصَبَ فِيهَا الْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَنَصَبَ فِيهَا الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ ءَآللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي اَرْسَلَكَ ءَآللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي اَرْسَلَكَ ءَآللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ اَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي اَرْسَلَكَ ءَآللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ۔

آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے آپ کو بھیجا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس نے پوچھا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ آسمان کو کس نے پیدا فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے عرض کیا زمین کو کس نے پیدا کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے پھر اس نے عرض کیا۔ پہاڑوں کو زمین میں کس ہستی نے گاڑا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نے، بعد ازاں اس نے عرض کیا ان میں اس طرح طرح کے پھل اور میرے جیسے فوائد کس نے پیدا کیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نے۔ پھر اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کی تخلیق فرمائی۔ اور اس میں پہاڑ کھڑے کیے (بعد ازاں ان میں انسانوں کے لیے طرح طرح کے فوائد رکھے۔ کیا اللہ جل جلالہ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا آپ کے پیغام پہنچانے والے نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس نے سچ فرمایا۔ اس نے عرض کی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ جل جلالہ نے آپ کو ان نمازوں کا حکم فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں پھر اس نے عرض کیا آپ کے پیغام پہنچانے والے نے یہ حکم دیا کہ ہم پر ہمارے مال میں زکوٰۃ فرض ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا اس ہستی کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر اس نے عرض کیا کہ آپ کے پیغام رسانی نے یہ حکم دیا کہ ہم پر سال میں ایک ماہ کے روزے فرض ہیں آپ نے فرمایا کہ سچ ہے۔ اس نے عرض کیا اس ہستی کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ..... کیا اللہ جل جلالہ نے آپ کو روزوں کا حکم کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا۔ آپ کے پیغام پہنچانے والے نے ہم سے فرمایا۔ کہ ہم پر استطاعت رکھنے ہوئے بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا سچ کہا۔ اس نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر ارسال فرمایا۔ البتہ آپ کچھ کا حکم فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ اس نے عرض اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے میں ان احکام کو پورا کروں گا نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر اس شخص نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہوگا

نوٹ: دوسری احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سوال کرنے والے ضمام بن ثعلبہ تھے۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جہت کے استحقاق کیلئے اگر سنت و فرائض ادا نہ کیے جائیں تو صرف زائد نفل ادا کرنا ہی کافی ہے۔

۲۰۹۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ فَقَالَ لَهُمْ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْنَا لَهٗ هٰذَا الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ سَائِلُكَ يَا مُحَمَّدُ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْاَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِيْ نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ اٰللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس نے اونٹ کو مسجد میں بٹھایا۔ پھر اس کو باندھ دیا پھر اس نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے عرض کیا کہ یہ گورے رنگ والے شخص ہیں جو سہارا لگائے ہوئے ہیں اس شخص نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے میں نے تجھے جواب دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا (میں یہاں موجود ہوں) اس شخص نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اور اونچی آواز سے دریافت کروں گا تو اس سے برا نہ منائیں آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تم چاہو پوچھ لو۔ اس نے عرض کیا میں آپ کو آپ کے اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا اور آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اے خدا اس بات پر میں نے خدا کو گواہ کیا پھر اس نے عرض کیا میں آپکو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم آپکو اللہ نے دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں اے خدا اس بات پر میں نے خدا کو گواہ کیا پھر اس نے عرض کیا میں آپکو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپکو ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھنے کا حکم صادر فرمایا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یا اللہ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا کہ کیا اللہ نے آپکو اجازتوں سے مال لے کر غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا اللہ ہاں۔ تب اس شخص نے عرض کیا میں نے اس دین متین پر یقین کیا جسے آپ لائے۔ اور میں اپنے پیچھے رہ جانے والی قوم کا نمائندہ ہوں۔ میں ثعلبہ کا بیٹا ضمام اور سعد بن بکر کی قوم میں سے ہوں۔

۲۰۹۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهٗ هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ

سَاتِكَ فَسَتَرَى عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ (ترجمہ ہو چکا)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ أَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالُوا هٰذَا الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ قَالَ حَمْزَةُ الْأَبْيَضُ الْأَمْيَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ وَرَبِّ مَنْ بَعْدَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ أَمْوَالِ أَغْنِيَائِنَا فَتَرُدَّهُ عَلَى فُقَرَائِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنْ إِثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ يَحُجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي آمَنْتُ وَصَدَّقْتُ وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دفعہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ اسی دوران کاذن کا رہنے والا ایک باشندہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا کہ تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے لوگوں نے کہا یہ شخص جو گورے رنگ کے کنیوں پر ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما ہیں۔ حمزہ نے کہا ابیض کہ سفید اور امیض کے معنی سرخی ملا سفید کے ہیں۔ اس شخص نے آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہا ہوں اور مقدور سے مجھ سے دریافت کریں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو چاہے مجھ سے آکے دریافت کیجئے۔ اس نے عرض کیا۔ میں آپ کو آپ کے پروردگار اور آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آنے والے لوگوں کے پروردگار کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ جل جلالہ نے آپ کو ہمارے پاس رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ۔ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم اللہ نے فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کی ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے امیروں سے صدقے کر غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اے اللہ پھر اس نے عرض کیا کہ اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ سال بھر میں ایک مہینہ کے روزے رکھیں آپ نے فرمایا ہاں۔ اے اللہ پھر اس نے پوچھا کیا آپ کو اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ جو استطاعت رکھتا ہو وہ بیت اللہ کا حج کرے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہاں۔ اس شخص نے کہا میں ایمان لایا جو کچھ آپ لائے ہیں اور میں ضمام ثعلبہ کا بھائی ہوں

بَابُ الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان میں زیادہ سخاوت کرنے کا بیان

۲۰۹۹ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور تمام اوقات میں سے آپ سب سے زیادہ سخاوت رمضان المبارک

جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ يُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

علی فرماتے ہیں جب جناب جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے اور سیدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات کو آپ سے ملاقات فرماتے۔ اور قرآن کا دور کرتے تو آپ کہا کہ آپ مال کی سخاوت بارش سے بھی زیادہ فرماتے۔

نوٹ: جس طرح بارش سے ہر طرف ہریالی اور تازگی سے نکل جاتی ہے اسی طرح آپ کے دست مبارک سے مال نکلتا اور جو کچھ آتا آپ اسے تقسیم فرما دیتے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَعَنَتِهِ تَذْكُرُ وَكَانَ اِذَا كَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ جِبْرِيْلُ يُدَارِسُهُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْخَطَاُ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَاَبُوْ سَلَمَةَ هٰذَا اَعْوَرُ بَيِّنٌ فِيْ حَدِيْثِهِ

(۱۰۱۱) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی لعنت نہیں فرمائی جو بیان کی جائے۔ اور جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ دور کا وقت نزدیک آتا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بارش سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔ ابو عبدالرحمٰن نسائی فرماتے ہیں کہ روایت غلط ہے اور صحیح انس بن یزید کی روایت ہے اور اس روایت میں ایک دوسرا حدیث داخل ہو گئی ہے کہ اعور بیان کرنے والا روایت میں ایک اور حدیث داخل کر گیا ہے۔

رمضان المبارک کی فضیلت کا بیان

بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۰۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ماہ رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۱۰۱۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْهِ

حدیث ہذا میں زہری پر اختلاف

۱۰۱۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۱۰۱۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے

أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَكُمْ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ تُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُسَلْسَلُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيثُ خَطَأٌ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے پاس رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ آیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں سے جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ عبدالرحمٰن نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى مَعْمَرٍ فِيهِ

حدیث ہذا میں معمر پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

۲۱۰۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيمَةٍ وَقَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَ سُلْسِلَتْ فِيهِ الشَّيَاطِينُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں تراویح پڑھنے کی رغبت دلاتے مگر واجب نہ فرماتے، اور آپ ارشاد فرماتے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں سے جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

۲۱۰۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

(ترجمہ ہی جاری ہے گر ابواب الرحمۃ کا ترجمہ ابواب جنت کی جگہ لفظ رحمت ہے۔)

۲۱۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارے پاس رمضان المبارک کا ماہ آیا۔ اللہ جل جلالہ نے تم پر اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر جاتے ہیں اور شریر شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے اس مہینہ میں ایک ایسی رات

أَلَفَ شَهْرٍ مِنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔

۲۱۱۱ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ فَقَدْ اَكْثَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قُلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ تُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ

۲۱۱۲ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ فَاَرَدْتُ اَنْ اُحَدِّثَ بِحَدِيْثٍ وَّ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ اَوْنٰى بِالْحَدِيْثِ فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ رَمَضَانَ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ تُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النَّارِ وَيُصَفَّدُ فِيْهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا طَالِبَ الشَّرِّ اَمْسِكْ۔

اَلْكَرَاهِيَةُ فِيْ اَنْ يُّقَالَ اِنَّهُ رَمَضَانُ رَمَضَانَ

۲۱۰۹۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

(ترجمہ باقی ہے جو اوپر گزرا صرف بجت کی جگہ لفظ رحمت ہے)

ہے جو ہزار راتوں سے افضل اور بہتر ہے۔ جو اس کے ثواب سے محروم رہا۔ پس وہ محروم رہا۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم عتبہ بن فرقد کی عیادت کو گئے تو وہاں ہم نے رمضان المبارک کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تم کس چیز کا ذکر کرتے ہو۔ ہم نے بتایا کہ رمضان المبارک کے ماہ مقدس کا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ رمضان المبارک میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور ایک پکارنے والا ہر رات پکارتا ہے۔ اے بھلائی اور فلاح کے طلبگار اور زیادہ نیکی کر۔ اور اے برائی کے طلبگار برائی سے رک جا۔ عبدالرحمٰن کہتا ہے کہ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا میں غلطی ہوئی ہے۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسے گھر میں تھا جس میں عتبہ بن فرقد موجود تھے۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرنا چاہی۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم سے ایک ایسا شخص تھا جو حدیث شریف بیان کرنے کا زیادہ مستحق تھا۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی آپ نے رمضان المبارک کے ماہ مقدس کے متعلق فرمایا۔ کہ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ہر شیطان سرکش قید کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک پکارنے والا ہر رات پکارتا ہے اے نیکی کرنے والے نیکی کر اور اے بدی کے خواستگار بدی کو ترک کر۔

ماہ رمضان المبارک کو صرف رمضان کہنے کی اجازت

(نوٹ) محققین علماء کے اس حدیث شریف میں تین اقوال ہیں۔ ایک تو یہ کہ صرف رمضان نہیں کہنا چاہیے بلکہ ماہ رمضان کہنا چاہیے۔ کیونکہ رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ امام بخاریؒ کے نزدیک صرف رمضان کہنے میں کوئی قباحت نہیں۔ ایک اور قول کے مطابق جہاں پر قرینہ موجود ہو وہاں پر صرف رمضان المبارک کہنا درست ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ ہم نے رمضان المبارک

۲۱۱۳ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا قُمْتُہٗ کُلَّہٗ وَلَا اَدْرِیْ کَرِہَ التَّزْکِیَۃَ اَوْ قَالَ لَابُدَّ مِنْ غَفْلَۃٍ وَرَقْدَۃٍ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اللّٰہ

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ میں نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس میں عبادت کی راتیں گزاریں حالانکہ اسے معلوم نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنا کیوں برا جانا۔ شاید اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنی تعریف کرنا برا جانا کہ کچھ نہ کچھ غفلت یا نیند ضرور پائی جائے گی۔ یہ الفاظ عبیداللہ کے (اب پھر سارے رمضان میں عبادت کہاں ہوگی۔)

۲۱۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَۃٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اِذَا کَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِیْ فِیْہِ فَاِنَّ عُمْرَۃً فِیْہِ تَعْدِلُ حَجَّۃً۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے فرمایا۔ کہ جب رمضان المبارک کا مقدس ماہ آئے تو اس میں عمرہ کیجئے۔ کیونکہ رمضان شریف میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے ان دونوں احادیث شریفہ میں شہر رمضان المبارک کی بجائے صرف رمضان فرمایا۔

اِخْتِلَافُ اَھْلِ الْاٰفَاقِ فِی الرُّؤْیَۃِ

اگر مختلف علاقوں کے لوگ چاند دیکھنے میں اختلاف کریں

۲۱۱۵ عَنْ کُرَیْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْہُ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَیْتُ حَاجَتَھَا وَاسْتُھِلَّ عَلَیَّ ھِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَیْتُ الْھِلَالَ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فِیْ اٰخِرِ الشَّھْرِ فَسَاَلَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَکَرَ الْھِلَالَ فَقَالَ مَتٰی رَاَیْتُمُ فَقُلْتُ رَاَیْنَاہُ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ قَالَ اَنْتَ رَاَیْتَہٗ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ قُلْتُ نَعَمْ وَرَاٰہُ النَّاسُ فَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِیَۃُ قَالَ لٰکِنْ رَاَیْنَاہُ لَیْلَۃَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰی نُکْمِلَ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا اَوْ نَرَاہُ فَقُلْتُ اَوَلَا تَکْتَفِیْ بِرُؤْیَۃِ مُعَاوِیَۃَ وَصِیَامِہٖ قَالَ لَا ھٰکَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت کریب سے مروی ہے کہ آپ کو حضرت ام الفضل نے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس شام میں بھیجا آپ فرماتے ہیں کہ میں شام میں آیا۔ اور آپ کا کام کیا۔ اسی دوران رمضان المبارک کا چاند نظر آیا۔ اور میں شام میں ہی تھا۔ میں نے جمعۃ المبارک کی رات کو چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان المبارک کے آخر میں مدینہ منورہ پہنچا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا اور چاند کا ذکر کیا۔ اور پوچھا کہ تم نے چاند کب دیکھا میں نے بتایا کہ ہم نے جمعۃ المبارک کی رات کو چاند دیکھا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے جمعۃ المبارک کی رات کو چاند دیکھا میں نے عرض کیا۔ ہاں۔ دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا اور سب نے روزہ رکھا اور معاویہ نے بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ کہ ہم نے تو ہفتے کی رات کو چاند دیکھا اور ہم تیس پورے ہونے تک مسلسل روزے رکھیں گے یا چاند دکھائی دے میں نے کہا آپ حضرت معاویہ اور آپ کے ساتھیوں کے چاند دیکھنے میں خیال نہ کریں گے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ ہمیں

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کرنے کا حکم فرمایا ہے

نوٹ: یعنی چاند دیکھ کر روزے شروع کریں، اور چاند دیکھ کر موقوف کریں، اگر چاند دکھلائی نہ دے۔ تو تیس پورے کریں۔ مدینہ منورہ سے شام کا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر سے زیادہ ہے۔ اور اتنی دوری میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دور دراز کے علاقوں میں اگر چاند دیکھا جائے تو ان کی اطلاعیں اگر نزدیک ہو تو اعتبار ہو سکتا ہے۔

بَابُ يُقْبَلُ الشَّهَادَةُ إِذَا رَأَى الْوَاحِدُ عَلَى هِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کی ایک شخص کی گواہی قبول

۲۱۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ فَنَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصُومُوا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز کا سبب والا ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا، کہ میں نے چاند دیکھا۔ آپ نے پوچھا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے عبد اور سچے رسول ہیں۔ اس نے کہا ہاں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے سے رہنے کی منادی کرا دی۔

۲۱۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْصَرْتَ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا کہ میں نے رات کو چاند دیکھا آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور سچے ہیں۔ اس نے عرض کیا ہاں آپ نے ارشاد فرمایا اے بلال لوگوں میں اعلان کر دیجئے کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

۲۱۱۸ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ

(جہاد پر گرنا)

۲۱۱۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرِ بْنِ كَثِيرٍ الْمَصِّيصِيُّ قَالَ أَبَانَا جَدِّي بْنُ مُوسَى السَّرَّاجُ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ

۲۱۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِطِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَالَ أَلَا إِنِّي جَالَسْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُهُمْ وَأَنَّهُمْ حَدَّثُونِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مشکوک دن کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو فرمایا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت میں رہا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے حدیث شریف بیان کی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ چاند دیکھ کر روزے

قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَ اُنْسُكُوْا لَهَا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوْا ثَلَاثِيْنَ وَاِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ فَصُوْمُوْا وَاَفْطِرُوْا۔

رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور حج میں اسی طرح عمل کرو اگر آسمان پر بادل ہو تو تیس دن پورے کرو۔ البتہ اگر دو گواہ چاند دیکھنے کی گواہی دیں (اور آسمان پر بادل ہوں) تو روزہ رکھو اور افطار کرو۔

كَمَالُ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ اِذَا كَانَ غَيْمٌ

بادل کی صورت میں شعبان کے تیس دن پورے کرنا

وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

احادیث ابوہریرہ سے راویوں کے اختلاف کا ذکر

۲۱۲۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے افطار کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس روزے پورے کرو۔

۲۱۲۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے افطار کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس روزے پورے ہوں

۲۱۲۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو پھر جب چاند دیکھو تو روزے ختم کرو۔ اگر بادل چھا جائے تو تیس روزے پورے کرو۔

۲۱۲۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور پھر جب چاند دیکھو تو ختم کر دو جب بادل آجائے تو تم تیس پورے کرنے کا اندازہ کرو۔

۲۱۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا بیان فرمایا تو ارشاد فرمایا جب تک چاند نہ دیکھو روزے نہ رکھو اور جب تک چاند دیکھ کر روزے ختم نہ کرو۔ اگر بادل آجائے تو اندازہ کرو

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حدیث ھذا میں عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر

راویوں کا اختلاف

۲۱۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک چاند نہ دیکھ روزے نہ رکھو اور جب تک چاند نہ دیکھ لو روزے رکھنا ختم نہ کرو اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کا اندازہ کرلو۔

۲۱۲۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِلَالَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو روزے ختم کردو اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کرو۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ عَلَى عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حدیث ابن عباس میں عمرو بن دینار پر راویوں کا اختلاف

۲۱۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے ختم کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔

۲۱۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، آپ نے فرمایا۔ میں اس شخص پر حیران ہوں جو رمضان المبارک کی ابتداء سے پہلے روزے رکھتا ہے، حالانکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو۔ اور جب چاند دیکھو تو روزے ختم کرو۔ مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مَنْصُورٍ فِي حَدِيثِ رِبْعِيٍّ فِيهِ

ربعی کی روایت میں منصور پر راویوں کا اختلاف

۲۱۳۰ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُومُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ۔

سیدنا حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک چاند نہ دیکھو رمضان المبارک کے روزے نہ رکھو۔ یا شعبان کے تیس دن پورے کرلو۔ پھر روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کرلو اس مہینہ سے پہلے۔

۲۱۳۱ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ لَا تَصُوْمُوْا وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رمضان المبارک سے پہلے روزے نہ رکھو جب تک کہ گنتی پوری نہ کر لو یا چاند دیکھ کر پھر روزے رکھو اور اس وقت تک افطار نہ کرو جب تک کہ چاند دیکھ لو یا تیس روزے پورے نہ کر لو۔

۲۱۳۲ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوْا شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ اِلَّا اَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ صُوْمُوْا رَمَضَانَ ثَلٰثِيْنَ اِلَّا اَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ربعی سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم چاند دیکھ کر روزے رکھو اور پھر جب چاند دیکھ کر روزے ختم کرو اگر مطلع ابر آلود ہو تو تم شعبان کے تیس روزے پورے کر لو۔ مگر جب چاند اس سے قبل دیکھو پھر رمضان کے تیس روزے رکھو مگر یہ کہ چاند اس سے پہلے دیکھو۔

۲۱۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اِسْتِقْبَالًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے ختم کرو اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائے تو تم تیس دن کی گنتی پوری کر لو۔ اور مہینے سے پہلے روزے نہ رکھو۔

۲۱۳۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهُ غَيَابَةٌ فَاَكْمِلُوا ثَلٰثِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان المبارک سے پہلے روزے نہ رکھو۔ بلکہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور جب تم چاند دیکھ کر روزے ختم کرو۔ اگر بادل حائل ہو جائے تو تم تیس دن مکمل کر لو۔

كَمِ الشَّهْرُ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ عَنْ عَائِشَةَ

ایک ماہ کتنے دن کا ہوتا ہے

(اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں زہری پر راویوں کے اختلاف کا بیان)

۲۱۳۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَدْخُلَ عَلٰى نِسَائِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَدْ كُنْتَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَعَدَدْتُ الْاَيَّامَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس ایک ماہ تک نہ جانے کی قسم کھائی اس کے بعد آپ انتیس دن ٹھیرے رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور پرنور

تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا آپ نے ایک ماہ تک کیلئے قسم کھائی تھی۔ اور گنتی کے لحاظ سے ابھی صرف انتیس دن گزرے ہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک ماہ میں انتیس دن ہوتے ہیں۔

۱۲۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيْصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فَاعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَالَ مَا اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ اِنَّكَ قَدْ كُنْتَ اَلَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَاِنَّا اَصْبَحْنَا مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً نَعُدُّهَا عَدَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کا انتہائی شوق تھا۔ کہ میں جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ان دو بیویوں کے متعلق دریافت کروں جن کا تذکرہ اللہ جل شانہ نے اس آیت شریفہ میں فرمایا ہے اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ الخ

اور آخر تک حدیث شریف بیان کی۔ اور فرمایا کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتیس دن تک اپنی عورتوں کو ایسی بات کی وجہ سے چھوڑ دیا جو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر فرما دی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نے فرمایا میں ان عورتوں کے پاس پورے ایک ماہ تک نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ اُن پر سخت غصہ تھا۔ جب اللہ رب العزت نے ان کا حال آپ کو بتا دیا جب انتیس راتیں گزریں۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایک ماہ تک نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔ اور ابھی انتیس رات کی صبح ہوئی ہے ہم گن رہے تھے۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک ماہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْهِ

اس بارے میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت

۱۲۳۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جناب حضرت

السَّلَامُ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا۔

۲۱۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا۔

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک ماہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک ماہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

۲۱۳۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک دوسرے ہاتھ پر مارا اور ارشاد فرمایا۔ مہینہ یہ ہے اور یہ ہے۔ اور تیسری دفعہ آپ نے ایک انگلی کم کرلی یعنی مہینہ انتیس روز کا ہے۔

۲۱۴۰ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تِسْعَةً وَعِشْرِينَ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ اتنے اتنے دنوں کا ہوتا ہے (آپ نے انگلیوں سے گنا اور تیسری دفعہ ایک انگلی کو نہیں گنا) یعنی مہینہ انتیس روز کا۔

۲۱۴۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَفَّقَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بِيَدَيْهِ يَنْعَتُهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ الْإِبْهَامَ فِي الْيُسْرَى۔

سیدنا حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ اتنے اتنے دنوں کا ہوتا ہے ... اور یہ ہے۔ حدیث بیان کرنے والے محمد بن عبید نے تین دفعہ یہ بتلایا اور پھر تیسری دفعہ اپنے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا بند کرلیا۔

۲۱۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَيَكُونُ ثَلَاثِينَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مہینہ انتیس روز کا بھی ہوتا ہے اور تیس روز کا بھی ہوتا ہے۔ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے ختم کرو۔ اگر بادل آجائے تو گنتی پوری کرو۔

۲۱۴۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔

۲۱۴۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم ناخواندہ

لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَا يَا حَبَّذَا ذِكْرُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ۔

۲۱۴۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَحْسُبُ وَلَا نَكْتُبُ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا تَمَامُ الثَّلَاثِيْنَ۔

۲۱۴۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ عَنْ وَصْفِ سَبَلَةَ عَنْ وَصْفِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ فِيْهَا حَتَّى مِنْ عِشْرِيْنَ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ وَاحِدًا مِنْ أَصَابِعِ يَدَيْهِ۔

۲۱۴۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ۔

اَلْحَثُّ عَلَى السُّحُوْرِ

۲۱۴۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً۔

۲۱۴۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَسَحَّرُوْا۔

۲۱۵۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً۔

۲۱۵۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

جماعت ہیں، ہم حساب کتاب نہیں جانتے مہینہ یہ ہے۔ اور اس طرح اتنے دنوں کا ہے، حتیٰ کہ آپ نے انتیس دنوں کو فرمایا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم ان پڑھ لوگ ہیں ہم حساب و کتاب نہیں جانتے مہینہ یہ ہے اتنے دن کا ہوتا ہے اور اس طرح آپ نے اپنے انگوٹھے کو تیسری دفعہ بند کر لیا۔ اور فرمایا۔ مہینہ اتنے دنوں کا ہے۔ اتنے دنوں کا ہے۔ آپ نے پورے تیس انگلیاں یعنی کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔ اور کبھی تیس روز کا ہوتا ہے۔)

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ یہ ہے۔ اور حضرت شعبہ نے جابر بن سمیع سے نقل کیا۔ آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ اس طرح پر کہ انہوں نے دوبار اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کے اشارہ سے کہا۔ اور تیسری دفعہ ایک انگلی بند کر لی۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک ماہ میں انتیس دن ہوتے ہیں۔

سحری کھانے کی فضیلت

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

اس روایت میں سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا سحری کھایا کرو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

۲۱۵۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

نوٹ:۔ کیونکہ سحری کھانے سے روزہ دار خوش رہتا ہے۔ طاقت پیدا ہوتی ہے۔ نیز سحری کا وقت عبادت اور دعا کے لیے بھی موزوں ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

نہ چھوڑ اے دل فغان صبحگاہی
اماں شاید ملے اللہ ھو میں

۲۱۵۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

۲۱۵۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۵۵ (ر) تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تَأْخِيْرُ السَّحُوْرِ

سحری کھانے میں دیر کرنے کی فضیلت

۲۱۵۶ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَيُّ سَاعَةٍ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ۔

سیدنا حضرت زر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے دریافت کیا تم نے حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کی۔ آپ نے فرمایا۔ دن ہو گیا تھا۔ مگر سورج نہیں نکلا تھا۔

نوٹ:۔ یعنی فجر قریب ہو گئی تھی۔

۲۱۵۷ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا إِلَّا هُنَيْهَةٌ۔

سیدنا حضرت زیاد بن جبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز پڑھنے نکلے جب ہم مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور تھوڑی دیر کے بعد نماز کیلئے تکبیر ہوئی۔

۲۱۵۸ عَنْ صِلَةِ بْنِ زُفَرَ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْنَا۔

سیدنا حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ کے ہمراہ سحری کھائی اس کے بعد ہم نماز پڑھنے کیلئے نکلے تو فجر کی سنتیں پڑھیں اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی اور ہم نے نماز پڑھی۔

قَدْرُ مَا بَيْنَ السَّحُوْرِ وَبَيْنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

نماز فجر اور سحری کے درمیان وقت

۲۱۶۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَءُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً۔

باب۔ ذکر اختلاف ہشام وسعید علی قتادۃ فیہ

۲۱۶۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً۔

۲۱۶۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَسَحَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ثُمَّ قَامَا فَدَخَلَا فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ خَمْسِينَ آيَةً۔

۲۱۶۲ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْتُ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

۲۱۶۲ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ

سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی بعد ازاں نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیات تلاوت کرے۔

قتادہ کی روایت میں ہشام اور سعید کا اختلاف

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی۔ اس کے بعد ہم نماز پڑھنے کے لیے اُٹھے۔ شاید حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ دونوں میں کتنا فاصلہ تھا۔ آپ نے فرمایا اتنا جتنی دیر میں ایک آدمی پچاس آیات پڑھے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی۔ بعد ازاں دونوں کھڑے ہوئے اور صبح کی نماز پڑھنے لگے۔ حضرت قتادہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز اور کھانے سے فراغت حاصل کرنے کا وقفہ کتنا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اتنی دیر جتنا آدمی پچاس آیات تلاوت کرے۔

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ ہم میں حضور پُر نور کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی ایسے ہیں۔ ایک شخص تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے۔ اور سحری دیر میں کھاتا ہے اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے اور سحری جلد کھاتا ہے۔ آپ نے پوچھا وہ شخص کون ہے جو افطار جلدی کرتا ہے اور سحری دیر سے کھاتا ہے میں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت

وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السَّحُورَ قُلْتُ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ قَالَتْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

۲۱۶۴ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ وَالْإِفْطَارَ وَالْآخَرُ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْإِفْطَارَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْإِفْطَارَ قَالَ مَسْرُوقٌ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ هَكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۶۵۔ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

فَضْلُ السُّحُورِ

سحری کھانے کی فضیلت

۲۱۶۶ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

کیا۔ کہ ہم نے حضور پرنور کے صحابہ کرام میں سے دو آدمیوں سے سنا۔ ایک شخص تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے۔ اور سحری جلد کھاتا ہے آپ نے پوچھا وہ شخص کون ہے۔ جو افطار جلدی کرتا ہے۔ اور سحری دیر سے کھاتا ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔

سیدنا حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور حضرت مسروق حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسروق نے فرمایا۔ کہ حضور سرور کون صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو اشخاص ایسے ہیں کہ وہ دونوں نیک کام کرنے میں سستی نہیں کرتے۔ لیکن ایک نماز تاخیر سے پڑھتا ہے۔ اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے۔ اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے۔ اور روزہ بھی جلدی افطار کرتا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلدی پڑھتا ہے۔ اور روزہ بھی جلدی افطار کرتا ہے۔ حضرت مسروق نے فرمایا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

حضرت ابوعطیہ سے روایت ہے میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ کے پاس گئے مسروق نے کہا دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے لیکن ایک نماز بھی دیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے۔ اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے۔ مسروق نے کہا عبداللہ بن مسعود۔ حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ دوسرے صحابی ابوموسیٰ اشعری تھے۔

سحری کھانے کی فضیلت

(۲۱۶۶) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُ اللهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدَعُوهُ۔

دَعْوَةُ السَّحُورِ

۲۱۶۷ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔

تَسْمِيَةُ السَّحُورِ غَدَاءً

۲۱۶۸ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي يَكْرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السَّحُورِ وَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ

۲۱۶۹ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ يَعْنِي السَّحُورَ۔

فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ

۲۱۷۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ۔

اَلسَّحُورُ بِالسَّوِيقِ وَالتَّمْرِ

۲۱۷۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ حِينَ السَّحُورِ يَا أَنَسُ إِنِّي أُرِيدُ الصِّيَامَ أَطْعِمْنِي شَيْئًا فَأَتَيْتُهُ بِتَمْرٍ وَإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَذَاكَ بَعْدَ مَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَنَسُ انْظُرْ

حدیث ثانی

اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سحری تناول فرما رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا سحری اللہ کی دی ہوئی برکت ہے۔ تو تم اسے ترک نہ کرو۔

سحری کھانے کے لیے بلانا

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان المبارک کے مبارک مہینے میں سحری کے لیے بلاتے تھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا صبح کے مبارک کھانے کے لیے آؤ

سحری کا طعام صبح کا کھانا کہنا

سیدنا حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صبح کا کھانا اپنے آپ پر لازم کرلو یہ بڑی صبح کا کھانا مبارک ہے

سیدنا حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا۔ صبح کے بابرکت کھانے (یعنی سحری) کیلئے آؤ۔

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق

سیدنا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق یہ ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں (اور اہل کتاب نہیں کھاتے)

ستو اور کھجور رکھا کر سحری کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے انس میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں، اور آپ مجھے کچھ کھلائیے میں نے کھجور اور پانی کا ایک برتن حاضر خدمت کیا۔

رَجُلًا يَأْكُلُ مَعِيَ فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ وَ أَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دے چکتے تھے جب انہیں کسی ایسے شخص کو تلاش کرنا ہوتا جو ان کے ساتھ کھانا کھائے۔ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا لایا۔ آپ تشریف لے آئے اور انہوں نے فرمایا۔ میں نے ستو کا ایک گھونٹ پی لیا ہے۔ اور میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں بھی روزہ رکھنے کی نیت کر چکا ہوں۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ مل کر سحری کھائی اس کے بعد آپ اٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد آپ نماز کیلئے تشریف لے گئے۔

تَأْوِيلُ قَوْلِ اللهِ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

اللہ جل شانہٗ کے قول کُلُوا وَاشْرَبُوا الخ (آیۃ شریفہ) کی تفسیر۔

۲۱۷۲ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ أَحَدَهُمْ كَانَ إِذَا نَامَ قَبْلَ أَنْ يَتَعَشّٰى لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا وَلَا يَشْرَبَ لَيْلَتَهُ وَيَوْمَهُ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ كُلُوا وَاشْرَبُوا إِلَى الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَقَالَ وَنَزَلَتْ فِي أَبِي قَيْسِ بْنِ صِرْمَةَ وَأَتَى أَهْلَهُ وَقَوْمَا بِهِ يَعْنِي الْمَغْرِبَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ وَلٰكِنْ أَخْرُجُ أَلْتَمِسُ لَكَ فَخَرَجَتْ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَوَجَدَتْهُ نَائِمًا وَأَيْقَظَتْهُ فَلَمْ يَطْعَمْ شَيْئًا وَبَاتَ وَأَصْبَحَ صَائِمًا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِيهِ۔

(۲۱۷۲) سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ پہلے دستور تھا کہ اگر روزہ دار شام کا کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا۔ تو پھر وہ رات بھر اور دوسرے دن سورج غروب ہونے تک کچھ کھا پی نہ سکتا تھا۔ حتیٰ کہ یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنی کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہیں فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے نمایاں دکھائی دے آپ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابو قیس بن صرمہ کے متعلق نازل ہوئی۔ حضرت ابو قیس رضی اللہ عنہ روزہ رکھے ہوئے مغرب کے بعد اپنی زوجہ کے پاس آئے۔ اور دریافت کیا۔ کیا کچھ کھانے کو ہے۔ بیوی نے بتایا کہ ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں۔ لیکن میں آپ کے لیے کچھ کھانا تلاش کر کے لاتی ہوں۔ وہ باہر گئیں اور آپ لیٹ کر سو گئے۔ جب وہ واپس آئیں تو آپ کو دیکھا کہ آپ سو رہے ہیں۔ آپ کی بیوی نے آپ کو جگایا۔ لیکن حضرت ابو قیس بن صرمہ نے کچھ بھی تناول نہ فرمایا (کیونکہ سونے کے بعد کھانا پینا جائز نہ تھا) اور رات بھر یوں ہی سوئے۔ اس کے بعد صبح کو روزہ رکھا۔ جب دوپہر ہوئی

* * * * * * * *
* * * * * * * *

۲۱۴۳ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

(۲۱۴۳) سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم۔ سے دریافت فرمایا کہ اس آیت میں سفید دھاری اور سیاہ دھاری کیا مراد ہے آپ نے فرمایا۔ سیاہ دھاری سے مراد رات کی سیاہی ہے۔ اور سفید دھاری سے مراد دن کی سفیدی۔

كَيْفَ الْفَجْرُ

فجر کس طرح نکلتی ہے

۲۱۴۴ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِكَفَّيْهِ وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ۔

(۱) سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابھی رات کا بعض حصہ باقی ہوتا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں۔ اس لیے تاکہ تم میں سے جو شخص سوتا ہے۔ وہ جاگ کر تہجد پڑھے یا سحری کھائے۔ اور جو جاگ رہا ہو وہ لوٹ جائے (تھوڑی دیر سونے یا کھانا کھانے یا وتر پڑھنے کے لیے) آپ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ فجر اس طرح ہے۔ اور آپ نے کھڑکی کی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ فجر اس طرح ہے۔

نوٹ:۔ صبح سویرے جو روشنی نمودار ہوتی ہے۔ وہ صبح کاذب ہے۔ اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے دوسری روشنی آسمان کے کنارے میں پورب کی طرف پھیلی ہوئی نکلتی ہے۔ وہ صبح صادق ہے۔ اس وقت تک روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے۔ اور اس کے بعد نہیں۔

۲۱۴۵ عَنْ سَمُرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ الْفَجْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي مُعْتَرِضًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ بَسَطَ يَدَيْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ۔

(۲۱۴۵) سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سے تمہیں غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ اور نہ ہی اس سفیدی سے جب تک کہ فجر کی روشنی خوب نہ پھیلے اس طرح۔ یعنی عرض میں۔ ابو داؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں کھینچ کر پھیلائے۔

اَلتَّقَدُّمُ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کا استقبال کرنا

۲۱۷۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوْا قَبْلَ الشَّهْرِ بِصِیَامِ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ یَصُوْمُ صِیَامًا اَتٰی ذٰلِكَ الْیَوْمُ عَلٰی صِیَامِهٖ۔

(۲۱۷۶) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مہینہ سے پہلے روزے نہ رکھو۔ ہاں مگر وہ شخص روزہ رکھے جس کی عادت استقبال کی ہو۔ اور اس کی عادت تھی کہ وہ ایک خصوصی دن میں روزہ رکھتا تھا۔

۲۱۷۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِیَوْمٍ وَلَا یَوْمَیْنِ اِلَّا اَحَدٌ كَانَ یَصُوْمُ صِیَامًا فَلْیَصُمْهُ۔

(۲۱۷۷) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے ہاں مگر وہ شخص جو اس سے پہلے روزہ رکھا کرتا تھا وہ رکھے

۲۱۷۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوْا الشَّهْرَ بِصِیَامِ یَوْمٍ وَلَا یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یُوَافِقَ ذٰلِكَ یَوْمًا كَانَ یَصُوْمُ اَحَدُكُمْ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ

(۲۱۷۸) سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ مگر جن دنوں آجانے میں تم میں کوئی روزہ رکھا کرتا تھا۔ تو وہ روزہ رکھے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں خطاء واقع ہوئی ہے۔

۲۱۷۹ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ یَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ۔

(۲۱۷۹) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل دو ماہ تک روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ مگر آپ شعبان المعظم کے مبارک ماہ میں مسلسل روزے رکھتے کہ وہ رمضان المبارک کے روزہ سے مل جاتا۔

۲۱۸۰ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ۔

(۲۱۸۰) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کو رمضان المبارک سے ملا دیتے تھے۔

۲۱۸۱ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی

(۲۱۸۱) سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ حضور انور صلی اللہ

نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ۔

علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ افطار نہ فرمائیں گے۔ اس کے بعد آپ افطار کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزہ نہ رکھیں گے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان یا اکثر شعبان المعظم میں روزے رکھتے۔

۲۱۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ اَنْ تَقْضِيَ حَتّٰى يَدْخُلَ شَعْبَانُ وَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ مَا يَصُوْمُ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج میں سے رمضان المبارک میں کوئی افطار کرتی روزے نہ رکھتی ایام ناں اسے قضا کرنے کی مہلت نہ ملتی۔ حتیٰ کہ شعبان المعظم کا ماہ مقدس آتا۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جتنے روزے شعبان المعظم میں رکھتے اتنے کسی ماہ میں نہ رکھتے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر شعبان بلکہ سارے شعبان المعظم میں روزے رکھتے۔

۲۱۸۳ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ مِنْهُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روزے رکھتے چلے جائیں گے۔ اور آپ افطار فرماتے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم افطار ہی کرتے چلے جائیں گے۔ اور شعبان المعظم سے زیادہ آپ کسی ماہ کے روزے نہ رکھتے آپ زیادہ تر شعبان المعظم میں یا سارے شعبان میں روزے رکھتے

۲۱۸۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے۔ بے شک شعبان کے سارے یا اکثر حصہ میں روزے رکھتے

۲۱۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں روزے رکھتے۔

۲۱۸۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں۔ کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک رات میں قرآن مجید ختم کیا ہو یا کبھی ساری رات عبادت فرمائی ہو۔ یا رمضان المبارک کے

كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ

سوا کسی ماہ مسلسل روزے رکھے ہوں۔

نوٹ:۔ اوپر والی احادیث شریفہ میں یہ ذکر ہوا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم کو روزے رکھتے اس سے مراد شعبان کے اکثر دن ہیں کہ آپ اکثر دن روزہ رکھتے اور بہت کم ناغہ فرماتے

۲۱۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ أَتَى الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ مسلسل روزے رکھتے چلے جائیں گے۔ اور آپ افطار فرماتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ حضور مسلسل افطار فرماتے جائیں گے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ رمضان المبارک کے سوا کسی ماہ کے سارے روزے نہ رکھے۔

۲۱۸۸ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبَةٍ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ لَا مَا عَلِمْتُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ آپ جس وقت سفر سے واپس تشریف لاتے۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ کے پورے روزے رکھتے انہوں نے فرمایا نہیں ہاں مگر رمضان المبارک کے۔ اور آپ کسی ماہ میں پورا افطار نہ فرماتے۔ یعنی ایک روزہ بھی نہ رکھتے حتیٰ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا۔

۲۱۸۹ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبَةٍ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ صَوْمٌ مَعْلُومٌ سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں ہاں مگر جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے۔ میں نے پوچھا کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی روزہ رمضان المبارک کے سوا معین اور مقرر تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مقرر اور معین ماہ کے روزے نہ رکھے۔ سوائے رمضان المبارک کے یہاں تک کہ آپ کا وصال شریف ہوا۔ اور کسی ماہ میں آپ نے بالکل افطار ہی نہ

۲۱۹۰ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَيَخُصُّ صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

سیدنا حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم کے روزے رکھتے اور آپ سوموار اور جمعرات کے روزے کا اہتمام فرماتے۔

۲۱۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَيَتَحَرَّى الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں روزے رکھتے اور آپ سوموار اور جمعرات کا بطور خاص اہتمام فرماتے۔

صِيَامُ يَوْمِ الشَّكِّ

شک والے دن روزہ رکھنا۔

۲۱۹۲ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَشُكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ۔

حضرت صلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک بھنی ہوئی بکری حاضر خدمت کی گئی۔ آپ نے فرمایا کھاؤ۔ بعض لوگ یہ کہہ کر ایک طرف ہو گئے کہ ہم روزہ دار ہیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا۔ اس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کی۔

۲۱۹۳ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عِكْرِمَةَ فِيْ يَوْمٍ يَشُكُّ فِيْهِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَغِلَ مِنْ رَمَضَانَ هُوَ اَمْ مِنْ شَعْبَانَ وَهُوَ يَاْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا وَلَبَنًا فَقَالَ لِيْ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ وَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَتُفْطِرَنَّ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا رَاَيْتُهٗ

سیدنا حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عکرمہ کے پاس ایک دن جس میں اس بات کا شک تھا کہ یہ رمضان المبارک کا دن ہے یا شعبان المعظم کا دن۔ آپ روٹی، ترکاری اور دودھ تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ آؤ میں نے عرض کیا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے اللہ کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا۔ کہ تم روزہ توڑ دو گے۔ میں نے دو دفعہ کہا۔ سبحان اللہ۔

يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِي تَقَدَّمْتُ قُلْتُ حَاجَتِي الْآنَ. مَا عِنْدَكَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابَةٌ أَوْ ظُلْمَةٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ عِدَّةَ شَعْبَانَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا وَلَا تَصِلُوا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ۔

حب میں نے دیکھا کہ آپ مسلسل قسم کھاتے جا رہے ہیں، اور ساتھ ان شاء اللہ بھی ارشاد نہیں فرماتے، تو میں نے عرض کیا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے لے لیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ افطار کرو۔ اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائے یا تاریکی چھا جائے تو تم شعبان المعظم کے تیس دن مکمل کرو۔ اور رمضان المبارک سے قبل روزے نہ رکھو۔ اور نہ ہی رمضان کو شعبان المعظم سے ملاؤ۔

اَلتَّسْهِيلُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

شک کے دن روزہ رکھنا کس شخص کیلئے ضرورت ہے

۲۱۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَلَا لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ أَوْ بِشَيْءٍ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ کہ رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ مگر وہ شخص روزہ رکھے جو ہمیشہ اس دن روزہ رکھا کرتا تھا۔

ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَصَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

جو شخص ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے رمضان کے دنوں میں روزہ اور رات کو عبادت کرے اس کا ثواب

۲۱۹۵ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک کی رات کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے نماز (تراویح) پڑھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۱۹۶ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں لوگوں کو عبادت کی ترغیب دیتے لیکن تاکید سے کسی کو ارشاد نہ فرماتے تاکہ واجب نہ ہو جائے آپ

بِعَزِيمَةٍ آمُرُ فِيهِ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ارشاد فرماتے جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو قیام کرے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۱۹۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَتْ وَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ وَيَقُولُ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھنے کے لیئے باہر نکلے اس کے بعد آپ نے مسجد میں نماز پڑھائی اور حدیث شریف بیان فرمائی حتیٰ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ آپ رمضان المبارک کی راتوں کو قیام کی تاکید کیا کرتے تھے مگر تاکید سے حکم ارشاد نہ فرماتے تھے اور آپ ارشاد فرماتے جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ بعد ازاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔ اور آپ کا حکم جوں کا توں برقرار رہا۔

نوٹ:۔ یعنی رمضان المبارک کا قیام مستحب اور سنت ہے اور واجب و ضروری نہ ہوا۔

۲۱۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارک کے متعلق ارشاد فرماتے سنا جو شخص اس ماہ مقدس میں ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے کھڑا ہو اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

۲۱۹۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ آمُرُ فِيهِ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رمضان المبارک میں عبادت کی ترغیب دیتے۔ مگر آپ تاکید سے کوئی حکم ارشاد نہ فرماتے۔ آپ ارشاد فرماتے جو شخص رمضان المبارک میں حالت ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے کھڑا ہو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان المبارک کے متعلق فرماتے جو شخص اس ماہ مقدس

وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک ایسے مقدس ماہ میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا۔ اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ بِعَزِیْمَةٍ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان المبارک میں لوگوں کو کھڑے ہونے کی رغبت دیتے مگر آپ تاکید سے حکم نہ فرماتے آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کھڑا ہوا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَفِیْ حَدِیْثِ قُتَیْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

لیلۃ القدر کی رات کو ایمان کے ساتھ عبادت کے لیے کھڑا ہوا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(۱۰۳) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(۱۰۴) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(۱۰۵) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(۱۰۶) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان المبارک میں جو شخص ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔ اور جو شخص لیلۃ القدر کو قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۱۱ ایضاً

۲۲۱۲ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ حَدِّثْنِي بِأَفْضَلِ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(۱۰۷) حضرت نضر بن شیبان راوی ہیں کہ آپ کی ملاقات حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اور ان سے فرمایا کہ تم مجھے رمضان المبارک کی سب سے عمدہ فضیلت بیان کرو۔ جو تم نے سنی ہو حضرت ابوسلمہ نے فرمایا۔ مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان کی آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا۔ تو سب مہینوں پر اسے فضیلت دی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو وہ گناہوں سے ایسے

هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

پاک وصاف ہوگا۔ جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنا۔ وہ اس دن اپنے گناہوں سے پاک وصاف تھا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت غلط ہے۔ اور صحیح روایت کچھ یوں ہے کہ ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن اس میں اس طرح ہے من صامه وقامه ایمانا واحتسابا جو شخص رمضان المبارک میں روزے رکھے اور کھڑا ہو۔ ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے۔

۲۲۱۶۔ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ نَذْكُرُ مِثْلَهُ وَقَالَ مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا

۲۲۱۴ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيْكَ سَمِعَهُ أَبُوْكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ أَبِيْكَ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

(۱۰۸) سیدنا حضرت نضر بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے دریافت کیا۔ مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے اپنے والد ماجد سے سماعت فرمائی ہو۔ اور آپ کے والد نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ درمیان میں اور کوئی واسطہ نہ تھا۔ آپ نے فرمایا اچھا مجھے میرے والد گرامی نے حدیث شریف بیان فرمائی۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ نے رمضان المبارک کے روزے فرض فرمائے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کے قیام کو سنت بنایا ہے۔ پس جو شخص رمضان کے روزے اور قیام کو ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رکھے گا وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے وہ اس روز تھا۔ جب اسکی ماں نے اسے جنا تھا

فَضْلُ الصِّيَامِ

روزے کی فضیلت کا بیان

۲۲۱۵ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ الصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ حِيْنَ يُفْطِرُ وَحِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ

(۱۰۹) سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے کہ روزہ ایسی عبادت ہے جو صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور اسے دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے

اللہ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

۲۲۱۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔ ترجمہ حسب سابق۔

(۱۰) سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ روزہ ایسی عبادت ہے۔ جو صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور اسے دوسری خوشی اس وقت ہوگی۔ جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہٗ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

(۱۱) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ روزہ ایسی عبادت ہے۔ جو صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور اسے دوسری خوشی اس وقت ہوگی۔ جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہٗ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصَّائِمُ يَفْرَحُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ فِطْرِهِ وَيَوْمَ يَلْقَى اللّٰهَ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

(۱۲) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نیکی کرتا ہے۔ اس کے لیے دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ مگر اللہ جل جلالہٗ کا ارشاد ہے۔ روزہ خاص میرے لیے ہے۔ میں اس کا بدلہ دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میرے لیے ترک کرتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے (جیسے ڈھال لڑائی میں زخموں سے بچاتی ہے۔ اس طرح روزہ شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے) روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک تو روزہ افطار کرتے وقت۔ اور دوسری

۲۲۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا ابْنُ آدَمَ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ جُنَّةٌ وَفَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ

لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

پروردگار سے ملتے وقت۔ البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۲۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ إِذَا كَانَ يَوْمُ صِيَامِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرِحَ بِصَوْمِهِ۔

(۲۲۲۰) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی کے سب اعمال اپنے آپ کے لیے ہیں مگر روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ فضول اور بے ہودہ گفتگو نہ کرے اور نہ ہی چلائے۔ اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے۔ تو وہ کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ البتہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بہتر ہے اور روزہ دار کو دو ہی خوشی ہے۔ ایک تو وہ اس وقت خوش ہوتا ہے جب روزہ افطار کرتا ہے۔ اور دوسری خوشی اسے اس وقت ہوگی جب وہ اللہ جل جلالہ سے روزہ دار ہونے کی حیثیت سے ملے گا۔

۲۲۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

(۲۲۲۱) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی کے سب اعمال اپنی ذات کے لیے ہیں مگر روزہ صرف میرے لیے ہے۔ اور میں اس کی جزا دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ فضول اور بے ہودہ گفتگو نہ کرے۔ اور نہ ہی چلائے۔ اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے۔ تو وہ کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ البتہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بہتر ہے۔

۲۲۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ

(۲۲۲۲) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا اللہ جل جلالہ نے فرمایا آدمی کا ہر کام اس کے لیے ہے! مگر روزہ میرے لیے خاص ہے! اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! البتہ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ جل جلالہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۲۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ اٰدَمَ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى الصِّيَامَ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے آدمی کو ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا مگر روزہ صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا!

۲۲۲۴ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِيْ بِأَمْرٍ أَحْتَازُ بِهٖ عَنْكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهٗ لَا مِثْلَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی چیز کا ارشاد فرمایئے جس کو میں آپ سے حاصل کروں! آپ نے ارشاد فرمایا، تم روزے کا اختیار کرو اس کے مثل کوئی عبادت نہیں۔

۲۲۲۵ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهٖ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهٗ لَا مِثْلَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا کام ارشاد فرمایئے جس سے اللہ مجھے نفع دے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے اوپر روزہ لازم کرلو اس کے برابر کوئی کام نہیں۔

۲۲۲۶ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّهٗ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهٗ لَا عِدْلَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا، کونسا عمل افضل ہے آپ نے ارشاد فرمایا روزہ! کوئی دوسرا عمل اس کے برابر نہیں۔

۲۲۲۷ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهٗ لَا عِدْلَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے کسی عمل کے کرنے کا حکم فرمایئے! آپ نے ارشاد فرمایا، روزہ رکھا کیجئے اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں۔

۲۲۲۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

الصَّوْمُ جُنَّةٌ۔

روزہ ڈھال ہے،

۲۲۳۰ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے؛

۲۲۳۱

۲۲۳۲ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي الْحَكَمِ وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ بِهِ يُحَدِّثُ ابْنَ اَبِي شَيْبَةَ بْنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

شعبہ سے مروی ہے کہ مجھ سے الحکم نے بیان کیا اور مجھ سے بیان کیا میمون بن ابی شیب بن معاذ بن جبل نے

۲۲۳۳ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ سپر ہے،

لوٹ، جنۃ ڈھال سپر جو گناہوں سے باز رکھتا اور شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے،

۲۲۳۴ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ ڈھال ہے!

۲۲۳۴ عَنْ مُطَرِّفٍ رَجُلٍ مِنْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الْعَاصِ دَعَا لَهٗ بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهٗ فَقَالَ مُطَرِّفٌ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ۔

سیدنا حضرت مطرف رضی اللہ عنہ جو حضرت عامر بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں سے مروی ہے کہ عثمان بن العاص نامی ایک شخص نے آپ کو پلانے کے لیے دودھ منگوایا مطرف نے کہا کہ میں روزے سے ہوں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا روزہ ڈھال ہے! جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی اور جنگ کے لیے ڈھال ہوتی ہے،

۲۲۳۵ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ فَدَعَا بِلَبَنٍ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ۔

سیدنا حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان بن ابی العاص کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دودھ منگوایا۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا روزہ آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی کے لیے ڈھال ہوتی ہے۔

۲۲۳۶ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ دَخَلَ مُطَرِّفٌ عَلٰى عُثْمَانَ نَحْوَهٗ مُرْسَلٌ

سعید بن ابوہند سے سرسلہ حدیث سابق کی مثل مروی ہے کہ مطرف حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ڈھال ہوا،

۲۲۳۷ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ مَالَمْ یَخْرِقْھَا۔

سیدنا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ اس کو دریدہ نہ کیا جائے

نوٹ: جب تک کہ غیبت نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے، کیونکہ اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے جیسے ڈھال پھٹ جاتی ہے،

۲۲۳۸ عَنْ عَائِشَۃَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ فَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلَا یَجْھَلْ یَوْمَئِذٍ وَاِنِ امْرُؤٌ جَھِلَ عَلَیْہِ فَلَا یَشْتِمْہُ وَلَا یَسُبَّہٗ وَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ روزہ آگ سے بچنے کی ڈھال ہے، جو شخص صبح کے وقت روزہ دار اٹھے تو اس دن وہ جہالت نہ کرے، اگر کوئی دوسرا شخص اس کے ساتھ بدتمیزی کرے تو وہ اسے گالی نہ دے برا نہ کہے بلکہ یوں کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! البتہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے!

۲۲۳۹ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ قَالَ اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ مَالَمْ یَخْرِقْھَا۔

سیدنا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ اس کو نہ پھاڑے!

۲۲۴۰ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلصَّائِمِیْنَ بَابٌ فِی الْجَنَّۃِ یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُ فِیْہِ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُھُمْ اُغْلِقَ مَنْ دَخَلَ فِیْہِ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ یَظْمَأْ فِیْہِ اَبَدًا۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک ایسا دروازہ ہے، جسے ریان کہتے ہیں، اس میں روزہ داروں کے سوا کوئی نہ جائے گا، جب ان میں آخری شخص اس کے اندر داخل ہو گا تو اس دروازہ بند کر دیا جائے گا، جو شخص وہاں داخل ہو گا، وہ اس کے پانی کو پیئے گا! اور جو اس نے پانی پیا کبھی پیاسا نہ ہو گا!

۲۲۴۱ عَنْ سَھْلٍ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یُقَالُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ ھَلْ لَکُمْ اِلَی الرَّیَّانِ مَنْ دَخَلَہٗ لَمْ یَظْمَأْ اَبَدًا

سیدنا حضرت سہل نے فرمایا، جنت میں ایک ایسا دروازہ ہے، جسے ریان کہتے ہیں، قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ آؤ ریان کی طرف جو شخص اس کے اندر داخل ہو گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا! جب

فَإِذَا خُلِعَ أُغْلِقَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَدْخُلْ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ۔

سب اس کے اندر داخل ہو چکیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا! بعد ازاں اس میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا!

۲۲۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ يَعْنِي بْنَ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک جوڑا دے اسے جنت میں پکارا جائے گا! اے اللہ کے بندے یہ تیری نیکی ہے تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقہ کے راستہ سے بلایا جائے گا! اور جو شخص روزہ دار ہوگا وہ روزے کے دروازے سے بلایا جائے گا! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جو شخص سب دروازوں سے بلایا جائے گا! اس پر کیا سبب ہے! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جو سارے دروازوں سے بلایا جائے گا! حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں اور مجھے توقع ہے کہ تم ایسے ہی لوگوں میں سے ہو گے!

نوٹ،، اللہ کی راہ میں جوڑا صدقہ کرنے کا مطلب ہے۔ دو اشرفیاں یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں یا دو غلام یا دو لونڈیاں۔ خیرات صدقہ یا آزاد کرنا! نیز حدیث ھذا سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت معلوم ہوئی نیز حدیث ھذا سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنتی ہیں نیز تم از روزہ، صدقہ اور جہاد میں آپ سب نیکیوں اور خیرات میں صدیق کامل ہیں!

۲۲۴۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور ہم نوجوان تھے کسی چیز کی تاب نہ رکھتے تھے! آپ نے ارشاد فرمایا، اے نوجوانوں کے گروہ! تم نکاح کرو کیونکہ نکاح کرنے سے نظر نیچی رہتی ہے (یعنی عورتوں کے گھورنے سے بچتا ہے) اور شرمگاہ زنا سے محفوظ رہتی ہے! اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے۔ روزہ اس کی خصی کر دے گا یعنی روزہ اس کی شہوت کو کم کر دے گا!

۲۲۴۴ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَقِيَ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے!

عُثْمَانَ بِعَرَفَاتٍ فَخَلَا بِهِ فَحَدَّثَهُ وَأَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ لَكَ فِي فَتَاةٍ أُذَكِّرُكَ بِهَا فَدَعَاهَا عَبْدُ اللهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ۔

۲۲۴۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

۲۲۴۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثٍ مَا سَأَلْتُ أَحَدًا حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ إِلَّا مِنْ أَجْلِي لِأَنِّي كُنْتُ أَحْدَثَهُمْ سِنًّا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ۔

۲۲۴۷ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ حَرِيجًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَعْنِي عَتِيبَةً فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ

کرعرفات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور آپ نے علیحدگی میں ان سے بات چیت کی، چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا میں آپ کا نکاح ایک نوجوان عورت سے کردوں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ کو بلایا اور یہ حدیث شریف بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے گا، اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کو خصی کردے گا یعنی اس کی شہوت کو کم کردے گا۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کی شہوت کو کم کردے گا۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ساتھ حضرت علقمہ، حضرت اسود اور کئی دوسرے لوگ تھے۔ آپؓ نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے بیان فرمائی کیونکہ میں ان سب میں سے کم سن تھا، حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نظر کو نیچا رکھتا ہے اور شرم گاہ کے لیے زیادہ حفاظت کرنے والا ہے

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اور وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

فَاطْلُبُوا فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ۔

نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا گزر ہم نوجوانوں کے پاس سے ہوا آپ نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو روکتا ہے اور شرم گاہ کا تحفظ کرتا ہے اور جس شخص کی اتنی استطاعت نہ ہو وہ روزہ رکھے روزے سے اس کو خصی کر دے گا یعنی اس کی شہوت کم ہو جائے گی۔

نوٹ: امام نسائی رحمہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں مسترد راوی کا نام زیاد بن لبید ہے وہ مدنی ہیں، ابراہیم نخعی کے مصاحب تھے اس سے مغیرہ اور شعبہ نے روایت کیا ایک اور مسترد مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے ان کا نام گرامی یحییٰ ہے، یحییٰ ہی اور منکر احادیث الضعف کے ساتھ ملا ہوا ان کی ملکہ احادیث میں سے ایک وہ حدیث ہے جو اس نے محمد بن عمرو سے روایت کی کہ انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے اور ایک اور حدیث کچھ اور طرح ہے جو حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گرمت کو چھری سے نہ کاٹو لیکن اسے نیزے کر کھاؤ۔

بَابُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ جل جلالہ کی رضا کے لیے ایک روزہ رکھنے والے شخص کا ثواب

۲۲۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ زَحْزَحَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص (جہاد یا حج کے سفر میں) فی سبیل اللہ روزہ رکھے اس روزے کی وجہ سے اللہ جل شانہ اسے جہنم سے ستر برس کی راہ سے دور فرما دے گا۔

۲۲۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ بِهِ وَجْهَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ ۲۲۵۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ۲۲۵۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ عَامًا۔ ۲۲۵۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَعَّدَ اللهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ ۲۲۵۳ عَنْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَهُ اللهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

۲۲۵۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ ۲۲۵۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا بَاعَدَ اللهُ تَعَالَى بِذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ النَّارِ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ ۲۲۵۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ جَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ ۲۲۵۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ جَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

۲۲۵۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَ اللهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ۔ ان تمام احادیث کا ترجمہ مذکورہ بالا حدیث کے مطابق ہے۔ مگر الفاظ میں معمولی اختلاف ہے

مَا يُكْرَهُ مِنَ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے،

۲۲۵۹ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے،

نوٹ: حضرت امام مالک رح حضرت امام ابوحنیفہ رح اور حضرت امام شافعی کے نزدیک اگر طبیعت نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے، اور نہ افطار افضل ہے، اور حضرت سعید بن المسیب، حضرت امام اوزاعی، احمد اور اسحاق کے نزدیک روزہ نہ رکھنا بہتر ہے، حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر روزہ رکھنے سے نقصان اور ضرر کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھا جائے

۲۲۶۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے،

(نوٹ) امام نسائی فرماتے ہیں کہ سعید ابن المسیب سے مروی روایت غلط ہے اور درست طریق کی روایت ہے ابن کثیر کے ساتھ اس روایت میں کسی نے نہیں دیا،

۲۲۶۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَاسًا مُجْتَمِعِينَ عَلَى رَجُلٍ فَسَأَلَ فَقَالُوا رَجُلٌ أَجْهَدَهُ الصَّوْمُ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر بہت لوگوں کو دیکھا آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہے؟

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

لوگوں نے بتایا یہ شخص روزے کی وجہ سے پریشان ہو گیا ہے (اور یہ واقعہ سفر میں پیش آیا) آپ نے ارشاد فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے؟

۲۲۶۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَقَالَ مَا بَالُ صَاحِبِكُمْ هٰذَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَائِمٌ قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوْهَا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس پر لوگ درخت کے نیچے پانی ڈال رہے تھے، آپ نے پوچھا تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! روزہ دار ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں، اللہ جل شانہ نے تمہیں جو رخصت دی ہے اسے قبول کرو۔

۲۲۶۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاقْبَلُوْهَا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں اللہ جل شانہ نے تمہیں جو رخصت دی ہے اسے قبول کرو۔

۲۲۶۴ اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا نَحْوَهُ

۲۲۶۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۲۶۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ایک شخص کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا تھا، آپ نے ارشاد فرمایا۔ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

۲۲۶۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ فَبَلَغَهُ اَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ فَاَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهُ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک میں روانہ ہوئے حتیٰ کہ آپ وادی کراع الغمیم میں جلوہ افروز ہوئے آپ نے روزہ رکھا اور آپ کے ساتھیوں نے بھی روزے رکھے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ روزہ لوگوں پر گراں گزر رہا ہے، آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا۔ اور پی لیا لوگ دیکھ رہے تھے، اس پر بعض لوگوں نے تو روزہ کھول دیا۔ اور بعض

نے روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا
فرمایا: اسا کرنے والے گنہگار ہیں

نوٹ: یہ اسی وجہ سے ہے کہ سفر میں روزہ شاق گزرے تو افطار بہتر ہے بالخصوص جہاد کے سفر میں، جہاں روزے سے بے تاب و توان ہونے کا اندیشہ ہے

نوٹ: کراع الغمیم (دو لفظوں) کراع سے مراد وادی الغمیم ایک وادی کا نام ہے، اور غمیم کراع کی ایک موضع کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے

۲۲۶۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اُدْنُیَا فَکُلَا فَقَالَا اِنَّا صَائِمَانِ فَقَالَ ارْحَلُوْا لِصَاحِبَیْکُمْ اِعْمَلُوْا لِصَاحِبَیْکُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان والی جگہ مرالظہران کے مقام پر سردار کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کھانا پیش کیا گیا آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ قریب ہو جائیے! اور کھانا کھائیے! ان دونوں حضرات نے عرض کیا کہ ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے! آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ ان دونوں حضرات کی سواریاں تیار کرو، اور ان کے چھٹے کا کام تم خود کرو کہ مکلوہ روزہ دار ہیں

۲۲۶۹ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَغَدَّی بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ الْغَدَاءَ مُرْسَلًا۔

ابوسلمہ سے مرسلاً روایت ہے کہ مرالظہران میں حضور علیہ السلام صبح کا کھانا کھا رہے تھے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا: کھانے میں شرکت کرو۔

۲۲۷۰ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَانُوْا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ مُرْسَلٌ۔

ابوسلمہ سے مرسلاً روایت ہے کہ مرالظہران میں آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے اور ابوبکر صدیق و عمر آپ کے ساتھ تھے

ذِکْرُ وَضْعِ الصِّیَامِ عَنِ الْمُسَافِرِ

روزہ مسافر کے لیے معاف ہونا

۲۲۷۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ یَا اَبَا اُمَیَّةَ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ اُدْنُ مِنِّیْ حَتّٰی اُخْبِرَکَ عَنِ الْمُسَافِرِ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنْهُ الصِّیَامَ وَنِصْفَ

سیدنا حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں سفر کے حضور سردار کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے مجھے صبح کے کھانے کے لیے ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، ادھر میرے پاس آؤ، میں تمہیں مسافر کے روزہ وغیرہ کے احکام سے مطلع کروں

الصلوٰۃ۔ اللہ جل جلالہ نے مسافر پر روزہ اور نصف نماز معاف فرمادی

۲۲۷۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى وَضَعَ عَنْهُ يَعْنِي الصِّيَامَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ۔ ۲۲۷۳ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَخْرُجَ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ۔ حدیثوں کا ترجمہ حسب سابق ہے البتہ دوسری میں اتنا زیادہ ہے کہ میں سفر سے واپس آیا اور حضور کو سلام عرض کیا اور جب میں واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا کھانے کا انتظار کر

۲۲۷۴ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۲۲۷۵ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ ائْذَنْ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ أَنَّ اللهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ۔ ۲۲۷۶ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْهَيْئَةِ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ۔ ۲۲۷۷ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ نَحْوَهُ۔ ان تمام احادیث کا ترجمہ حسب سابق ہے۔

۲۲۷۸ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ يَعْنِي نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَعَنِ الْمُعْبِلِ وَالْمُرْضِعِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بلاشبہ اللہ جل جلالہ نے مسافر پر روزہ اور آدھی نماز معاف فرمادی اور حاملہ اور دودھ پلانے والی (سے ان کو نقصان کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھیں اور بعد میں قضا کر لیں)

۲۲۷۹ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ قُشَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ حُدَّاثُنَا ثُمَّ أَتَيْنَاهُ فِي إِبِلٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو قِلَابَةَ حَدِّثْهُ فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُ ذَهَبَ فِي إِبِلٍ لَهُ فَانْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ أَوْ قَالَ يَطْعَمُ فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ أَوْ قَالَ ادْنُ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامَ عَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ۔

سیدنا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے قبیلہ قشیر کے ایک بوڑھے سے سنا اس نے اپنے چچا سے سنا، ایوب نے فرمایا کہ پہلے اس بوڑھے نے ہم سے ایک حدیث شریف بیان کی ہم ازاں اسے ہم نے اس کے اونٹوں میں دیکھا تو حضرت ابوقلابہ نے اسے فرمایا کہ حدیث شریف بیان کیجئے! اس نے بتایا کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث شریف بیان کی کہ وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ گیا تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کھانا تناول فرما رہے تھے! آپ نے ارشاد فرمایا کہ قریب آجیے اور کھانا کھائیے! میں نے عرض

۲۲۸۰ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِيْ صَاحِبِ الْحَدِيْثِ قَدْ لَقِيَنِيْ عَلَيْهِ فَلَقِيْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ فُلَيْتُ بْنُ يُقَالُ لَهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبِلٍ كَانَتْ لِيْ اُخِذَتْ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ يَاْكُلُ غَدَّانِيْ اِلٰى طَعَامِهِ. فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ اُدْنُ اُخْبِرْكَ عَنْ ذَالِكَ اَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ.

۲۲۸۱ عَنْ رَجُلٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَاِذَا هُوَ يَتَغَدّٰى قَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ هَلُمَّ اُخْبِرْكَ عَنِ الصَّوْمِ اَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ وَرَخَّصَ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ.

۲۲۸۲ عَنْ هَانِئِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَلْحَرِيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا صَائِمٌ وَهُوَ يَاْكُلُ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ اَتَعْلَمُ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ

کیسا کہ میں روزہ دار ہوں! آپ نے فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ کو معاف کر دیا ہے اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے (روزہ) معاف فرما دیا ہے!!

سیدنا حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت ابوقلابہ نے مجھ سے یہ حدیث شریف بیان کی اور پھر فرمایا، آپ اس حدیث شریف بیان کرنے والے سے ملیں گے بھلا تمہیں کچھ اس کی شناخت بتاؤں، میری ملاقات ان سے ہوئی اور انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے میرے محلہ نے بتایا جنہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے انہوں نے کہا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ لے کر گیا، جب میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ نے مجھے کھانے کے لیے ارشاد فرمایا میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں!! آپ نے مجھے فرمایا کہ قریب آجاؤ میں تمہیں بیان کروں اللہ جل جلالہ نے مسافر کے لیے آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا ہے

ایک صاحب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کسی حاجت کے لیے حاضر ہوا اور آپ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ نے حکم فرمایا کہ میں آپ کے ساتھ مل کر کھانا کھاؤں میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں! آپ نے فرمایا، ادھر آؤ میں تمہیں روزہ کا حکم بتاؤں، اللہ جل جلالہ نے مسافر کو آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا ہے اور اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو رخصت دی ہے۔

حضرت ہانی بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بلحریث قبیلے سے متعلق شخص سے سنا، بتایا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں مسافر تھا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میں روزہ دار تھا اور آپ کھانا تناول فرما رہے تھے! آپ نے ارشاد فرمایا کہ آؤ اور کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا، حضور میں روزہ سے

قَالَ الصَّوْمَ وَنِصْفَ الصَّلٰوةِ۔

۲۲۸۳ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ اَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

رسول اللہ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ۔ میں نے عرض کیا کیا آپ نے فرمایا آؤ۔ ——— آپ نے فرمایا روزہ اور آدھی نماز

۲۲۸۴ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ اَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ابی بن عبداللہ بن شخیر سے مروی ہے، آپ نے ایک بلحریشی شخص سے سنا، اس نے اپنے والد گرامی سے سنا، فرمایا کہ ہم سفر کرتے جب تک اللہ چاہتا۔ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے میں روزے سے تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا آؤ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا آؤ تمہیں وہ علم نہیں جو اللہ جل جلالہ نے مسافر کو عطا فرمایا ہے، میں نے عرض کیا کیا عطا کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا روزہ اور آدھی نماز

سیدنا حضرت ابی بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے بلحریش کے ایک شخص سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے سنا، فرمایا کہ ہم سفر میں رہتے تھے جب تک کہ اللہ کو منظور ہوتا، تو ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، اور آپ کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا آؤ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کیا حضور میں روزہ دار ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں روزے کے متعلق بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہے۔

۲۲۸۵ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ اَتَدْرِيْ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمُ وَشَطْرُ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ابی بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں مسافر تھا پس میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں روزہ دار تھا، آپ نے ارشاد فرمایا آؤ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کیا حضور میں روزہ دار ہوں! آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں

۲۲۸۱ عَنْ غَيْلَانَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قِلَابَةَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقَالَ لِرَجُلٍ ادْنُ فَاطْعَمْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ فِي السَّفَرِ فَادْنُ فَاطْعَمْ فَذَاكَ فَوَتُّ فَطَعِمْتُ۔

فَضْلُ الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ عَلَى الصَّوْمِ

۲۲۸۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فَالْتَحَفَ نَاظِلَّا فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔

ذِكْرُ قَوْلِهِ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ

۲۲۸۳ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو کیا معاف فرمایا ہے ہم نے عرض کی مسافر سے کیا کیا معاف فرمایا ہے آپ نے فرمایا روزہ اور نصف نماز معاف فرمادی ہے۔

سیدنا حضرت غیلان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضرت ابو قلابہ کے ہمراہ سفر میں نکلا، آپ نے کھانا میرے سامنے رکھا، میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں ابو قلابہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر نکلے آپ کی خدمت اقدس میں کھانا پیش کیا گیا آپ نے ایک شخص سے حکم فرمایا کہ قریب آئیے اور کھانا کھایئے، اس شخص نے عرض کیا کہ میں روزہ سے ہوں آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ عزوجل نے مسافر کے لیے سفر میں آدھی نماز اور روزہ معاف فرمایا ہے آگے آیئے اور کھایئے۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر کھایا،

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے، ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا، ایک دن گرمی سخت تر تھی ہم نے اپنے سر ڈھانپنے لگے، روزہ دار تھک کر گر پڑے اور بے روزے اٹھے اور خیموں کو ٹھیک کیا، حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج افطار کرنے والے اجر و ثواب لے گئے

سفر میں روزہ رکھنا ایسے ہے جیسے گھر میں بے روزہ ہونا

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن ابن عوف نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا ایسے ہے۔ جیسے حضر میں افطار کرنا،

نوٹ:۔ اگر مرض یا نقصان کا اندیشہ ہو تو سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ لیکن اگر کسی قسم کا اندیشہ اور خطرہ نہ ہو تو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں،

۲۲۸۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ كَالْإِفْطَارِ فِي الْحَضَرِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ قضا ایسے ہے جیسے حضر میں روزہ نہ رکھنا

۲۲۹۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ سفر میں روزہ رکھنے والا حضر میں افطار کرنے والے شخص کی طرح ہے۔

الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنا

۲۲۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى أَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ أُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ وَأَفْطَرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینے میں سفر کے لئے نکلے تو آپ روزے سے تھے حتیٰ کہ آپ مقام قدید پہنچے پھر اس کے بعد دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت میں پیش ہوا آپ اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے افطار فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص نے سفر میں روزہ رکھا ہو بعد ازاں اسے کمزوری ہو تو روزہ توڑ سکتا ہے۔

۲۲۹۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى أَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ أَفْطَرَ حَتّٰى أَتٰى مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جب حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے نکلے تو آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا حتیٰ کہ آپ مقام قدید میں پہنچے پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہو گئے۔

۲۲۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي السَّفَرِ حَتّٰى أَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ فَأَفْطَرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا، یہاں تک کہ قدید میں آئے پھر ایک پیالہ دودھ کا منگوایا آپ نے اور آپ کے اصحاب نے پیا۔

۲۲۹۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى أَتٰى عُسْفَانَ فَدَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ قَالَ شُعْبَةُ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے تو آپ روزے سے تھے حتیٰ کہ آپ مقام عسفان پہنچے، وہاں پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا اور رمضان المبارک میں پیا، سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہے رمضان المبارک میں روزے رکھے اور جو چاہے افطار کرے

۲۲۹۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے،

رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ۔

آپ روزے سے تھے حتیٰ کہ آپ مقام عسفان میں پہنچے بعد ازاں آپ نے ایک برتن طلب فرمایا اور دن کو پانی پیا۔ حاضرین دیکھ رہے تھے! اس کے بعد روزہ نہیں رکھا۔

۲۳۹۶ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ وَيُفْطِرُ۔

سیدنا حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت مجاہد سے دریافت کیا سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے مجھے بتایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں روزہ رکھتے اور افطار بھی فرماتے۔

۲۳۹۷ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَفْطَرَ فِي السَّفَرِ۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھے اور بعد ازاں سفر میں افطار فرمایا۔

۲۳۹۸ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا جیسی بات کا ذکر کیا جس کا جی چاہے روزہ رکھ لے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے!

۲۳۹۹ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

۲۴۰۰ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

۲۴۰۱ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ۔

۲۴۰۲ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

۲۴۰۳ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ۔

ان سب روایات کا مفہوم ایک ہے الفاظ میں معمولی اختلاف ہے۔

۲۴۰۴ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَسْرُدُ الصِّيَامَ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَسْرُدُ الصِّيَامَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں مسلسل روزے رکھا کرتا تھا؛ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کیا میں سفر میں لگاتار روزے رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، تمہارا جی چاہے تو سفر میں روزے رکھو اور جی

فَأَفْطِرْ

۲۳۰۵ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصِّيَامَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں مسلسل روزے سے رکھا کرتا تھا! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کیا میں سفر میں لگاتار روزے رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمہارا جی چاہے تو سفر میں روزے رکھو اور جی چاہے تو افطار کرو!

۲۳۰۶ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلًا يَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سفر میں روزہ رکھتے آپ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے (اس کے متعلق) دریافت کیا، تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارا جی چاہے تو روزے رکھو اور جی چاہے تو نہ رکھو!

۲۳۰۷ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِدُ فِيَّ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں دوران سفر روزہ رکھ سکتا ہوں اگر میں روزہ رکھوں تو کیا ایسا کرنا گناہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ اللہ جل شانہ، عم نوالہ کی بندہ کو عطا فرمائی ہوئی رخصت ہے! جو شخص اس رخصت کو لے تو اچھا ہے اور جو شخص روزہ رکھنا چاہے تو اس کو کوئی گناہ نہیں۔

۲۳۰۸ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں، آپ نے فرمایا تمہارا جی چاہے تو روزہ رکھو اور جی چاہے تو روزہ نہ رکھو!

۲۳۰۹ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں سفر میں روزہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا تمہارا جی چاہے تو روزہ رکھو اور جی چاہے تو روزہ نہ رکھو!

۲۳۱۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ قَالَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سے مروی ہے، کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور حضرت حمزہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے، تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھو اور اگر تمہارا جی چاہے تو روزہ نہ رکھو۔

۲۳۱۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ ۲۳۱۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ رَجُلًا يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۳۱۳ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ لَا يَعِيْبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم رمضان المبارک میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے ہم میں سے بعض افراد تو روزہ رکھتے اور بعض دوسرے افطار کرتے، اور کوئی دوسرے کو عیب نہ لگاتا

۲۳۱۴ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ وَلَا يَعِيْبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعِيْبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۳۱۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا،

۲۳۱۶ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُوْمُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ وَلَا يَعِيْبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دونوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو ہم سے کوئی شخص روزہ رکھتا اور کوئی افطار کرتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ لگاتا،

الرُّخْصَةُ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَصُوْمَ بَعْضًا وَيُفْطِرَ بَعْضًا

مسافر کو رمضان المبارک میں کچھ روزے رکھنے اور بعض دنوں کے لئے افطار کا اختیار ہے

۲۳۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ صَائِمًا فِي رَمَضَانَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک سے روزے رکھتے ہوئے تشریف لائے اور جب آپ

بِالْقَدِيدِ أَفْطَرَ۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الْإِفْطَارِ لِمَنْ حَضَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَصَامَ ثُمَّ سَافَرَ

۲۳۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

جو شخص ماہ رمضان میں روزہ رکھے پھر سفر کرے اسے افطار کرنے کی رخصت ہے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر فرمایا تو آپ نے روزہ رکھا جب آپ اپنے مکہ سے دوسری طرف عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور دن کو پانی پیا اس لیے تاکہ لوگ دیکھیں پھر روزہ رکھا (اللہ تعالیٰ آپ پر رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ پہنچے) سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا اور آپ نے افطار بھی فرمایا تو اب جس شخص کی مرضی ہو وہ روزہ رکھے اور جس شخص کا جی چاہے وہ افطار کرے

وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ

۲۳۱۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَدَاءِ أَوْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزے معاف ہونا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم دن کا کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا، آؤ اور کھانا کھاؤ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور میں روزہ دار ہوں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے مسافر کو روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہے! اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ معاف ہے! (جب ضرر کا اندیشہ ہو لیکن پھر قضا کرنا ضروری ہے!)

نوٹ: جب آدمی ایسا بیمار ہو کہ روزہ رکھنے سے جان جانے یا مرض کے بڑھنے یا دیر پا ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے جب وہ تندرست اور صحت مند ہو جائے تو روزہ کی قضا کرے۔ ایسا بیمار جو کہ روز بروز کمزور ہو گا تو اب روزہ رکھنے پر

تاوان دیتا ہے اور آئندہ تاوان ہونے تک ہر روزہ کے بدلے میں ندیہ دے یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلائے یہ بوڑھا شخص جو فدیہ دیتا رہا، پھر روزہ پر قادر ہو گیا تو فدیہ باطل ہو گا روزہ کی قضا لازم ہے، جو شخص بیمار یا بوڑھا ہو کر وہ گرمیوں میں روزہ رکھ سکے تو وہ آب افطار کرے موسم سرما میں رکھے حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت جب انہیں اپنی ذات یا بچے کی صحت کا اندیشہ ہو تو انہیں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، لیکن قضا ہر حال لازم ہے،

تَاوِيلُ قَوْلِ اللّٰهِ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ

اللہ جل جلالہ کے قول وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کی تفسیر

۲۳۲۰ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین، یعنی جو شخص روزے کی استطاعت رکھتا ہو وہ ایک مسکین کا کھانا دے دے اگر روزہ نہ رکھنا چاہے، تو جو شخص چاہتا روزے رکھتا اور جو شخص چاہتا فدیہ دے دیتا حتی کہ اس کے بعد والی آیت شریفہ نازل ہوئی (فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ) اور سابقہ آیت منسوخ ہو گئی،

نوٹ: اس ثابت ہوا کہ مسافر اور مریض کے سوا باقی سب کے لیے ضروری ہے کہ وہ روزہ رکھیں البتہ مسافر اور مریض روزہ قضا کریں

بعض علماء کے نزدیک یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ پہلے روزے کی طاقت رکھتے تھے لیکن اب بے طاقت ہو گئے ہیں جیسے بوڑھا انہیں روزہ رکھنے اور فدیہ دینے میں اختیار ہے،

۲۳۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ يُطِيقُونَهُ يُكَلَّفُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ وَاحِدٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا طَعَامَ مِسْكِينٍ آخَرَ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ لَا يُرَخَّصُ فِي هٰذَا إِلَّا الَّذِي لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ أَوْ مَرِيضٌ لَا يُشْفَى۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وعلی الذین یطیقونہ کے معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں کو بیماری میں روزہ رکھنے سے تکلیف ہو انہیں چاہیے کہ وہ ایک مسکین کو کھانا دیں اگر کوئی ایک اور مسکین کو دے دے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے، تاہم روزہ رکھنا بہتر ہے یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس شخص کے لیے رخصت ہے جو روزے کی طاقت نہیں رکھتا، جیسے کمزور ضعیف، نابینا جسے نقصان پہنچتا ہے، یا بیماری جس سے وہ تندرستی نہیں پا سکتا،

نوٹ :: بعض علماء کے نزدیک لاتقدیر ہے۔ جیسے اس آیت شریفہ میں ہے۔ یبین اللہ لکم ان تضلوا یعنی ان لا تضلوا اور بعض کے نزدیک یطیقونہ اطاقۃ سے اخوذ ہے جس کے معنی سخت طاقت کے ہیں تو معنی یہ ہیں کہ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں یا روزہ رکھیں بہرحال اچھے بھلے موٹے تازے طاقت ور شخص کو کسی نے فدیہ کی رخصت نہیں دی

وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت پر روزے کا معاف ہونا

۲۳۲۲ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ إِذَا طَهُرَتْ قَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ كُنَّا نَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ۔

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا جب حائضہ عورت حیض سے پاک ہو تو وہ نماز قضا کرے؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو حروریہ ہے ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حیض آتا اور جب ہم پاک ہو جاتیں تو حضور علیہ السلام ہمیں روزہ قضا کرنے کا حکم فرماتے اور ہم کو رسول اللہ نماز کی قضا کا حکم نہ فرماتے۔

نوٹ :: حروری کی نسبت ہے حرور کی طرف اور حرور کوفہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے جہاں خارجی جمع ہوئے تھے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے انہیں وہاں قتل کیا تھا

۲۳۲۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَجِيءَ شَعْبَانُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ مجھ پر رمضان المبارک کے روزے ہوتے پھر میں انہیں قضا نہ کر سکتی تھی کہ شعبان المعظم آجاتا!

إِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ أَوْ قَدِمَ الْمُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ هَلْ يَصُومُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ

عورت جب حیض سے پاک ہو یا مسافر سفر سے رمضان المبارک میں واپس آئے باقی دن ہو تو وہ کیا کرے؟؟

۲۳۲۴ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَكَلَ الْيَوْمَ فَقَالُوا مِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ لَمْ يَصُمْ قَالَ

سیدنا حضرت محمد بن صیفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی نے یوم عاشورا کو کچھ کھایا ہے، لوگوں نے عرض کیا ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا ہے اور بعض نے

فَأَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَابْعَثُوا إِلَى أَهْلِ الْعَرُوضِ فَلْيُتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ۔

نہیں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا تو باقی دن پورا کرو اور کہو شہر کے گرد سے پہلے والوں کو کہو جیسا کہ باقی دن کو پورا کریں

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جب عاشورا میں امساک کا حکم ہوا تو رمضان المبارک میں بھی امساک کرنا لازمی

إِذَا لَمْ يُجْمِعْ مِنَ اللَّيْلِ هَلْ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنَ التَّطَوُّعِ

اگر رات کو روزے کی نیت نہ کی ہو تو کیا دن کو نفلی روزہ رکھ سکتا ہے؟

۲۳۲۵ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَذِّنْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَوْ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ۔

بیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کرو یوم عاشورا کو اعلان کر دو جس شخص نے کچھ کھایا ہے وہ باقی دن کچھ نہ کھائے پیئے۔ اور جس شخص نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔

اَلنِّيَّةُ فِي الصِّيَامِ

روزہ کی نیت کرنا۔

۲۳۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ عَرَضَ لِي بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَقَدْ أُهْدِيَ إِلَيَّ حَيْسٌ فَخَبَأْتُ لَهُ مِنْهُ وَكَانَ يُحِبُّ الْحَيْسَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَأْتُ لَكَ مِنْهُ قَالَ أَدْنِيهِ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَوْمِ التَّطَوُّعِ مَثَلُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ الصَّدَقَةَ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ حَبَسَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ ایک دن حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور آپ نے دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کے لیے ہے؟ میں نے کہا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پھر آپ ایک دن تشریف لائے تو میرے پاس کچھ پنیر گھی کے ملا ہوا حیس نامی کھانا تھا میں نے آپ کے لیے رکھ لیا کہ آپ جس وقت تشریف لائیں تو آپ کو پیش کروں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہدیہ میں ہمارے پاس کچھ حیس آیا ہے میں نے آپ کے لیے رکھ لیا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا میں نے روزہ کی حالت میں صبح کی تھی پس آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا نفلی روزہ اپنے مال سے نفلی صدقہ کرنے کے برابر ہے، اب اس شخص کو اختیار ہے کہ دے دے یا نہ دے!

۲۳۲۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَارَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ قَالَ أَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ ثُمَّ دَارَ عَلَيَّ الثَّانِيَةَ وَقَدْ أُهْدِيَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ

لَنَا حَيْسٌ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ فَعَجِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ دَخَلْتَ عَلَيَّ وَأَنْتَ صَائِمٌ ثُمَّ أَكَلْتَ حَيْسًا قَالَ تَعَجَّبِي يَا عَائِشَةُ إِنَّمَا مَثَلُهُ مَثَلُ مَنْ صَامَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ أَوْ نَهَارٍ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ أَوْ فِي التَّطَوُّعِ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ أَخْرَجَ صَدَقَةَ مَالِهِ فَجَادَ مِنْهَا بِمَا شَاءَ فَأَمْضَاهُ وَبَخِلَ مِنْهَا بِمَا بَقِيَ فَأَمْسَكَهُ۔

۲۳۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ وَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ فَنَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ فَأَتَانَا يَوْمًا وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا نَعَمْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَكَلَ۔

۲۳۲۹ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُلْنَا أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَدْ جَعَلْنَا لَكَ مِنْهُ نَصِيبًا فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَأَفْطَرَ۔

۲۳۳۰ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ أَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمِينِيهِ فَتَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ

جلد ثانی

وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے! آپ دوسری دفعہ میرے پاس تشریف لائے! اور مجھے حیس نامی ایک کھانا پیش کیا گیا تھا میں اسے لے کر حاضر خدمت ہوئی! آپ نے اسے تناول فرمایا میں حیران ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ پہلی دفعہ تشریف لائے تھے اور آپ نے حیس تناول فرمایا! آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اے عائشہ! جو شخص روزہ رکھے لیکن وہ روزہ تو رمضان المبارک کے مقدس مہینے کا ہو اور نہ اس کی قضا کا یا نفل کا ہو اس کی مثال اس طرح ہے، جیسے کسی شخص نے اپنے مال سے صدقہ دیا پھر اس میں سے جتنا چاہا، سخاوت کر کے دے دیا! اور جتنا چاہا، بخیلی کر کے رکھ لیا!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر دریافت فرماتے کیا تمہارے پاس کھانا ہے، ہم عرض کرتے نہیں، آپ ارشاد فرماتے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے ہمارے پاس حیس بطور ہدیہ آیا تھا! آپ نے دریافت فرمایا آپ کے لیے کچھ ہے ہم نے عرض کیا ہاں حیس کا ہدیہ آیا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے صبح کے وقت روزے کی نیت کی تھی اور پھر کھانا کھایا!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے! ہم نے عرض کیا کہ ہمیں حیس کھانا ہدیتہً پیش کیا گیا! اور اس میں سے ہم نے آپ کا حصہ رکھ لیا ہے! آپ نے فرمایا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑ ڈالا!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھ کر میرے پاس تشریف لائے! اور دریافت فرماتے کہ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ ہم عرض کرتے نہیں، آپ ارشاد فرماتے کہ میں نے

ثُمَّ جَاءَهُ بَعْدَ ذَالِكَ فَقَالَتْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ مَا هِيَ قَالَتْ حَيْسٌ قَالَ قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔

روزہ رکھا ہوا ہے ایک دن حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں نے عرض کیا ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے آپ نے دریافت فرمایا کیا چیز ہے میں نے عرض کیا حیس ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو صبح روزے کی نیت کی تھی اندر کھانا کھایا۔

۲۳۳۱ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے ہاں کچھ ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں روزے سے ہوں!

۲۳۳۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا هَدِيَّةٌ حَيْسٌ فَدَعَا بِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! بعد ازاں ایک اور دن حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس حیس کا ہدیہ آیا ہے! اسے طلب کیا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو صبح کے روزے کی نیت کی تھی! بعد ازاں حضور نے اسے تناول فرمایا،

۲۳۳۳ عَنْ مُجَاهِدٍ وَأَبِي مَعْشَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ نَحْوَهُ۔

حضرت مجاہد اور ابو معشر رضی اللہ عنہما نے بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت بیان فرمائی!

۲۳۳۴ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِذًا أَصُومُ فَأَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا آپ کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں روزہ رکھ لیتا ہوں بعد ازاں حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لائے، تو میں نے عرض کیا کہ حضور

فَقَالَ إِذًا أُفْطِرُ الْيَوْمَ وَقَدْ فُرِضَتْ الصَّوْمُ

ہیں جس کا کچھ حصہ پیش کیا گیا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا تو میں آج افطار کرتا ہوں! اور میں روزے کو فرض کر

۲۳۲۵ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص فجر نکلنے سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہ ہوگا!

نوٹ:۔ حدیث ھذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث شریف کے خلاف ہے جو اوپر مذکور ہو چکی مگر شاید یہ فرض روزے میں ہو۔ یا قضا اور کفارے دونوں کے روزے میں اور حضرت امام مالک کے نزدیک ہر طرح کے روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے

۲۳۲۶ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص فجر نکلنے سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہ ہوگا!

۲۳۲۷ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلَا يَصُمْ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا۔ جو شخص فجر چمکنے سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے وہ روزہ نہ رکھے!

۲۳۲۸ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا۔ جو شخص رات سے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں!

۲۳۲۹ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ ۲۳۳۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ ۲۳۳۱ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۳۳۲ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں

۲۳۳۴ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ أَرْسَلَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ۔

ام المومنین حضرت حفصہ نے کہا جس شخص نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں مرسلاً روایت کیا مالک بن انس نے

۲۳۳۵ عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ مِثْلُهُ لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ دونوں نے فرمایا کوئی شخص روزہ نہ رکھے سوائے اس شخص کے جس نے روزہ کی نیت فجر سے پہلے کی ہو!

۲۳۳۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا لَمْ يُجْمِعْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت

الرَّجُلُ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُمْ۔ جب کوئی شخص رات سے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں!

۲۳۲۸ نافع بن جبیر نے کہا کان ابن عمر لا یصوم الا یوم الفطر و یوم الاضحی ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے۔

صَوْمُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جناب حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کا بیان۔

۲۳۲۹ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ جل جلالہ کو سب روزوں سے زیادہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ پسند ہے آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے، اللہ جل جلالہ کو سب نمازوں سے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز پسند ہے آپ آدھی رات تک سوتے اور تہائی رات تک جاگتے بعد ازاں آپ رات کے چھٹے حصے میں سوتے!

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ حضور رات کے بارہ گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے سوتے بعد ازاں چار گھنٹے جاگتے اور پھر دو گھنٹے سوتے!

صَوْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبِي هُوَ وَأُمِّي

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کے روزے کا بیان!

۲۳۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵ میں افطار نہیں فرماتے تھے نہ سفر میں اور نہ ہی حضر میں!

۲۳۴۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ افطار نہ فرمائیں گے،

يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا غَيْرَ رَمَضَانَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ۔

آپ پورا فطار فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے آپ روزے نہ رکھیں گے! اور حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک ماہ تک روزے نہ رکھے سوائے رمضان المبارک کے جب سے آپ مدینہ منورہ تشریف لائے!

۲۳۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے رکھتے یہاں تک ہم کہتے اب افطار نہیں کریں گے!

۲۳۵۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ آپ فرماتی ہیں مجھے معلوم نہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی سارا قرآن مجید ایک رات میں ختم کیا ہو۔ یا رات سے لے کر صبح تک عبادت فرمائی ہو یا آپ نے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں ہاں مگر رمضان المبارک کے روزے آپ نے رکھے!

۲۳۵۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق پوچھا گیا! آپ نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اب مسلسل روزے ہی رکھیں گے! بعد ازاں آپ افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ افطار ہی فرمائیں گے! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک ماہ روزے پورے نہیں رکھے سوائے رمضان المبارک کے جب سے آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے!

۲۳۵۴ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبُّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانَ بَلْ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو روزہ رکھنے کے لیے سب مہینوں سے شعبان المعظم کا مہینہ زیادہ پسند تھا! بلکہ آپ اسے رمضان المبارک کے ساتھ ملا دیتے تھے!

۲۳۵۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں

مَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يَصُوْمُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ۔

تک کہ ہم کہتے آپ افطار نہ فرمائیں گے اور آپ افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزے نہ رکھیں گے اور میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو شعبان المعظم سے زیادہ کسی دوسرے ماہ میں روزے رکھتے نہ دیکھا!

۲۳۵۶ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم و رمضان المبارک کے سوا دو ماہ مسلسل روزے نہ رکھتے

۲۳۵۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ وَيَصِلُ بِهِ رَمَضَانَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کے ساتھ ساتھ پورے مسلسل کسی ماہ کے روزے نہ رکھتے تھے! اور شعبان المعظم کو آپ رمضان المبارک سے ملا دیتے!

۲۳۵۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ لِشَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهُ أَوْ عَامَّتَهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے، آپ سارے شعبان یا اکثر شعبان المعظم میں روزے رکھتے!

۲۳۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں روزے رکھتے مگر کچھ تھوڑے سے دن نہ رکھتے!

۲۳۶۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم میں روزے رکھتے تھے!

۲۳۶۱ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ أَرَاكَ تَصُوْمُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبَ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو سب مہینوں سے زیادہ شعبان المعظم کے مہینے میں روزے رکھتے دیکھتا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس سے لوگ غافل اور سست ہیں!

رجب اور رمضان المبارک کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے! جس میں آدمی کے اعمال اللہ جل شانہ کے پاس

پیش کئے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب میرا عمل اٹھایا جائے تو حالت روزہ سے رہوں۔

۲۳۹۳ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس قدر روزے رکھتے ہیں کہ افطار نہیں فرماتے اور بعد ازاں افطار فرماتے ہیں اس قدر کہ روزے نہیں رکھتے؛ مگر جب یہ آپ کے روزوں کے درمیان لوٹ آجاتے ہیں تو پیشتر دو آپ دونوں دنوں میں لازمی روزہ رکھتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ وہ کون سے دن ہیں؟ میں نے عرض کیا سوموار اور جمعرات! آپ نے ارشاد فرمایا، یہ دو دن ہیں کہ میں اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت پیش کیا جائے جب میں نے روزہ رکھا ہوا ہو!

۲۳۹۴ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَيُقَالُ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ فَيُقَالُ لَا يَصُومُ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روزے رکھتے تھے لوگ کہتے کہ حضور اب افطار نہ فرمائیں گے بعد ازاں آپ افطار فرماتے تو لوگ یہ اندازہ کرتے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اب روزہ نہ رکھیں گے!

۲۳۹۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو بطور خاص روزہ رکھتے

۲۳۹۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو بطور خاص روزہ رکھتے

۲۳۹۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو بطور خاص روزہ رکھتے

۲۳۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کے روزے کا اہتمام فرماتے!

۲۳۶۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ مِنْ هَذِهِ الْجُمُعَةِ وَالِاثْنَيْنِ مِنَ الْمُقْبِلَةِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھتے ایک ہفتے میں دوسرا موار اور جمعرات کو اور ایک دوسرے ہفتے سوموار کو تین روزے رکھتے!

۲۳۷۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کو سوموار اور جمعرات کو روزے رکھتے اور پھر دوسرے ہفتے کے سوموار کو روزہ رکھتے!

۲۳۷۱ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ فَكَانَ يَصُومُ الْأَرْبِعَ وَالْخَمِيسَ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تو آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنے دائیں گال کے نیچے رکھتے۔ اور آپ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے!

۲۳۷۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کی ابتدا سے تین روزے رکھتے اور آپ جمعۃ المبارک کے روز کم افطار فرماتے!

۲۳۷۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَلَا أَنَامُ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ جب تک وتر نہ پڑھ لو نہ سوؤ اور آپ نے ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمایا!

۲۳۷۴ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ وَ

سیدنا عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے محرم کی دسویں تاریخ کے متعلق دریافت فرمایا آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ دوسرے دنوں سے بہتر جان کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو ہاں مگر یہ ایام!

يَوْمَ عَاشُورَاءَ۔

رمضان المبارک اور عاشوراء کے

۲۳۷۵ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ۔

سیدنا حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان سے دسویں محرم کے دن منبر پر سنا، آپ ارشاد فرما رہے تھے اے مدینہ منورہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ آج کے دن کے متعلق فرماتے تھے، میں نے روزہ رکھا ہے! اور جس شخص کا دل چاہے وہ روزہ رکھ لے!

۲۳۷۶ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهِ قَالَتْ حَدَّثَنِي بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَتِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ۔

سیدنا حضرت ہنیدہ بن خالد نے اپنی زوجہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے بیان کیا کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء اور ذی الحجہ کے نو دنوں اور ہر ماہ کے تین دنوں میں روزہ رکھتے! ایک پہلے سوموار اور دو جمعرات کو

۲۳۷۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مسلسل ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے سے تنگ

نوٹ: چونکہ وہ ہمیشہ بھوکا رہنے کا عادی ہو گیا۔ اور روزے کی غرض و غایت فوت ہو گئی ہر ایک خواہش توڑنے اور چھوڑنے کا ثواب جب ہی ملتا ہے، جب اس خواہش پر مسلسل عمل کیا جائے! ! ورنہ عمل میں دشواری پیدا ہو گی!!

۲۳۷۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

۲۳۷۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

۲۳۸۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے نہ روزے رکھے اور نہ افطار کیا!

۲۳۸۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۲۳۸۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

إِنِّي أُسْرِدُ الصَّوْمَ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ فَقَالَ فَقَالَ عَطَاءٌ وَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ وَلَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ۔

اَلنَّهْيُ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ

۲۳۸۳ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارَ الدَّهْرِ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

۲۳۸۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

۲۳۸۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

۲۳۸۶ عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِنَا بِرَجُلٍ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَا يُفْطِرُ مُنْذُ كُنَّا وَكُنَّا فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ

۲۳۸۷ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَاضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ فَقَالَ لَا صَامَ

ان کریں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں! پھر حضرت عطاء نے حدیث شریف بیان فرمائی! مجھے یاد نہیں رہا کیونکہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق بیان کیا ہوگا اتنا یاد ضرور ہے! کہ آپ نے یوں ارشاد فرمایا۔ جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے نہیں رکھے!

ہمیشہ روزے رکھنے کی ممانعت

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ صحابہ کرام رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص دن کو کبھی افطار نہیں کرتا آپ نے ارشاد فرمایا اس نے تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

سیدنا حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص کا تذکرہ ہوا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا آپ نے ارشاد فرمایا اس نے تو روزہ رکھا اور نہ افطار کیا!

سیدنا حضرت عبداللہ بن شخیر سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق ارشاد فرمایا روزہ روزہ ہے اور نہ ہی افطار ہے!

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہمارا گزر ایک شخص پر ہوا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ شخص اتنی مدت سے افطار نہیں کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کتنے دن روزہ رکھتے ہیں (اس کے بے موقع و محل سوال سے آپ ناراض ہوئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ

وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ۔

کم کرنے کے لیے عرض کیا!)
ہم اللہ جل جلالہ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں، بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہمیشہ روزے سے رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا! جو کرلے (یعنی کہ اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

سَرْدُ الصِّيَامِ

مسلسل روزے رکھنا

۲۲۸۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں ہمیشہ روزے سے رکھتا ہوں کیا میں سفر میں بھی روزے رکھوں آپ نے ارشاد فرمایا! تمہارا دل چاہے تو روزے رکھو اگر نہ چاہے تو نہ رکھو!

صَوْمُ ثُلُثَيِ الدَّهْرِ

دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا۔

۲۲۸۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ قَالُوا فَثُلُثَيْهِ قَالَ أَكْثَرَ قَالُوا فَنِصْفَهُ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ فَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَّ الصَّدْرِ صَوْمُ ثَلَاثَةٍ

سیدنا حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر وہ کبھی کچھ نہ کھاتا تو یہ اس کے لیے اچھا تھا۔ (ہمیشہ روزے رکھنے کی صورت میں تو کھانے کی کمی ضرور ہے)
حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے ارشاد فرمایا یہ بھی زیادہ ہے! لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے!

آپ نے ارشاد فرمایا، یہ بھی زیادہ ہے! بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں اتنے روزے نہ بتاؤں جن سے دل کی بیماریاں اور حسد بغض اور شہوت وغیرہا دور ہوں ایام بیض کے روزے رکھنا!

اَيَّامِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

لوٹ، کیونکہ دین اسلام کا مقصد انسان کی صحیح تربیت ہے اور اس کے پاکیزہ اخلاق کا درجہ آبیاری ہے۔ جس طرح رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعثت لاتمم مکارم الاخلاق مجھے اس لیے مبعوث کیا گیا کہ میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں اسی لیے اسلام میں ان عبادات کو بار بار تاکید کے ساتھ ادا فرمانے کا حکم فرمایا گیا ہے! روزہ سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے، اور انسان کے شب و روز بدل جاتے ہیں، اس کی خلوت اور جلوت بدل جاتی ہے، اس کا قول و عمل بدل جاتا ہے، اور یہ تو رہے کردار کے سوچنے کا انداز اور دل میں پیدا ہونے والے جذبات میں ایک ہمہ گیر انقلاب پیدا ہو جاتا ہے روزہ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا کوئی ایسا حکم اپنی زبان پر نہیں لا سکتا جو اسے اپنے رب کریم کے حریم قرب سے دور کرنے کا باعث ہو خود دانشوران فرمائیے۔ کہ جس شخص کا تصور حیات یہ ہو کہ اس کی زبان سے کسی کا آبگینہ ٹوٹ سکتا ہے کیا اس کی دست درازی سے کسی کی عزت لٹ سکتی ہے یہ شخص تو الفت اور محبت کا ایک شیریں چشمہ ہو گا جس سے پینے والے تشنہ کام حیات سیراب ہو کر چلے جائیں گے۔ اس کا عمل تسلیم و رضا کا اثر رکھتا ہو گا جس سے دلوں کے کملائے ہوئے پتے کھل اٹھیں گے اور وہ اپنوں اور بیگانوں کے لیے آیۃ رحمت ہو گا!

۱۳۱۰۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِدَتْ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ فَكَلَّثَهُ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ فَنَصَفَهُ قَالَ اكْثَرَ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ قَالُوا بَلَى قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ

حضرت عمرو بن شرحبیل سے مروی ہے ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو ہمیشہ روزہ رکھے آپ نے ارشاد فرمایا اگر وہ کبھی بھی کچھ نہ کھاتا تو بہتر ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ دو دن روزہ رکھے ہمیشہ ایک دن افطار حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے اس نے عرض کیا اگر ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار تو آپ نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے پھر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے روزے کی خبر دوں جس سے دل کا گداز دور ہو جاتا ہے۔

شَهْرٍ۔

۲۳۹۱ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ بِمَنْ یَصُوْمُ الدَّهْرَ کُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ لَمْ یَصُمْ وَلَمْ یُفْطِرْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ بِمَنْ یَصُوْمُ یَوْمَیْنِ وَیُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ وَیُطِیْقُ ذَالِكَ اَحَدٌ قَالَ فَکَیْفَ بِمَنْ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ ذَالِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ کَیْفَ بِمَنْ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمَیْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّیْ اُطِیْقُ ذَالِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ هٰذَا صِیَامُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ۔

صَوْمُ یَوْمٍ وَاِفْطَارُ یَوْمٍ

۲۳۹۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ صِیَامُ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا۔

۲۳۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتَانِیْ اَبِیْ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ فَکَانَ یَاْتِیْهَا فَیَسْاَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَّجُلٍ لَمْ یَطَاْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ یُفَتِّشْ لَنَا کَنَفًا مُّذْ اَتَیْنَاهُ فَذَکَرَ ذَالِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِهٖ فَاَتَیْتُهٗ مَعَهٗ فَقَالَ کَیْفَ تَصُوْمُ قُلْتُ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ کُمْ تَخْتِمُ

لوگوں نے کہا کہاں تھیں، آپ نے فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو!

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہ روزہ نہ افطار یا نہ روزہ رکھنا نہ افطار کرنا پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار، تو آپ نے فرمایا کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے۔

پھر آپ سے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام کا روزہ ہے!

پھر آپ سے عرض کیا جو شخص ایک روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اتنی طاقت رکھوں! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہر مہینہ تین روزے رکھنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے!

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمام روزوں سے بہتر روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میرے والد نے میرا نکاح ایک کھاتے پیتے گھرانے کی عورت سے کر دیا آپ اس عورت کے پاس آتے اور اس سے اس کے خاوند (میرا) کا (برتاؤ) سلوک پوچھتے وہ بولی! بہت اچھا آدمی ہے! اس نے آج تک میرے ساتھ ہم بستری نہیں کی اور نہ ہی بیت الخلاء میں گیا! جب ہم اس کے پاس آئے ہیں! میرے والد نے اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے ارشاد

كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَ أَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْمُ يَوْمٍ وَ فِطْرُ يَوْمٍ۔

کہ اسے میرے پاس لے آؤ میں اپنے والد کے ساتھ حضور کے پاس گیا آپ نے دریافت فرمایا، تو روزے کس طرح رکھتا ہے میں نے کہا ہر روز آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہر ہفتے میں تین روزے رکھا کرو میں نے عرض کی مجھے ان سے بھی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا۔ تو دو دن روزے رکھو اور ایک دن افطار کر دیں! نے عرض کی مجھے اس سے زیادہ طاقت حاصل ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمام روزوں سے زیادہ افضل حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

نوٹ:۔ لم یطا فراشا الخ کا لغوی معنی بستر سے کروٹ بدلنا اور راتوں کو تلاش کرنے کے ہیں مراد یہ ہے کہ وہ کبھی ہمارے ساتھ سویا نہیں تاکہ حقوق زوجیت ادا کرے۔ اور نہ کبھی اس نے ہمارے ساتھ مل کر کھایا ہے تاکہ بیت الخلاء میں جائے! قرآن میں ہے ورھبانیۃ ابتدعوھا ما کتبنٰھا علیھم اھوں نے اپنی رہبانیت کو اپنے آپ پر لازم کر لیا ہے ہم نے ان پر فرض نہیں فرمایا حدیث شریف میں ہے لا رھبانیۃ فی الاسلام اسلام میں رہبانیت نہیں، اور ارشاد فرمایا! النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ نکاح میری سنت اور طریقہ ہے جو شخص میری سنت سے روگردانی کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں حقوق میں سے بیوی کا حق ادا کرنا انتہائی ضروری ہے!

۲۳۹۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ زَوَّجَنِي أَبِي امْرَأَةً فَكَانَ يَزُورُهَا فَقَالَ كَيْفَ تَرَيْنَ بَعْلَكِ فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَا يَنَامُ اللَّيْلَ وَلَا يُفْطِرُ النَّهَارَ فَوَقَعَ بِي وَقَالَ غَرَّبْتُكَ امْرَأَةٌ مِنَ الْغَلِيلِينَ فَعَضَلْتُهَا قَالَ فَجَعَلَ لَا أَلْتَفِتُ إِلَى قَوْلٍ مِمَّا أَرَى عِنْدِي مِنَ الْفَتْحِ وَالْإِجْتِهَادِ فَكَلَّمَ ذَالِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَكْفِيكَ أَنْ تَصُومَ وَتُفْطِرَ فَتُصَلِّيَ وَتَنَامَ وَتَصُومَ وَتُفْطِرَ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقُلْتُ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْمَ يَوْمٍ وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے میرا نکاح ایک عورت سے کر دیا اور عادتاً آپ اس عورت سے اس کا حال دریافت کرنے تشریف لاتے! اور اس عورت سے دریافت کیا کرتے! خاوند کیسا ہے؟ اس عورت نے کہا وہ کتنا اچھا آدمی ہے! مگر کبھی ہمارے ساتھ سویا نہیں اور نہ دن کو افطار کرتا ہے! میرے والد مجھ سے ناراض ہو کر کہنے لگے تو نے ایک مسلمان عورت کو تکلیف اور مصیبت میں ڈال رکھا ہے، میں نے ان کی بات پر دھیان اور توجہ نہ دی کیونکہ میں اپنے آپ میں قوت محبت اور طاقت پاتا تھا! اس بات کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھ کو عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں! روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں! تم بھی عبادت کرو اور سوؤ اور

ذَالِكَ قَالَ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ اسْتَهْلِ اِلٰى خَمْسٍ عَشْرَةَ وَ اَنَا اَقُوْلُ اَنَا اَقْوٰى مِنْ ذَالِكَ۔

رکھو اور افطار کرو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ماہ تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا کہ مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے! آپ نے فرمایا کہ تم حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ رکھو ایک دن روزہ اور ایک دن افطار! میں نے عرض کیا کہ مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے! آپ نے ارشاد فرمایا ایک ماہ میں قرآن مجید ختم کرو بعد ازاں کم کرتے ہوئے پندرہ دن تک پہنچے اور میں! یہی عرض کر رہا تھا کہ مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے!

۲۳۹۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجْرَتِيْ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ نَمْ وَقُمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِبَصَرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّهٗ عَسٰى اَنْ يَطُوْلَ بِكَ عُمُرٌ فَاِنَّهٗ حَسْبُكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذَالِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا فَقُلْتُ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ وَ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ وَمَا كَانَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ۔

۲۳۹۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ لَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ وَلَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف لائے، اور آپ نے ارشاد فرمایا، مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم ساری رات عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ایسے ہی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا۔ ایسا! مت کرو بلکہ سو کر عبادت کرو اور روزہ رکھو اور افطار کرو کیونکہ! تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے! (اگر وہ سو گئیں) اور تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، (اگر آرام کرنا چاہے) تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے! تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے! تمہارے صحت کا بھی تم پر حق ہے۔ اور عمر شاید بہت زیادہ ہو گی (اللہ ایسا ہی ہو) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ تھی) آپ کو ہر ماہ میں تین روزے رکھنا کافی ہے! یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں! کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے (تو تین روزے اسی طرح تیس کے برابر ہوتے ہیں) میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے، ہر ہفتہ تین روزے رکھ لیا کریں میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے، میں نے اپنے اوپر سختی کی اور آپ نے بھی سختی کی! اور فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو! میں نے دریافت کیا وہ کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، نصف زمانہ!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ذکر کیا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں رات بھر عبادت کروں گا اور دن کو روزہ رکھوں گا! جب تک میں زندہ ہوں! آپ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَاكَ فَقُلْتُ
لَقَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ
وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ
أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ
مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ
أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا
فَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ عَدْلُ الصِّيَامِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ
أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَلَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ
الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ

مجھ سے یہ روایت فرمائی تو یہ کہتا تھا میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں نے یہ کہا! آپ نے فرمایا، تم اتنی طاقت نہیں رکھتے، روزہ رکھو اور افطار کرو اور سویا اور عبادت کرو اور ہر ماہ تین روز سے روزہ رکھا کرو، ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے! اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے میں نے عرض کیا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے، آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے جو بہت معتدل ہے! میں نے عرض کیا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! اگر میں آپ کی پہلی بات قبول کر لیتا تو مجھے وہ اپنے گھر والوں اور دولت سے بہت پسند ہوتی!

نوٹ ۱، یعنی اس سے پہلے تو جوانی اور جوش و خروش کی وجہ سے میں آپ کے حکم کی تعمیل نہ کر سکا اور اپنے نفس پر شدت کی اور اب اس کی قدر معلوم ہوئی! اور ایک دن روزہ اور ایک دن کا افطار بھی مشکل ہو گیا! اب مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میں نے آپ کا پہلا ارشاد گرامی قبول کیوں نہ کر لیا!

۲۳۸۷ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقُلْتُ أَيُّ عَمٍّ حَدِّثْنِي عَمَّا
قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا بُنَيَّ إِنِّي كُنْتُ قَدْ أَجْمَعْتُ عَلَى أَنْ أَجْتَهِدَ
اجْتِهَادًا شَدِيدًا حَتَّى قُلْتُ لَا صُومَنَّ الدَّهْرَ
وَلَا قَرَأَنَّ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَتَانِي حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ فِي دَارِي
فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ لَا صُومَنَّ
الدَّهْرَ وَلَا قَرَأَنَّ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ قَدْ
قُلْتُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ
صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي
أَقْوَى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ
مِنَ الْجُمُعَةِ يَوْمَيْنِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ

مجاہد، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں، حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں گیا اور روایت کیا! اے چچا مجھے وہ بیان فرمائیے جو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے بیان فرمایا ہو! آپ نے بتایا کہ میرے بیٹے میں نے کوشش کی کہ میں عبادت میں بہت کوشش کروں! یہاں تک کہ میں نے کہا کہ میں ساری عمر روزے سے رکھوں گا اور ہر رات دن میں ایک قرآن مجید ختم کروں گا! حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو آپ میرے پاس میرے گھر میں تشریف لائے! اور آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا یہ قول سنا ہے کہ میں ساری عمر روزے سے رکھوں گا! اور قرآن شریف کی تلاوت کروں گا! میں نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے ایسے ہی کہا ہے، آپ نے فرمایا۔ ایسا نہ کرو۔ بلکہ ہر ماہ سے تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا مجھ میں

قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ أَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمًا صَائِمًا وَيَوْمًا مُفْطِرًا وَإِنَّهُ إِذَا كَانَ وَعَدَ لَمْ يُخْلِفْ وَإِذَا لَاقَى لَمْ يَفِرَّ۔

اس سے زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تو ہر ہفتہ میں پیر اور جمعرات کے دو روزے رکھ لیا کر، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہوں! آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھو! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے وہ اللہ کے نزدیک سب روزوں سے زیادہ معتدل ہے۔ اور جب وعدہ کرتے تو اس کے خلاف نہ کرتے اور جب لڑائی شروع کرتے تو میدان سے نہ بھاگتے۔

ذِكْرُ الزِّيَادَةِ فِي الصِّيَامِ وَالنُّقْصَانِ

روزہ کی کمی بیشی کا ذکر

۲۳۹۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا کہ (دس دن میں سے) ایک دن روزہ رکھو اور تمہیں باقی دنوں میں اس کا ثواب ملے گا! آپ نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! تو حضور نے فرمایا کہ دو دن روزہ رکھو اور اس کا ثواب تمہیں باقی ایام میں ملیگا! آپ نے عرض کی حضور مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو تو باقی کا ثواب ملے گا پھر عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا چار دن روزہ رکھو باقی دنوں کا ثواب ملے گا میں نے عرض کیا مجھے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا روزہ رکھو اللہ کے نزدیک سب روزوں سے افضل داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

۲۳۹۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ الدَّهْرِ فَقَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ التِّسْعَةِ فَقُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کا تذکرہ کیا آپ نے ارشاد فرمایا، ہر دس دنوں میں ایک دن روزہ رکھو اور آپ کو باقی نو دنوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے! آپ نے فرمایا۔ اچھا تو

تِسْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ الثَّمَانِيَةِ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ السَّبْعَةِ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا۔

دنوں میں ایک دن روزہ رکھو! اور تمہیں باقی آٹھ روزوں کا ثواب ہوگا میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی استطاعت رکھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اچھا آٹھ دنوں میں ایک دن روزہ رکھو! اور تمہیں اس کا ثواب باقی سات دنوں میں بھی ہے گا میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! بعد ازاں آپ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا ایک دن روزہ رکھو! اور ایک دن افطار کرو!

۲۴۱۰ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ عَشَرَةٍ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةً وَلَكَ أَجْرُ ثَمَانِيَةٍ قَالَ ثَابِتٌ وَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُطَرِّفٍ فَقَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا يَزْدَادُ فِي الْعَمَلِ وَيَنْقُصُ مِنَ الْأَجْرِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک دن روزہ رکھو تمہیں دس دنوں کے روزوں کا ثواب ہے گا! میں نے عرض کیا اور زیادہ کیجئے! آپ نے فرمایا۔ دو دن کا روزہ رکھو تمہیں نو دنوں کے روزوں کا ثواب ہے گا! میں نے عرض کی اور زیادہ کیجئے! آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو تو تجھے آٹھ دنوں کا ثواب ہے گا! حضرت ثابت نے فرمایا کہ میں نے مطرف سے یہ حدیث شریف بیان کی تو آپ نے فرمایا، مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جتنا عمل بڑھتا جائے گا اتنا ثواب کم ہوتا چلا جائے گا

نوٹ:۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ لوگ روزے کم رکھیں اور افطار زیادہ کریں! کیونکہ جب بہت زیادہ روزے رکھیں گے تو نفس بھوک اور پیاس کا عادی ہو جائے گا! اس کے علاوہ اس بات کا بھی خوف ہے کہ کہیں بہت سے روزوں سے تنگ دل ہو جائے اور پھر دوسری عبادتوں خصوصاً کافروں سے جہاد کرنے میں سست پڑ جائے!

صَوْمُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

ایک ماہ میں دس دن روزے رکھنا۔

۲۴۱۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ لَا صَامَ مَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا، میں نے سنا کہ تو رات بھر عبادت کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری تو صرف ثواب کی نیت تھی۔

صَامَ الْاَبَدَ وَلٰكِنْ اَدُلُّكَ عَلٰى صَوْمِ
الدَّهْرِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ
اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ خَمْسَةَ اَيَّامٍ
قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ
فَصُمْ عَشَرًا فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ
يَوْمًا۔

(یعنی میں یہ افضل جان کر کرتا ہوں) آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ در رکھا! تاہم میں تمہیں ہمیشہ روزے رکھنے کا ثواب بتاتا ہوں! کہ تم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھو! میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے آپ نے ارشاد فرمایا تو ہر ماہ پانچ دن روزے رکھو! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! مجھے اس سے بھی زیادہ کی استطاعت ہے! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں دس دن روزے رکھو میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے آپ نے فرمایا تو تم حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے

۲۴۰۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت سابقہ روایت کی طرح مروی ہے!

۲۴۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّكَ تَصُوْمُ
الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَاَنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ
ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ
النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ
صَوْمَ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِنَ
الشَّهْرِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ
اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ
صُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا
وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا! اے عبداللہ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے ہیں اور رات بھر عبادت کرتے ہیں!
اگر تم مسلسل ایسے کرتے رہے تو آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور طبیعت تھک جائے گی! جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے گویا روزہ رکھا ہی نہیں ہر ماہ میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے! میں نے عرض کیا حضور مجھے اس سے زیادہ استطاعت ہے! تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو جیسے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا کرتے تھے اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو آپ لڑائی سے نہ بھاگتے تھے!

۲۴۰۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِي الشَّهْرِ قُلْتُ اِنِّيْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کو ایک ماہ میں پڑھو! میں نے

أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ حَتَّى قَالَ لِي فِي خَمْسَةِ أَيَّامٍ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ قَالَ صُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! بعد ازاں میں آپ سے یہی عرض کرتا رہا۔ یہاں تک کہ! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ! دنوں میں پڑھو! آپ نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہوں! بعد ازاں میں یہی عرض کرتا رہا، حتیٰ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل جلالہ کو تمام روزوں سے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ زیادہ پسند ہے! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

۲۴۰۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ قَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِأَهْلِكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ صُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى لِذَالِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ صُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَالَ وَكَيْفَ صِيَامُ دَاوُدَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ وَمَنْ لِي بِهٰذَا يَا نَبِيَّ اللهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں اور رات کو عبادت کرتا ہوں! آپ نے مجھے بلا بھیجا یا آپ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ کیا مجھے اطلاع نہیں ملی کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو! تو ایسا نہ کرو! کیونکہ تم پر تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی اور تم پر تمہاری بیوی کا بھی حصہ ہے! روزہ رکھو اور افطار کرو! نماز پڑھو اور سوؤ! ہر مہینہ میں تین روزے رکھو! اس طرح باقی نو دنوں کا ثواب بھی ملے گا! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس سے زیادہ کی بھی استطاعت رکھتا ہوں! آپ نے فرمایا کہ تم! حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ رکھا کرو! میں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسے تھا؟ آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے! اللہ جب جہاد میں کفار سے مقابلہ ہوتا تو آپ پیٹھ نہ پھیرتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! ایسا کون کر سکتا ہے!

صِيَامُ خَمْسَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۲۳۹۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةَ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ فَصَارَتِ الْوِسَادَةُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرُ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ۔

ایک ماہ میں پانچ روزے رکھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں میرے روزوں کا تذکرہ کیا گیا! آپ میرے پاس تشریف لائے! میں نے آپ کے لیے۔ چمڑے کا ایک تکیہ بچھایا جس کے اندر خرما کی چھال بھری تھی۔ آپ زمین پر تشریف فرما ہوئے اور تکیہ میرے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں ہر ماہ میں تین روزے کافی نہیں ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا۔ پانچ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا سات! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا نو میں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا گیارہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپ نے ارشاد فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ افضل نہیں ہے، آپ آدھے زمانہ میں روزے رکھتے اس طرح کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

صِيَامُ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۲۳۹۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ

ایک ماہ میں چار روزے رکھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو! اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا دو دن روزے رکھو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تین دن روزے رکھو اور تمہیں باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا مجھے اس

هُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

چار دن روزے رکھو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا: میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! تب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمام روزوں میں سے بہترین روزہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ ہے آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے:

صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

ہر ماہ میں تین روزے رکھنا

۲۴۰۸ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم (آپ پر اللہ کی رحمت اور سلام ہو) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی اور میں انہیں نہیں چھوڑتا۔ آپ نے مجھے چاشت کی نماز پڑھنے سونے سے قبل وتر پڑھ لینے اور ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی!

۲۴۰۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ بِنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم فرمایا وتر پڑھ کر سونا، جمعۃ المبارک کو غسل کرنا اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا!

۲۴۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے، بغیر وتر پڑھے نہ سونے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمایا!

۲۴۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر پڑھ کر سونے، جمعۃ المبارک کو غسل کرنے اور ہر ماہ تین دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۲۴۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَهْرُ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! ماہ رمضان المبارک میں اور ہر ماہ تین دن

صَوْمُ الدَّهْرِ۔

۲۴۱۳ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا۔

۲۴۱۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ تَمَّ صَوْمُ الشَّهْرِ أَوْ فَلَهُ صَوْمُ الشَّهْرِ۔

۲۴۱۵ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صِيَامُ حَسَنٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۲۴۱۶ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ نَحْوَهُ مُرْسَلٌ

۲۴۱۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

كَيْفَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

۲۴۱۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسَ الَّذِي يَلِيهِ ثُمَّ الْخَمِيسَ الَّذِي يَلِيهِ۔

۲۴۱۹ عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ

روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک ماہ میں تین دن روزے رکھے اس نے گویا ہمیشہ روزے رکھے بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل جلالہ نے اپنی متقدس کتاب میں سچ فرمایا جو شخص ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا زیادہ ثواب ملے گا!

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص ایک ماہ میں تین دن روزے رکھے اسے پورے ایک ماہ کے روزوں کا ثواب ملے گا!

سیدنا حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا بہترین روزے ہر ماہ تین دن روزے رکھنا ہیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین دن روزہ رکھتے تھے!

ہر ماہ میں تین دن کس طرح روزے رکھے جائیں

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتے ایک سوموار کے دن اور دوسرے اس کے بعد کی جمعرات کو تیسرے اس کے بعد کی جمعرات کو

سیدنا حضرت ہنیدہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا آپ فرماتی تھیں کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتے ایک پہلے پیر کے روز

الْخَمِيسِ الَّذِي يَلِيهِ۔

۲۳۳۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ۔

دسویں محرم کا اور تین اس سے متصل محرم کا!

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم چار باتوں کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے! ایک تو عاشورہ کے دن روزہ، دوسرا دس ذوالحجہ کے، اور تیسرا ہر مہینہ کے تین روزوں کو چوتھے پیر سے پہلے رکھتوں کو!

۲۳۳۱ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ تِسْعَةً مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ میں (پہلی سے نویں تاریخ تک) نو روزے رکھتے، یوم عاشورا کو روزہ رکھتے اور ہر ماہ میں تین روزے ایک سوموار کو دو جمعرات کو!

۲۳۳۲ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْعَشْرَ وَثَلَاثَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَيْنِ۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ سے مروی ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزہ رکھتے اور ہر ماہ میں تین دن ایک سوموار کو دو جمعرات کو!

۲۳۳۳ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوَّلَ خَمِيسٍ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تین دن روزہ رکھنے کا حکم صادر فرماتے، ایک تو ہر ماہ کی نئی جمعرات کو دوسرے سوموار کو تیسرے سوموار کو!

۲۳۳۴ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَأَيَّامُ الْبِيضِ صَبِيحَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے، اور ایام بیض تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تک کے روزے ہیں۔

نوٹ: بیض کا مطلب سفید ہے، تین ایام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان تین دنوں کی راتیں چاندنی سے سفید اور روشن ہوتی ہیں!

۲۳۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خرگوش بھون کر لایا۔ اور اسے آپ کی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَ أَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَ أَمْسَكَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكُلَ قَالَ إِنِّي أَصُوْمُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ ا۔

خدمت اقدس میں پیش کیا، آپ نے اسے تناول نہ فرمایا تاہم لوگوں کو حکم فرمایا، اور لوگوں نے کھایا اور اس دیہاتی نے بھی نہ کھایا، آپ نے پوچھا تو کھاتا کیوں نہیں کھاتا۔ اس نے عرض کی حضور میں ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو نے روزے رکھنے ہیں تو چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو تاریخوں کو رکھو!

۲۴۲۶ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینے میں تین دن ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا

۲۴۲۷ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینے میں تین دن ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا!

۲۴۲۸ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صُمْتَ ثَلَاثَةً مِنَ الشَّهْرِ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم مہینے میں روزے رکھو تو ۱۳، ۱۴، اور پندرہ کو رکھو!

۲۴۲۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَكَ بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا۔ تو اپنے آپ پر چار کی ۱۳، ۱۴، اور پندرھویں تاریخ کا روزہ لازم کرے!

۲۴۳۰ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا!

۲۴۳۱ عَنِ ابْنِ حَوْتَكِيَّةَ قَالَ قَالَ أَبِي جِئْتُ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَرْنَبٌ قَدْ شَوَاهَا وَ خُبْزٌ قَدْ وَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنِّي وَجَدْتُهَا

حضرت یحییٰ بن حوتکیہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے بتایا کہ ایک اعرابی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک بھونا ہوا خرگوش اور روٹی لے کر حاضر ہوا، اس نے اسے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا، کہا کہ میں نے دیکھا کہ

يَصُمْ يَوْمًا وَقَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ صَوْمُ كَمْ قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ الشَّهْرِ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَعَلَيْكَ بِالْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

ارشاد فرمایا کوئی حرج نہیں تم اسے کھاؤ اور اعرابی سے بھی فرمایا کہ وہ بھی کھائے اس نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے آپ نے دریافت فرمایا کس سے روزے؟ اس نے عرض کیا مہینے کے تین روزے آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو رمضان کے روزے رکھے تو نہیں سفید روشن دنوں ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ تاریخ کے روزے رکھو! امام نسائی فرماتے ہیں درست قول یوں ہے، کہ ابن جریج نے ابوزبیر سے سنا لیکن شاید بعض کراہ نے ذکر کی بجائے ابی الحکم کہا گیا ہو۔

ترجمہ: میں نے خون دیکھا یعنی چوکہ خرگوش کو عورت کے حیض کی طرح خون آتا ہے، لہٰذا اشتباہ پیدا ہوا کہ اسے کھانا کیسا ہے؟ جسے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما کر شبہ ختم کر دیا کہ کھانے میں حرج نہیں!

۴۲۴۲ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ الَّذِي جَاءَ بِهَا إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَكَفَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَكَانَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مُنْتَهِذٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَمْ ثَلَاثَ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں خرگوش پیش کیا آپ نے اپنا دست اقدس اسے تناول فرمانے کے لیے بڑھایا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا کہ اسے خون آتا تھا! آپ نے اپنا دست اقدس روک لیا اور لوگوں کو اس کے کھانے کا حکم فرمایا! ایک شخص وہاں بیٹھا ہوا تھا آپ نے اس سے دریافت فرمایا، تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! آپ نے فرمایا تم تیرھویں، چودھویں، اور پندرھویں تاریخ کو روزے کیوں نہیں رکھتے؟

۴۲۴۳ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمَهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَتَرَكَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَقَالَ لِمَنْ عِنْدَهُ كُلُوا فَإِنِّي لَوْ اشْتَهَيْتُهَا أَكَلْتُهَا وَرَجُلٌ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خرگوش پیش کیا گیا، جسے ایک شخص بھون کر لایا تھا! جب آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا کہ اسے خون آرہا تھا، آپ نے رکھ کر اسے چھوڑ دیا، اور نہ کھایا اور جو لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے ارشاد فرمایا کہ کھاؤ کیونکہ اگر میرا جی چاہتا تو میں بھی کھا لیتا!

ادن فکل مع القوم فقال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم انی صائم قال فهلا صمت ثلاثة ایام البیض قال وهن ثالث عشرة وارابع عشرة وخمس عشرة۔

ایک اور شخص پاس بیٹھا ہوا تھا! آپ نے اس سے ارشاد فرمایا، قریب آؤ اور لوگوں کے ساتھ کھانے میں شامل ہو۔ اس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، آپ نے دریافت فرمایا تو ایام بیض: ..... کے روزے کیوں نہیں رکھتا؟ اس شخص نے دریافت کیا بیض کے روزے کیسے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تیرھویں اور چودھویں، اور پندرھویں تاریخ کو!

۲۴۲۴ عن عبد الملک یحدث عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یامرنا هذا الایام ثلاث البیض ویقول هن کهیئة الدهر۔

سیدنا حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں تین دن روزے رکھنے کا حکم صادر فرماتے اور آپ ارشاد فرماتے یہ روزے ایک سال کے روزوں کے برابر ہیں!

۲۴۲۵ عن عبد الملک بن ابی الهلال یحدث عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم امرهم بصیام ثلاثة ایام البیض فان هی سرد الشهر۔

سیدنا حضرت عبدالملک بن ابو ہلال رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایام بیض کے تین روزوں کا حکم صادر فرمایا کہ ان کا ثواب پورے ایک ماہ روزے رکھنے کے برابر ہے

۲۴۲۶ عن عبد الملک بن قدامة بن ملحان عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنا بصیام الایام الغر البیض ثلاث عشرة وارابع عشرة وخمس عشرة۔

سیدنا حضرت عبدالملک بن قدامہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے اپنے والد قدامہ بن ملحان سے سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں چاند کی سفید راتوں تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو روزے رکھنے کا حکم صادر فرماتے!

صَوْمُ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ

۲۴۳۷ عَنْ اَبِي عَقْرَبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِي فَاِنِّي قَالَ قُلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِي فَاِنِّي اَجِدُنِي قَوِيًّا فَسَاَلَ زِدْنِي اَجِدُنِي قَوِيًّا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَنْ يَرُدَّنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

۲۴۳۸ عَنْ اَبِي عَقْرَبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَاسْتَزَادَهُ فَقَالَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اَجِدُنِي قَوِيًّا فَزَادَهُ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اَجِدُنِي قَوِيًّا اِنِّي اَجِدُنِي قَوِيًّا مَا كَادَ اَنْ يَزِيْدَهُ فَلَمَّا اَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

ایک ماہ میں دو روزے رکھنا

سیدنا حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بڑھائیے آپ نے فرمایا تو کہتا ہے کہ یا رسول اللہ بڑھائیے بڑھائیے ایک ماہ میں دو دن روزہ رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بڑھائیے بڑھائیے میں خود کو زیادہ طاقتور پاتا ہوں تو آپ نے فرمایا بڑھائیے بڑھائیے میں اور زیادہ طاقتور پاتا ہوں پھر آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری بات کو رد فرما دیں گے پھر میں اضافہ نہیں فرمائیں گے آپ نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھو

سیدنا حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو اور ابوعقرب نے زیادہ چاہا عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے زیادہ کیا اور فرمایا مہینے میں دو روزے رکھو پھر عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں اس سے زیادہ طاقت پاتا ہوں! تو اور زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ بعد ازاں آپ نے اسے زیادہ نہ فرمایا جب اس نے بہت عاجزی کی تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو!

كِتَابُ الزَّكٰوةِ
زکوٰۃ کے متعلق کتاب

بَابُ وُجُوْبِ الزَّكٰوةِ
زکوٰۃ کے وجوب کا بیان

۲۴۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ يَعْنِيْ أَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا، تمہارا گزر ایک ایسی قوم سے ہوگا جو اہل کتاب ہیں (یہود و نصاریٰ) جب آپ ان کے پاس پہنچیں تو انہیں بلائیے وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اگر وہ آپ کی (بحیثیت امیر) اطاعت کریں تو پھر ان سے فرمائیے کہ ان پر اللہ جل شانہ نے ایک دن اور ایک رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، اگر وہ آپ کا کہنا مان لیں تو پھر ان سے کہیے کہ اللہ جل شانہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے، جو دولت مندوں سے لی جاتی ہے، اور انہی کے ناداروں غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کی جاتی ہے اگر وہ اسے بھی تسلیم کریں تو تم مظلوموں کی بددعاؤں سے بچو!

نوٹ: صحیحین کی روایت میں ہے کہ اگر وہ صدقہ دینے کو قبول کرلیں یعنی زکوٰۃ دیں۔ (رحیمیا) مال سے نہ عمدہ اور نہ خراب لے پھر وہ مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ رب العزت میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ یعنی وہ مسلسل حق تعالیٰ تک پہنچتی ہے، اور کہیں نہیں رک سکتی ایسا نہ ہو کہ تو ان پر ظلم کرے اور زکوٰۃ میں سے اچھا اچھا مال و دولت سمیٹ لے اور وہ بیچارے بے بس بددعا کریں

۲۴۲۲ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا أَنْتَهِكُ حَتّٰى سَلَفَتْ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَنْ لَا أَتِيَكَ وَلَا أَتْرُكَ دِينَكَ وَأَنَا كُنْتُ أَمْرًا لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِنَوْءِ اللّٰهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَى اللّٰهِ وَتُخَلِّيَ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ۔

ہے، آپؐ نے اپنے والد گرامی سے سنا ہے، انہوں نے اس کے دادا سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ میں حضور (نور صلی اللہ علیہ وسلم!) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائیں اور کبھی آپ کا دین قبول نہ کروں گا اور مجھے کسی چیز کی سمجھ نہ تھی مگر سوائے اس چیز کے جو اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی اور میں آپ کو اللہ کی وحی کی قسم دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ شانہ نے کس چیز کے ساتھ ہماری طرف ارسال فرمایا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اسلام کے ساتھ! میں نے پوچھا کہ اسلام کی نشانیاں کیا ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کہو کہ میں نے اپنا منہ اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر لیا، میں اللہ کو سونپ دیا، اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو!

۱۱۴۱۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ تَمْلَأَانِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالزَّكٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ۔

سیدنا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتے تھے! طہور پر وضو کرنا نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اللہ اکبر کہنے سے زمین اور آسمان بھر جاتے ہیں! نماز نور ہے، زکوٰۃ دلیل ہے! صبر روشنی ہے، قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف دلیل ہے

نوٹ: زمین و آسمان ثواب سے بھر جائیں گے، نماز قیامت میں نور ہے، زکوٰۃ دلیل ہے، کہلائے گی، اللہ جل شانہ کے ہاں خلوص اور نجات کی صبر روشنی ہے، عقل کی یہی جس کی عقل ہے وہ صبر کرتا ہے! اگر انسان حق پر ہو تو قرآن دلیل ہے اگر باطل پر ہے تو قرآن اس کے برخلاف دلیل ہے!

۱۱۴۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ يَقُولَانِ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَكَأَنِّي مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ وَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي مَا أَحْدَثَ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي وَجْهِهِ الْبُشْرٰى

سیدنا حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تین دفعہ اس کے بعد آپؐ جھک گئے اور ہم میں سے ہر شخص جھک کر رونے لگا: لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قسم

فَكَانَتْ اَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ يَصُوْمُ رَمَضَانَ وَ يُخْرِجُ الزَّكٰوةَ وَ يَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ۔

کھائی! بعدازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور آپ کے چہرہ انور پر مسرت تھی، آپ کی یہ خوشی ہمیں سرخ اونٹ اور انتہائی قیمتی دولت سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی! بعدازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص پانچ نمازیں صحیح ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوٰۃ نکالے اور سات بڑے گناہوں سے بچے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے! اور ارشاد فرمایا جائے گا سلامتی کے ساتھ داخل ہو جایئے!

نوٹ:، حدیث ھذا میں سات بڑے گناہوں سے مراد شرک، جادو، خون ناحق، سود خواری، یتیم کا مال کھا جانا، جہاد سے بھاگنا اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا ہے

۱۴۲۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ عَلٰى مَنْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا اَحَدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے، اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا! اے اللہ کے بندے یہ دروازہ بہتر ہے اور جنت کے تمام دروازے ہیں جو نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو اہل جہاد میں سے ہوگا اسے باب جہاد سے پکارا جائے گا۔ جو صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا! جو روزہ دار ہوگا وہ باب الریان سے بلایا جائے گا، سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص کو ان دروازوں سے بلایا گیا اسے کوئی فکر نہیں کوئی ایسا بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ انہی میں

حدیث ھذا سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی جس کے متعلق قرآن مجید اور حدیث سے ہم اس سے قبل دلائل عرض کر چکے! الحمد للہ یہ امر مبرہن ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابی تھے اور ایسے صحابی کہ حضور نے آپ کو احد صاحبی فی الغار و صاحبی فی الحوض فرما کر آپ کو صحابیت کو فروغ بخشا۔ صحابہ کرام میں بعض خود تو صحابی ہیں لیکن باپ صحابی نہیں بعض کے باپ صحابی ہیں، مگر بیٹے صحابی نہیں، بعض کے باپ اور بیٹے صحابی ہیں تو پوتا صحابی نہیں،

شجاع اور بہادر تھے اور ایسے شجاع کہ سفر ہجرت میں اپنی حفاظت کے لیے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں منتخب فرمایا نصرت اسلام کے لیے سب سے پہلے داد شجاعت دی! اور مانعین زکوٰۃ کے خلاف تلوار اٹھائی، بنوت کے جھوٹے دعویداروں کا استیصال کیا مرتدین اور باغیوں کا سر کچلا اور جناب ابوبکر صدیق کی دلاور انگیز قیادت میں اسلامی لشکر نے دھاک ایسی بٹھا دی کہ بڑے بڑے جری اور بے جگر لوگ بھی لرز پڑ گئے!! لیکن بڑی سے بڑی عسکریت بھی عزم و استقلال کے اس کوہ گراں کو اپنے موقف سے نہ ہٹا سکی!

حضرت ابوبکر فیاض ہیں اور ایسے فیاض کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر مال و دولت پیش کرنے کا وقت آیا تو آپ نے فیاضی کی مثال قائم فرما دی!

ابوبکر خادم رسول ہیں اور ایسے خادم کہ جب مال سے خدمت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر۔

(ترجمہ) مجھے کسی شخص کے مال سے وہ فائدہ نہیں پہنچا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے پہنچا ہے۔ اور جب جان سے خدمت کی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی شخص نے ہم پر احسان نہیں کیا مگر ہم نے اس کا بدلہ اتار دیا ہے۔ سوا ابوبکرؓ کے ان کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خود اتارے گا!!

(ترمذی ۵۲۸)

حضرت ابوبکر عالم اور فقیہ ہیں اور ایسے عالم کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے بعد سوال! پوچھنا ہو تو ابوبکرؓ سے پوچھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب کہ جب آپ سے پوچھا جائے کہ آپ کو سرداروں سے سب سے زیادہ کون عزیز ہے تو فرمائیں ابوبکر رضی اللہ عنہ (صحیح بخاری جلد اول ص ۵۱۸)

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي حَبْسِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے سے سخت عذاب

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ مَا لِيْ لَعَلِّيْ اُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قُلْتَ مَنْ هُمْ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا اَوْ هٰكَذَا اَوْ هٰكَذَا حَتّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے زیر سایہ تشریف فرما تھے، جب آپ نے مجھے سامنے سے آتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا۔ قسم ہے رب کعبہ کی یہ لوگ نقصان میں ہیں، ..... میں نے خیال کیا کہ شاید میرے متعلق کچھ نازل ہوا ہے میں نے دریافت کیا حضور وہ کون لوگ ہیں؟ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا جن کے پاس بہت مال و دولت ہے، مگر جو ایسے ہیں۔ اور آپ نے ایسے ایسے اشارہ فرمایا۔

إِبِلًا وَبَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ۔

یہاں تک کہ سامنے، دائیں، بائیں (محتاجوں کی خبر لیتے ہیں) بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جو شخص ایسے اونٹ اور بیل چھوڑ کر فوت ہو اور ان کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو تو وہ اونٹ اور بیل قیامت کے روز بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے ایسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے جب اس کا آخری جانور اس طرح کرے گا تو پھر سر سے لائیں گے، یہی ہوتا رہے گا! یہاں تک کہ لوگوں کے حساب اور دوزخی ہونے کا فیصلہ ہو جائے گا۔

۲۴۲۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّ مَالِهِ إِلَّا جُعِلَ لَهُ طَوْقًا فِي عُنُقِهِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ ثُمَّ قَرَأَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مالدار ہو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز اس کا مال ایک گنجا سانپ بن کر اس کی گردن کا طوق ہوگا! وہ اس سے بھاگے گا اور یہ اس کے تعاقب میں ہوگا بعد ازاں آپ نے اس کی تصدیق کے لیے کلام اللہ شریف کی یہ آیت تلاوت کی ان لوگوں کو جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مال عنایت فرمایا ہے، اس پر ان کی بخیلی کو ان کے لیے بہتر نہ سمجھو بلکہ یہ مال ان کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے، جس کے ساتھ وہ بخیلی کرتے ہیں، قیامت کے دن وہ مال ان کا طوق بنایا جائے گا!

۲۴۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَجْدَتُهَا وَرِسْلُهَا قَالَ فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنِهِ وَأَشْرَهِ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ تنگی اور کشادگی میں ان کی زکوٰۃ نہ دے!

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تنگی اور کشادگی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: دشواری اور آسانی کے زمانہ میں تو اونٹ قیامت کے روز خوب تیز موٹے اور چالاک بن کر آئیں گے، اور ان کا مالک ان کو ایک

فَتَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا إِذَا جَازَتْ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا يَوْمَئِذٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى سَبِيلَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ بَقَرٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ وَآشَرَهُ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا وَتَطَأُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا إِذَا جَازَتْ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى سَبِيلَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَكْثَرِ مَا كَانَتْ وَآكَمِهِ أَسْمَنِهِ وَآشَرِهِ ثُمَّ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَأُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا عَضْبَاءُ وَلَا جَمْعَاءُ إِذَا جَازَتْ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى سَبِيلَهُ۔

کے سامنے ایک صاف اور ہموار میدان میں منہ کے بل اور پاؤں اٹھا جائے گا اور وہ اونٹ اسے اپنے کھروں سے روندیں گے جب آخری اونٹ روند چکے گا تو پھر پہلے سے پہلے اونٹ کو لائیں گے سارے دن میں جو پچاس ہزار سالوں کے برابر ہوگا اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہوگا اور وہ اپنی اپنی راہ دیکھ لیں گے (کہ جنت کی طرف ہے، یا دوزخ کی طرف!)

اور جس شخص کے پاس بیل ہوں اور وہ تنگی اور آسانی کے زمانے میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو روز قیامت بیل تیز ہوں گے اور چالاک بن کر آئیں گے، اور ان کے مالک کو ایک صاف اور چٹیل میدان میں اوندھا، لٹایا جائے گا! بعد ازاں ہر ایک سینگوں والا بیل! اسے سینگوں سے اور کھر والا اپنے کھر سے مارے اور روندے گا! جب آخری بیل گزر چکا ہوگا تو پھر پہلے سے پہلے بیل لائیں گے، دن بھر اسی طرح ہوتا رہے گا اور دن پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا! حتیٰ کہ لوگوں کا فیصلہ ہوگا اور وہ اپنی اپنی راہ دیکھ لیں گے!

اور جس شخص کے پاس بکریاں ہوں وہ تنگی اور فراخی کے ایام میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ! بکریاں تیز سینگوں اور چالاک بن کر آئیں گی! بعد ازاں اس کے مالک کو ایک ہموار اور کھلے میدان میں لٹایا جائے گا اور ہر ایک کھر والی بکری اسے اپنے کھروں سے روندے گی اور سینگوں والی اسے اپنے سینگوں سے مارے گی اور ان میں سے کوئی بھی مروڑے ہوئے سینگوں والی ہوگی! (بلکہ سب کے سینگ سالم مضبوط اور سیدھے ہوں گے تاکہ مالک کو تکلیف پہنچائیں) جب آخری بکری نکل جائے گی تو پھر آخری سرے سے پہلی بکری کو لایا جائے گا دن بھر جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا! یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہوگا اور وہ جنت جہنم اپنی راہ دیکھ لیں گے!

بَابُ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کا بیان

۱۴۴۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ. قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَكْرٍ كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهٖ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہو گئے اور عربوں میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے، تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ آپ زکوٰۃ نہ دینے والوں سے کیسے جہاد فرمائیں گے؟ حالانکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے، حتیٰ کہ وہ کہیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو جس شخص نے یہ کہا اس نے اپنا مال اور اپنی جان میری حفاظت میں دے دی، مگر کسی شخص کے حق کے بدلے میں اور اس کا حساب اللہ جل جلالہ پر ہے صدیق اکبر نے کہا کہ جو خاندان کو زکوٰۃ میں دیتا تھا کہ اگر وہ مجھے اس سے ذرا سا بھی کم دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا کیونکہ زکوٰۃ کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ ایک بچہ جو وہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں دیا کرتے تھے اور اب کو نہیں گے تو میں ان سے اس کے نہ دینے پر جہاد کروں گا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ کی قسم کچھ نہ تھا مگر مجھے معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے کھول دیا۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہی حق ہے۔

نوٹ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب شخص وہ ہے، جو نیکی میں پہل کرنے والا ہو، اور امت محمدیہ میں جتنے لوگ خیرات و حسنات کو حاصل کرنے والے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان سب میں سے پہلے ہیں آپ نے ایمان سب سے پہلے لائے اجتماع میں سب سے پہلے دیدہ دل نصرت اور مدد میں سب پر سبقت کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور بعد از وصال مسلمانوں کی امامت اور نیابت کرنے والوں میں سب پر مقدم ہیں، روضۂ رسول میں حضور

کا قرب حاصل کرنے میں سابق حشر میں دخولِ جنت میں سب پر مقدم الغرض دنیا ہو یا برزخ، میدان حشر ہو یا جنت ابوبکر ہر جگہ سب سے آگے نظر آتے ہیں!

جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آسمان کے ستاروں کو دیکھ کر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کسی شخص کی اس قدر بھی نیکیاں ہیں: فرمایا ہاں کہ امام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں؟ فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تو ایک ہی حسنہ ہے کہ ان ساری نیکیوں سے بڑھ کر ہے

ایک اور موقع پر فرمایا:

لو اتزن ایمان ابی بکر مع ایمان امتی لرجح۔

اگر میری تمام امت کے ایمان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان بھاری ہوگا!!

غرضیکہ ایمان کا اب ہو یا اعمال کا خیرات و حسنات کا مقابلہ ہو یا تصدیق و تسلیم کا جو بھی ہے سب سے آگے ہے وہ جناب حضرت ابوبکر صدیق ہیں رضی اللہ عنہ

بَابُ عُقُوْبَةِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کی سزا

۱۷۴۸ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ اِبِلٍ سَائِمَةٍ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ لَا يُفَرَّقُ اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ اَجْرُهَا وَ مَنْ اَبٰى فَاِنَّا اٰخِذُوْهَا وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہر چالیس اونٹ پر جو جنگل میں چرائے جاتے ہوں ایک دو برس کی اونٹنی نکالنا ہے زکوٰۃ سے بچنے کے لیے حساب سے اونٹ جدا نہ کیے جائیں! جو شخص ثواب کے لیے زکوٰۃ دے گا اسے ثواب ملے گا! اور جو شخص انکار کرے گا ہم زکوٰۃ بھی لیں گے اور اس کے نصف اونٹ بھی لے لیں گے! ہمارے پروردگار کی سزاؤں میں سے یہ ایک سزا ہے! اس مال میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے کچھ نہیں!

بَابُ زَكٰوةِ الْاِبِلِ

اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۴۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ وسق سے پہلے کھانے کھانے میں پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں!

نوٹ:۔ وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہوں اور ایک صاع میں آٹھ رطل ہوتے ہیں۔ تو گویا وسق میں ۱۲۰ سیر ہوتے یا ۱۵ کو (۱۵ مضروب کو) ایک اوقیہ میں چالیس درہم ہوتے ہیں اور درہم تیرہ ماشے ایک رتی اور ایک رتی کے پانچویں حصے کے برابر ہوتا ہے۔ اگر دو سو بارہ اشرفی کا ہو تو وہ ۲۰۰ درہم میں ساڑھے باون تولے چاندی ہوتی ہے! اور اگر کم و بیش ہو تو اسی حساب سے قیمت لگانی چاہیئے!

۲۴۵۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ [illegible]

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں، اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں، اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں

۲۴۵۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُمْ اَنَّ هٰذِهٖ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی وَجْهِهَا فَلْیُعْطِ وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَ ذٰلِكَ فَلَا یُعْطِ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِیْ كُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ فَفِیْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰی خَمْسٍ وَثَلَاثِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِیْنَ فَفِیْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَاَرْبَعِیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِیْنَ فَفِیْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ اِلٰی سِتِّیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ فَفِیْهَا جَذَعَةٌ اِلٰی خَمْسٍ وَسَبْعِیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِیْنَ فَفِیْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَتِسْعِیْنَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں کو لکھا کہ یہ زکوٰۃ کے فرائض ہیں جو اللہ جل جلالہ نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں جن کا اللہ جل شانہ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے مسلمان سے ان کے مطابق طلب کیا جائے دے دلائے اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے وہ نہ دے پچیس اونٹوں میں سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو اس میں سے ایک برس کی اونٹنی ہے پینتیس تک! اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس تک کا اونٹ! جب پینتیس اونٹ ہوں تو ان میں دو برس کی اونٹنی ہے پینتالیس اونٹوں تک! جب چھیالیس اونٹ ہوں تو ان میں تین برس کا ایک اونٹ ہے (جو جوان ہو گیا ہو) ساٹھ اونٹوں تک جب اکٹھے ہو جائیں تو ان میں چار سال کی اونٹنی ہے، جو پانچویں برس لگی ہو۔ پچھتر تک! جب چھیہتر اونٹ ہوں

وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ
فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ
خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ
فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ
صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ
وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ
وَيُجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ
أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ
الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا
تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ
دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ وَمَنْ بَلَغَتْ
عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ
مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ
عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ
صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ
الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ
وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ
لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ
وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا
لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ
عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ
عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ
مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ
يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ
فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فِي صَدَقَةِ
الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ
فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا
زَادَتْ يَعْنِي وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ

ہیں اور جب اکاون سے اونٹ ہوں تو ان میں تین برس کی
مادہ اونٹنیاں ہیں، (جن پر نر کود سکے) ایک سو بیس اونٹ
تک جب ایک سو بیس سے اونٹ زیادہ ہو جائیں
تو ہر چالیس اونٹوں پر دو برس کی ایک اونٹنی ہے، اور
ہر پچاس اونٹوں پر تین سال کی اونٹنی زکوٰۃ دینی فرض ہے
اگر اونٹوں کے دانتوں میں فرق ہو یعنی زکوٰۃ دینے کے
قابل نہ ہوں اس سے بڑا اور چھوٹا ہو مثلاً جس شخص پر
چار سال کی اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس نہ ہو لیکن
تین سال کی اونٹنی ہو اور وہ اس کو دے دے اور دو
بکریاں دے، اگر وہ انہیں دے سکے ورنہ بیس درہم
دے اور جس شخص پر تین سال کی اونٹنی زکوٰۃ دینا فرض
ہو اور اس کے پاس موجود چار سال کی اونٹنی نہ ہو تو زکوٰۃ وصول
کرنے والا اسے بیس درہم واپس کر دے گا یا اسے دو
بکریاں دی جائیں، اور جس شخص پر فرض ہو کہ وہ تین سال کی
اونٹنی زکوٰۃ دے اور اس کے پاس نہ ہو تو وہ دو سال کی اونٹنی
اور دو بکریاں زکوٰۃ دے، یا بیس درہم دے، اور جس شخص کو
دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ دینی ہو اور اس کے پاس تین سال کی
اونٹنی ہو تو وہی لیں گے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس
درہم یا دو بکریاں دے دے گا، اور جس شخص کو دو سال کی
اونٹنی صدقہ دینی ہو اور اس کے پاس نہ ہو لیکن ایک سال کی
اونٹنی ہو تو وہی لیں گے اور دو بکریاں دیں گے، اگر وہ دے
سکا گر نہیں تو بیس درہم لیں گے، اور جس شخص پر ایک ایک برس
کی اونٹنی زکوٰۃ فرض ہو لیکن اس کے پاس دو سالوں کا اونٹ
ہو تو لے لیں گے، اور دو بکریاں یا بیس درہم دے دیں گے، ایک شخص
اونٹ کی قیمت اور سے اکہتر اور نصف ہے، اور جس شخص
کے پاس صرف چار اونٹ ہوں اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے
مگر جب مالک اپنی مرضی سے کچھ دینا چاہے، اور دو بکریاں
جو جنگل میں چرائی جاتی ہیں جب چالیس سے ان کی تعداد
ایک سو بیس تک ہو ایک بکری ہے پھر جب ایک سو
اکیس سے دو سو تک ہو تو دو بکریاں
ہونے تک تین بکریاں زکوٰۃ میں دی جائیں گی، پھر اسی

إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً وَدِرْهَمٌ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

ہر ایک سو پر ایک بکری کی زکوٰۃ ہے تاہم زکوٰۃ کے مال میں بوڑھے، کانے اور عیب دار نہ لیے جائیں گے اور نہ ہی نر مال سے جب صدقہ لینا چاہے اور وہ بھی کسی مصلحت سے مثلاً اس کے پاس سب عیب دار یا بوڑھے جانور ہوں یا سب نر ہوں یا محکم اسلامی کو نر جانوروں کی ضرورت ہو۔!! مزید ارشاد ہوا

(۲) زکوٰۃ کے خدشہ سے دو جدا جنس کے مالوں کو ایک جگہ نہ کریں مثلاً دو افراد میں سے ہر ایک فرد کے پاس تیس تیس گائیں ہیں اور ان دونوں پر سال گزرنے کے بعد ایک عدد گائے زکوٰۃ ہے۔ تو وہ دونوں مالوں کو ایک ہی گائے نہ دیں پڑے۔ یہ غلط ہے،

نہ دے مال کو الگ نہ کریں مثلاً اگر کسی شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں وہ میں الگ الگ کر دے تاکہ مصدق انہیں نصاب کم کہے اور دو شخصوں کا مال جمع کر زکوٰۃ نہ لے

اس کے برعکس بعض علماء کا خیال ہے کہ یہی مصدق کے لیے ہے کہ وہ وصول زکوٰۃ میں ظلم نہ کرے! اور زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے وہ متفرق مالوں کو ایک جگہ نہ کرے! اگر مال دو شرکاء کا ہو تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے حساب برابر کریں!! مثلاً دو سو بکریاں دو شخصوں کی ہوں اور ایک ایک چوتھائی کا شریک ہو اور دوسرا بھی چوتھائی کا تو مصدق دو بکریاں لے لے پھر چوتھائی والا اگر بھی بکری کے دام دوسرے شریک سے لے

(۳) بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ جب کہ وہ دو سو درہم کے برابر ہو۔

بَابُ مَانِعِ زَكَوٰةِ الْإِبِلِ

اونٹوں پر زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هِيَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هِيَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ قَالَ وَيَكُونُ كَنْزُ أَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ أَنَا كَنْزُكَ فَلَا يَزَالُ حَتَّى يُلْقِمَهُ إِصْبَعَهُ۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اونٹ موٹے تازے ہونے کی حالت میں اپنے مالک کے پاس آئیں گے جب کہ اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا (زکوٰۃ نہ دی ہوگی) وہ اسے اپنے پاؤں سے روندیں گے اسی طرح بکریاں اپنے مالک کے پاس آئیں گے اچھے حال میں جب کہ اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا! اور وہ اپنے مالک کو کھروں سے روندیں گی! اپنے سینگوں سے ماریں گی ان کا حق یہ ہے کہ جب وہ پانی پینے آئیں تو ان کا دودھ دوہا جائے!

خبردار تم میں سے کوئی شخص قیامت کے روز اپنے اونٹ کو گردن پر سوار کر کے نہ لائے وہ آواز دے گا بعد ازاں وہ پکارے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جواب دوں گا کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں تمہیں بتا چکا تھا اور قیامت کے دن تم میں سے ایک شخص کا خزانہ ایک گنجا اژدھا بن کر آئے گا! اور مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا! اور دھاس! کے پیچھے ہوگا! اور کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں! یہاں تک کہ مالک اپنی انگلی اس کے منہ میں دے دے گا!

نوٹ: زکوٰۃ کے سوا جانور کا حق یہ ہے۔ کہ جب وہ پانی پینے آئے تو دودھ دوہ کر لوگوں کو پلایا جائے! اگرچہ یہ مستحب ہے اور زکوٰۃ فرض مگر اللہ تعالیٰ نے احسان کے لحاظ سے اسے بھی حق قرار دیا ہے!

بَابُ سُقُوطِ الزَّكٰوةِ عَنِ الْإِبِلِ إِذَا كَانَتْ رُسُلًا لِأَهْلِهَا وَحُمُولَتِهِمْ

کام کاج کے لیے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں

۲۴۹۲ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا لَهُ أَجْرُهَا وَ

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے دادا سے سنا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنگل میں چرنے والے اونٹ ہوں تو ہر چالیس اونٹوں میں دو برس کی اونٹنی کی زکوٰۃ ہے اونٹ اپنے حساب سے جدا نہیں کیے جائیں گے! جو شخص ثواب کے لیے زکوٰۃ دے گا!

إِبِلِهِ عَزَمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

زبردستی وصول کریں گے! اور سزا کے بطور نصف اونٹ اور لیں گے یہ ہمارے پروردگار کے احکام میں سے ایک حکم ہے، محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر اس سے کچھ نہیں۔

بَابُ زَكٰوةِ الْبَقَرَةِ

گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۵۲ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ وَمِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً۔

سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ اور حکم فرمایا کہ ہر بالغ شخص سے جزیئے میں ایک دینار لیا جائے یا اتنی قیمت کا کپڑا اور ہر تیس گائے بیلوں سے ایک برس کا بچھڑا یا بچھڑی اور ہر چالیس گائے بیلوں سے دو برس کی ایک گائے!

۲۴۵۳ عَنْ مُعَاذٍ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا وَّمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ اور حکم فرمایا کہ میں ہر چالیس گائے بیلوں میں سے دو برس کی ایک گائے زکوٰۃ لوں! اور ہر تیس میں سے ایک برس کی گائے لوں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا لوں!

۲۴۵۴ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَّمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ اور حکم فرمایا کہ میں ہر چالیس گائے بیلوں میں سے دو برس کی ایک گائے زکوٰۃ لوں! اور ہر تیس میں سے ایک برس کی گائے لوں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا لوں!

۲۴۵۵ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَنِيْ اِلَى الْيَمَنِ اَنْ لَّا اٰخُذَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا عِجْلٌ اَوْ جَذَعٌ اَوْ جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ فَاِذَا

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ تو آپ نے حکم فرمایا کہ میں گائے بیلوں سے کچھ زکوٰۃ نہ لوں، مگر جب ان کی تعداد تیس کو پہنچے تو ان میں سے ایک گائے کا بچہ صدقہ لیا جائے گا۔ ایک سال کا نر یا مادہ چالیس تک! اگر چالیس ہوں تو ان میں

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

۲۴۵۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُقِيمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الْأَظْلَافِ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقُرُونِ بِقُرُونِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا صَاحِبُ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا يُخَيَّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَاعٍ أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ يَقُولُ لَهُ هٰذَا كَنْزُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

گائے بیل کی زکوٰۃ نہ دینے والے کی سزا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اونٹ یا گائے یا بکریاں رکھتا ہو اور ان کا حق نہ دے تو قیامت کے دن اسے ایک صاف اور ہموار میدان میں کھڑا کیا جائے گا اور وہ جانور اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور سینگوں والے اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے ان جانوروں میں سے کوئی لنگڑی اور سینگ ٹوٹی نہ ہوگی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حق کیا ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جفتی کے بغیر جفتی کے لیے دینا اور دودھ پینے والوں کو پانی پلانے کا ڈول دینا، خدا کی راہ میں (جہاد فی سبیل اللہ) سواری اور بوجھ لادنے کے لیے دینا اور جو مال والا ان کا حق ادا نہ کرے گا قیامت کے دن اس کا مال اس کے لیے گنجا سانپ بن آئے گا! اور مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا! وہ ساتھ ہوگا اور کہے گا: میں تیرا خزانہ ہے جس پر تو بخیل کرتا تھا! جب وہ دیکھے گا کہ بھاگنے سے کوئی علاج نہیں ہو سکتا تو مجبوراً اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا! اور وہ اسے اونٹ کی طرح چبا کر رکھ دے گا!

بَابُ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

۲۴۵۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هٰذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ۔

بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا یہ زکوٰۃ کے فرض ہیں جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں، اللہ جل شانہ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے: (آخر حدیث شریف تک)

نسائی شریف ۲۴۵۸ کے علاوہ ابوداؤد میں اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان ہے:

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

بکریوں کی زکوٰۃ نہ دینے والے کا بیان

۲۴۶۰ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهُ وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰيهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اَوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اونٹ گائے اور بکریاں رکھتا ہو اور ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ جانور خوب بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے! جب آخری جانور کچل جائے گا تو پہلا آئے گا! اسی طرح لوگوں کا فیصلہ ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہے گا!

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَالتَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ

متفرق مال و دولت کو ملانا اور ملے ہوئے مال کو جدا کرنا منع

۲۴۶۱ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ اَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْ عَهْدِيْ اَنْ لَّا نَاْخُذَ رَاضِعَ لَبَنٍ وَلَا نَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا نُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْهَا فَاَبٰى۔

سیدنا حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوٰۃ وصول کرنے والا ہمارے پاس آیا۔ میں ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور سنا وہ کہتے تھے ہم سے وعدہ لیا گیا ہے کہ ہم دودھ والے جانور کو نہ لیں گے اور الگ الگ مال کو ایک جگہ نہ کریں گے! اور ملے ہوئے مال کو الگ الگ نہ کریں گے! زکوٰۃ بڑھانے کے لیے!

ان میں سے ایک شخص ان کی خدمت اقدس میں اونٹنی لے کر آیا اور عرض کی کہ اسے لیجئے انہوں نے انکار فرمایا۔

نوٹ۔ ملانے کا مطلب یہ ہے کہ دو اونٹ کسی اور شخص کے تھے اور تین کسی دوسرے شخص کے اور ان میں سے کسی ایک پر زکوٰۃ نہ تھی دونوں کو ملایا اور پھر زکوٰۃ کی لے لی یا دو شخصوں کی اسی بکریاں ملی ہوئی تھیں ان میں ایک بکری تھی اب چالیس چالیس الگ کر کے دو بکریاں لیں۔

۲۴۶۲ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَاعِیًا فَاَتٰی رَجُلًا فَاَتَاهُ فَمِیلًا عَلَیْهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثْنَا مُصَدِّقَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنَّ فُلَانًا اَعْطَاهُ فَمِیلًا عَلَیْهِ فَقُلْ اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِیْهِ وَلَا فِیْ اِبِلِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَجَاءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ فَقَالَ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِیْهِ وَفِیْ اِبِلِهٖ

بَابُ صَلٰوةِ الْاِمَامِ عَلٰی صَاحِبِ الصَّدَقَةِ

۲۴۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی

بَابُ اِذَا جَاوَزَ فِی الصَّدَقَةِ

۲۴۶۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ جَرِیْرٌ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَاْتِیْنَا نَاسٌ مِنْ مُصَدِّقِیْكَ یَظْلِمُوْنَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْكُمْ قَالُوْا وَاِنْ ظَلَمَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالُوْا وَاِنْ ظَلَمَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْكُمْ قَالَ جَرِیْرٌ فَمَا صَدَرَ

زکوٰۃ دینے والے کے لیے دعا کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی قوم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زکوٰۃ لے کر آتی تو آپ ارشاد فرماتے۔ اے اللہ! فلاں فلاں شخص کی آل پر رحمت بھیج میرے والد زکوٰۃ لے کر حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! ابن ابی اوفی کی آل پر رحمت بھیج۔

جب عامل صدقہ لینے میں زیادتی کرے

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ہلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جریر نے کہا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرب کے چند لوگ آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بھیجے ہوئے عامل ہمارے ہاں آتے ہیں۔ اور ہم پر ظلم کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا اپنے عاملوں کو راضی اور خوش کرو لوگوں نے عرض کی خواہ وہ ظلم کرے، آپ نے ارشاد فرمایا اپنے عاملوں کو راضی کرو پھر لوگوں نے کہا اگرچہ ظلم کرے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے عاملوں

عَنِّيْ مُصَدِّقٌ مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ۔

۲۴۷۵ شُعْبَةُ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ

بَابُ إِعْطَاءِ السَّيِّدِ الْمَالَ بِغَيْرِ اخْتِيَارِ الْمُصَدِّقِ

۲۴۷۶ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُفَيْنَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ ابْنُ مَلْقَمَةَ أَبِي عَلَى عِرَافَةِ قَوْمِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ فَبَعَثَنِي أَبِي إِلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ لِآتِيَهُ بِصَدَقَاتِهِمْ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ يُقَالُ لَهُ سِمْعٌ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي بَعَثَنِي إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ ابْنَ أَخِي وَأَيَّ نَحْوٍ تَأْخُذُونَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا لَنَتْرُكُ صُرُوعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ أَخِي فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ إِنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَنَمٍ لِي فَجَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالَا إِنَّ رَسُوْلًا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ قُلْتُ وَمَا عَلَيَّ فِيهَا قَالَا شَاةٌ فَاعْمِدْ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتَ مَكَانَهَا مُسْتَلِقَةً فَحَمْضًا وَشَحْمًا فَأَخْرَجْتُهُمَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا هَذِهِ الشَّارِفُ وَالشَّافِعُ الْعَائِلُ فَقَدْ نَهَانَا

اگر عامل زکوٰۃ نہ نکالے تو مالک مال کی زکوٰۃ خود دے سکتا ہے

سیدنا حضرت مسلم بن نفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن ملقمہ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو اپنی قوم کی طرف پر امور کیا اور انہیں صدقہ وصول کرنے کا حکم فرمایا! میرے والد نے مجھے ایک گروہ کی طرف اس سے زکوٰۃ لانے کے لیے بھیجا میں نکلا اور ایک بوڑھے شخص کے پاس گیا جس کو سمع کہتے ہیں میں نے کہا مجھے میرے ابا نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم اپنی بکریوں کا صدقہ ادا کردو کہا اے بھتیجے تم کس طرح صدقہ لیتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ہم بکریوں کے تھنوں کو چھوڑتے ہیں (عمدہ مال دھونڈ کر لیتے ہیں) اس نے کہا اے میرے بھتیجے میں تمہیں حدیث شریف بیان کرتا ہوں ایک دفعہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں میں اپنی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اپنی بکریاں لے کر رہتا تھا اتنے میں دو شخص ایک اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور کہنے لگے کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ اس لیے کہ آپ اپنی بکریوں کی زکوٰۃ ادا کریں! میں نے پوچھا مجھ پر میری ان بکریوں کی کتنی زکوٰۃ ہے؟ انہوں نے کہا ایک بکری میں نے ایک بکری کا ارادہ کیا جس کی عمدہ رنگت سے میں خوب واقف تھا وہ بہت زیادہ دودھ دیتی تھی

فَاعْمِدْ إِلَى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِي لَمْ تَلِدْ وَلَدًا فَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَأَخْرِجْهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَنَاوَلَهُمَا إِلَيْهِمَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلَى بَعِيرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا۔

لایا آپ نے فرمایا یہ بچے والی ہے! اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے والی بکری لینے سے منع فرمایا! بعد ازاں میں نے ایک اور بکری لینے کا ارادہ کیا جس کی عمر ایک سال تھی لیکن گو بھی تھی اس نے کسی بچہ کو جنا تھا! لیکن بچہ جننے والی تھی! میں اسے نکال کر لایا انہوں نے کہا ہمیں دے دو! میں نے انکار کر دیا انہوں نے اپنے اونٹ پر رکھا اور چلے گئے!

نوٹ۔ عناق ایک سال عمدہ اور خوبصورت بکری کے ایسے خص کے ذکر کی جاتی ہے جو ان کے اچھے قسم سے کی! تعریف اور معلومات رکھتا ہے! اور حاکم کو ہر حال میں اس کے حقوق مطلع کرتا ہے۔ یہاں اسے اخباری پرچہ نویس کہہ سکتے ہیں، جو ہر وقت اور ہر حال میں اسلامی حکومت کے استحکام اور مضبوطی کے لیے چھپتے چھپتے جاسوسی کے لکھے ہیں انہیں عرائض کہہ سکتے ہیں۔ اور اس سے اس مسئلے کو معرض وجود میں لانے کا جواز ثابت ہوا!

۲۴۴۸۔ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُبَيْطَةَ أَنَّ ابْنَ عَلْقَمَةَ اسْتَعْمَلَ أَبَاهُ عَلَى صَدَقَةِ قَوْمِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت مسلم بن نبیطہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن علقمہ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو اپنی قوم کے صدقہ وصول کرنے پر عامل مقرر فرمایا اور پھر آگے حدیث بیان کی

۲۴۴۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدْ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيَّ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا۔ آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کہ ابن آدمی ابن جمیل، خالد بن الولید اور عباس بن عبدالمطلب زکوٰۃ نہیں دیتے! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ابن جمیل ناشکری کرتا ہے۔ وہ پہلے غریب تھا بعد ازاں اللہ عزوجل شانہ نے اسے مالدار کر دیا اور تم حضرت خالد بن ولید پر زیادتی کرتے ہو، کیونکہ اس نے اپنی زرہیں اور سازوسامان اللہ کی راہ میں وقف کر دیا۔ پھر ان میں زکوٰۃ کہاں ہے، اور حضرت عباس بن عبدالمطلب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی زکوٰۃ اور اتنی ہی مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے!

نوٹ ۱، ۲ ابن جمیل کو اللہ نے غنی کر دیا تو وہ زکوٰۃ دینے لگے! حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے جملہ

لہٰذا اب چونکہ اللہ عزوجل کی راہ میں وقف کر دینے سے پہلے ان میں زکوٰۃ نہیں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے ذمے ہے کیونکہ آپ ان سے پہلے زکوٰۃ لے چکے تھے

۲۴۶۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

۲۴۷۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِدْتُ اُفْتَلُ بَعْدَكَ فِیْ عَنَاقٍ اَوْ شَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّهَا تُعْطٰی فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ مَا اَخَذْتُهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن ہلال ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! قریب تھا کہ میں ارادتاً آپ کے بعد ایک بکری کے بچے یا ایک بکری میں زکوٰۃ میں سے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر زکوٰۃ مہاجرین کے فقراء کو نہ دی جاتی تو میں نہ دیتا۔ یعنی میں اپنے لیے زکوٰۃ نہیں لیتا بلکہ انہی کے فقیروں کو دیتا ہوں لہٰذا خوشی سے دینی چاہیے

بَابُ زَكٰوةِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بارے میں باب

۲۴۷۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۴۷۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا زَكٰوةَ عَلَی الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۴۷۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۴۷۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمَرْءِ فِیْ فَرَسِهٖ وَلَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس

عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ۔

کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے

بَابُ

زَكٰوةِ الرَّقِيْقِ

غلاموں کی زکوٰۃ کے

بارے میں باب

۲۴۷۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

نوٹ: ان احادیث شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں۔ یہ تب ہے جب یہ خدمت کے لیے ہوں اور اگر تجارت کے لیے ہوں تو ان میں زکوٰۃ فرض ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں کے نزدیک اونٹ، گائے، بکری، چاندی، سونے کے مال کے سوا کسی مال میں زکوٰۃ نہیں۔ اگرچہ تجارت کے لیے ہو اور یہ قول شاذ ہے!

۲۴۷۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِیْ فَرَسِهٖ وَلَا فِیْ غُلَامِهٖ (ترجمہ اوپر گزرا)

بَابُ

زَكٰوةِ الْوَرِقِ

چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۷۷ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ اور پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے!

نوٹ: اوقیہ اور وسق کا مقدار تعریف ہم پہلے لکھ چکے!

۲۴۷۸ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روی ہے، کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے! پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں، اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں

۲۴۷۹ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَدَقَةَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ مِّنَ التَّمْرِ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں!

۲۴۸۰ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ وقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں!

۲۴۸۱ عَنْ عَلِيٍّ رضه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَأَدُّوا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةٌ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی، تو تمہاروں کی زکوٰۃ ادا کرو (چالیسواں حصہ) دو سو میں پانچ!

۲۴۸۲ عَنْ عَلِيٍّ رضه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ لَيْسَ فِيمَا دُونَ مِائَتَيْنِ زَكٰوةٌ

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی! اور دو سو درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

بَابُ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

زیور کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۸۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتٌ لَهَا فِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسْكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یمن میں رہنے والی ایک عورت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی! اس کے ہاتھوں میں سونے کے موٹے موٹے دو کنگن تھے آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم ان دونوں کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے گا؟ اس عورت نے سن کر کنگن اتار دیئے اور انہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رکھ دیا اور عرض کی کہ یہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ہے!

نَحْوَهُ مُرْسَلٌ۔

لڈ لگن تجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ مَالِهٖ

جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے

۲۴۸۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِيْ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ اَوْ يُطَوَّقُهٗ قَالَ يَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ اَنَا كَنْزُكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے روز اس کا مال ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے (اس قسم کا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) وہ اس سے چمٹ جائے گا اور اسے لپیٹ لے گا) اور اس سے کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۲۴۸۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ الْاٰيَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل جلالہ جس شخص کو مال عنایت فرمائے اور پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی صورت میں لائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں! بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ (بخیل یہ نہ سمجھیں کہ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں بخل ان کے لیے بہتر ہے بلکہ ان کے لیے بہت بری ہے قیامت کے روز جس مال سے وہ بخل کرتے تھے وہ ان کے لیے طوق ہو گا)

بَابُ زَكٰوةِ التَّمْرِ

۱۴۸۷ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنْ حَبٍّ اَوْ تَمْرٍ صَدَقَةٌ۔

کھجوروں کی زکوٰۃ کا بیان

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں۔ یا پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں!

بَابُ زَكٰوةِ الْحِنْطَةِ

۱۴۸۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ فِی الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكٰوةٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوَاقٍ وَلَا یَحِلُّ فِی الْوَرِقِ زَكٰوةٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوَاقٍ وَلَا تَحِلُّ فِیْ اِبِلٍ نَعَمٍ زَكٰوةٌ حَتّٰی تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ۔

گیہوں کی زکوٰۃ کا بیان

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گیہوں اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہوتی! جب تک کہ یہ پانچ وسق نہ ہوں! اور چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک کہ یہ پانچ اوقیے نہ ہوں! اور اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک کہ پانچ اونٹ نہ ہوں

بَابُ زَكٰوةِ الْحُبُوْبِ

۱۴۸۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

غلّوں کی زکوٰۃ کا بیان

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی دانے اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ یہ پانچ وسق نہ ہوں! اور پانچ اونٹوں سے کم میں ——— اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں؟

اَلْقَدْرُ الَّذِیْ یَجِبُ فِیْهِ الصَّدَقَةُ

کتنے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

۱۴۹۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے!

۱۴۹۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ اوقیے

خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

کے پانچ اوقیے سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں۔

بَابُ مَا يُوجِبُ الْعُشْرَ وَمَا يُوجِبُ نِصْفَ الْعُشْرِ

دسواں حصہ کس میں ہے اور بیسواں حصہ کس میں

۲۴۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي وَالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں: کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو علاقہ بارش، چشموں کے پانی سے پیدا ہو یا زمین کی تری سے پیداوار بھی ہیں سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور جس کی سینچائی آبپاشی (اونٹ، بیل، چرخی اور ڈول وغیرہ سے) پانی نکال کر سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ لیا جائے گا؟

۲۴۹۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پیداوار آسمان یا نہر یا چشموں کے پانی سے ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے۔ اور جو پیداوار جانوروں کے لائے ہوئے پانی سے ہو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

۲۴۹۴ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِي نِصْفَ الْعُشْرِ۔

سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ مجھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور حکم فرمایا: جو چیز بارش کے پانی سے پیدا ہو اس میں دسواں حصہ ہے اور جو چیز ڈولوں کے پانی سے پیدا ہو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

كَمْ يَتْرُكُ الْخَارِصُ

اندازہ کرنے والا کتنا چھوڑ دے

۲۴۹۵ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَأْخُذُوا أَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔

جب تم پھلوں کا اندازہ درختوں کے اوپر ہی کرو تو تہائی حصہ چھوڑ دو اگر تہائی حصہ نہ چھوڑو یا چھوڑنے میں شعبہ کو شک ہے تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔

نوٹ: عام طور پر جب پھل درختوں پر ہوتے ہیں تو ان کا اندازہ کر لیتے ہیں اور اترنے کے بعد اس کا دسواں حصہ مالک سے لیتے ہیں یا جو حصہ مقرر ہیں۔ نیز پھلوں کا تیسرا یا چوتھا حصہ چھوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ مالکوں کو ہمسایوں اور دوستوں کو کھلانے کی گنجائش رہے۔

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ

۲۴۹۶ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِي الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ هُوَ الْجُعْرُورُ وَلَوْنٌ حَبِيقٌ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوخَذَ فِي الصَّدَقَةِ الرِّذَالَةُ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اس آیت شریفہ کی تفسیر میں مروی ہے!

ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون

یعنی بُرے مال کے دینے کا قصد نہ کرو اس کو خرچ کرتے ہو اور لیتے نہیں!

آپ نے فرمایا۔ کہ خبیث سے مراد جعرور اور لون حبیق ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ میں ناقص اور بُرے مال کے لینے سے منع فرمایا!

نوٹ۔ جعرور اور لون حبیق کھجور کی اقسام ہیں!

۲۴۹۷ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ حَشَفٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُ فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هَذَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کے دست مبارک میں چھڑی تھی ایک شخص نے کھجور کی بڑی گھور لٹکا رکھا تھا آپ کھجور کے خوشہ میں لکڑی مارتے اور ارشاد فرماتے اگر اس کا مالک چاہتا تو وہ اچھی کھجور دے سکتا تھا! بے شک اس کا مالک قیامت کے روز ایسی خراب کھجور کھائے گا!

نوٹ۔ اس وقت دستور یہ تھا! کہ مسجد کے میں یا صدقے کی کھجور لٹکا دیتے۔ اور مسکین کو ضرورت ہوتی تو وہ اس کو کھا لیتا۔

بَابُ الْمَعْدَنِ

کان کا بیان

۲۴۹۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي طَرِيقِ مَأْتِي أَوْ فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَلَكَ وَمَا لَمْ يَكُنْ فِي طَرِيقِ مَأْتِي وَلَا فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

سے مروی ہے کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا! آپ نے ارشاد فرمایا: جو چیز آبادی رفت کے راہ میں یا آباد گاؤں میں ملے تو تو اسے اس کا اعلان ایک سال تک کر اگر اس کا مالک آجائے تو دیدے اگر نہ آئے تو وہ تیری ہے! اور جو راستہ آباد نہ ہو یا گاؤں آباد نہ ہو تو اس میں سے اور کان میں سے پانچواں حصہ لیا جائے گا (باقی سب پانے والے کا ہے)

۲۴۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور اگر کنواں کھودتے وقت مزدور فوت ہو جائے تو بدلہ نہیں اور کافر کے پوشیدہ خزانے یا کان میں پانچواں حصہ زکوٰۃ (بیت المال کے لیے ہے)

نوٹ: مطلب یہ ہے اگر کسی کا جانور مالک کی قصدی کے بغیر کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اس کے مالک پر جرمانہ نہیں اور اگر مزدور کنواں کھودتے یا کان کھودتے میں کنواں یا کان پھٹ پڑے یا گر پڑے اور مزدور دب کر مر جائے یا گر فوت ہو جائے تو کھودنے والے پر کوئی جرمانہ نہیں۔

۲۵۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے

۲۵۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور اگر کنواں کھودتے وقت مزدور فوت ہو جائے تو بدلہ نہیں اور کافر کے پوشیدہ خزانے یا کان میں پانچواں حصہ زکوٰۃ۔ (بیت المال کے لیے ہے)

۲۵۰۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور کنویں میں گرنے کا بدلہ نہیں اور کان کھودتے وقت مزدور جائے تو بدلہ نہیں اور کافر کے پوشیدہ خزانے یا کان میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے (بیت المال کے لیے ہے)

بَابُ زَكٰوةِ النَّحْلِ

۲۴۸۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُوْرِ نَحْلٍ لَهٗ وَسَاَلَهٗ اَنْ يَّحْمِيَ لَهٗ وَادِيًا يُقَالُ لَهٗ سَلْبَةُ فَحَمٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَادِيَ فَلَمَّا وَلِيَ ابْنُ الْخَطَّابِ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْاَلُهٗ فَكَتَبَ عُمَرُ اِنْ اَدَّى اِلَيْكَ مَا كَانَ يُؤَدِّيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهٖ فَاحْمِ لَهٗ سَلْبَةَ ذٰلِكَ وَاِلَّا فَاِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَاْكُلُهٗ مَنْ شَاءَ۔

شہد کی مکھیوں کی زکوٰۃ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ہلال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دسواں حصہ شہد کا لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لیے ایک جنگل مقرر کر دیا جائے جس کا نام سلبہ کا تھا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ جنگل اس کے لیے مقرر فرما دیا۔ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے سفیان بن وہب نے آپ کو لکھ کر پوچھا تھا کہ وہ جنگل اس میں مقرر رہے یا نہیں؟ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ وہ تمہیں شہد کا دسواں حصہ دیتا رہے! جو وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا تھا تو آپ وہ جنگل اس کے پاس رہنے دیں! ورنہ بارش کی مکھیاں شہد دیتی ہیں جس کا جی چاہے کھائے!

بَابُ فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ

۲۴۸۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ۔

رمضان المبارک کے صدقۂ فطر کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد غلام، اور مرد اور عورت پر رمضان المبارک کی زکوٰۃ کھجور یا جو کا ایک صاع فرض فرمایا۔ بعد ازاں لوگوں نے آدھا صاع گندم کا مقرر کر لیا!

لغت: گندم کا آدھا صاع جو کے پورے صاع کے برابر ہوتا ہے! اور سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مذہب ہے: اور ایک ضعیف روایت میں گندم کا آدھا صاع بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے لہٰذا صحابہ کرام کے مابین تعین کرنے میں حق بجانب ہیں۔

بَابُ فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمَمْلُوكِ

۱۵۰۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

رمضان المبارک کی زکواۃ غلام اور لونڈی پر فرض ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد غلام، مرد یا عورت پر رمضان المبارک کی زکواۃ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض فرمایا! بعد ازاں لوگوں نے آدھا صاع گندم کا مقرر کر لیا!

فَرْضُ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّغِيرِ

۱۵۰۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ۔

چھوٹے نابالغ پر رمضان المبارک کی زکواۃ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا! فطرانہ ہر چھوٹے بڑے آزاد، غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کا فرض فرمایا!

نوٹ: لونڈی اور غلام کی طرف سے فطرانہ وغیرہ ان کا مالک دے اگر نابالغ شخص مالدار ہو تو اس کے مال میں سے نکالا جائے۔ اگر وہ مفلس اور غریب ہو تو اس کا ولی دے

فَرْضُ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ دُونَ الْمُعَاهِدِينَ

۱۵۰۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

رمضان المبارک کا فطرانہ مسلمانوں پر فرض ہے ذمیوں کافروں پر نہیں

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر صدقہ فطرانہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض فرمایا۔ اور یہ مسلمانوں! میں سے ہر آزاد غلام مرد اور عورت پر فرض ہے!

۱۵۰۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکواۃ کھجور کا!

اَفْطَارًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

ایک صاع یا جو کا ایک صاع آزاد غلام مرد عورت چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں سے فرض فرمایا! اور اسے آپ نے عید کی نماز پر جانے سے پہلے ادا کرنے کا حکم فرمایا!

۱۴۵۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کے کی زکوٰۃ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع آزاد غلام مرد عورت چھوٹے اور بڑے پر فرض کیا

فَرْضُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ نُزُوْلِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ فرض ہونے سے قبل صدقہ فطر فرض تھا

۱۴۵۱ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كُنَّا نَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَنُؤَدِّيْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ وَنَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ وَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ وَكُنَّا نَفْعَلُهٗ۔

سیدنا حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عاشورا کا روزہ رکھتے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے! یہاں تک کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہو گئے اور زکوٰۃ فرض ہوئی اس دن سے ہمیں نہ تو عاشورا کے روزے اور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم ہوا! اور نہ ہی ممانعت ہوئی! ہم کرتے رہے!

(نوٹ) ہر دو نوں چیزیں سنت ہو گئیں جیسے بعض علماء کا مذہب ہے، لیکن بعض علماء کے نزدیک صدقہ فطر کی فرضیت تا حال باقی ہے! اور سیدنا حضرت ابو حنیفہ رح کے نزدیک واجب ہے۔

۱۴۵۲ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهٗ۔

سیدنا حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فرض ہونے سے قبل ہمیں فطرانہ کا حکم کیا بعد ازاں جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو! نہ ہمیں حکم فرمایا اور نہ منع کیا اور ہم اسے ادا کرتے رہے

مِكْيَالُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں کتنا اناج دیا جائے

۱۴۵۳ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ اَمِيْرُ الْبَصْرَةِ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ اَخْرِجُوْا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا فَعَلِّمُوْا اِخْوَانَكُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ هٰذِهِ الزَّكٰوةَ

سیدنا حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بصرہ کے امیر تھے تو آپ نے رمضان المبارک کے آخر میں کہا اپنے روزوں کی زکوٰۃ دو لوگوں نے باہم ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کیا انہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا کہ یہاں مدینہ منورہ والوں میں سے

فَرَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ فَقَامُوا۔

کون ہے: اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھا دو فرمایا تو وہ لوگ کھڑے ہوئے اس زکاۃ کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد مرد عورت غلام پر فرض کیا ہے ایک صاع کھجور یا جو سے یا آدھا صاع گیہوں! بعد ازاں وہ سب لوگوں کو بھانے کے لیے آئے۔

۲۵۱۳ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صدقہ فطر کے بارے میں ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کا بیان فرمایا اور ایک صاع سلت کا!

نوٹ: سلت جو کی ایک قسم ہے

۲۵۱۴ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ وَمِنْبَرُ الْبَصْرَةِ يَوْمَئِذٍ يَقُولُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ۔

سیدنا حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بصرہ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے صدقہ فطر غلے کا ایک صاع ہے!

بَابُ التَّمْرِ فِي زَكَوٰةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں کھجور دینا

۲۵۱۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے صدقہ فطر فرض فرمایا!

اَلزَّبِيبُ

صدقہ میں انگور دینا

۲۵۱۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَوٰةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے تو ہم صدقہ فطر! ایک صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع انگور یا ایک صاع پنیر کا ادا کرتے

نوٹ: اہل حجاز عرب میں طعام گیہوں کو کہتے ہیں اور جمہور علماء کرام کے نزدیک یہی قول معتبر ہے! لہٰذا طعام کا درست اور صحیح ترجمہ گیہوں ہے: حضرت امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک گیہوں آدھا صاع اور باقی اشیاء میں ایک صاع صدقہ فطر ہے

۲۵۱۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں زکاۃ: ایک صاع

وَسَلْتٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر سے ادا کرتے بعد ازاں ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام میں تشریف لائے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جو کچھ لگایا تھا اس میں سے ایک یہ بھی تھا کہ شام کے گیہوں کے دو مد (دو صاع) (چونکہ صاع کے چار مد ہوتے ہیں) ایک صاع کے برابر ہیں! اس دن لوگوں نے اس پر عمل درآمد شروع کیا اور وہ گیہوں کا آدھا صاع دینے لگے!

أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَ النَّاسَ أَنَّهُ قَالَ مَا أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذَا قَالَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ۔

اَلدَّقِيْقُ

صدقۂ فطر میں آٹا دینا

۲۵۱۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ نُخْرِجْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سَلْتٍ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع خشک انگور یا ایک صاع آٹا! یا ایک صاع پنیر دیتے تھے!

اَلْحِنْطَةُ

گندم صدقۂ فطر میں دینا

۲۵۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوا زَكَوٰةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ فَقَالَ الْحَسَنُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَمَّا إِذَا أَوْسَعَ اللَّهُ فَأَوْسِعُوا أَعْطُوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ غَيْرِهِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے بصرہ میں خطبہ پڑھا تو فرمایا اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو لوگ (حیران ہو کر) ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے (کہ روزوں کی زکوٰۃ کیسی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہاں مدینہ منورہ والوں میں سے کون کون لوگ ہیں! اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھاؤ! وہ نہیں جانتے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بڑے آزاد و غلام، مرد عورت پر کوئی صاع گندم فرض فرمایا ہے یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا! حسن نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب اللہ جل شانہ نے تمہیں کشائش دی تو تم بھی کشادہ دل بنو گندم کا ایک صاع دو یا دوسری چیزوں کا!

اَلسُّلْتُ

۲۵۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ۔

اَلشَّعِيرُ

۲۵۱۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ زَبِيبٍ أَوْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ فِي عَهْدِ مُعَاوِيَةَ قَالَ مَا أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذَا۔

اَلْاَقِطُ

۲۵۱۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ۔

كَمِ الصَّاعُ

۲۵۱۳ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ۔

بغیر چھلکے کے سفید رنگ کا جو صدقہ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں لوگ ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا انگور کو صدقہ میں دیتے تھے۔

جو صدقہ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پنیر کا صدقہ کرتے تھے! بعد ازاں ہم اسی طرح کرتے رہے! یہاں تک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور اقدس آیا! آپ نے فرمایا! میرے خیال میں شام کے گیہوں کے دو مد (نصف صاع) جو کے ایک صاع کے برابر ہیں۔

پنیر صدقہ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع صدقہ فطر میں دیتے تھے! ان کے علاوہ دوسری چیز کی ادائیگی نہیں کرتے تھے۔

صاع کی مقدار

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں صاع تمہارے ایک مد اور تہائی مد کے برابر تھا! اب مد زیادہ ہو گیا ہے۔

نوٹ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ صاع نبوی ایک مد اور تہائی مد کا ہوتا ہے! صاع دو طرح کا ہے حجازی اور عراقی

اور ہر ایک میں چار چار مد ہوتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک عراقی مد معتبر ہے! اور دوسرے علماء کے نزدیک وہی مد معتبر ہے جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں تھا! آپ کے دور اقدس میں مد ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا! اندازاً یہ ۵۸ ۱/۳ تولہ کا ہوتا ہے! اس حساب سے صاع دو سو چوتیس تولے کا ہوا! یعنی اسی تولے کے سیر سے چھ تولے کم! تین سیر اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مد دو رطل کا ہے تو صاع میں آٹھ رطل یعنی چار سیر ہوتے!

۲۵۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناپ! مدینہ منورہ والوں کی بہتر ہے! اور تول مکہ مکرمہ!! والوں کی!

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ تُؤَدَّى صَدَقَةُ الْفِطْرِ فِيهِ

صدقۂ فطر کون سے وقت ادا کرنا بہتر ہے

۲۵۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز عید ادا کرنے سے پہلے صدقہ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا!

إِخْرَاجُ الزَّكَاةِ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ

ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجنا

۲۵۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُوضَعُ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور ارشاد فرمایا: آپ ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب ہے! تو انہیں اس کی بات کی دعوت دیجئے کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ جل شانہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! اور میں اللہ جل شانہ کا رسول ہوں! اگر وہ آپ کا کہنا مان لیں تو پھر انہیں بتلائیے کہ اللہ جل شانہ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نماز فرض کی ہیں! اگر وہ اطاعت کریں تو پھر انہیں بتلائیے کہ اللہ جل شانہ نے ان پر ان کے اموال میں سے صدقہ فرض فرمایا ہے جو ان کے امیر لوگوں سے وصول کیا جائے گا اور ان کے غرباء میں تقسیم کیا جائے گا! اگر وہ تسلیم کریں تو ان کے

بَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حِجَابٌ۔

عامۃ الوصول سے بچنے اور علوم کی ہدایات سے محروم کرنے کے علوم کی ہدایت اور اللہ جل شانہ کے درمیان کوئی آڑ نہیں ہے!

نوٹ:۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہر ملک اور ہر شہر کی زکوٰۃ اسی ملک اور شہر کے غرباء و مساکین پر خرچ کرنا افضل اور بہتر ہے البتہ اگر دوسرے کسی شہر کے نادار اور ضرورت مند اشخاص دوسروں سے زیادہ حاجتمند ہوں تو دوسرے علاقہ میں بھی زکوٰۃ صرف کی جا سکتی ہے

بَابُ إِذَا أَعْطَاهَا غَنِيًّا وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

جب زکوٰۃ دولت مند کو دے دی جائے اور پتا نہ ہو کہ وہ امیر ہے

۲۵۱۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ تُحُدِّثَ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى سَارِقٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ بِهِ مِنْ زِنَاهَا فَلَعَلَّ السَّارِقَ أَنْ يَسْتَعِفَّ بِهِ عَنْ سَرِقَتِهِ وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روی ہے رسول پرور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کہا میں صدقہ دوں گا بعد ازاں وہ صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک چور کے ہاتھ پر رکھ گیا، صبح کے وقت لوگ کہنے لگے چور کو صدقہ! اس شخص نے کہا یا اللہ تیرے ہی لئے حمد و ثنا ہے! تاہم چور کو صدقہ دیئے جانے پر تیرا ہی شکر ہے! میں اور صدقہ دوں گا! بعد ازاں وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ رکھ گیا! صبح ہوئی تو لوگوں نے کہا رات کو ایک بدکار عورت کو صدقہ دیا گیا! وہ شخص بولا یا اللہ تیرا ہی شکر ہے بدکار عورت کے صدقہ پر! میں ایک اور صدقہ دوں گا پھر صدقہ لے کر نکلا اور ایک مالدار کے ہاتھ رکھ گیا! صبح کے وقت لوگوں نے کہا ایک مالدار کو صدقہ ملا اس شخص نے کہا یا اللہ! بدکار چور اور مالدار کی خیرات پر تیرا ہی شکر ہے! بعد ازاں خواب میں اسے کہا گیا کہ تیرا صدقہ قبول ہو گیا! بدکار کا اس لیے کہ شاید وہ بدکاری سے بچے اور چور کا اس لیے کہ شاید وہ چوری سے بچے اور مالدار کا اس لیے کہ شاید وہ سوچے اور عبرت حاصل کرے اور اس مال و دولت سے خرچ کرے جو اللہ جل شانہ نے اسے دیا ہے

نوٹ:۔ معلوم ہوا کہ خیرات و زکوٰۃ کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا، اگر لاعلمی اور نادانستگی سے بھی کسی کو دیا جائے بشرطیکہ نیت خالص ہو اور جو اس چور کی سے مال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے بچے گا! امیر آدمی اس سے نصیحت حاصل کرے گا! اور جو مال اللہ جل شانہ نے اسے دیا ہے اس سے وہ خرچ کرے گا!

بَابُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْغُلُولِ

۲۵۲۸ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ۔

چوری کے مال سے صدقہ دینا

سیدنا حضرت ابوملیح رضی اللہ عنہ سے روی ہے، آپ نے اپنے والد سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نماز کو طہارت اور پاکیزگی کے بغیر اور صدقہ کو چوری کے مال میں سے قبول نہیں فرماتا۔

۲۵۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حلال مال سے صدقہ دے اور اللہ جل جلالہ صرف حلال مال کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ جل شانہ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے، خواہ وہ ایک ہی کھجور ہو، بعد ازاں وہ اس کی ہتھیلی پر بڑھتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے، جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے۔

جُهْدُ الْمُقِلِّ

۲۵۳۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ۔

کم مال والا کوشش کر کے صدقہ دے تو اس کا ثواب

حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان جس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہ ہو اور جہاد جس میں مال غنیمت کی چوری نہ ہو اور حج مبرور، میں گنوا دیجئے! بعد ازاں دریافت کیا گیا کونسی نماز افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جس میں قیام دیر تک ہو، بعد ازاں پوچھا گیا کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا جو کم مال والا محنت و مشقت برداشت کر کے دے، بعد ازاں پھر پوچھا گیا کونسی ہجرت افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا [illegible] بعد ازاں دریافت کیا گیا کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا جو شخص اپنے مال اور اپنی جان کو صرف کر کے مشرکوں سے جہاد کرے! پھر پوچھا گیا کونسی شہادت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس شخص کا خون بہایا گیا ہو اور اس کا گھوڑا مارا گیا ہو!

۲۵۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ قَالُوا كَيْفَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ دِرْهَمَانِ تَصَدَّقَ بِأَحَدِهِمَا وَانْطَلَقَ رَجُلٌ إِلَى عُرْضِ مَالِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک درہم ایک لاکھ درہموں سے بڑھ گیا لوگوں نے عرض کیا کیسے؟ آپ نے ارشاد فرمایا! ایک شخص کے دو درہم تھے اور اس نے ایک درہم صدقہ دے دیا ایک درہم لاکھ درہم سے بہتر ہے ایک شخص اپنے مال کے ایک طرف چلا گیا اور ایک لاکھ درہم صدقہ کئے (یعنی مالدار شخص کے مقابلے میں تاجر کا ایک درہم ہے)

۲۵۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ قَالَ رَجُلٌ لَهُ دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَأَخَذَ مِنْ عُرْضِ مَالِهِ مِائَةَ أَلْفِ فَتَصَدَّقَ بِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک درہم ایک لاکھ درہموں سے بڑھ گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح؟ آپ نے ارشاد فرمایا! ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم سے صدقہ کیا اور ایک شخص کے پاس بہت سا مال تھا اس نے اپنے مال کے ایک حصہ میں سے ایک لاکھ درہم لیے اور صدقہ دیئے (تو اس کے ایک لاکھ درہم سے بہتر ہے ایک درہم بہتر ہے)

۲۵۲۳ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ فَمَا نَجِدُ أَحَدُنَا شَيْئًا يَتَصَدَّقُ بِهِ حَتَّى يَنْطَلِقَ إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَجِيءَ بِالْمُدِّ فَيَتَصَدَّقَ بِهِ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ أَلْفٍ مَا كَانَ لَهُ يَوْمَئِذٍ دِرْهَمٌ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقہ کا حکم کرتے اور ہمارے پاس کچھ نہ ہوتا جو صدقہ دیں تو ہم میں سے کوئی بازار میں جاتا اور بوجھ اٹھاتا پھر کچھ مزدوری کماتا (یعنی محنت کرکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا (ابومسعود نے کہا) میں ایک شخص کو جانتا ہوں اس کے پاس اب ایک لاکھ درہم ہیں اور اس وقت ایک درہم نہ تھا

۲۵۲۴ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخِرُ إِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتْ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُ

سیدنا حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کا حکم فرمایا تو حضرت ابوعقیل نصف صاع لے کر حاضر خدمت ہوئے اور ایک شخص اس سے زیادہ لے کر آیا منافقین نے بزعم خویش کہا کہ ابوعقیل کے صدقے سے تو اللہ جل شانہ بے نیاز ہے (یعنی تھوڑے صدقے کی اللہ جل شانہ کو پروا نہیں) اور دوسرے نے لوگوں کو دکھانے کے لیے صدقہ دیا ہے اس پر آیت نازل ہوئی:

الذین یلمزون المطوعین

یعنی جو لوگ دل کھول کر صدقات دینے والوں پر

طعن و تشنیع کرتے ہیں! اور ان پر جو اپنی محنت و مزدوری کے سوا کچھ نہیں رکھتے! بعد ازاں ان کے مذاق اڑاتے ہیں! اللہ جل شانہ نے ان لوگوں کی اور ان پر تکلیف دہ کلمات کی

نوٹ، دوسری احادیث شریفہ کے مطابق آپ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے جو چار ہزار درہم لے کر حاضر ہوئے تھے کافروں نے کہا انہوں نے ریاکاری کے لیے صدقہ دیا ہے۔

اَلْيَدُ الْعُلْيَا

دینے والا ہاتھ کیسا ہے

۲۴۷۵ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُوُرِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا اور آپ نے مجھے بہت عنایت فرمایا پھر مانگا اور آپ نے بہت عنایت فرمایا پھر مانگا اور آپ نے بہت عنایت فرمایا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا مال سرسبز شیریں ہے جو شخص اسے خوش دلی سے لے گا اس کو اس میں برکت ہوگی! اور جو شخص حرص سے لے گا (اسے اتکا اور طمع سے لے گا) اس کو اس میں برکت نہ ہوگی وہ اس طرح ہوگا جو کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا دینے والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے۔

نوٹ، بخاری شریف میں اسی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث شریف بیان فرمائی تو میں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں زندگی بھر کسی شخص سے کچھ نہ مانگوں گا! چنانچہ حضرت حکیم نے اپنا حسنہ یت اعمال سے عمل کر دکھایا۔ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے اپنے دور خلافت میں حصہ لینے کو بلاتے اور وہ کچھ نہ لیتے۔

بَابُ أَيُّهُمَا الْيَدُ الْعُلْيَا

اوپر والا ہاتھ کونسا ہے

۲۴۷۶ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہو کر آپ خطبہ میں ارشاد فرما رہے تھے کہ دینے والے کا ہاتھ اوپر کا ہے! اور ان لوگوں سے صدقہ شروع کیجئے جن کا بار و نفقہ تم پر ہے! ماں، باپ بہن، اور بھائی کی طرح اور پھر اسی طرح نزدیکی رشتہ داروں کو" یہ حدیث شریف سے مختصر ہے۔

اَلْيَدُ السُّفْلٰى

۱۲۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْاَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى السَّائِلَةُ۔

اَلصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

۱۲۲۸ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

۱۲۲۹ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِىْ دِيْنَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِىْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِىْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِىْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِىْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ۔

نیچے والا ہاتھ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم صدقے اور سوال سے بچنے کا ذکر فرماتے تو ارشاد فرماتے: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے: اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو مانگے طلب کرے!

ایسا صدقہ دینا کہ آدمی مالدار رہے بہتر ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار رہے (یعنی سب مال نہ دے بلکہ اپنی ضرورت کے مطابق رکھ لے) اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کیجئے اس سے جس کی روٹی تجھ پر ہے!

اسی حدیث شریف کی تشریح

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ دو! ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک اشرفی ہے! آپ نے ارشاد فرمایا: اسے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرو! اس نے عرض کیا میرے پاس ایک اشرفی ہے! آپ نے ارشاد فرمایا: اسے اپنی بیوی پر صدقہ کرو! اس نے کہا میرے پاس ایک اشرفی ہے! آپ نے ارشاد فرمایا: اسے اپنے بیٹے پر صدقہ کرو! اس نے کہا میرے پاس ایک اشرفی اور ہے! آپ نے ارشاد فرمایا: اسے اپنے نوکر پر خرچ کرو! اس نے کہا میرے پاس ایک اشرفی اور ہے! آپ نے ارشاد فرمایا: آپ تو خود سمجھ لیں! (یعنی جو مستحق ہو اسے دے

بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ هَلْ يُرَدُّ عَلَيْهِ

اگر کوئی شخص صدقہ دے اور خود محتاج ہو تو کیا اسے صدقہ لوٹا دیا جائے

۲۵۱۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ جُمُعَةً أُخْرَى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقُوا فَأَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوا فَطَرَحَ أَحَدُ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَخُصَّا إِلَى هَذَا أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْأَةٍ بَذَّةٍ فَرَحِمْتُ أَنْ تُفْطِنُوا لَهُ فَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَلَمْ تَفْعَلُوا فَقُلْتُ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقْتُمْ فَأَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ تَصَدَّقُوا فَطَرَحَ أَحَدُ ثَوْبَيْهِ خُذْ ثَوْبَكَ وَانْطَلِقْ

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں آیا! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے! آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو! پھر دوسرے جمعۃ المبارک کے دن آیا! اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے! آپ نے ارشاد فرمایا! دو رکعتیں پڑھو! بعد ازاں تیسرے جمعۃ المبارک کو آیا! آپ نے ارشاد فرمایا! دو رکعتیں پڑھو! پھر فرمایا! صدقہ دو لوگوں نے صدقہ دیا! آپ نے اس شخص کو دو کپڑے عنایت کیے بعد ازاں آپ نے لوگوں سے فرمایا! صدقہ دو! اس شخص نے ایک کپڑا اتار کر ڈال دیا! ان دو کپڑوں میں سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیئے تھے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم اس شخص کو نہیں دیکھتے یہ مسجد میں پھٹے پرانے حال میں آیا! تو میں نے خیال کیا کہ تم اس کی حالت دیکھ کر پہچان لو گے! اور اسے صدقہ دو گے! لیکن تم نے نہیں دیا! تو میں نے کہا صدقہ دو! جب تم نے صدقہ دیا تو میں نے اسے پہننے کے لیے دو کپڑے دیئے! پھر میں نے کہا کہ صدقہ دو تو اس نے اپنا ایک کپڑا اتار کر پھینکا! اور آپ نے اسے جھڑک دیا!

نوٹ: جھڑکنا اس وجہ سے تھا کہ وہ شخص خود مستحق تھا! اس کے پاس کپڑے تھے اور پھر اسے صدقہ دینا بے جا تھا! کیونکہ پہلے اپنی ضروریات پوری کرنا لازمی ہے!

صَدَقَةُ الْعَبْدِ

غلام صدقہ دے

۲۵۱۵ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أَقْدِدَ لَحْمًا فَجَاءَ مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ ذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي

سیدنا حضرت عمیر رضی اللہ عنہ (جو ابو اللحم کے غلام تھے) سے مروی ہے کہ میرے مالک نے گوشت بھوننے کا حکم دیا! اس دوران ایک غریب آیا! اور میں نے اسے

فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُطْعِمُ طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ أُمِرَهُ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى بِغَيْرِ أَمْرِي قَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا۔

تو وہ گوشت کھلا رہا تھا میرے مالک کو خبر ہوئی تو اس نے مجھے مارا میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے میرے مالک کو بلا بھیجا اور دریافت کیا تو نے اسے کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ یہ میرا کہنا نہ لوگوں کو کھلاتا ہے بغیر اس کے کہ میں نے اسے حکم دیا ایک دفعہ کہا کہ میرے حکم کے بغیر تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اجر تم دونوں کا ہے۔

نوٹ، جب بیوی خاوند کے مال سے یا غلام اپنے آقا کے مال سے صدقہ و خیرات کرے تو اس کا ثواب غلام مالک اور خاوند بیوی دونوں کو ملے گا!

۲۵۴۲ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ فَيَتَصَدَّقُ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قِيلَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہر مسلمان پر صدقہ ہے! لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص نہ پائے (مقدور نہ ہو) آپ نے ارشاد فرمایا! اپنے ہاتھوں سے محنت کرے اور پھر اس طرح اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے یہ بھی اپنی جان پر صدقہ ہے! لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو آپ نے ارشاد فرمایا! وہ شخص محتاج اور پریشان حال کی امداد کرے! لوگوں نے عرض کیا اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو آپ نے ارشاد فرمایا! نیک باتوں کا حکم دے لوگوں نے عرض کیا اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! یہ شخص اپنے آپ کو برائی سے بچائے یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے!

صَدَقَةُ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

عورت کا اپنے خاوند کے مال سے صدقہ دینا

۲۵۴۳ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب بیوی خاوند کے مال میں سے صدقہ دے تو اسے ثواب ملے گا اور اتنا ہی ثواب اس کے خاوند کو ملے گا اور اتنا ہی ثواب اس کے تحویلدار کو ملے گا! اور ان میں سے کسی ایک دوسرے کا ثواب کم نہ کرے گا! خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور

بَابُ إِذَا أَنْفَقَتْ عَطِيَّةَ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

۲۵۴۴ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ كَانَ خَطِيبًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا مُخْتَصَرًا۔

عورت خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ دے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح فرمایا تو آپ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: عورت کو صدقہ دینا جائز ہے! مگر تب جب کہ وہ اپنے خاوند کی اجازت سے دے! اختصار سے بیان کیا گیا۔

فَضْلُ الصَّدَقَةِ

۲۵۴۵ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهُ فَقُلْنَا أَيُّنَا بِكَ أَسْرَعُ لُحُوقًا فَقَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذْنَ قَصَبَةً فَجَعَلْنَ يَذْرَعْنَ عُنْهَا وَكَانَتْ سَوْدَةُ أَسْرَعَهُنَّ لُحُوقًا فَكَانَتْ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ۔

صدقے کی فضیلت

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھی ہوئیں ہم نے دریافت کیا آپ کو کونسی بیوی پہلے ملے گی! آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو لمبے اور طویل ہاتھ والی ہے! یعنی بہت سخی ہے! انہوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ کی پیمائش کرنے لگیں! (یہ پتہ کرنے کہ دیکھیں کس کا ہاتھ لمبا ہے) تو حضور کی ازواج میں سے سب سے پہلے حضرت سودہ آپ سے ملیں! ان کا وصال پہلے ہوا! آپ سب سے زیادہ طویل ہاتھ والی تھیں صدقہ بہت زیادہ دیتی تھیں! ایک دوسری روایت کے مطابق سب بیویوں سے پہلے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا اور آپ سب سے زیادہ سخی تھیں (واللہ درست ہے)

بَابُ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

۲۵۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَأْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى

کونسا صدقہ افضل ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا صدقہ بہتر ہے! آپ نے ارشاد فرمایا: اس وقت صدقہ دینا جب تو تندرست ہو۔ مال و دولت کا لالچ رکھتا ہو! عیش کی آرزو

الفقر۔ رکنا ہوا اور محتاجی و فقر سے ڈرتا ہو۔

نوٹ: دگرنہ بیماری میں یا مرتے وقت جب انسان کی سب ارزوئیں پوری ہو جاتی ہیں تو بھی صدقہ دیتے ہیں۔

۲۵۴۷ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى إِبْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد انسان مالدار رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور صدقہ ان لوگوں سے شروع کیجیے جن کی کفالت تمہارے ذمے ہے۔

۲۵۴۸ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مرد اپنی بیوی پر ثواب حاصل کرنے کے لیے خرچ کرے اور خدا کا حکم بجالانے کے لیے خرچ کرے تو اسے صدقے کا ثواب حاصل ہوگا۔

۲۵۴۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار اور امیر رہے اور اس شخص سے صدقے کی ابتدا کرو جس کی کفالت تمہارے ذمے ہے۔

۲۵۵۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا الْأَوَّلُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی عذرہ میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنی وفات کے بعد آزاد کیا اس بات کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ اور مال اس غلام کے سوا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں! آپ نے پوچھا اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ حضرت نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہم میں اس غلام کو خریدا! آپ ان درہم کو اس شخص کے پاس لے کر آئے جس کا وہ غلام تھا! بعد ازاں ارشاد فرمایا! اپنی ذات سے شروع کر پہلے اس پر صدقہ کر (یعنی اپنے نفس کو آرام دے) اگر اس سے کچھ بچے تو اپنی بیوی کو دے اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے رشتہ داروں کو دے! پھر اگر تمہارے کچھ بچے تو اسی طرح دائیں اور بائیں جانب شمال اور جنوب

عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ۔

کے قریب میں تقسیم کرو

صَدَقَةُ الْبَخِيْلِ

بخیل کے صدقے کا بیان

۲۵۵۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الْمُنْفِقِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيْلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ اَنْ يُنْفِقَ اِتَّسَعَتْ عَلَيْهِ اَوْ مَرَّتْ حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ وَاَمَّا الْبَخِيْلُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتّٰى اَخَذَتْ بِتَرْقُوَتِهٖ اَوْ بِرَقَبَتِهٖ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا فَلَا تَتَّسِعُ قَالَ طَاوُسٌ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيْرُ بِيَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُهَا وَلَا تَتَّسِعُ۔

سید: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں دینے والے اور بخیل کی مثال ایسے ہے: جیسے دو مردوں کی جن پر زرہ کرتے ہوں یا ڈوزرہیں لوہے کی چھاتی سے لے کر ہنسلی تک اب خرچ کرنے والا جس وقت خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ کھل جاتی ہے! اور چل جاتی ہے! یہاں تک کہ اس کے پاؤں کو ڈھانپ لیتی ہے! اور بعد میں اس کے چلنے کا نشان اس کے ڈھیلے ہونے کی وجہ سے مٹ جاتا ہے (یعنی زرہ پر چلنے کا نشان نہیں دیتی) اور بخیل جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر ایک چھلا اس کے دوسرے چھلے کو پکڑ لیتا ہے! یہاں تک کہ اس کی ہنسلی یا گردن پکڑ لیتی ہے! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا! آپ اس کو کہا کرتے اور یہ کہی نہ ہوتی تھی! طاؤس نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا! آپ دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرماتے کشادہ کرنے کے لیے اور وہ کشادہ نہ ہوتی تھی!

نوٹ: حدیث ھذا کا مفہوم یہ ہے کہ سخی خرچ کرنے میں خوش رہتا ہے اور اس کا دل کشادہ ہوتا ہے اور نشان مٹتے ہیں ملوہے کہ مال صدقے سے بڑھ جاتا ہے اور خوشحال کر دیتا ہے! اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے! اس کے برعکس بخیل شخص خرچ کرنے میں تنگ دل ہوتا ہے بقول بعض چڑی جائے پر دڑی نہ جائے!

۲۵۵۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُغَشِّيَ اَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيْلُ

سید: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخیل اور صدقہ دینے والے شخص کی مثال ان دونوں شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے دو جبے پہنے ہوئے ہوں! اور ان کے ہاتھ ہنسلی سے چمٹے ہوئے ہوں! جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ جبہ کشادہ ہو جاتا ہے!

بِهَذِهِ فَتَفَتَّحَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَلَثَّمَتْ عَلَيْهِ وَانْفَتَحَتْ يَدَايَ إِلَى مَنْكِبَيْهِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ۔

کے کڑے اس کے بازوں کا نشان مٹ جاتا ہے: (کپڑے پہننے اور زیور پہلے رہنے کی وجہ سے) اور جب بخیل شخص صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو ایک حلقہ دوسرے حلقے سے پیوست ہو جاتا ہے اور جہ پیوست جاتا ہے اور دونوں ہاتھوں کو بیل پر جوڑ دیتا ہے! میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا! آپ فرماتے تھے اور شخص کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا!

۲۵۵۲ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسًا وَنَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى عَائِشَةَ لِيَسْتَأْذِنَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ سَائِلٌ مَرَّةً وَعِنْدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ لَهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ رَدَدْتُهُ بِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيدِينَ أَنْ لَا يَدْخُلَ بَيْتَكِ شَيْءٌ وَلَا يَخْرُجَ إِلَّا بِعِلْمِكِ قُلْتُ لَعَمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكِ۔

سیدنا حضرت ابواسامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور دوسرے کئی مہاجرین وانصار بھی بیٹھے ہوئے تھے! ہم نے ایک شخص کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اجازت لینے کے لیے بھیجا پھر ہم ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے! انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک فقیر میرے پاس آیا! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے! میں نے انہیں کچھ دینے کا حکم کیا اور بعد ازاں میں نے چاہا کہ اسے واپس کر دوں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ تیرے گھر میں کچھ آئے اور کچھ جائے اس کے بغیر تجھے معلوم ہو! میں نے عرض کی! ہاں بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عائشہ! تو نے انہیں واپس نہ کیا بعد ازاں اللہ جل جلالہ بھی تجھے گن کر دے گا!

(یعنی بے حساب آمدنی کم ہو جائے گی)

۲۵۵۳ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا! گنو مت وگرنہ اللہ جل شانہ بھی تجھے گن کر دے گا!

۲۵۵۴ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فِي أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ أَرْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوكِي

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس میرے خاوند (زبیرؓ) کے دیئے ہوئے کے سوا کچھ نہیں! کیا میرے کوئی حرج کرنے کا اگر میں اس سے

فَيُؤْذِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ۔

کچھ خرچ کروں (فقیروں اور محتاجوں کو) تو کیا اس سے مجھے گناہ ہوگا! آپ نے ارشاد فرمایا! جہاں تک تم سے ہو سکے تو تم صدقہ دیا کرو اور جبر کرو مت ورنہ اللہ جل شانہ بھی تم سے روک لے گا!

اَلْقَلِيلُ فِي الصَّدَقَةِ

تھوڑے صدقے کا بیان

۲۵۵۲ عَنْ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم صدقہ دے کر جہنم سے بچو خواہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو!

۲۵۵۳ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا ذَكَرَ شُعْبَةُ أَنَّهُ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ التَّمْرَةِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا تذکرہ فرمایا! تو آپ نے اپنا چہرہ اور سر اور جہنم سے پناہ مانگی شعبہ رح نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ ایسا ہی کیا بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ تم آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر کیوں نہ بچ سکو! اگر تم (مالی) صدقہ خیرات نہ کر سکو تو اچھی بات کہہ کر صدقہ کرو!

نوٹ: سائل جب سوال کرے اگر کچھ میسر ہو تو دے دے تھوڑا ہو یا بہت، اگر کچھ بھی نہ دے سکے تو جواب دے دے! مگر نرمی سے جواب دے اسی طرح کہ سائل کا بھی بھرم رہے اور اس میں بھی صدقے کا ثواب ہے

بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ

صدقے کی فضیلت

۲۵۵۸ عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ حُفَاةٌ مُقَلَّدِينَ السُّيُوفَ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ

سیدنا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے ابھی دن شروع تھا! اسی دوران بعض لوگ ننگے بدن، ننگے پاؤں اور تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے! اور ان میں اکثر قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے! بلکہ سب مضری تھے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب ان کی مفلسی اور ضرورت ملاحظہ فرمائی تو آپ کا چہرہ انور بدل گیا! آپ پہلے اندر تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے! بعد ازاں آپ نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم فرمایا

الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی نماز کھڑی ہوئی اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ الخ۔

اے ایمان والو! اپنے مالک سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا پھر اس کی بیوی اس میں سے پیدا کی پھر ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو پھیلایا!

(اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ انسانی ہمدردی پر مشتمل پر خیال کریں کہ سب آدمی ایک دوسرے کے بھائی ہیں!

(اس اللہ جل شانہ سے ڈرو جس کا وسیلہ اور نام پیش کر کے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ ناطہ کی وجہ سے! بے شک اللہ جل شانہ تمہیں دیکھ رہا ہے! اللہ سے اور ہر آدمی کو غور کرنا چاہیئے کہ اس نے کل (قیامت) کے لئے کیا بھیجا ہے! آدمی کا صدقہ خیرات روپیہ کپڑے ایک صاع گیہوں، ایک صاع جو اور یہاں تک کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہے! اتنے میں ایک انصاری دیناروں کی ایک تھیلی لایا جو اس کی ہتھیلی میں نہیں سما رہی تھی بلکہ رومال سے لایا گیا تھا۔ بعد ازاں! اس کے بعد لوگوں کی قطاریں لگ گئیں کھانے اور کپڑے کے دو ڈھیر اونچے اونچے لگ گئے! میں نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور سونے کی طرح چمک رہا تھا! جیسے سونا! پھر حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اسلام میں ایک راہ اور اچھا طریقہ ایجاد کرے تو اس کو اس کے لکھنے کا ثواب ہے! اور ان لوگوں کا بھی اس کو ثواب ملے گا! جو اس پر عمل کرتے رہیں گے! مگر اعمال کرنے والے کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا! اور جس شخص نے اسلام میں برا طریقہ ایجاد کیا! تو اس پر اس کے ایجاد کرنے کا عذاب ہے اور ان لوگوں کا عذاب بھی اس پر ہے! جو اس پر عمل کریں گے! مگر عمل کرنے والے کا عذاب کچھ کم نہ ہوگا!

نوٹ: انصاری نے ایک اچھا طریقہ ایجاد کیا کہ سب سے پہلے صدقہ لایا! اور اس کو دیکھتے ہوئے دوسرے

لوگ بھی صدقہ دیتے، چور چوری بند کر دیتا اس انصاری کو اپنے صدقے کا ثواب بھی ملا! اور دوسروں کے صدقہ کا ثواب بھی اس کو ملا! مگر صدقہ کرنے والوں کا ثواب بھی بحال رہا! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور سورج کی طرح چمک رہا تھا! چونکہ! آپ کی نصیحت کی تاثیر ہوئی اور چوروں کا کام نکلا اور واقعی یہی فصاحت و بلاغت اس کا نام ہے جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی! ارشاد

أَفْضَلُ الْأَشْغَالِ

کے مصداق کسی کی خدمت بہترین عبادت ہے، کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انسان

یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان

۲۵۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي يُعْطَاهَا لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا۔

سیدنا حضرت عائشہ بن درہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے، صدقہ کرو کیونکہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک شخص کسی دوسرے کو اپنا صدقہ دینے جائے گا! تو کہے گا اگر تو کل لے کر آتا تو میں اسے لے لیتا۔ آج نہیں لوں گا!

نوٹ: اس لیے کہ آج میں مالدار ہو گیا ہوں مطلب یہ ہے کہ روپیہ اچھی زمانہ میں بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔ بوجہ بدانتظامی، لوٹ کھسوٹ اور فساد کے زمانہ میں روپے کھل جائیں گے اور دولت کو ثبات حرکت ہو گا اس کے لینے والے کم ہوں گے

۲۵۶۰ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوا تُشَفَّعُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کسی سائل کو نامراد واپس جانے کے لیے سفارش کرو اور سفارش قبول کرو! اللہ جل شانہٗ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے جو چاہے گا حکم فرمائے گا (یعنی وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے پھر سفارش میں کیا نقصان ہے؟)

۲۵۶۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُنِي الشَّيْءَ فَأَمْنَعُهُ حَتَّى تَشْفَعُوا فِيهِ فَتُؤْجَرُوا ثُمَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا۔

سیدنا حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب مجھ سے کوئی شخص کچھ طلب کرتا ہے تو جب تک تم سفارش نہیں کرتے میں نہیں دیتا! جب تم سفارش کرتے ہو تو تمہیں ثواب ہوتا ہے! سفارش کرو تمہیں اس کا ثواب ملے گا!

اَلْاِخْتِيَالُ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ کرنے میں فخر کرنا

۲۵۶۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! غیرت کے انواع میں سے ایک یہ ہے کہ جسے

وَمِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ مِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَعَزَّوَجَلَّ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَالْاِخْتِيَالُ الَّذِي يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ وَالْاِخْتِيَالُ الَّذِي يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْخُيَلَاءُ فِي الْبَاطِلِ۔

اللہ جل شانہٗ پسند فرماتا ہے! ایک غیرت وہ ہے! جیسے! اللہ جل شانہٗ ناپسند فرماتا ہے! ایک فخر یہ ہے جیسے اللہ جل شانہٗ پسند فرماتا ہے! دوسرا فخر وہ ہے جیسے اللہ جل شانہٗ ناپسند فرماتا ہے! وہ غیرت جسے اللہ رب العزت پسند فرماتا ہے! یہ ہے کہ انسان تہمت کی جگہ غیرت کرے یعنی اس جگہ جہاں بدنامی کا خوف ہو! جیسے شراب خانہ میں بیٹھنا غیر محرم عورتوں کے ساتھ تنہا رہنا جب غیرت کرے گا تو! گناہوں سے بچا رہے گا! اور جو غیرت اللہ جل شانہٗ کو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان اس مقام پر غیرت کرے جہاں تہمت کا خوف نہیں! اور جو فخر اللہ رب العزت کو پسند ہے! وہ یہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ قتال کے وقت فخر کرے! تاکہ اس کی شجاعت اور بہادری میں اضافہ ہو! اور دوسرے لوگ بھی جہاد کے لیے راغب ہوں! یا صدقہ دیتے وقت! اور جو فخر اللہ رب العزت کو ناپسند ہے! وہ یہ کہ انسان لغو باتوں کے اوپر فخر کرے۔

۲۵۶۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ! اور صدقہ دو! اور پہنو! لیکن اسراف اور تکبر سے بچو۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے نیکی کی ترقی اور لوگوں کو نیکی کی طرف رغبت دلانے نیکی کے پھیلانے میں فخر کرنا اور برے کاموں میں فخر کرنے سے منع فرمایا: تجربہ ارشاد پاک حکمت کے سرچشموں میں ایک بہت بڑا سرچشمہ ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہر حکم میں بہت اعلیٰ درجے پر ہوتے ہیں! نیکی کے جواز میں فخر اور ناموری کو اس لیے جائز فرمایا تاکہ نیکی پھیلے اور عمل کا ذوق ہو۔

بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ إِذَا تَصَدَّقَ بِإِذْنِ مَوْلَاهُ

جب نوکر یا غلام اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دے

۲۵۶۲ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَقَالَ الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبًا بِهَا نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

بیشک! حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے جس میں! ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کیے رہتی ہے! اسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے دوسرے مسلمان کو سہارا دے! اور اسے مضبوط کیے رہے! اور ارشاد فرمایا! جو امانت دار اپنے مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہے اصل کی راہ میں وہ صدقہ دینے

والے کی مثل ہے"

بَابُ الْمُبِّرِ بِالصَّدَقَةِ

نیکی صدقہ دینے والا

۲۵۶۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید کو بلند آواز سے پڑھنے والا تمام لوگوں کے سامنے صدقہ دینے والے کی طرح ہے! اور آہستہ قرآن پاک پڑھنے والا ایسا ہے جیسے خفی صدقہ دینے والا!

۲۵۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْاَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوْثُ وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! قیامت کے دن اللہ جل شانہ تین اشخاص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا! ایک اپنے کاموں میں والدین کی نافرمانی کرنے والا! دوسری وہ عورت جو مردوں کا بھیس بنائے اور تیسرا وہ شخص جو اپنی عورت کو دوسرے شخص کے پاس بے جائے اور تین آدمی جنت میں نہ جائیں گے! ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا! دوسرا ہمیشہ شراب پینے والا اور تیسرا احسان کر کے جتلانے والا!

نوٹ، اسلام میں والدین کی رضامندی اور خوشنودی پر زبردست تاکید فرمائی گئی ہے! یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی ہیں جنہوں نے والد کی رضامندی میں اللہ کی رضا رکھ دی ہے اور ماں کے پاؤں تلے جنت!

والدین کی بے عزتی کرنا سخت اللہ کبیرہ گناہ ہے، ہمارے معاشرے میں والدین کا ادب جیسا کیا جانا چاہیے نہیں کیا جاتا! مغربی تہذیب و تمدن نے اس سلسلہ میں بہت برا اثر ڈالا ہے، بہرحال قرآن و حدیث نے والدین کی عزت و احترام سے متعلق جو ہدایات دی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے! والدین کے ساتھ احسان کرو، ماں باپ کے آرام و آسائش کے لیے وصیت کرو! والدین کی ضروریات زندگی پوری کرو! والدین کی میراث میں حصہ رو! اللہ کی عبادت کے بعد والدین کے ساتھ نیک برتاؤ فرض ہے والدین انتقال کر جائیں تو ان کے لیے دعائے مغفرت کرو! والدین کا شکر ادا کرو! (سورہ بقرہ، نوح، نمل، عنکبوت، لقمان، احقاف)

۲۵۶۷ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فَقَرَاَهَا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہ قیامت کے دن تین آدمیوں سے ہم کلام نہ ہوگا نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا! اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا! اور انہیں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمَنَّانُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ۔

۴۵۸۳ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ الْمَنَّانُ مَا أَعْطَى وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

درد ناک عذاب ہوگا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی! ابوذرؓ نے فرمایا! وہ لوگ نقصان میں پڑے اور انہیں نقصان ہوا! آپ نے ارشاد فرمایا! وہ شخص جو ٹخنوں سے اپنا ازار نیچوں سے نیچے لٹکائے! اور وہ شخص جو اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرے اور دوسرا احسان جتلانے والا!

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہ! قیامت کے روز تین آدمیوں سے ہم کلام نہ ہوگا ان کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا! اور نہ انہیں پاک کرے گا! انہیں دردناک عذاب ہوگا اور دوسرا احسان جتلانے والا!

۱۔ وہ شخص جو فخریہ طور سے اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے! ۲۔ وہ شخص جو اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرے

بَابُ رَدِّ السَّائِلِ

سائل کو جو کچھ دے سکے وہ دے

۴۵۸۴ عَنِ ابْنِ مُجَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ وَفِيْ حَدِيْثِ هَارُوْنَ مُحْرَقٍ۔

سیدنا حضرت ابن مجید انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنی دادی سے سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مانگنے والے کو کچھ دے کر رخصت کرو اگرچہ تم جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ دو!

۴۵۸۵ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَأْتِيْ رَجُلٌ مَوْلَاهُ يَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلٍ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ يَتَلَمَّظُ فَضْلَهُ الَّذِيْ مَنَعَ۔

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! آپ نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے جو شخص اپنے مالک کے پاس آیا! اور حاجت سے بچی ہوئی بیکار چیز مانگی پھر اس نے نہ دی تو قیامت کے دن وہ ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا جو اپنی زبان سے اس چیز کو چاٹ رہا ہوگا!

مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

جو شخص اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کے نام کا واسطہ دے کر مانگے

۲۵۶۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنِ اسْتَجَارَ بِاللّٰهِ فَأَجِيرُوهُ وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی پناہ مانگے اسے پناہ دو اور جو شخص تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر طلب کرے اسے دو اور جو شخص تمہارے ساتھ سلوک کرے تو اس کا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھو کہ بدلہ ہو چکا!

مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ جل شانہ کی ذات کا وسیلہ دے کر سوال کرنا

۲۵۶۲ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَتْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ لَا أَكُرُّ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَنْ لَا أَتِيَكَ وَلَا أَبِي دِينِكَ وَإِنِّي كُنْتُ امْرَءًا لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِيَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ كُلَّ مُسْلِمٍ عَلَى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ أَخَوَانِ نَصِيرَانِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ مُشْرِكٍ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ عَمَلًا أَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ۔

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائی تھیں کہ آپ کے پاس نہ آؤں گا اور نہ ہی آپ کا دین قبول کروں گا اور میں ایک بے عقل آدمی تھا اب میں کچھ نہیں جانتا مگر جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ نے کو نسا حکم دیکر آپ کو بھیجا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اسلام کا! میں نے دریافت کیا کہ اسلام کی نشانیاں کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم کہو کہ میں نے اپنا منہ اللہ جل شانہ کے سامنے رکھ دیا! جو کچھ ارشاد فرمائے گا میں اسے تسلیم کروں گا! اور میں اللہ کے سوا دوسرے کسی خیال سے خالی ہوا (یعنی کفر و شرک سے بیزار ہوا) تو نماز ادا کرے زکوٰۃ دے ہر مسلمان کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے! دو مسلمان ایک دوسرے کے بھائی اور مددگار ہیں اللہ جل شانہ مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا! خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو گیا ہو جب تک کہ وہ مشرکوں کو چھوڑ کر مسلمانوں

بیان جائے

نوٹ: اس حدیث شریف سے ہجرت کا فرض ہونا ثابت ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا جب کہ مسلمانوں کی تعداد کم تھی اور ان کا ایک جگہ جمع ہونا لازمی تھا تاکہ سب مل کر کافروں کا مقابلہ کریں۔

مَنْ يَسْأَلُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُعْطٰى بِهٖ

جو شخص اللہ جل جلالہ کے نام پر صدقہ نہ دے

۲۵۶۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَمُوْتَ اَوْ يُقْتَلَ وَ اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَلِيْهِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُوْرَ النَّاسِ وَ اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کس شخص کے منزل نہ بتاؤں جو اللہ جل جلالہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ فاضل ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گھوڑے کے سر پر ہو راہ جہاد میں جائے (یعنی کافروں کے خلاف جہاد کرے) یہاں تک کہ وہ فوت ہو جائے یا قتل کیا جائے پھر فرمایا میں اس شخص کو نہ بتاؤں جو اس کے قریب ہے؟ ہم نے عرض کیا! ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں سے الگ ہو کر ایک گھاٹی میں مقیم ہو جائے نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے اور لوگوں کی برائیوں سے بچے پھر میں تمہیں بتاؤں جو سب سے بدتر ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جس سے اللہ کے نام کا واسطہ دے کر طلب کیا جائے اور وہ نہ دے۔

ثَوَابُ مَنْ يُعْطِيْ

دینے والے کا ثواب

۲۵۶۴ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ ثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَأَلَهُمُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو پسند کرتا ہے اور تین آدمیوں کو ناپسند کرتا ہے جن آدمیوں کو چاہتا ہے۔ یہ ہے کہ ایک شخص لوگوں کے پاس آیا! ان سے اللہ جل شانہ کا واسطہ دے کر مانگا اس کا کوئی رشتہ اور تعلق ان لوگوں سے نہ تھا! ان لوگوں نے اسے نہ دیا! ان میں سے ایک شخص خاموشی سے اٹھا اور لوگوں کو پیچھے چھوڑ کر چلا گیا اسے کچھ دے گیا! جس کو اللہ جل شانہ کے سوا یا اس دینے

وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهَزَمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ۔

دالے کے سوا کوئی نہیں جانتا! کچھ لوگ ساری رات چلے! جب سب برابر والی اشیاء سے انہیں نیند اچھی معلوم ہوئی تو وہ اتر کر سو رہے! ان میں سے ایک شخص اٹھ کر میرے سامنے گڑگڑانے لگا! اور آیات کی تلاوت کرنے لگا! ایک وہ شخص جو لشکر کے ایک ٹکڑے میں تھا جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی تو سب بھاگے مگر وہ سینہ تان کر سامنے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ وہ شہید ہوا یا اللہ عزوجل نے اس کو فتح دی! وہ تین لوگ جن کی دشمنی اللہ جل جلالہ سے ہے بوڑھا! ایک بدکار دوسرا متکبر فقیر اور ظلم کرنے والا! تیسرا امیر ظلم کرنے والا!

تفسیر المسکین

۲۵۷۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّ الْمِسْكِينَ الْمُتَعَفِّفُ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا۔

۲۵۷۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِهَذَا الطَّوَّافِ الَّذِي عَنِ النَّاسِ يَطُوفُ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوا فَمَا الْمِسْكِينُ قَالَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يَفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ۔

مسکین کی تشریح

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ نہیں ہے جسے تم ایک نوالہ یا دو نوالہ یا ایک کھجور یا دو کھجور دے کر لوٹا دو بلکہ مسکین وہ ہے! جو سوال نہیں کرتا اگر تم پسند کرو تو یہ آیت تلاوت کرو "وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے"

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے ایک نوالہ یا دو نوالے ایک کھجور یا دو کھجور! پھرتا پھرے لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر مسکین کون ہے آپ نے ارشاد فرمایا مسکین وہ ہے جس کے پاس دولت نہیں ہے جو اسے بے پروا کر دے اور نہ ہی اس کا حال کسی کو معلوم ہے! تاکہ لوگ اس کو صدقہ دیں اور نہ ہی وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے!

۲۵۷۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ

الَّذِي تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوا فَمَا الْمِسْكِينُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى وَلَا يَعْلَمُ النَّاسُ حَاجَتَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ۔

نہیں جو لوگوں سے ایک نوالہ یا دو نوالے ایک کھجور یا دو کھجور اکٹھا پھرے لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر مسکین کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا مسکین وہ ہے جس کے پاس دولت نہیں ہے جو اسے بے پروا کر دے اور نہ ہی اس کا حال کسی کو معلوم ہے! تاکہ لوگ اس کو صدقہ دیں اور نہ ہی وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے!)

۲۵۷۸۔ عَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِي شَيْئًا تُعْطِينَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ۔

حضرت ام بجید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی تھی عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکین میرے دروازے پر کھڑے ہو کر سوال کرتا ہے اور میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تیرے پاس اس کے دینے کو ایک جلے ہوئے کھر کے سوا کچھ نہ ہو تو اسے وہی دے دے اپنی طرف سے الغرض سائل کو محروم نہ کر جو کچھ ہو سکے دے دے)

اَلْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ

متکبر فقیر کا بیان

۲۵۷۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْعَائِلُ الْمُزْهُوُّ وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہ قیامت کے دن تین شخصوں سے گفتگو نہیں فرمائے گا! ایک تو بوڑھا بدکار (زنا کرنے والا) دوسرا مال بچھوا ہوا متکبر اور اکڑنے والا جو محتاج اور فقیر ہونے کے باوجود تکبر کرے اور نخوت دکھائے تیسرا جھوٹا بادشاہ

۲۵۸۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِي وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ چار آدمیوں کو دشمن سمجھتا ہے! ایک تو قسمیں کھا کھا کر بیچنے والا دوسرا مغرور محتاج تیسرا بوڑھا بدکار چوتھا ظالم کرنے والا حاکم!

فَضْلُ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرَامِلَةِ

۲۵۸۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرَامِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

بیوہ عورتوں کے لیے خبر گیری کرنے والوں کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ عورتوں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنے والا ثواب میں اس شخص کی طرح ہے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے!

اَلْمُؤَلَّفَةُ قُلُوْبُهُمْ

ان غیر مسلموں کا بیان جن کو مسلمان بنانے کے لیے دولت دی جاتی ہے

نوٹ: ابتدائے اسلام میں کافر مسلمانوں کے دشمن تھے اور مسلمان تعداد میں بہت کم تھے بعض کافر ایسے تھے کہ اگر انہیں روپیہ دیا جائے تو وہ مسلمانوں کو تکلیف نہ دیں! اور بعض ایسے بھی تھے جو روپیہ کے لالچ سے مسلمان ہو جاتے اور بعض صرف برائے نام! مسلمان ہوتے تھے! لیکن ڈگمگانے والے تھے! اگر انہیں روپیہ پیسہ نہ ملتا تو پھر وہ کافروں میں شامل ہو جاتے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے ان سب قسم کے کافروں کو حکمت کے پیش نظر مالی تعاون مثلاً اموال غنیمت اور صدقات سے ان کا حصہ مقرر فرمایا

۲۵۸۲ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ بِتُرْبَتِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَقَالَتْ يُعْطِيْ صَنَادِيْدَ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِاَتَاَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ مَحْلُوْقٌ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے یمن سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کچا سونا مٹی میں ملا ہوا ارسال فرمایا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا: ایک اقرع بن حابس حنظلی عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری جو بنی کلاب میں تھا! اور زید طائی جو بنی نبہان میں سے تھا! یہ دیکھ کر قریش کے لوگ ناراض ہوئے اور قریش کے سرداروں نے کہنے لگے تم نجد کے سرداروں کو دیتے ہو اور ہمیں چھوڑ دیتے ہو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے انہیں ان کا دل بہلانے کی خاطر دیا! کیونکہ یہ ابھی نئے نئے مسلمان ہیں ان کا اعتبار نہیں! تو شاید یہ مال کے طمع میں اسلام پر جمے رہیں! اسی دوران

النَّاسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِنْ عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ يَرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

ایک گھنی داڑھی والا، اُبھرے ہوئے گالوں والا، پیٹھی ہوئی آنکھوں والا، پیشانی بلند اور سر منڈا ہوا شخص آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! خدا سے ڈرو! آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں اللہ جل شانہ کی نافرمانی کروں تو پھر کون اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا! اللہ جل شانہ نے زمین والوں پر مجھے اپنا معتمد بنایا ہے اور تم مجھے امین و معتمد نہیں سمجھتے! اس کے بعد وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا آپ سے ایک شخص نے اجازت طلب کی کہ اسے قتل کر دیا جائے لوگوں کا خیال تھا کہ قتل کرنے کی اجازت طلب کرنے والے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے وہ لوگ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے! اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو ایسے قتل کروں جیسے قوم عاد قتل ہوئی۔

نوٹ (۱): حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کن سے کہا سنا جو کچھ میں نے اوپر لکھا حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا:

(۲) قریش کے سرداروں کے اعتراض کے جواب میں کہ آپ دوسروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز فرما دیتے ہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ میں ان کی دلجوئی کے لیے نوازتا ہوں کیونکہ یہ ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں! ان کا اعتبار نہیں تو شاید مال کے لالچ سے حق و اسلام پر ڈٹے رہیں!

(۳) اس شخص کو قتل کرنے کی اجازت طلب کرنے والے حضرت سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے! جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر اجازت نہ بخشی کہ لوگ کہیں گے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو قتل کروا دیتے ہیں!

(۴) قرآن مجید کا حلق سے نیچے نہ اترنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر قرآن مجید کا کوئی اثر نہ ہوگا!

اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے! یعنی جس طرح تیر شکار کے جسم سے پار ہو جاتا ہے اور تیر میں کچھ بھی نہیں لگتا وہ بالکل صاف و شفاف رہتا ہے! اسی طرح یہ لوگ بھی اسلام میں داخل ہو کے اور پھر نکلے مگر ایمان و اسلام کا ذرا برابر نشان بھی ان پر نہ ہوگا!

ان لوگوں سے مراد وہ خارجی ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دور اقدس میں ظاہر ہوئے وہ بظاہر بڑے نمازی پرہیزگار تھے قرآن پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے تھے مگر ان کے دلوں میں ایمان کا نور نہ تھا مسلمانوں سے لڑنے پر

کمر بستہ ہوتے اور انہیں کافر کہتے!

اس اجمال کی مزید تفصیل اور اشکال کی توضیح سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کچھ اس طرح مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم یمن اور شام کے لیے دعائے برکت فرمائی:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا۔

اے اللہ ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما!

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ہمارے نجد کے لیے بھی دعا خیر فرمائیں آپ دوبارہ فرمایا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا۔

اور نجد کے بارے میں فرمایا

هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

نجد میں فتنے اور زلزلے ہوں گے اور وہاں سے ایک شیطانی گروہ پیدا ہوگا!

ع جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم دھام میں ہے آقا تیری بسنائی کی!

اَلصَّدَقَةُ لِمَنْ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ

جو شخص کسی کے قرضے کا ضامن بن جائے بعد ازاں وہ ادا نہ کر سکے تو اس شخص کو صدقہ دینا

۲۵۸۳ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فِيهَا فَقَالَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلَاثَةِ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ بَيْنَ قَوْمٍ فَسَأَلَ فِيهَا حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ۔

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے اپنے ذمہ ایک قرض لیا اور بعد ازاں میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کی ادائیگی کے متعلق سوال کیا! آپ نے ارشاد فرمایا: یہ سوال تین آدمیوں کے سوا کسی کے لیے سوال کرنا حلال نہیں ہے! وہ شخص جس نے کسی قوم کے قرضے کی ضمانت کی! بعد ازاں اسے مانگ کر ادا کیا اور جب قرضہ ادا ہو گیا تو وہ سوال کرنے سے محترز رہا!

۲۵۸۴ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ ثُمَّ

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں! کہ میں نے ایک قرضے کی ضمانت اٹھائی اور پھر اگر حضور علیہ السلام سے مانگا! آپ نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! تم ہمارے پاس صدقہ آنے تک ٹھہر جاؤ! اور صدقہ آنے کے بعد ہم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَبِيْصَةُ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الصَّدَقَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَى هٰذَا مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

آپ کو دلوائیں گے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا! اے قبیصہ! صدقہ تین آدمیوں کے سوا کسی شخص کے لیے درست نہیں! ایک تو وہ شخص جو قرضہ دینے کا ضامن ہوا اس کو صدقہ دینا درست ہے! یہاں تک کہ وہ زندگی کی بنیادی ضرورت حاصل کر لے اور ایک وہ شخص جس پر کوئی مصیبت نازل ہوئی اور اس نے اس کا مال و متاع برباد کر دیا! اس کے لیے مانگنا جائز ہے یہاں تک اس کی مصیبت ٹل جائے اور تم میں سے ایک شخص کو کوئی ضرورت پیش آئے اور اس کی قوم میں سے تین آدمیوں نے اس بات کی گواہی دی کہ بے شک محتاج اور بے کس ہے اس کو سوال کرنا بھی درست ہے! یہاں تک اس کی حاجت پوری ہو جائے! اور وہ گزارہ کرنے کا ایک ذریعہ حاصل کر لے اس کے سوا! سوال کرنا حرام ہے اے قبیصہ اور دوسرا کوئی شخص جو بھیک مانگتا ہے وہ حرام کھاتا ہے!

الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتِيمِ

یتیم شخص پر صدقہ کرنا

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَقَالَ رَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ أَنَّهُ يَعْنِي لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّهُ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم منبر تشریف فرما تھے اور ہم آپ کی خدمت میں حاضر خدمت تھے! آپ نے ارشاد فرمایا مجھے تم پر جو فتوحات ہوں گی اور دنیا کی مال و دولت کا خدشہ ہے ایک شخص نے عرض کیا کیا بھلائی برائی لائے گی؟ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم یہ سماعت فرما کر خاموش ہو گئے لوگوں نے اس شخص سے دریافت کیا! تجھے کیا ہوا! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنا چاہتا ہے! اور آپ گفتگو نہیں فرماتے! ہم نے دیکھا کہ اس وقت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی! جب وحی نازل ہونا موقوف ہوئی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا پسینہ پونچھا اور ارشاد فرمایا! کیا سوال کرنے والا موجود ہے! بے شک

يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ أَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْيَتِيمَ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَإِنَّ الَّذِي يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

الصَّدَقَةُ عَلَى الْأَقَارِبِ

رشتہ داروں کو صدقہ دینا

۲۴۴۴ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔

سیدنا حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین پر خرچ کرنے کا اکہرا ثواب اور رشتہ دار (جو غریب و مسکین ہو) پر خرچ کرنے کا ثواب دوہرا ہے: صدقہ کرنے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا!

۲۴۴۵ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعَ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ إِنَّكَ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ أَيَسُرُّكَ أَنْ أَجْمَعَ صَدَقَتِي فِيكَ وَفِي بَنِي أَخٍ لِي يَتَامَى فَقَالَ عَبْدُ اللهِ سَلِي عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ امْرَأَةٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عورتو! صدقہ دو خواہ وہ تمہیں اپنے زیوروں سے بھی دینا پڑے! حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند غریب تھے میں نے ان سے دریافت کیا کیا ایسا کرنا ممکن ہے کہ میں اپنا صدقہ تمہیں اور اپنے بھائی کے یتیم بچوں کو دوں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیجیے کہ میں آپ کی خدمت میں

لیکی سے برائی نہیں پھیلتی! (حلال برا نہیں ہوتا) مگر دیکھو فصل جن گھاسوں کو اگاتی ہے وہ اکیڑ دی جاتی ہے! یا اکیڑنے جانے کے قریب کر دی جاتی ہے (جانا گھاس بہت تیز ہے: مگر جب جانور بہت زیادہ کھا جاتا ہے تو پیٹ بھی کی وجہ سے مرنے لگتا ہے! یا مر جاتا ہے) مگر ہری گھاس کھانے والا جانور جب کھاتا ہے تو اس کی کوکھیں اسبر جاتی ہیں! تو وہ سورج کی روشنی میں بیٹھ جاتا ہے اور وہ پیشاب کرتا اور گوبر کرتا ہے! حلال مال و دولت مسلمان کا کتنا بہترین ساتھی ہے: بشرطیکہ اس میں سے کچھ یتیم مسکین اور مسافر کو بھی دیا جائے! جو ناحق مال حاصل کرے اس کی مثال ایسی ہے: جیسے کوئی کھانا کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا! اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا

مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ تَسْأَلُ عَمَّا اَسْأَلُ عَنْهُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ اِنْطَلِقْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَانْطَلَقَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ وَزَيْنَبُ الْاَنْصَارِيَّةُ قَالَ نَعَمْ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

حاضر ہوئی تو دیکھا کہ ایک (اور) عورت جس کا نام بھی زینب تھا آپ کے دروازہ پر یہی مسئلہ پوچھنے کے لیے کھڑی ہے! اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے میں نے آپ سے کہا کہ آپ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کریں لیکن ہمارا نام نہ لینا! انہوں نے جا کر مسئلہ پوچھا آپ نے سوال فرمایا وہ عورتیں کون ہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں! آپ نے پھر پوچھا کون سی؟ انہوں نے عرض کیا ایک زینب تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ایک اور زینب قوم انصار میں سے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بے شک یہ صدقہ دینا درست ہے اور انہیں دوہرا ثواب ہے! ایک صلہ رحمی کا اور دوسرا صدقے کا

اَلْمَسْئَلَةُ

سوال کرنا

۲۵۸۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا فَيُعْطِيَهُ اَوْ يَمْنَعَهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص رسیوں کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لے جائے تو یہ سوال کرنے سے بہتر ہے! اس طرح اسے کوئی دے دے گا اور کوئی نہ دے گا۔

۲۵۸۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ کوئی ہمیشہ سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن ایسی صورت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا!

نوٹ: جو ہر سوال کرنے والا قیامت کے دن ذلیل و خوار ہو کر آئے گا!

۲۵۹۰ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى

حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے

أُسْكُفَّةِ الْبَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا مَشَى أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ يَسْأَلُهُ۔

عنایت فرمایا! جب اس نے اپنا پاؤں چوکھٹ پر رکھا: (واپس ہو کر چلنے لگا) تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ سوال کرنا کتنا عیب اور نقص ہے! تو کوئی شخص دوسرے کے پاس مانگنے کے لیے نہ جاتا!

سُؤَالُ الصَّالِحِينَ

نیک اور صالح لوگوں سے سوال کرنا

۲۵۹۱ عَنِ ابْنِ فَرَاسِيٍّ أَنَّ فَرَاسِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ۔

سیدنا حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کیا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ سے مانگوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں اگر سوال کیے بغیر گزران نہ ہو سکے تو تم صالح اور نیک لوگوں سے سوال کرو!

نوٹ: اس لیے کہ وہ رحم اور ترس کریں گے اور تیار از فاش نہ کریں گے! اور احسان رجتلائیں گے مثل مشہور ہے کہ خداوند جل جلالہ مجھ سے کے احسان سے بچائے اس حدیث شریف کے راوی فراسی اور ان کے بیٹے کا نام معلوم نہیں!

اَلْاِسْتِعْفَافُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال سے بچنا

۲۵۹۲ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّا نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سوال کیا! آپ نے انہیں عنایت فرمایا! پھر سوال کیا! پھر دیا! جب آپ کے خدمت میں باقی کچھ نہ بچا تو آپ نے ارشاد فرمایا! میرے پاس جو کچھ بھی مال و دولت ہوگا میں تم سے بچا کر نہ رکھوں گا جو شخص سوال کرنے سے بچے اللہ جل شانہٗ اسے بچائے گا اور جو شخص صبر کرے اللہ جل شانہٗ اسے صبر دے گا اور صبر سے بڑھ کر کوئی بخشش اور دولت نہیں!

۲۵۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے

اَنْ يَّاْتِيَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهٖ فَيَسْاَلُهٗ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ۔

کہ لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس شخص کے پاس جائے جس پر اللہ عزوجل نے اپنا فضل و کرم فرمایا ہے اور اس سے مانگے پھر وہ اسے دے یا روکے

فَضْلُ مَنْ لَّا يَسْاَلُ النَّاسَ شَيْئًا

لوگوں سے کچھ نہ مانگنے والے کی فضیلت

۲۵۹۴ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ وَاحِدَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَ يَحْيٰى هٰهُنَا كَلِمَةٌ مَعْنَاهَا اَنْ لَّا يَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا۔

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے ایک بات کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں کہنے کہا بات یہ ہے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے

۲۵۹۵ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَحِلُّ الْمَسْاَلَةُ اِلَّا لِثَلَاثَةِ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُؤَدِّيَ اِلَيْهِمْ حَمَالَتَهُمْ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْاَلَةِ وَرَجُلٍ يَحْلِفُ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنْ ذَوِي الْحِجَى بِاللّٰهِ لَقَدْ حَلَّتِ الْمَسْاَلَةُ لِفُلَانٍ فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ مَّوْرِدَةٍ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْاَلَةِ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ سُحْتٌ۔

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کو ارشاد فرماتے سنا: تین آدمیوں کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ سوال کرے ایک تو وہ شخص جس پر مصیبت آئی اور وہ سوال کرے جتنے کہ وہ اپنی گزران کا بہترین ذریعہ حاصل کرے اور پھر سوال ترک کرے! ایک وہ شخص جس نے کسی کا قرض اپنے ذمے لیا! وہ مانگے یہاں تک کہ وہ قرضہ ادا کر دے پھر سوال سے باز رہے ایک وہ شخص جس کی قوم کے تین عقلمند آدمی گواہی اللہ کا نام لے کر دیں اب فلاں کا سوال کرنا حلال ہے! وہ سوال کرے حتیٰ کہ اس کی گزران ہونے لگے! اور پھر وہ سوال کرنے سے باز رہے! اس کے سوا مانگنا حرام ہے!

حَدُّ الْغِنٰى

امارت کی تشریح

۲۵۹۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّسْاَلُ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَتْ خُمُوْشًا اَوْ كُدُوْحًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا غِنًى يُغْنِيْهِ اَوْ مَا غِنَاهُ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے مانگے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جس کی وجہ سے وہ بے نیاز ہو تو قیامت کے دن اس کا منہ نوچا ہوگا یا اس کے چہرے پر گہرے خراشیں ہوں گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کتنے مال و دولت سے امیر بنتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔

نوٹ: پچاس درہم تقریباً چودہ روپوں کے برابر بنتے ہیں، جس شخص کے پاس اتنا مال ہو اس کی وجہ سے وہ غنی اور امیر ہے اس پر سوال کرنا حرام اگرچہ سوال کیے بغیر اس شخص کو زکوٰۃ دینا درست ہے! ایک دوسری حدیث شریف کے مطابق اگر ایک شخص کے پاس صبح و شام کا کھانا موجود ہو تو اس کا سوال کرنا درست نہیں ہے۔

بَابُ الْإِلْحَافِ فِي الْمَسْأَلَةِ

چمٹ کر سوال کرنا

۲۵۹۷ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْحِفُونِي فِي الْمَسْأَلَةِ وَلَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مِنَ الْمُلْحِفِ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گڑگڑا اور چمٹ کر نہ مانگو تم میں سے جو کوئی شخص مجھ سے مانگتا ہے اور میرے دل سے ناراض ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ جو کچھ میں اسے دیتا ہوں اس میں اس کے چمٹنے کی وجہ سے برکت نہ دے گا!

۲۵۹۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ أَوْقِيَةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَهُوَ الْمُلْحِفُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سوال کرے اور اس کے پاس چالیس درہم ہوں تو وہ شخص چمٹ کر مانگتا ہے۔

۲۵۹۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَأَلَتْنِي أُمِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَعَدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنِ اسْتَكْفَى كَفَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَسْأَلُ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میری والدہ نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا میں حاضر ہو گئی! آپ اپنا رخ انور میری طرف کر کے بیٹھے اور ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں سے بے نیاز ہو گا اللہ جل شانہ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دے گا! اور جو شخص سوال سے بچے گا اللہ جل شانہ اسے بچائے گا! اور جو شخص تھوڑے سے مال پر کفایت کرے گا اللہ جل شانہ اسے کفایت دے گا! اور جو شخص سوال کرے گا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) کے برابر مال ہو گا تو اس نے الحاف کیا میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے! میں واپس گیا اور آپ سے سوال نہیں کیا!

إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ دَرَاهِمُ وَكَانَ لَهُ عَدْلُهَا

جس شخص کے پاس روپیہ نہ ہو لیکن مال ہو

۲۶۰۰ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي

قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص راوی ہیں! کہ وہ اور ان کے قبیلہ کے بعض لوگ مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع غرقد میں

إِذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ لَنَا فَيُقَالُ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلَّقْحَةُ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَةٍ وَالْأُوقِيَةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ شَعِيرٌ وَزَبِيبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۲۶۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔

آکر سے! میری یہ بی نے کہا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر کچھ مانگ کر لاؤ! جسے ہم کھائیں میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ایک ایسے شخص کو دیکھا جو مانگ رہا تھا! آپ ارشاد فرماتے تھے میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو میں تمہیں دوں! وہ شخص پیٹھ پھیر کر غصے سے واپس ہوا اور کہہ رہا تھا مجھے عزت دینے والے کی قسم تم جیسے چاہتے ہو اسے دیتے ہو! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! یہ اس وجہ سے مجھ پر غصے ہوتا ہے کہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو میں اسے دوں! تم میں سے جو شخص سوال کرے حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) ہو یا اس کا مثل ہو تو اس نے ناحق سوال کیا میں نے کہا میرے پاس ایک اونٹنی چالیس درہم سے بہتر ہے! بعد ازاں میں واپس آیا اور آپ سے کچھ نہ مانگا اس کے بعد حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جو اور کھجور آئے آپ نے اس میں سے ہمیں بھی کچھ حصہ دیا یہاں تک کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں غنی فرما دیا!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مالدار اور ہٹے کٹے شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ صدقہ لے! (جو محنت مزدوری کر سکے)

مَسْئَلَةُ الْقَوِيِّ الْمُكْتَسِبِ

طاقتور اور کما سکنے والے شخص کا سوال کرنا

۲۶۰۲ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّ رَجُلَيْنِ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا أَتَيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلَانِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَّبَ فِيهِمَا الْبَصَرَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ بَصَرَهُ فَرَآهُمَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ۔

سیدنا حضرت عبیداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ دو شخصوں نے ان سے بیان کیا کہ وہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے صدقہ میں سے کچھ طلب کرتے تھے! آپ نے انہیں غور سے دیکھا محمد راوی کہتے ہیں کہ آپ نے ان پر نظر ڈالی اور معلوم کیا کہ وہ طاقتور ہیں فرمایا اگر تم پسند کرو تو تمہیں صدقہ کے مال میں سے دے دیں لیکن طاقتور کمانے والے کا کوئی حصہ نہیں۔

مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ ذَا سُلْطَانٍ

۲۶۰۳ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسَائِلَ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ كَدَحَ وَجْهَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ شَيْئًا لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

حاکم سے سوال کرنا

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! سوال کرنے والا اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے جو چاہے! اپنے چہرے کو زخمی کرے اور جس کا جی چاہے اسے چھوڑ دے! مگر وہ شخص جو حاکم سے کوئی چیز طلب کرے یا ایسی چیز مانگے جس کے بغیر چارہ نہ ہو!

مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ

۲۶۰۴ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةُ كَدٌّ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ أَمْرًا لَا بُدَّ مِنْهُ۔

ضروری چیز کے لیے سوال کرنا

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! سوال کرنا ایک زخم ہے اور سائل سوال کر کے اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے سوائے اس شخص کے جو حاکم سے مانگے یا ایسی چیز مانگے جس کے بغیر چارہ نہ ہو!

۲۶۰۵ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ فَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے مجھے عنایت فرمایا! پھر مانگا پھر دیا! پھر مانگا پھر دیا! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے حکیم! مال دیکھنے میں سرسبز و شیریں ہے جو شخص اسے خوشی سے لے گا! اسے برکت دی جائے گی! اور جو شخص طمع لالچ سے لے گا اسے برکت نہ دی جائے گی وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھائے اور اس کا پیٹ نہ بھرے!

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

۲۶۰۶ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ كَالْآكِلِ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى۔

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا (آخر تک وہی حدیث شریف ہے جو اوپر عرض کی جا چکی) آخر میں اتنا زیادہ ہے کہ اوپر والا ہاتھ دینے والا ہاتھ نیچے

۲۶۰۷ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا شَيْئًا۔

ہاتھ سے بہتر ہے (دینے والا لینے والے سے)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے مجھے عطا فرمایا پھر میں نے سوال کیا آپ نے مجھے عطا فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حکیم! یہ مال سرسبز و شیریں ہے (جو اس دنیا میں کام آئے گا) جو شخص اس مال کو سخاوت نفس کے ساتھ لے اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص اس مال کو حرص نفس کے ساتھ لے اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی وہ ایسا ہوتا ہے جیسا کہ کھانے والا کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے حکیم کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچائی اور حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اب آپ کے بعد کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ دنیا سے چلا جاؤں (ایسا ہی ہوا اور حضرت حکیم بن حزام نے زندگی بھر کسی سے کچھ نہ لیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ انہیں اپنے دور خلافت میں دینے کے لیے بلاتے تاکہ مال غنیمت سے انہیں کچھ حصہ دیا جائے لیکن وہ نہ لیتے تھے

مَنْ أَتَاهُ اللّٰهُ مَالًا مِّنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ

جس شخص کو اللہ جل شانہ سوال کے بغیر کوئی چیز دے

۲۶۰۸ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا فَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَجْرِي عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے تحصیل صدقہ کا کام سپرد کیا جب فارغ ہوا اور صدقہ ان کو دے دیا انہوں نے مجھے حکم دیا میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ کام رضاء الٰہی کے لیے کیا تھا اور مجھے بھی اللہ جل شانہ بدلہ دے گا انہوں نے فرمایا جو کچھ میں دیتا ہوں اسے لے لیجئے کیونکہ میں نے بھی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک کام کیا تھا اور اس کے بعد میں نے تمہاری طرح ہی کہا تھا آپ نے فرمایا جب تجھے بن مانگے کوئی چیز ملے تو اس میں سے کھاؤ اور صدقہ کرو

۲۶۰۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ أَلَمْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی

أَخْبَرَ أَنَّكَ تَعْمَلُ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ الْمُسْلِمِينَ فَتُعْطَى عَلَيْهِ عُمَالَةً فَلَا تَقْبَلُهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْمَالَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي وَأَنَّهُ أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ مَا آتَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا أَشْرَافٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

حضرت اقدس میں شام سے حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ تم سلانوں کا کام کرتے ہو! اور جو اجرت ملتی ہے وہ قبول نہیں کرتے! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہاں درست ہے! میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں صحت و عافیت سے ہوں! میں چاہتا ہوں کہ جو مال مجھ کو اجرت میں موصول ہوتا ہے! وہ مسکینوں پر بطور صدقہ خرچ ہو! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں نے بھی یہی چاہا تھا جو کچھ آپ چاہتے ہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے مال عنایت فرماتے میں عرض کرتا اس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے! ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عنایت فرمایا میں نے عرض کیا جو جو شخص مجھ سے زیادہ محتاج ہے اسے عنایت فرمایئے حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ تجھے دینوی اموال میں سے جو سوال اور طمع کے بغیر عنایت فرمائے تو اسے لے لے اور کھا پی لے اور صدقہ کر اور جو مال تجھے نہ دے اس کے حاصل کرنے کے لیے تو اپنے نفس کو رنج اور فکر نہ دے!

۲۶۱۰ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ رَدَدْتَهَا قُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ قُلْتُ لِي أَفْرَاسٌ وَأَعْبُدٌ وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْتَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! آپ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت اقدس میں شام سے حاضر ہوئے! انہوں نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ تم سلانوں کا کام کرتے ہو! اور جو اجرت ملتی ہے وہ قبول نہیں کرتے! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہاں درست ہے حضرت عمر نے فرمایا! تمہارا اس سے کیا مقصد ہے! میں نے کہا میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں صحت و عافیت سے ہوں میں چاہتا ہوں کہ جو مال مجھ کو اجرت میں موصول ہوتا ہے! وہ مسکینوں پر بطور صدقہ خرچ ہو! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں نے بھی یہی چاہا تھا جو کچھ آپ چاہتے ہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے مال عنایت فرما

فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

میں عرض کرتا اس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے! ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عنایت فرمایا میں نے عرض کی جو شخص مجھ سے زیادہ محتاج ہے اسے عنایت فرمائیے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ تجھے دنیوی اموال میں سے جو سوال اور طمع کے بغیر عنایت فرمائے تو اسے لے لے اور کام میں لا اور صدقہ کر اور جو مال تجھے نہ دے اس کے حاصل کرنے کے لیے تو اپنے نفس کو رنج اور غصہ میں نہ ڈال!

۲۶۱۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ أَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے تھے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے عطیہ دیتے تھے میں عرض کرتا اس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے! ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عنایت فرمایا! میں نے عرض کیا یہ اسے عنایت فرمائیے جو مجھ سے زیادہ مستحق ہے آپ نے فرمایا اسے لے لیجئے اور کام میں لائیے! صدقہ دیجئے! اور جو مال تمہارے پاس آئے اور آپ اس کو اس کا لالچ نہ ہو اور نہ ہی اس کا سوال کرے تو اسے لے لیجئے اور اگر وہ آئے تو اس کے لیے اپنے آپ کو رنج اور تکلیف میں نہ ڈال!

بَابُ اِسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا

۲۶۱۲ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ائْتِيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولَا لَهُ اسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَأَتَانَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَهُمَا إِنَّ رَسُولَ

سیدنا حضرت ربیعہ بن الحارث رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ آپ نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیجئے کہ حضور آپ کو صدقات وصول کرنے پر عامل مقرر کریں! اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے! اور ہم اسی حال میں

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ أَحَدًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ حَتَّى أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیٹھے ہوئے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم آپ دونوں میں سے کسی کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر نہیں فرمائیں گے بعد ازاں میں اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ دونوں مل کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ لوگوں کی بالوں کی میل ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کیلئے درست نہیں

نوٹ: آپ نے اپنی آل کیلئے خود کو اور اپنی اولاد کیلئے صدقہ زکوٰۃ اور خیرات لینے میں نہایت ذلت اور تنگی ہے: چونکہ یہ لوگ بزرگ ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ دعا اپنی محنت سے کمائی پیدا کریں اور عزت قائم رکھیں

بَابُ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

ایک قوم کا بھانجا بھی اس میں داخل ہے

۲۶۱۴ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَسَمِعْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ایاس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں سے ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں!

۲۶۱۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں شامل ہے

مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

کسی خاندان کا آزاد کردہ غلام اس قوم میں شامل ہوگا

۲۶۱۶ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَرَادَ أَبُو رَافِعٍ أَنْ يَتْبَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مخزوم کے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر فرمایا: حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے اس کے ہمراہ جانا چاہا: آپ نے ارشاد فرمایا: صدقہ ہم پر حلال نہیں ہے، اور کسی قوم کا آزاد کیا ہوا غلام انہیں میں داخل ہے۔

اَلصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۱۲ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ بَسَطَ يَدَهٗ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس کے لیے صدقہ درست نہیں

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا تحفہ ہے یا صدقہ؟ اگر عرض کیا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ تناول نہ فرماتے، اگر عرض کیا جاتا کہ یہ ہدیہ ہے تو آپ تناول فرمانے کے لیے ہاتھ بڑھاتے۔

اِذَا تُحُوِّلَتِ الصَّدَقَةُ

۲۶۱۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاَعْتِقَهَا وَاَنَّهُمْ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَخُيِّرَتْ حِيْنَ اُعْتِقَتْ وَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

جب صدقہ ایک شخص کے پاس سے ہو کر آئے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کرنا چاہا لیکن انہوں نے شرط یہ لگائی کہ اس کی وراثت ہم لیں گے! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے خرید لیجیے اور آزاد کر دیجیے ولاء اسی شخص کو ملے گی جو آزاد کرے گا! (اور ان کی شرائط باطل ہوں) جب وہ آزاد ہوئی تو اسے اختیار ملا کہ وہ اپنے خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گوشت پیش کیا گیا! لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں دیا گیا تھا! آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا!

نوٹ: مولف رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر مسکین شخص صدقے کا مال کسی امیر کو بطور ہدیہ پیش کرے تو امیر اور مالدار آدمی اس کو استعمال کر سکتا ہے

شَرُّ الصَّدَقَةِ

۲۶۱۸ عَنْ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَاضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَاَرَدْتُ اَنْ اَبْتَاعَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

سب سے بُرا صدقہ

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اللہ کی راہ میں سوار کی کو ایک گھوڑا دیا میں نے جس شخص کو دیا اس نے گھوڑے کی حالت ناگفتہ بہ کر دی میں نے چاہا کہ اس گھوڑے کو خرید لوں کیونکہ وہ سستا بیچ دے گا لیکن میں نے پہلے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تجھے ایک درہم کے بدلے بھی دے تو اسے نہ خرید! کیونکہ صدقہ دے کر لینے والا کتے کی طرح ہے! کہ وہ قے کرتا ہے! اور پھر اسے چاٹ لیتا ہے!

۲۶۱۹ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَرَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ شِرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے سواری کے لیے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا! بعد ازاں دیکھا کہ وہ گھوڑا فروخت ہو رہا ہے! اسے خریدنا چاہا! حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اپنے صدقے پر نہ لوٹ (صدقہ واپس نہ لے)

۲۶۲۰ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِالْفَرَسِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهَا تُبَاعُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا ثُمَّ يَاْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْمَرَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا صدقہ دیا! بعد ازاں اسے بکتے ہوئے دیکھا! تو آپ نے اس کے خریدنے کا ارادہ فرمایا! بعد ازاں آپ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے اجازت چاہی آپ نے ارشاد فرمایا اپنے صدقے میں نہ لوٹ (صدقہ واپس نہ لے)

۲۶۲۱ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَتَّابَ بْنَ اُسَيْدٍ اَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ فَتُؤَدِّيَ زَكٰوتَهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدِّي زَكٰوةَ النَّخْلِ تَمْرًا۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب بن اسید کو انگوروں کا اندازہ کرنے کا حکم فرمایا: (جب وہ درختوں پر ہوں) پھر ان کی زکوٰۃ لینے کا جب وہ خشک ہو کر انگار سے جائیں جیسے خشک ہوتے وقت کھجور کی زکوٰۃ لی جاتی ہے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمَّتْ كِتَابُ الزَّكٰوةِ۔

اللہ جل شانہٗ کے فضل و کرم سے کتاب الزکوٰۃ ختم ہوئی

كِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ — حج کے بیان میں کتاب

نوٹ: حج ہر اس مسلمان پر فرض ہے، جو استطاعت رکھتا ہو یعنی راہ میں اس کے اور اس کے پاس اتنی دولت ہو جو خوراک اور سواری کو کافی ہو، حتیٰ کہ وہ حج سے اپنے لوٹنے اور گھر بار کے خرچ کے لیے بھی رقم کافی ہو

بَابُ وُجُوبِ الْحَجِّ — حج کے فرض ہونے کا بیان

۲۶۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتَّى أَعَادَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَخُذُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے تم پر حج کو فرض فرمایا ہے! ایک شخص نے دریافت کیا کیا ہر سال آپ نے جواب میں کچھ ارشاد نہ فرمایا یہاں تک کہ اس نے تین دفعہ یہی سوال کیا۔ پھر حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہتا تو حج ہر سال واجب ہو جاتا! اور اگر ہر سال واجب ہو جاتا تو تم اسے ادا نہ کر سکتے! جب تک میں از خود تمہیں کوئی حکم نہ کروں تم بھی مجھ سے کچھ نہ پوچھو! تم سے پہلے لوگ محض اس وجہ سے تباہ ہو گئے کہ وہ زیادہ سوال کرتے اور اپنے پیغمبروں پر زیادہ اختلاف کرتے! جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ممکن ہو اس پر عمل کرو اور جب میں تمہیں کسی بات سے منع کروں تو تم اس سے پرہیز کرو۔

۲۶۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ الْأَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ كُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ إِذًا لَا تَسْمَعُونَ وَلَا تُطِيعُونَ وَلَكِنَّهُ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ جل شانہ نے تم پر حج فرض فرمایا ہے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ آپ خاموش ہو رہے اور ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال واجب ہو جاتا پھر تم نہ سنتے اور نہ عمل کرتے نہیں بلکہ حج ایک ہی دفعہ فرض ہے۔

نوٹ، حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ماذون من اللہ ہو کر شارح ہیں اور اللہ رب العزت نے جملہ احکام

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرمادیے ہیں آپ جو کچھ چاہیں احکام شریعت سے متوض فرمادیں! اور جو کچھ چاہیں ہیں کے لیے چاہیں حلال و حرام فرمادیں آپ حلال بھی فرماتے ہیں اور حرام بھی فرماتے ہیں اور فرض بھی فرماتے ہیں مواہب لدنیہ للقسطلانی، زرقانی ج ۵، ۲۲۲ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حلال فرماتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے پاک و صاف اور ستھری اشیاء حلال فرماتے ہیں اور گندی و ناپاک چیزیں حرام۔ پ ۹ اعراف ع ۱۵۷

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ جو چیز میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں دیں انہیں لے لو اور جس چیز سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ! پ ۲۸ حشر ع ۱

نیز ارشاد باری ہے:

وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔ (پ ۱۰ - توبہ ع ۵)

اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اسے وہ کفار حرام نہیں سمجھتے!

(۴) فرمان خداوندی ہے

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ۔ (پ ۲۲ احزاب ع ۵)

(ترجمہ) کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی معاملہ کا فیصلہ صادر فرمائیں تو وہ اپنی رائے اور معاملہ کو دخل دیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف پیغام رساں ہی نہیں بلکہ شارع ہونے کی حیثیت سے سلاطین بھی ہیں، امیر، حاکم اور قاضی بھی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ۔ (پ ۵ النساء ع ۸)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو۔

وُجُوبُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کے واجب ہونے کا بیان

۲۶۲۴ عَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ۔

سیدنا حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! میرا والد بہت ضعیف ہے: وہ حج کر سکتا ہے نہ عمرہ نہ اونٹ پر سوار ہو سکتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرو۔

بَابُ الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ

حج مبرور کا بیان

نوٹ، حج مبرور وہ حج ہے جس میں نہ کوئی گناہ سرزد ہو اور نہ ہی اس کے بعد گناہ سرزد ہو!

۲۲۲۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَالْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَیْنَهُمَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، حج مبرور کا بدلہ جنت سے کم نہیں اور ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے۔

۲۲۲۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مِثْلُهٗ سَوَاءٌ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ یُكَفِّرُ مَا بَیْنَهُمَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہی ہے مابقی حدیث کی طرح یکساں الفاظ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے!

فَضْلُ الْحَجِّ

حج کی فضیلت کا بیان

۲۲۲۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے آپ نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہٗ پر ایمان لانا اس نے دریافت کیا پھر کونسا؟ آپ نے ارشاد فرمایا جہاد فی سبیل اللہ اس نے عرض کیا پھر کونسا آپ نے ارشاد فرمایا، حج مبرور!

نوٹ، جہاد فی سبیل اللہ جان و مال سے لڑنے کی غرض سے بھی ہوتا ہے اور دین کی خاطر کسی کے ساتھ بھی!

۲۲۲۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ اَلْغَازِیْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے مہمان تین ایک مجاہد (غازی) دوسرا حاجی اور تیسرا عمرہ کرنے والا

۲۲۲۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِهَادُ الْكَبِیْرِ وَالصَّغِیْرِ وَالضَّعِیْفِ وَالْمَرْاَةِ اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بوڑھے، بچے، کمزور و ضعیف اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے!

۲۲۳۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ جل شانہ کے گھر کا حج کیا، بے ہودہ نہ بکا کی اور نہ کیا وہ گناہوں سے پاک ایسے واپس آئے گا جیسے اسے اس کی ماں نے جنا تھا۔

۲۶۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَخْرُجُ فَنُجَاهِدَ مَعَكَ فَإِنِّي لَا أَرَى عَمَلًا فِي الْقُرْآنِ أَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ حَجٌّ الْبَيْتِ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

نوٹ: یہ حکم عورتوں کے ساتھ خاص ہے:

فَضْلُ الْعُمْرَةِ

عمرے کی فضیلت

۲۶۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے درمیان کے گناہوں کے لیے، اور حج مبرور کا بدلہ محض جنت ہی ہے۔

اَلْمُتَابَعَةُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج کے ساتھ ہی عمرہ ادا کرنا

۲۶۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خُبْثَ الْحَدِيدِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ ایک کے بعد دوسرا کرو کیونکہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی میں میل کچیل دور ہو جاتی ہے

۲۶۲۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خُبْثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُورِ ثَوَابٌ دُونَ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ ایک کے بعد دوسرا کرو، کیونکہ وہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں۔ جیسے لوہے کا زنگ سونے اور چاندی کی میل رفع کرتی ہے اور حج کا ثواب جنت کے علاوہ نہیں۔

اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِي نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ

اس میت کی طرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر کی ہو

۲۶۳۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَاَتَى اَخُوهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حج کی نذر مانی بعد ازاں وہ فوت ہو گئی اس کا بھائی حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور یہ مسئلہ دریافت کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا اس نے عرض کیا ہاں آپ نے ارشاد فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرو اس کا قرض ادا کرنا زیادہ اہم ہے

اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِي لَمْ يَحُجَّ

اس میت کی طرف سے حج کرنا جس نے حج نہیں کیا

۲۶۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَتِ امْرَاَةُ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ الْجُهَنِيَّ اَنْ يَسْاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَيَجْزِئُ عَنْ اُمِّهَا اَنْ يَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّهَا دَيْنٌ فَقَضَتْهُ عَنْهَا لَمْ يَكُنْ يُجْزِئُ عَنْهَا فَلْتَحُجَّ عَنْ اُمِّهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ: کہ ایک عورت نے سنان بن سلمہ سے کہا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے اس نے حج نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں تو کافی ہو گا؟ تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیوں نہیں اگر اس کی والدہ پر قرض ہوتا اور وہ ادا کرتی تو کیا یہ کافی نہ ہوتا! اسے اپنی والدہ کی طرف سے حج کرنا چاہیے

۲۶۳۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُمِّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْ اُمِّكِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک عورت نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میری والدہ فوت ہو گئی اور اس نے حج نہیں کیا تھا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اپنی والدہ کی طرف سے حج کر لے

اَلْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہ رکھنے والے زندہ شخص کی طرف سے حج ادا کرنا

۲۶۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت نے مزدلفہ میں دسویں تاریخ کی صبح کو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِیْ شَیْخًا كَبِیْرًا لَا یَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۲۶۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

اَلْعُمْرَةُ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِیْ لَا یَسْتَطِیْعُ

۲۶۲۲ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ كَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَالظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْكَ وَاعْتَمِرْ۔

تَشْبِیْهُ قَضَاءِ الْحَجِّ بِقَضَاءِ الدَّیْنِ

۲۶۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ كَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ الرُّكُوْبَ اَدْرَكَتْهُ فَرِیْضَةُ اللّٰهِ فِی الْحَجِّ فَهَلْ یُجْزِیْ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ اَنْتَ اَكْبَرُ وَلَدِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ كَانَ عَلَیْهِ دَیْنٌ اَكُنْتَ تَقْضِیْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْهُ۔

۲۶۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ

میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ جل شانہٗ عزوجل نے اپنے بندوں پر فرض ہے فرمایا۔ جب کہ میرا والد ایک بوڑھا ضعیف ہے! جو اونٹ پر سوار نہیں ہو سکتا ہے کیا میں اس کی جانب سے حج ادا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسری روایت بھی اس طرح مروی ہے۔

طاقت نہ رکھنے والے شخص کی طرف سے عمرہ ادا کرنا

سیدنا حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد بوڑھا اور ضعیف ہے۔ وہ نہ تو حج کر سکتا ہے اور نہ ہی عمرہ اور نہ ہی اونٹ پر سوار ہو سکتا ہے! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کیجئے۔

حج کا ادا کرنا ایسے ہے جیسے قرض کا ادا کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنی خثعم کا ایک شخص بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا والد بہت بوڑھا اور ناتواں ضعیف ہے وہ سوار نہیں ہو سکتا اس پر اللہ جل شانہٗ کا فرض کیا ہوا حج ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے پوچھا کیا تو اس کا بڑا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں آپ نے پوچھا دیکھ اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا بے شک آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو تم اس کی طرف سے حج کرو۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری

عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَبِيْكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ تَقْضِيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ۔

والد فوت ہو گیا اور اس نے قرض دیا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے پوچھا دیکھو اگر تیرے والد پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے اس نے عرض کیا ہاں آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو کیونکہ اللہ کا قرض اہم ہے

۲۶۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبِيْ اَدْرَكَهُ اَجَلُهُ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَثْبُتُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَاِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيْتُ اَنْ يَمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ يُجْزِئُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میرے باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا اونٹ پر تھم نہیں سکتا اور اگر اس کو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں مر جائے کیا میں اس کی طرف سے حج کر دوں؟ آپ نے فرمایا تو دیکھ اگر اس پر قرض ہوتا تو ادا کرتا وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا پھر اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔

حَجُّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

۲۶۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ وَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی! تو حضور سرور کون صلے اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میرے والد پر اللہ جل شانہ کا اپنے بندوں پر فرض کیا ہوا حج آیا تو وہ بڑھا ضعیف تھا اور اونٹ پر بیٹھ نہ سکتا تھا: کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے

۲۶۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَوِيْ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی وہ ایک حسین عورت تھی تو حضور سرور کون صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جب میرے والد پر

فَأَخَذَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً حَسَنَةً وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ تَحْوَلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.

اللہ جل جلالہ کا اپنے بندوں پر فرض کیا ہوا حج آیا تو وہ بوڑھا ضعیف تھا اونٹ پر بیٹھ نہ سکتا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں آپ نے فرمایا ہاں اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے (الفاظ آگے پیچھے ہیں مگر ترجمہ سابق حدیث والا ہی ہے)

۲۴۴۱ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَإِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أُمِّكَ.

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سوار تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے آکر عرض کی کہ میری والدہ ضعیف اور بوڑھی ہے۔ اگر میں اسے اونٹ پر بٹھاؤں تو اکثر نہیں بیٹھ سکتی اور اگر اونٹ کے اوپر باندھ دوں تو ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں فوت نہ ہو جائے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو ادا کرتا؟ وہ بولا بے شک آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج ادا کرو

مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَحُجَّ عَنِ الرَّجُلِ أَكْبَرُ وَلَدِهِ

باپ کی طرف سے بڑا لڑکا حج کرے تو بہتر ہے

۲۴۴۲ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِ أَبِيكَ فَحُجَّ عَنْهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک شخص کو جو تو اپنے والد کا سب سے بڑا بیٹا ہے! لہٰذا اپنے والد کی طرف سے حج کرو

اَلْحَجُّ بِالصَّغِيرِ

چھوٹے لڑکے کو حج کرانا

۲۴۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت نے بچے کو اٹھا کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کا بھی حج ہو گا؟: آپ نے ارشاد فرمایا! ہاں اس کا ثواب تجھے ہو گا

۲۶۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا مِنْ هَوْدَجٍ وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت نے اونٹ میں سے اپنے بچے کو اٹھایا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تجھے ملے گا

۲۶۴۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لے کر حاضر خدمت ہوئی اور پوچھا کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تجھے ثواب ہوگا

۲۶۴۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ قَوْمًا قَالَ مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ قَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ فَأَخْرَجَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا مِنَ الْمِحَفَّةِ فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے لوٹے جب آپ مقام روحاء میں پہنچے جو مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے تو آپ کو وہاں پر کچھ لوگ ملے آپ نے دریافت فرمایا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم مسلمان ہیں پھر انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ لوگوں نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ سن کر ایک عورت نے ایک لڑکے کو کجاوے سے نکالا اور عرض کی کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اور تجھے ثواب ہوگا۔

۲۶۴۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي هَوْدَجِهَا مَعَهَا صَبِيٌّ فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت پر سے ہوا اور اس نے پردہ کر رکھا تھا۔ اس کے ساتھ ایک بچہ تھا۔ اس نے دریافت کیا کیا اس بچے کا بھی حج ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تجھے ہوگا!

اَلْوَقْتُ الَّذِیْ خَرَجَ فِیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے کب نکلے

۲۶۵۳ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ لَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰی اِذَا دَنَوْنَا یَعْنِیْ مِنْ مَکَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَکُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ اَنْ یَحِلَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں جب ذی قعدہ کے پانچ دن رہتے تھے تو ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے نکلے جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا جانور نہ رکھنے والوں کو طواف کرکے احرام کھولنے کا حکم فرمایا۔

نوٹ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کے پیش نظر حکم فرمایا کہ حج میں دیر تھی! اور حج سے فارغ ہونے تک احرام باندھے رکھنے میں لوگوں کو تکلیف ہوگی

اَلْمَوَاقِیْتُ

میقاتوں کا بیان

نوٹ: میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج و عمرہ کا قصد کرنے والے کو احرام باندھنا ضروری ہے

مدینہ منورہ والوں کا میقات

۲۶۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیُهِلُّ اَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَلَمْلَمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ منورہ میں رہنے والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ (جو مکہ مکرمہ سے دس منزل اور مدینہ منورہ سے چھ میل ہے) اہل شام (مکہ سے تین منزل دور مقام) جحفہ سے احرام باندھیں۔ اور اہل نجد (مکہ مکرمہ سے دو منزل کے فاصلے پر واقع مقام) قرن سے احرام باندھیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات سنی کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یمن والے یلملم (مکہ مکرمہ سے احرام باندھیں (جو مکہ سے دو منزل پر ہے)

مِیْقَاتُ اَهْلِ الشَّامِ

اہل شام کا میقات

۲۶۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِیْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ

النَّجْدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَحْفَظْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسجد میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں کس جگہ سے احرام باندھنے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ مدینہ منورہ والے ذوالحلیفہ کا میقات سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے احرام باندھیں اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں۔ راوی حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یمن والے لوگ یلملم سے احرام باندھیں لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد گرامی کو نہیں سنا۔

مِيقَاتُ أَهْلِ مِصْرَ

مصر والوں کا میقات

۲۶۵۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ منورہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام اور مصر والوں کے لیے جحفہ، عراق والوں کے لیے ذات عرق اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا۔

مِيقَاتُ أَهْلِ الْيَمَنِ

اہل یمن کا میقات

۲۶۵۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتَّى يَأْتِيَ ذٰلِكَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن، الململم کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے میقات ہیں جو یہاں رہتے ہوں یا جو افراد دوسرے مقاموں سے آئیں اور وہ لوگ جو مکہ مکرمہ کے نزدیک اور قریب قیام پذیر ہوں وہ جس جگہ سے بھی احرام باندھیں ان کا میقات وہی ہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والوں کا میقات مکہ مکرمہ ہے۔

مِيقَاتُ أَهْلِ نَجْدٍ

اہل نجد کا میقات

۲۶۵۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَذُكِرَ لِيْ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور اہل شام جحفہ سے، نجد والے قرن سے احرام باندھیں اور میں نے نہیں سنا لیکن لوگوں نے بیان کیا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل یمن مقام یلملم سے احرام باندھیں۔

مِيْقَاتُ اَهْلِ الْعِرَاقِ

اہل عراق کا میقات

۲۶۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے لوگوں کے لیے مقام ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا! اہل شام اور مصر والوں کے لیے جحفہ اور عراق والوں کے لیے ذات عرق، نجد والوں کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے مقام یلملم کو میقات مقرر فرمایا!

مَنْ كَانَ اَهْلُهُ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ

اندرون میقات رہنے والوں کا میقات

۲۶۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتَى عَلَيْهِنَّ مِمَّنْ سِوَاهُنَّ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ حَيْثُ بَدَاَ حَتّٰى يَبْلُغَ ذٰلِكَ اَهْلُ مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں رہنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن کہ ان والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا! اور ارشاد فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے میقات ہیں جو یہاں کے رہنے والے ہیں! اور دوسرے مقامات سے وہاں آئیں اور حج و عمرہ کا ارادہ کر کے آئیں اور جو ان کے ادھر رہتے ہوں وہیں سے قصد کریں وہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ والوں کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں حج کا احرام باندھیں!

۲۶۶۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، یمن والوں کے لیے یلملم نجد والوں کے لیے قرن کو میقات مقرر

وَلِمَنْ اَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔

فرمایا: جو لوگ یہاں قیام پذیر ہوں یا دوسرے مقامات سے یہاں آئیں لیکن ان کا ارادہ حج یا عمرہ کا ہو اور جو ان مقامات سے اندر کی طرف رہتے ہوں تو وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں یہاں تک کہ اہل مکہ مکہ سے احرام باندھیں۔

نوٹ: حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک حج اور عمرہ کے علاوہ اگر کسی دوسرے کام سے مکہ مکرمہ آئے تو اس کے لیے احرام باندھنا ضروری ہے۔

التَّعْرِيْسُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

مقام ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا

۲۷۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَيْدَاءَ وَصَلّٰى فِيْ مَسْجِدِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو مقام بیداء (ذوالحلیفہ) کے پاس ایک جگہ کو اپنا پڑاؤ بنایا اور وہاں کی مسجد میں نماز پڑھی۔

۲۷۶۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ وَهُوَ فِي الْمُعَرَّسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام معرس ذوالحلیفہ میں قیام فرمایا تھا یعنی اس جگہ جہاں سارا رات کو ٹھہرتے تھے آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک جگہ پر ہیں۔

۲۷۶۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَصَلّٰى بِهَا الْبَيْدَاءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وادی اور برابر والے میدان میں اونٹ بٹھایا جو ذوالحلیفہ میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بیداء میں نماز پڑھی۔

۲۷۶۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر مقام بیداء میں پڑھی اور فراغت کے بعد اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب بیداء کے ٹیلے پر چڑھے اور جب آپ نے نماز ظہر پڑھی تو تلبیہ بلند آواز سے فرمائی حج اور عمرے کے ساتھ۔

اَلْغُسْلُ لِلْاِهْلَالِ

احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا

۲۷۶۷ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّهَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ بِالْبَيْدَاءِ اَوْ ذَكَرَ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے بیداء کے مقام پر آپ کے بطن مبارک سے محمد بن ابی بکر تولد ہوئے

أَبُو بَكْرٍ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لْتُهِلَّ۔

جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس امر کی اطلاع حضور سرکار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دی! آپ نے ارشاد فرمایا: ان سے کہیے کہ وہ غسل کریں اور بعد ازاں لبیک پکاریں! کیونکہ حیض یا نفاس سے احرام میں حرکت، طواف میں توقف کے بغیر تمام ارکان حج ادا کیے جائیں! جب تک کہ پاک نہ ہو

۲۶۶۷ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةُ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے ارادے سے نکلے آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں! جب یہ حضرات ذوالحلیفہ پہنچے تو حضرت اسماء نے محمد بن ابوبکر کو جنم دیا! یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا! آپ نے فرمایا ان سے کہیے کہ وہ غسل کریں! پھر حج کا احرام باندھیں اور حج کے ارکان دوسرے حاجی ادا کریں وہ بھی کریں۔ مگر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کریں

غُسْلُ الْمُحْرِمِ

محرم کا غسل

۲۶۶۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا الْأَبْوَاءَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَ

بیان حضرت عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ابواء اور مدینہ کے درمیان واقع ابواء پر جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا! ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ جو شخص احرام باندھ چکا ہو وہ اپنا سر دھوئے اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا نہ دھوئے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا میں حاضر خدمت ہوا آپ کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان میں غسل فرما رہے تھے اوپر سے کپڑا تانا ہوا تھا میں نے سلام عرض کرنے کے بعد کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کے پاس یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے۔ کہ

حَتّٰى بَدَا أَيْ بَدَا رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جب احرام باندھا تو آپ اپنا سر مبارک کس طرح دھوتے؟ انہوں نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر سر سے ہٹایا یہاں تک سر کھل گیا؛ بعد ازاں آپ نے پانی ڈالنے والے ایک شخص سے پانی ڈالنے کا حکم فرمایا۔ پھر اپنا سر مبارک اپنے دونوں ہاتھوں سے لا، اپنے دونوں دست مبارک آگے لائے اور پیچھے لے گئے اور فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے

اَلنَّهْيُ عَنِ الثِّيَابِ الْمَصْبُوغَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ فِي الْاِحْرَامِ

احرام میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

۲۶۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران (ایک خوشبودار گھاس) اور ورس (ایک رنگ) سے کپڑے پہننے سے منع فرمایا!

۲۶۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کیسے کپڑے پہنے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ قمیص، ٹوپی اور پائجامہ اور عمامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا جسے ورس یا زعفران میں رنگا گیا ہو اور نہ ہی موزے پہنے مگر جن کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے کر لیں۔

اَلْجُبَّةُ فِي الْاِحْرَامِ

احرام میں جبہ پہننا

۲۶۲۳ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ لَيْتَنِي أَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَأَتَاهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ تَعَالَ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْقُبَّةَ فَإِذَا رَجُلٌ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٍ بِطِيبٍ فَقَالَ

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ انہوں نے کہا کاش میں دیکھتا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے! ایک دفعہ ہم مقام جعرانہ میں تھے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ گاہ میں تھے اسی دوران حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی مجھے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا کہ آؤ میں نے سر دوسرے میں ڈالا ایک شخص احرام باندھے ہوئے زیادہ

يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ إِذَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُطُّ لِذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي آنِفًا فَأُتِيَ بِالرَّجُلِ فَقَالَ أَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَأَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ أَحْدَاثٍ إِحْدَاثًا - قَالَ [illegible] مَوْتِ نَوْحٍ بْنِ حَبِيبٍ وَلَا أَحْفَظُهُ عَنْ أَحَدٍ غَيْرِهِ وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ

جبہ پہنے ہوئے تھا اور جو خوشبو لگائے ہوئے تھا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ایسے شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جس شخص نے جبہ پہنے ہوئے احرام باندھا ہو اور آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی آپ اسطرح آواز نکال رہے تھے جیسے سویا ہوا انسان خراٹے بھرتا ہے اتنے میں فرمایا وحی ختم ہو گئی آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی ابھی مجھ سے دریافت کیا تھا لوگ اسے لے کر حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا جبہ کو اتار دے اور خوشبو والے کپڑے کو تین مرتبہ دھو ڈال اور عمرے سے احرام باندھ

جناب ابو عبدالرحمٰن نسائی فرماتے ہیں نوح بن حبیب کے سوا کسی شخص نے نقل نہیں کیا اور میں اسے محفوظ نہیں سمجھتا واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْقَمِيصِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو قمیص پہننے کی ممانعت

۲۶۷۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ۔

۲۶۷۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے ارشاد فرمایا محرم کرتہ پہنے نہ عمامہ نہ ٹوپی نہ موزے مگر جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہنے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے اور وہ کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں شلوار پہننے کی ممانعت

۲۶۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْمُحَفَّزَ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ لِأَحَدِكُمْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ۔

۲۶۷۔ سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم احرام میں کون سے کپڑے پہنیں آپ نے ارشاد فرمایا کرتہ نہ پہنو اور عمامے دوسری مرتبہ فرمایا کہ کرتے، عمامے اور پائجامے اور موزے نہ پہنو ہاں اگر کسی شخص کے پاس جوتی نہ ہو تو وہ موزوں کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے

اَلرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ

۲۶۶۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ لَا سَرَاوِيلَ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ لِلْمُحْرِمِ۔

۲۶۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَا يَجِدُ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ

اَلنَّهْيُ عَنْ أَنْ تَنْتَقِبَ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ

۲۶۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ۔

اَلنَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْبَرَانِسِ فِي الْإِحْرَامِ

۲۶۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا

جلد ثانی

اور نہ ہی وہ کپڑا جس میں ورس اور زعفران لگا ہوا ہو

اگر کسی شخص کے پاس تہ بند نہ ہو تو وہ پائجامہ پہن لے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے پائجامہ اس شخص کے لیے ہے جس کو تہ بند نہ ملے اور موزے اس شخص کے واسطے ہیں جسے احرام میں جوتی نہ ملے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تہ بند نہ ملے وہ پائجامہ پہنے اور جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ احرام میں موزے پہن لے

جو عورت احرام باندھے وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کون سے کپڑے احرام میں پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کرتے، پائجامے، عمامے، ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنو۔ اگر کسی شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور وہ انہیں ٹخنوں سے نیچا کر لے اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو اور جس عورت نے احرام باندھا ہوا ہو وہ نہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے

احرام میں ٹوپی کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کون سے کپڑے احرام میں پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کرتے، پائجامے، عمامے

الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَالْوَرْسُ۔

ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنو! اگر کسی شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ انہیں پہن لے اور وہ انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو اور جس عورت نے احرام باندھا ہو وہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے!

۲۶۸۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ احرام میں کون سے کپڑے پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کرتے، پائجامے، عمامے، ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنو! اگر کسی شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ انہیں پہن لے اور وہ انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے! اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو اور جس عورت نے احرام باندھا ہو وہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے!

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْعَمَائِمِ فِي الْإِحْرَامِ

حالت احرام میں عمامہ باندھنے کی ممانعت

۲۶۸۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا تَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدَ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَمَا دُونَ الْكَعْبَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم احرام میں کیا پہنیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کرتہ، عمامہ، پائجامہ، ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنو مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو انہیں ٹخنوں سے نیچا کرلے!

۲۶۹۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا تَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْتَ قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ نِعَالٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ نِعَالٌ فَخُفَّيْنِ دُونَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ أَوْ مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم احرام میں کیا پہنیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کرتہ، عمامہ، پائجامہ، ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنو مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو موزے ٹخنوں سے نیچا کرلے

وہ کپڑا جو ورس یا زعفران لگا ہوا ہو

اَلنَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْاِحْرَامِ

احرام میں موزے پہننے کی ممانعت

۲۶۸۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوْا فِي الْاِحْرَامِ الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: کرتہ، عمامہ، پاجامہ، ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنے مگر جوتیاں نہ ملیں تو انہیں ٹخنوں سے نیچے کر لے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْاِحْرَامِ لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ

جس شخص کو جوتیاں نہ ملیں اسے موزے پہننے کی اجازت

۲۶۸۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو تہہ بند نہ ملے تو وہ پاجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ملیں تو وہ موزے پہنے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے۔

قَطْعُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

موزوں کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرنا

۲۶۸۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب محرم کو جوتی نہ ملے تو وہ موزے پہن لے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمَةُ الْقُفَّازَيْنِ

احرام باندھنے والی عورت دستانے نہ پہنے

۲۶۸۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں احرام میں کیسے کپڑے پہننے کا حکم دیتے ہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

قمیص پاجامے اور موزے مت پہنو مگر جس شخص کے جوتے نہ ہوں تو وہ ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لے

وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا تَلْبَسُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ۔

پہن لے اور ایسا کپڑا نہ پہنے جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا ہو اور احرام والی عورت نہ نقاب اوڑھے اور نہ ہی دستانے پہنے۔

اَلتَّلْبِيدُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

احرام کے وقت ان بالوں کو جمالینا

۲۶۸۵ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے خدمت سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ان سب نے احرام کھول ڈالا ہے حالانکہ آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا! آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے بالوں کو جما لیا اور قربانی کی تقلید کی! جب تک میں حج نہ کروں میں احرام نہ کھولوں گا۔

نوٹ: تقلید (قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالنا) ہدی (قربانی) کی تقلید ہے کہ اس کے گلے میں ہار ڈال دیتے ہیں: یہ کہ اس امر کی پہچان ہو کہ یہ ہدی کا جانور ہے! اور یہ جانور ذبح ہونے کے لیے جاتا ہے! اور اس سے کوئی شخص تعرض نہ کرے!

۲۶۸۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا أَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا! آپ لبیک پکارتے اور آپ نے بالوں کو جما لیا تھا!

اِبَاحَةُ الطِّيبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا مباح ہے

۲۶۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَعِنْدَ إِحْلَالِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے اور کھولتے وقت میں نے اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی!

۲۶۸۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ احرام سے پہلے میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام کے لیے اور احرام کھولتے وقت طواف سے قبل خوشبو لگائی!

۲۶۸۹

۲۶۹۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ بَعْدَمَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تو میں نے اس سے پہلے اور احرام کھولتے وقت جب آپ جمرہ عقبیٰ کی رمی سے فارغ ہوئے تو آپ کو طواف سے قبل خوشبو لگائی۔

فورٹ ہے جہاں لکریاں اترتے ہیں یہ مقام ہیں اور ان سے ایک عمرہ عقبہ بھی ہے۔

۲۶۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِهْلَالِهِ وَطَيَّبْتُهُ لِإِحْرَامِهِ طَيِّبًا لَا يُشْبِهُ طِيبَكُمْ هٰذَا يَعْنِي لَيْسَ لَهُ بَقَاءٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے اور کھولتے وقت خوشبو لگاتی! مگر وہ تمہاری خوشبو کی طرح خوشبو دار نہ تھی بلکہ بہت جلد زائل ہو جاتی تھی

۲۶۹۲ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيبِ عِنْدَ حَرَمِهِ وَحِلِّهِ۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا آپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سی خوشبو لگائی آپ نے فرمایا! احرام باندھتے اور کھولتے وقت عمدہ خوشبو

۲۶۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھتے اور کھولتے وقت آپ کو عمدہ حسین خوشبو لگائی!

۲۶۹۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ لِحُرْمِهِ وَلِحِلِّهِ وَحِينَ يُرِيدُ أَنْ يَزُورَ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے، کھولتے اور طواف کا ارادہ فرماتے تو میں آپ کو بہترین خوشبو لگاتی!

۲۶۹۵ عَنْ عَائِشَةَ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے قبل اور دسویں ذوالحجہ کو طواف سے قبل خوشبو لگائی جس میں مشک تھی!

۲۶۹۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَبِيصُ الطِّيبِ الْمِسْكِ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ گویا کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں بہار خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں احمد بن نصر کی روایت میں ہے گویا میں مشک کی خوشبو کی چمک کو آپ کے سر مبارک میں اب بھی دیکھ رہی ہوں!

۲۶۹۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ يُرَى وَبِيصُ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی!

مَوْضِعُ الطِّيْبِ

۲۶۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۲۶۹۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي أُصُولِ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۲۷۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۲۷۰۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۲۷۰۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ۔

۲۷۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ادَّهَنَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُهُ حَتَّى أَرَى وَبِيصَهُ فِي مَفَارِقِهِ وَلِحْيَتِهِ

۲۷۰۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا كُنْتُ أَجِدُ مِنَ الطِّيبِ حَتَّى أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِهِ وَلِحْيَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ

خوشبو کا مقام

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ گویا میں دیکھ رہی ہوں یا میں نے دیکھی خوشبو کی چمک حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی جڑوں میں یا ماتھوں میں اور آپ حالت احرام میں بلند آواز سے تلبیہ پکارتے تھے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب احرام کا ارادہ فرماتے۔ تو آپ خوشبودار عطر لگاتے! حتیٰ کہ میں اس کی چمک آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں دیکھتی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے جو عمدہ ترین خوشبو ملتی میں وہی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو لگاتی! یہاں تک کہ احرام باندھنے سے قبل میں آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں اس کی چمک دیکھتی

۲۷۰۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

۲۷۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

۲۷۱۰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَقَالَ لَأَنْ أَطْلَى بِالْقَطِرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كُرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ يَنْضَخُ طِيبًا۔

۲۷۱۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

اَلزَّعْفَرَانُ لِلْمُحْرِمِ

۲۷۱۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

آٹھ لوسیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے تین دن کے بعد بھی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبو کی چمک دیکھی۔

آٹھ لوسیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے تین دن کے بعد بھی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبو کی چمک دیکھی۔

محمد بن المنتشر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں قطران مل لوں تو یہ خوشبو لگانے سے بہتر ہے! میں نے یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عبدالرحمن پر رحم فرمائے (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما پر کہ آپ بھول گئے ہیں خود حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی! آپ ساری عورتوں کے پاس سے ہو کر واپس تشریف لاتے پھر صبح ہوتی اور خوشبو آپ سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی اور آپ صبح کے وقت احرام باندھتے)

محمد بن المنتشر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں قطران مل لوں تو یہ خوشبو لگانے سے بہتر ہے! میں نے یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عبدالرحمن پر رحم فرمائے (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما پر کہ آپ بھول گئے ہیں خود حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی! آپ ساری عورتوں کے پاس سے ہو کر واپس تشریف لاتے پھر صبح ہوتی اور خوشبو آپ سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی اور آپ صبح کے وقت احرام باندھتے)

محرم کا زعفران لگانا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

۲۶۱۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ۔

۲۶۱۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ۔

الْخَلُوقُ لِلْمُحْرِمِ

۲۶۱۲ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوقٍ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمَا أَصْنَعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ۔

۲۶۱۳ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ۔

الْكُحْلُ لِلْمُحْرِمِ

۲۶۱۴ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (احرام میں) زعفران لگانے سے منع فرمایا!

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (احرام میں) زعفران لگانے سے منع فرمایا!

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (احرام میں) زعفران لگانے سے منع فرمایا!

اگر محرم کو خوشبو لگی ہوئی ہو تو کیا کرے

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے احرام باندھا ہوا تھا! لیکن وہ سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھا! اور خوشبو لگائے ہوئے تھا! اس شخص نے پوچھا کہ میں نے عمرے کی نیت کی ہے لہٰذا اب کیا کروں! آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تم حج میں کرتے ہو وہ عمرے میں بھی کرو (یعنی عمرے کے احرام میں بھی ان چیزوں سے بچو جن سے حج میں بچتے ہو)

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا! اور آپ مقام جعرانہ میں تھے وہ جبہ پہنے ہوئے تھا! اور اس کی داڑھی اور سر زعفران سے زرد تھا! اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عمرے کا احرام باندھا اور میری حالت کو تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں! آپ نے فرمایا! جبہ اتار دو اور زردی دھو ڈالو اور جو کچھ حج میں کرتے ہو اسی عمرے میں بھی کرو

محرم شخص کا سرمہ لگانا کیسا ہے

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَحْرِمِ إِذَا اشْتَكَى رَأْسَهُ وَعَيْنَيْهِ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِحِنَّاءٍ۔

نوٹ: اس سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

اَلْكَرَاهِيَةُ فِي الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ لِلْمُحْرِمِ

۱۷۱۵ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ هَدْيًا وَإِذَا فَاطِمَةُ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مُحَرِّشًا أَسْتَفْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ وَقَالَ أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ صَدَقَتْ أَنَا أَمَرْتُهَا۔

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر کسی کے سر یا آنکھ میں تکلیف ہو تو وہ دوا لگا سکتا ہے۔

محرم کا رنگین کپڑے پہننا مکروہ ہے

جناب حضرت امام جعفر صادق رحمہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے والد امام محمد باقر سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آئے اور ان سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا! انہوں نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے اگر اب پیش آنے والا واقعہ اس سے قبل پیش آجاتا میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا! اور عمرہ کر دیتا (یعنی حج کو بدل کر عمرہ کر دیتا اور طواف و سعی کرنے کے بعد احرام کھول ڈالتا! اب بھی جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے! اور حج کو عمرہ کر دے! بعد ازاں ایام حج میں حج کا احرام باندھے! اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہدی لے کر یمن سے تشریف لائے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی لے کر گئے تھے! اچانک حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس امر کی اطلاع کے لیے حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھئے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگایا اور فرماتی ہیں کہ مجھے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا ہے آپ نے فرمایا، انہوں نے سچ کہا: (تین دفعہ) میں نے انہیں حکم فرمایا

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ محرم کو رنگین کپڑے پہننا منع ہے۔ اگر نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیوں اطلاع کرنے تشریف لے جاتے! بعض علماء کے نزدیک وہ رنگ منع ہے جس میں خوشبو ہو

تَخْمِيرُ الْمُحْرِمِ وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ

محرم کا سر اور منہ ڈھانپنا درست نہیں

۲۷۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَيُكَفَّنُ فِي ثَوْبَيْنِ غَيْرِ رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص اپنے اونٹ پر سے گرا اور اونٹ نے اسے مار ڈالا تب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو اس کا سر اور منہ باہر رکھو! وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا!

نوٹ: آپ نے اس کا سر اور منہ کھول کر دفن کرنے کا حکم فرمایا کیونکہ متوفی حالت احرام میں تھا اصل الی الحق ہوتے

۲۷۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثِيَابِهِ وَلَا تُخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ ایک شخص فوت ہو گیا تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے اپنے انہی کپڑوں کا کفن دو اور اس کا منہ اور سر نہ چھپاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتے ہوئے اٹھے گا

اَلْإِفْرَادُ

افراد کا بیان

افراد کا مطلب ہے صرف حج کی نیت سے احرام باندھنا۔ اگر حج اور عمرے دونوں کی نیت ایک ساتھ کی جائے تو وہ قران ہے اور اگر صرف عمرے کی نیت سے احرام باندھے پھر مکہ مکرمہ جا کر عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دے اور حج کے ایام میں حج کرے تو وہ تمتع ہے

۲۷۱۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا

۲۷۱۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم! نے لبیک پکاری

۲۷۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهَلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ۔

۲۷۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ۔

اَلْقِرَانُ

۲۷۲۲ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ اَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيْصًا عَلَى الْجِهَادِ فَوَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِيْ يُقَالُ لَهُ هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَاَنَا حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَاِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ هُرَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ يَا هٰنَاهْ اِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ وَمَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَقَالَ

ہو گیا ہے۔ ذی الحجہ کے چاند پر ہم حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا جی چاہے وہ حج کا احرام باندھے اور جس شخص کا جی چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے۔

۲۷۲۱ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور آپ محض حج کے لیے ہی عازم سفر تھے۔

قران کا بیان

۲۷۲۲ سیدنا حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبی بن معبد نے بتایا کہ میں ایک دیہاتی نصرانی تھا پس میں مسلمان ہو گیا اور مجھے جہاد کی بہت خواہش تھی! لیکن مجھ پر حج اور عمرہ فرض ہو گئے! میں اپنے قبیلہ کے ایک شخص کے پاس آیا اور اس کا نام ہریم بن عبداللہ تھا کے پاس آیا! میں نے اس سے دریافت کیا! اس نے کہا دونوں ایک ساتھ کرو! اور جو قربانی کا جانور ہو سکے ذبح کیجیے! میں نے دونوں کا احرام اکٹھا باندھا (یعنی قران کیا) جب ہم مقام عذیب میں پہنچے تو وہاں ہم سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان سے ملے! میں ان دونوں کے ساتھ بیک بیک پکارتا تھا! (یعنی بیک بعمرۃ وحجۃ کہتا تھا) ایک نے دوسرے شخص سے کہا کہ یہ اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں رکھتے! یہ سن کر میں جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا! اور عرض کیا! اے امیر المومنین میں مسلمان ہوا اور مجھے جہاد کا بڑا شوق تھا! لیکن جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ مجھ پر حج اور عمرہ فرض ہیں! میں ہریم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا! اور ان سے کہا کہ اے فلاں! مجھ پر حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں! آپ نے فرمایا! دونوں کو بیک وقت کر لیجیے! اور جو قربانی میسر ہو اسے ذبح کر دیں! میں نے دونوں کا احرام باندھا جب میں مقام عذیب پر پہنچا تو وہاں پر

عُمَرَ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

میری ملاقات سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان سے ہوئی ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص کو اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بتائی گئی۔

۲۷۲۳ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ أَتَانَا الصُّبَيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَخَصَمْتُ عَلَيْهِ الْبُغْمَةَ إِلَّا أَنَّهُ يَاصَنَا۔

شقیق سے روایت ہے کہ ہمیں صبی نے خبر دی پھر اسی طرح بیان کیا کہا کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے قصہ بیان کیا یا صناء کہا؟

نوٹ: سنت وہی قرآن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور جو کچھ تو نے کیا ہے وہ بہتر ہے!

۲۷۲۴ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهُ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُو وَائِلٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ فَقَبِلَ فِي أَوَّلِ مَا حَجَّ فَلَبَّى بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ جَمِيعًا فَهُوَ كَذَلِكَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَمَرَّ عَلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لَأَنْتَ أَضَلُّ مِنْ جَمَلِكَ هَذَا قَالَ الصُّبَيُّ فَلَمْ يَزَلْ فِي نَفْسِي حَتَّى لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَقِيقٌ فَكُنْتُ أَخْتَلِفُ أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ إِلَى الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهُ فَلَقَدْ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ عِشْرِينَ أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ۔

ایک عراقی شخص جنہیں شقیق بن سلمہ ابو وائل کہا جاتا ہے روایت فرماتے ہیں کہ صبی بن معبد نامی ایک شخص جس کا تعلق بنی تغلب سے تھا نصرانیت سے اسلام میں داخل ہوا تو سب سے پہلا حج جو اس نے کیا اس میں حج و عمرہ دونوں کے لئے اکٹھا تلبیہ کہا یہاں تک سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان یہاں کا گزر ہوا تو ان میں سے ایک نے صبی کو کہا کہ تم تو اپنے اونٹ سے زیادہ بے عقل ہو کسی کہنے پر یہ بات میرے دل میں رہی حتی کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے تذکرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بے شک تجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی ہدایت کی گئی شقیق نے کہا کہ میں اور مسروق بن اجدع کبھی کبھار صبی بن معبد کے پاس جایا کرتے تھے ہم اور مسروق بن اجدع کئی بار ان کے پاس گئے۔

۲۷۲۵ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِيًّا يُلَبِّي بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ فَقَالَ أَلَمْ تَكُنْ تَنْهَى عَنْ هَذَا قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمْ أَدَعْ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ۔

مروان بن حکم سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عمرہ اور حج کی اکٹھی لبیک کہتے ہوئے سنا یعنی قران کیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم اس سے منع نہیں کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک لیکن میں نے سنا ہے کہ میں نے حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ میں ایک ساتھ لبیک

کرتے ہمارے سامنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قول:
کو تمہاری بات کے سامنے نہیں چھوڑ سکتا

نوٹ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین میں سے ہیں اور آپ اس وقت امیر المومنین تھے ان کی اطاعت کرنے اور ان کے طریقے پر چلنے کا حکم خود حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے مگر چونکہ قرآن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی اور جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے اعلیٰ اور بھول کر اس سے منع فرمایا لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان کے ارشاد پر عمل نہ کیا اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کیا۔ تاہم اجتہادی

۲۸۲۶ عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ عُثْمَانَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ اَتَفْعَلُهَا وَاَنَا اَنْهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَمْ اَكُنْ لَاَدَعَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ۔

مروان سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع اور قران سے منع فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لبیک بحجۃ وعمرۃ یعنی اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حج اور عمرہ سے ایک ساتھ حاضر ہوتا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بتایا آپ ایسے کرتے ہیں اور میں اس سے منع کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو کسی عام شخص کے قول کے مقابلے میں چھوڑنے کے لیے تیار نہیں

۲۸۲۷ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے خبر دی، کہا ہمیں نضر نے اطلاع دی شعبہ سے پھر انہیں اسناد سے اس طرح بیان کیا۔

۲۸۲۸ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ اَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِكَ قَالَ فَاِنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ وَلٰكِنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ جب حضور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنایا: تو میں آپ کے ساتھ تھا: حضرت علی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضور نے پوچھا کہ تم نے کس چیز کے لیے احرام باندھا ہے میں نے کہا میں نے احرام کی نیت کی ہے: جیسی حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے! آپ نے ارشاد فرمایا میں تو قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور قران کیا ہے راوی کہتا ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اگر مجھے پہلے یہ اندازہ ہوتا کہ احرام کے دن تم پر کیا کچھ گزرے گا تو میں نے احرام نہ کھولا ہوتا جس طرح تم نے کھولا ہے میں بھی تمہاری طرح ہدی ساتھ نہ لاتا اور تمہاری طرح تمتع کرتا: لیکن میں ہدی ساتھ لایا ہوں اور میں نے قران کیا ہے جب تک مجھ سے قربانی نہ ہو جائے میں احرام نہیں کھول سکتا)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ تُوُفِّيَ قَبْلَ اَنْ يَنْهٰى عَنْهَا وَقَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ الْقُرْاٰنُ بِتَحْرِيْمِهٖ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو جمع کیا بعد ازاں آپ کا وصال شریف ہوا آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا اور نہ ہی قرآن حکیم میں اس کی حرمت نازل ہوئی

عَنْ عِمْرَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْهِمَا رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ مَا شَاءَ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ایک ساتھ کیا اور قرآن مجید میں اس کا حکم نازل نہ ہوا تھا اور نہ ہی حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا لیکن ایک شخص نے اپنی عقل اور مرضی سے اس میں کچھ کہا!

نوٹ: ایک شخص سے مروی جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں: آپ قران یا تمتع سے منع فرماتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح منع فرماتے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کے منع کرنے کی طرف توجہ نہیں دی اور ایک قول کے مطابق آپ نے اپنے اس قول سے رجوع فرمایا: جیسے اوپر عرض کیا گیا جیسے پہلے حدیث شریف گزر چکی کہ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبی بن معبد کو قران سنت فرمایا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا

عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ بِهِمَا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ لبیک پکارتے تھے:

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ جَمِيْعًا فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ يُلَبِّيْ بِالْحَجِّ وَحْدَهٗ فَلَقِيْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُهٗ يَقُوْلُ اِبْنُ عُمَرَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَنَا اِلَّا صِبْيَانًا

سیدنا حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ لبیک ارشاد فرماتے تھے میں نے یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کے ساتھ لبیک ارشاد فرمائی ہے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا مَعًا۔

اَلتَّمَتُّعُ

تمتع کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ فَصَلَّى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تمتع کیا یعنی پہلے آپ نے عمرہ کیا اس کے بعد حج فرمایا، لیکن آپ نے ہدی (قربانی ارسال فرمائی) بلکہ اسے مقام ذوالحلیفہ کی طرف اپنے ساتھ لے گئے، حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا لیکن جن اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے گئے اور جن نہیں لے گئے، جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور لایا ہے، وہ جب تک حج نہ کرے، احرام نہ کھولے، اور جو شخص قربانی کا جانور نہیں لایا وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے، صفا اور مروہ کی سعی کرے، بال منڈوائے اور احرام کھول ڈالے، پھر ازاں بعد حج کا احرام باندھے اور قربانی کرے اور جو شخص قربانی کا جانور نہ پا سکے وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات اپنے گھر میں پہنچ کر رکھے، جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے سب سے پہلے طواف فرمایا اور حجر اسود کو بوسہ دیا، ... آپ دوڑ کر پہلے تین چکروں میں رمل کرتے ہوئے اور سینہ تان کر تیز چال سے چلے اور باقی چار چکروں میں عام چال سے چلے، جب طواف سے فارغ ہو گئے تو مقام ابراہیم کے نزدیک دو رکعتیں ادا کیں، ازاں بعد سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہو کر صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے، اور اسی چیز کو استعمال نہ کیا جس کا استعمال احرام میں درست اور جائز ہے نہیں، یعنی: احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ آپ نے حج ادا فرمایا اور یوم النحر

سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسے ارشاد فرماتے ہیں! آپ نے فرمایا کہ تم تو میں بچہ سمجھتے ہو، میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا لبیک عمرۃ وحجاً یعنی آپ ایک عمرہ و حج ایک ساتھ ارشاد فرماتے۔

هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔

دسویں ذوالحجہ کو قربانی کا جانور ذبح کیا اور آپ منیٰ سے واپس مکہ مکرمہ تشریف لائے بیت اللہ کا طواف کیا بعد ازاں جن سے احرام میں پرہیز کرتے ہیں آپ نے وہ سب چیزیں حلال کر لیں (یعنی خوشبو اور صحبت وغیرہ) اور جو لوگ اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے کر گئے تھے انہوں نے ایسے ہی کیا جیسے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔

۱۲۶۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَهَى عُثْمَانُ التَّمَتُّعَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوا فَلَبَّى عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ قَالَ بَلَى قَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلَى۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا جب ہم راستے میں تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع کرنے سے منع فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہاں تشریف لے جائیں! تب تم چلنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے لبیک کہتے ہوئے تمتع کیا! حضرت عثمان نے انہیں منع نہیں فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ تمتع سے منع فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع فرمایا! انہوں نے کہا ہاں!

۱۲۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللّٰهِ قَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ الضَّحَّاكُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ۔

سیدنا حضرت محمد بن عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہا کو اس سال جس سال معاویہ بن سفیان نے حج کیا یہ ارشاد فرماتے سنا آپ تمتع کا ذکر فرماتے تھے (یعنی عمرے کے بعد حج کرنے کا) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ وہ شخص کرے گا جسے اللہ کا حکم معلوم نہیں! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میرے بھتیجے تم نے اچھا نہیں کہا! ضحاک نے فرمایا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تمتع سے منع فرماتے تھے! سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہم نے بھی حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا

۲۷۲۸ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ حَتَّى لَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُوا بِالْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوسُهُمْ

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ تمتع کا فتویٰ دیتے تھے ایک شخص نے کہا ذرا ٹھہریے اس لیے کہ آپ کو معلوم نہیں امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے نیا حکم تمہارے بعد کا نسک میں جاری کیا ہے جب تک تم ان سے نہ ملو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری آپ سے ملاقات ہوئی اور ان سے میں نے دریافت کیا انہوں نے بتایا! کہ مجھے معلوم ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمتع کیا ہے لیکن مجھے برا معلوم ہوا کہ لوگ رات کو ایک درخت اراک کے نیچے اپنی عورتوں کے ساتھ رہیں اور صبح کے وقت حج کرنے جائیں اس حال میں کہ (غسل جنابت کرنے) ان کے سروں سے پانی ٹپک رہا ہو

۲۷۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ وَإِنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَقَدْ فَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا خدا کی قسم میں تمہیں تمتع سے منع کرتا ہوں حالانکہ تمتع اللہ کی کتاب میں موجود ہے اور خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ یعنی عمرہ اور حج

۲۷۳۰ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَعَلِمْتَ أَنِّي قَدْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ لَا يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا مُعَاوِيَةُ يَنْهَى النَّاسَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت طاؤس رحمہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے مروہ کے قریب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی حجامت بنائی انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ کہیں کہ جناب معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو تمتع سے منع فرماتے ہیں حالانکہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے خود تمتع کیا ہے

نوٹ: سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ دلیل بھول چوک پر مبنی ہے کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع فرمایا تھا لیکن آپ قربانی اپنے ہمراہ لائے، یہی وجہ ہے کہ آپ عمرہ کے احرام کو کھولا اور بال قدرے کٹائے لیکن وہ لوگ جو قربانی ساتھ نہ لائے تھے انہیں آپ نے احرام کھولنے کا حکم صادر فرمایا اور ارشاد فرمایا اگر مجھے اس سے قبل یہ معاملہ ہوتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا، جیسے کہ بعض دوسری روایات میں ہے

۲۷۳۱ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا بطحاء کے مقام پر آپ نے پوچھا تم نے کس کا احرام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْتَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ وَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَائْتَمُّوا بِهِ فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ۔

بعد ازاں میں نے عرض کیا جس چیز کا آپ نے احرام باندھا آپ نے پوچھا کیا آپ قربانی کا جانور ساتھ لائے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا: طواف کیجئے اور صفا و مروہ پر دوڑ لیجئے! بعد ازاں احرام کھول دو میں نے طواف کیا اور صفا و مروہ پر دوڑا بعد ازاں میں اپنے قبیلے کی ایک عورت کے پاس آیا! اس نے میرے سر میں کنگھی کی میرا سر دھویا! میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت تک لوگوں کو ایسے ہی حکم دیتا رہا! بعد ازاں ایک دفعہ میں موسم حج میں تھا اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے حج کے متعلق نیا حکم صادر فرمایا ہے! میں نے کہا اے لوگو! تم میں سے جس شخص کو میں نے کچھ حکم دیا ہو وہ توقف کرے کیونکہ امیر المومنین تشریف لا رہے ہیں جب وہ آئے تو میں نے پوچھا اے امیر المومنین آپ نے کونسا نیا حکم ارشاد فرمایا ہے جو حج کے متعلق ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ کی کتاب پر عمل کرو اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے کہ تم حج اور عمرے کو اللہ جل شانہ کے لیے پورا کرو! اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرو کیونکہ ہمارے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہیں فرمایا اس وقت تک احرام نہیں کھولا!

نوٹ، مگر ان دو ارشادات سے تمتع کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ خود اللہ جل شانہ کی کتاب میں ہے فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدى اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم قربانی کے جانور کے ساتھ لیجانے کی وجہ سے احرام نہیں کھولا لیکن آپ نے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احرام کھولنے کا حکم صادر فرمایا!

۲۷۴۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ قَالَ فِيهَا قَائِلٌ بِرَأْيِهِ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کی معیت میں تمتع کیا لیکن ایک صاحب نے اپنی رائے سے اس کے متعلق کچھ فرمایا

نوٹ، یعنی اس کا طرح عمل ضروری نہیں اور وہ شخص سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے۔

تَرْكُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْإِهْلَالِ

۲۷۴۲ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ حِجَجٍ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فِي هَذَا الْعَامِ فَنَزَلَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ۔

۲۷۴۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ أَحِضْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْمُحْرِمُ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ۔

احرام کے وقت حج یا عمرے کا نام نہ لینا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد بزرگوار امام محمد باقر سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، احوال سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نو سال تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے، دسویں سال بعد ازاں لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج پر تشریف لے جائیں گے، تو بہت سے لوگ مدینہ منورہ میں اس ارادہ سے آئے کہ ارکان حج میں آپ کی اتباع اور اطاعت کریں گے جب ماہ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے تو آپ تشریف لے گئے، احرام بھی آپ کے ساتھ گئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری موجودگی میں قرآن مجید نازل ہوا، آپ قرآن کا سلوب سمجھتے تھے ہم وہی کرتے جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کرتے، اور جب ہم نکلے تو ہم حج کے ارادہ اور نیت سے نکلے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حج کرنے کی نیت سے نکلے جب ہم سرف مکہ مکرمہ سے چھ میل کے فاصلے پر تھا سرف پہنچے تو مجھے حیض آگیا، حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا شاید تمہیں حیض آگیا، میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے ارشاد فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ جل شانہ نے بنات آدم کے لیے لکھ دی ہے، تم احرام والوں کی طرح سب کام کرو مگر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو، جب تک کہ اچھی طرح پاک نہ ہو جاؤ

اَلْحَجُّ بِغَيْرِ النِّيَّةِ يَقْصِدُهُ الْمُحْرِمُ

دوسرے شخص کی نیت پر احرام حج باندھنا

۲۷۲۵ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَقْبَلْتُ مِنَ الْيَمَنِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَاءِ حَيْثُ حَجَّ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَطُفْتَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَحْلَلْتَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً فَفَلَتْ رَاْسِیْ فَجَعَلْتُ اُفْتِی النَّاسَ بِذٰلِكَ حَتّٰی كَانَ فِیْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا مُوْسٰی اَوْ يَا فُلَانُ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی النُّسُكِ بَعْدَكَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ فَلْيَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَاْتَمُّوْا بِهٖ وَقَالَ عُمَرُ اِنْ نَاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَاْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰی يَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں یمن سے حاضر خدمت ہوا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابطح میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے، جہاں حج فرمایا! آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تو نے حج کیا تو میں عرض کیا ہاں! آپ نے پوچھا تو نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا! میں نے کہا ایک میں اسی طرح احرام باندھتا ہوں جیسے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کیجئے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کیجئے، بعد ازاں احرام کھول دیجئے! میں نے ایسے ہی کیا بعد ازاں میں ایک عورت کے پاس گیا! اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں! میں لوگوں کو ایسے ہی حکم دیتا رہا حتیٰ کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آگیا ایک شخص نے جناب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ آپ اپنا فتویٰ ترک کر دیں! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے ارکان حج کی ادائیگی کے متعلق کس طرح حکم فرمایا ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا! اے لوگو! جس شخص کو میں نے فتویٰ دیا ہو وہ توقف کرے کیونکہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ بنفس نفیس تشریف لانے والے ہیں ان کی اتباع اور پیروی کرو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہمیں کتاب اللہ پر عمل کرنا چاہیئے! اللہ جل شانہ حج و عمرہ کو اکٹھا اور پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر! جب تک قربانی کے جانور اپنے اپنے محل پر نہیں پہنچ جاتے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا!

نوٹ، قربانی کے جانوروں کا اپنی اپنی جگہ پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ منا میں ذبح کیے گئے اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس تمتع سے منع فرمایا! جس میں حج کو فسخ کر کے عمرہ بنایا جائے! اور یہ ممانعت تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔

۲۷۴۶ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ هَدْيًا قَالَ لِعَلِيٍّ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ الْهَدْيُ قَالَ فَلَا تَحِلَّ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے والد بزرگوار نے کہا ہم جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور آپ سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے قربانی کے جانور لے کر تشریف لائے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور لے کر تشریف لے گئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نے کس چیز کا احرام باندھا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے کہا اے اللہ میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں جس چیز کا احرام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باندھا اور میرے پاس قربانی کا جانور تھا آپ نے فرمایا جب تک حج سے فارغ نہ ہو تو احرام نہ کھول۔

۲۷۴۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى عَلِيٌّ لَهُ هَدْيًا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صدقہ کا کام کر کے واپس تشریف لائے تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ آپ نے کس کا احرام باندھا آپ نے بتایا جو آپ نے باندھا آپ نے فرمایا آپ قربانی کا جانور دیں اور احرام باندھے رکھیں جیسے باندھے ہوئے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اپنے لیے قربانی کے جانور لائے تھے۔

۲۷۴۸ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَمْتُ مَعَهُ أَوَافِي فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ قَالَ فَتَخَطَّيْتُهُ فَقَالَتْ لِي مَالَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کارکن مقرر کیا تو میں آپ کے ساتھ تھا میں نے آپ کے ساتھ کئی ماہ گزارے جب وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو انہوں نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو دیکھا آپ نے گھر کے اندر خوشبو لگائی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ان سے کہا کہ آپ نے ایسا کیا انہوں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا انہوں نے احرام کھول دیا میں نے بتایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح احرام

قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَ قَرَنْتُ۔

باندھا ہے! بعد ازاں میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا! آپ نے فرمایا! تم نے کیا کیا ہے! میں نے عرض کیا کہ آپ کی طرح احرام باندھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے قران کیا ہے اور قربانی کا جانور ہمراہ لایا ہوں

إِذَا أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ مَعَهَا حَجًّا

اگر عمرے کا احرام باندھے تو اس کے ہمراہ حج بھی کر سکتا ہے

۱۴۴۱ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ كَائِنٌ بَيْنَكُمْ قِتَالٌ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدَايَا اشْتَرَاهَا بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ فَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا ارادہ فرمایا جس سال حجاج بن یوسف عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرتے تھا لوگوں نے بتایا کہ وہاں لڑائی ہونے والی ہے ایسا نہ ہو کہ لوگ آپ کو روکیں انہوں نے کہا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو میں اس وقت بھی وہی کروں گا جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا گواہ رہنا میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کیا! بعد ازاں آپ چلے اور جب مقام بیداء پر پہنچے تو ارشاد فرمایا! حج اور عمرہ ایک ہی ہیں! گواہ رہنا میں نے اپنے اوپر حج کے ساتھ عمرہ واجب کیا ہے! اور قربانی کا وہ جانور لے گئے! جسے انہوں نے مقام قدید سے خریدا تھا! بعد ازاں دونوں کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ آئے اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا! صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی! بس اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا قربانی کو ذبح فرمایا! نہ سر منڈایا! نہ حلال کرنے کے لئے کسی ایسی چیز کا استعمال کیا جو احرام میں درست نہیں! جب ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہوئی تو نحر کیا! سر منڈایا! اور خیال کیا کہ پہلے طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ادا ہو گیا! ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا!

نوٹ: جناب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور سعی کرنی چاہیے

كَيْفَ التَّلْبِيَةُ

تلبیہ کس طرح کہا جائے

۲۷۴۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ لَأَرْبَعٍ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ یہ ارشاد فرماتے تھے! اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں! حاضر ہوں! بلاشبہ تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے! بادشاہت و سلطنت تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں! عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں اونٹنی پر سوار ہوتے اور جب آپ کی مسجد سے اس کو اٹھا کر لے جاتی تو آپ ان کلمات کو پکارتے

۲۷۴۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے! لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک۔

۲۷۴۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تلبیک یوں ارشاد فرماتے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۲۷۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَزَادَ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تلبیک اسطرح ارشاد فرماتے لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک! ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس میں اتنا زیادہ فرمایا

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

یعنی اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میری تیرے پاس آنے میں سعادت ہے! بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے رغبت تیری طرف ہے اور عمل بھی تیرے ہی لیے ہے

۲۷۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ مِنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔

مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم لبیک اس طرح ارشاد فرماتے

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔

۲۷۵۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم یوں لبیک کہتے!

یعنی اے تمام مخلوق کے خالق تیری بارگاہ میں حاضر ہوں!

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ

بلند آواز سے لبیک کہنا

۲۷۶۔ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لِيْ يَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَكَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ۔

سیدنا حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو بلند آواز سے لبیک کہنے کا حکم ارشاد فرمایئے!

اَلْعَمَلُ فِي الْاِهْلَالِ

احرام کس وقت باندھا جائے

۲۷۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر احرام باندھا!

۲۷۸۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مقام بیداء میں ادا فرمائی بعد ازاں آپ سوار ہوئے اور بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور آپ نے حج و عمرہ کی لبیک پکاری آپ نماز ظہر ادا فرما چکے تھے

نوٹ: بیداء ذوالحلیفہ میں ایک مقام ہے! جو مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہے

۲۷۹۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلّٰى وَهُوَ صَامِتٌ حَتّٰى اَتَى الْبَيْدَاءَ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمہ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق کہ آپ ذوالحلیفہ تشریف لائے! اور نماز پڑھی بعد ازاں خاموش رہے یہاں تک کہ آپ بیداء میں تشریف لائے!

۲۷۶۰ عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ إِنَّكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تُكَذِّبُونَ فِيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ارشاد فرماتے سنا: آپ فرماتے تھے: یہ جہاں تم مقیم ہو یہ وہ جگہ ہے جس پر تم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس پر جھوٹ بولتے ہو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فقط ذی الحلیفہ کی مسجد سے ہی احرام باندھا تھا!

۲۷۶۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا أَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَنْبَعِثُ بِهِ قَائِمَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو سواری کرتے دیکھا آپ مقام ذی الحلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے اور بعد ازاں جب آپ کی اونٹنی نے کر سیدھی ہوتی تو آپ لبیک ارشاد فرماتے!

۲۷۶۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپ کی اونٹنی نے کر سیدھی کھڑی ہوتی تو آپ لبیک ارشاد فرماتے!

۲۷۶۳ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِكَ نَاقَتُكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَانْبَعَثَتْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا! جب آپ کو اونٹنی لے کر اٹھتی ہے تو آپ لبیک پکارتے ہیں! انہوں نے بتایا کہ جب حضور کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے!

إِهْلَالُ النُّفَسَاءِ

نفاس والی عورتوں کا بیان

۲۷۶۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ يَقْدِرُ أَنْ يَأْتِيَ رَاكِبًا أَوْ رَاجِلًا إِلَّا قَدِمَ فَتَدَارَكَ النَّاسُ لِيَخْرُجُوا حَتَّى جَاءَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نو سال تک حج کیے بغیر مدینہ منورہ میں پورے نو سال تک قیام فرمایا! بعد ازاں لوگوں کو حج کی خبر دی گئی! کوئی ایسا شخص باقی نہ رہا جسے سوار یا پیدل آنے کی طاقت نہ تھی! (یعنی سب حج کرنے آئے) لوگ حج پر آنے کے لیے آگے پیچھے ہوتے تھے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مقام ذی الحلیفہ میں تشریف لائے! جہاں حضرت اسماء بنت

وَسَلَّمَ وَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ ثُمَّ أَهِلِّي فَفَعَلَتْ فَحُمَّتْ۔

میں نے جناب محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا! آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کر بھیجا آپ نے ارشاد فرمایا! غسل کیجیے بعد ازاں لنگوٹ باندھیے اور پھر لبیک پکاریے! انہوں نے ایسا ہی کیا! (یہ حدیث شریف ایک بڑی حدیث سے مختصر ہے)

۲۷۶۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ كَيْفَ تَفْعَلُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبٍ وَهَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد ابن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا! آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرایا! اب کیا کروں! آپ نے ارشاد فرمایا! غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے

فِي الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيضُ وَتَخَافُ فَوْتَ الْحَجِّ

ایک عورت نے عمرے کا احرام باندھا ہو بعد ازاں اسے حیض آجائے اور عمرے کے جانے کا اندیشہ ہو

۲۷۶۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلَّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتے ہوئے آئے صرف حج کیا! اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عمرے کی لبیک پکارتی ہوئی تشریف لائیں! جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا! یہاں تک کہ ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچے! اور کعبہ معظمہ کا طواف کیا صفا و مروہ کی سعی کی! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا! جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو! ہم نے دریافت کیا کہ ہمیں کون کونسی اشیاء درست ہوں گی! باوجود احرام ہمیں منع تھیں! آپ نے فرمایا! ہر چیز! بعد ازاں ہم نے عورتوں کے ساتھ جماع کیا اور خوشبو لگائی! کپڑے پہنے

وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ فَقَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ۔

اور نویں تاریخ میں ابھی چار راتیں تھیں! پھر ہم نے اطویٰ تاریخ حج کا احرام باندھا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم آم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور دیکھا تو آپ رو رہی ہیں آپ نے پوچھا کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے حیض آیا ہے اور لوگوں نے عمرہ کر لیا! میں نے تو احرام کھولا نہ بیت اللہ کا طواف کیا! (ابھی تک عمرے سے فارغ نہیں ہوئی) اور لوگ اب حج کو جا رہے ہیں میرا حج بھی گیا! آپ نے فرمایا یہ تو کوئی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے! آپ غسل کریں اور حج کی نیت کر لیں! آپ نے ایسا ہی کیا! اور سب جگہوں میں قیام فرمایا! یعنی منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں! جب حیض سے فارغ ہوئیں تو بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ میں دوڑیں! اور فرمایا اب آپ کے حج اور عمرہ دونوں ادا ہو گئے! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دل میں کھٹکتا ہے کہ میں نے حج سے پہلے کعبہ مکرمہ کا طواف نہیں کیا! (تو عمرہ کیسے ہوا) آپ نے فرمایا! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمٰن کو ساتھ لے جاؤ اور انہیں تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ (جو مکہ مکرمہ سے مدینہ کو جانے کے راستے پر ایک مقام ہے اب عمرے کا احرام انہیں اسی جگہ سے باندھتے ہیں) اور یہ واقعہ اس رات پیش آیا! جب رات ہم محصب کے مقام پر اترے تھے (المحصب مکہ مکرمہ سے ایک میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے! وہاں سے لوٹتے ہوئے بارھویں یا تیرھویں تاریخ کو ٹھہرتے ہیں)

۲۷۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ

۲۷۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ ہم حجۃ الوداع میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے! تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم

هَدَايَ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَمَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ قَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ إِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

نے ارشاد فرمایا: میں کے ساتھ قربانی کا جانور ہے تو وہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے اب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے احرام نہ کھولے! جب میں مکہ مکرمہ آئی تو مجھے حیض آگیا! میں نے کعبہ مقدسہ کا طواف نہیں کیا اور صفا مروہ میں سعی کی! بعد ازاں میں نے اس امر سے شکوہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کی! آپ نے ارشاد فرمایا: سر کھول ڈالیے اور کنگھی کیجیے اور حج کا احرام باندھیے اور عمرہ ادا نہ کیجیے! میں نے ایسا ہی کیا! جب میں حج ادا کر چکی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بھائی عبدالرحمن کے ساتھ مجھے مقام تنعیم کی طرف بھیجا! میں نے عرض کیا! آپ نے فرمایا! یہ تیرے عمرے کا مقام ہے! ان لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا! انہوں نے طواف کیا! سعی کی اور پھر احرام کھول ڈالا! جب حج کر کے منیٰ سے واپس آئے تو حج کا دوسرا طواف کیا! اور جن لوگوں نے حج و عمرے کو اکٹھا کیا تھا (قران کیا تھا) انہوں نے ایک ہی طواف کیا!

الاشتراط في الحج

حج میں شرط کر لینا

۲۷۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ أَرَادَتِ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ضباعہ نے حج کا ارادہ کیا تو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے شرط کر لینے کا حکم فرمایا اور انہوں نے آپ کے حکم کے مطابق ایسا ہی کیا!

نوٹ: یعنی احرام باندھتے وقت یہ کہنا کہ اگر میں محرومہ نہ پہنچ سکوں گا تو جہاں تک پہنچ سکوں گا! وہیں احرام کھول دوں گا! اس شرط کا فائدہ یہ ہے! اس شخص کو احرام کھول ڈالنا درست ہوگا! جہاں وہ بیماری کی وجہ سے مجبور ہو جائے! اور آگے نہ جا سکے! اور اسے حج میں قربانی کے جانور کے موجود ہونے کا انتظار نہ کرنا پڑے گا! جیسے دوسری جگہوں میں ہوتا ہے۔

كيف يقول إذا اشترط

شرط کرتے وقت کیا کہے

۲۷۶۹ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَحُجُّ يَشْتَرِطُ قَالَ الشَّرْطُ بَيْنَ النَّاسِ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهُ بَعْضِ

سیدنا حضرت ہلال بن خباب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آدمی حج میں شرط کرے!

عِكْرِمَةَ فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي فَإِنَّ لَكِ عَلَى رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَيْتِ۔

انہوں نے بتایا کہ شرط لگانے میں ہرج نہیں ہے! میں نے انہیں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف سنائی! آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان فرمائی! کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں! اور عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا ارادہ ہے کہ حج کروں! تو میں کیا کہوں! آپ نے فرمایا! تم کہو لبیک اللھم لبیک اور جہاں تو مجھے روک دے میرا احرام کھولنے کی جگہ وہاں ہے کیونکہ تو نے شرط کی! تو تیرے لیے پروردگار کے ذمے ہے!!

۳۷۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أُهِلَّ قَالَ أَهِلِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ ضباعہ بنت زبیر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں بھاری ہوں! اور میری نیت حج کی ہے! تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے مجھے احرام باندھنے کا حکم فرمایا! کہ احرام باندھ کر شرط کرو! کہ میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے!

۳۷۳۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي شَاكِيَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ضباعہ کے پاس تشریف لائے! اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بیمار ہوں اور حج کرنا چاہتی ہوں! آپ نے فرمایا! حج کر لیجئے اور شرط کیجئے کہ میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو روک دے!!

مَا يَفْعَلُ مَنْ حُبِسَ عَنِ الْحَجِّ وَلَمْ يَكُنِ اشْتَرَطَ

وہ شخص کیا کرے جو حج سے رک جائے اور اس نے شرط نہ کی ہو

۳۷۳۵ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ فَيَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج میں شرط کرنے

سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا وَيُهْدِيَ وَيَصُومَ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا۔

سے اور فرمایا تھا، اور ارشاد فرمایا تھا کہ تمہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کافی ہے اگر کوئی شخص حج نہ کر سکے تو وہ کعبہ شریف کا طواف کرے، صفا مروہ میں سعی کرے بعد ازاں اس کا ہر حرج اس کو درست اور جائز ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ دوسرے سال حج کرے اور قربانی کا جانور دے اور اگر ہدی نہ دے سکے تو روزے رکھے

۲۷۶۳ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ مَا حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنْ حَبَسَ أَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَلْيَأْتِ الْبَيْتَ فَلْيَطُفْ بِهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لْيَحْلِقْ أَوْ لِيُقَصِّرْ ثُمَّ لْيَحْلِلْ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے اپنے باپ سے سنا حج میں شرط کرنے کا انکار فرماتے اور فرماتے تھے کہ تمہیں سرور کائنات کا طریقہ کافی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط نہیں کی، اگر تم میں سے کسی شخص کو روکنے والا روک دے تو وہ بیت اللہ شریف میں آئے، طواف کرے اور صفا مروہ میں سعی کرے بعد ازاں وہ اپنا سر منڈائے یا بال کتروائے اور پھر احرام کھول ڈالے اور دوسرے سال حج کرے

إِشْعَارُ الْهَدْيِ

قربانی کے جانور کو ایک طرف سے کوہان میں زخم کا نشان کرنا

نوٹ: ریز نمبر اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ وہ قربانی کا جانور ہے۔

۲۷۶۴ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعِ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور مروان بن حکم سے مروی ہے دونوں نے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال کئی صحابہ کے ساتھ نکلے جب مقام ذی الحلیفہ پر پہنچے تو قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالا

(اشعار کیا اور عمرے کا احرام باندھا، مختصر بیان کیا گیا)

۲۷۶۵ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ بَدَنَتَهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو کوہان میں زخم کا نشان لگایا

اَیُّ الشِّقَّیْنِ یُشْعِرُ

۴۱۰۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ بَدَنَتَہٗ مِنَ الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْھَا وَ اَشْعَرَھَا۔

قربانی کے جانور کو کونسی جانب سے نشان لگایا جائے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو دائیں طرف سے اشعار کیا اور اس سے جو خون نکلا تھا اسے آپ نے پونچھ ڈالا!

بَابُ سَلْتِ الدَّمِ عَنِ الْبُدْنِ

۴۱۰۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَانَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ اَخَرَ بَدَنَتَہٗ فَاَشْعَرَھَا فِیْ سَنَامِھَا مِنَ الشِّقِّ الْاَیْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْھَا وَقَلَّدَھَا نَعْلَیْنِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ۔

بدن کے جسم سے خون پونچھ لینا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جب مقام ذی الحلیفہ میں تھے تو آپ نے اپنی اونٹنی کی کوہان کی دائیں طرف چیرنے کا حکم فرمایا! وہاں سے خون پونچھا اور اس کے گلے میں دو جوتیاں لٹکائیں جب اونٹنی آپ کو لے کر بیداء کی طرف سیدھی ہو لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پکارا

فَتْلُ الْقَلَائِدِ

۴۱۰۲ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھْدِیْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ ھَدْیِہٖ ثُمَّ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِمَّا یَجْتَنِبُہُ الْمُحْرِمُ۔

اونٹوں کے گلے کے ہار بٹنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم! مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور بھیجتے تو میں نے آپ کی قربانی کے جانور کا ہار گوندھا! بعد ازاں آپ نے کسی چیز سے پرہیز نہ فرمائی جس سے محرم پرہیز کرتا ہے

نوٹ: ہدایا کے لیے کپڑا باندھنے سے احرام نہیں ہوتا جب تک کہ ہدی کے ساتھ روانہ نہ ہو

۴۱۰۳ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ ھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَبْعَثُ بِھَا ثُمَّ یَاْتِیْ مَا یَاْتِی الْحَلَالُ قَبْلَ اَنْ یَّبْلُغَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی! بعد ازاں آپ قربانی کے جانور روانہ کر دیتے اور جو کام حلال پر احرام)

الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

۲۷۸۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُقِيمُ وَلَا يُحْرِمُ۔

۲۷۸۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

۲۷۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُمْكُثُ حَلَالًا۔

مَا يُفْتَلُ مِنْهُ الْقَلَائِدُ

۲۷۸۳ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِينَا فَيَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ۔

تَقْلِيدُ الْهَدْيِ

۲۷۸۴ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ

قربانی کے جانور کو قربانی کا جانور اپنی جگہ پر پہنچ جانا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے ہار بٹتی تھی! بعد ازاں آپ ٹھہرے رہتے اور احرام نہ باندھتے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے ہار بٹتی تھی! بعد ازاں آپ ٹھہرے رہتے اللہ احرام کی ممانعت والی چیز سے بچتے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے ہار بٹتی تھی! بعد ازاں آپ ٹھہرے رہتے اور احرام نہ باندھتے

قلادے کس چیز کے بٹے جائیں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو اسطرح سے اس تھے میں نے انہیں رسی سے بٹا تھا! بعد ازاں صبح ہوئی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی کام کرتے رہے جو احرام کے بغیر لوگ کرتے ہیں! اور جو کچھ لوگ اپنی بیویوں سے کرتے ہیں

قربانی کے جانور کے گلے میں کچھ لٹکانا

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا! اور

وَلَمْ تَحِلِّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

اور آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا؟ حضور نے فرمایا میں نے سر کے بالوں کو جمایا اور قربانی کے جانور کے گلے میں ہار لٹکایا! جب تک قربانی نہ کروں میں احرام نہیں کھولوں گا

۲۷۰۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَقَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَأَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں تشریف لائے اور قربانی کے جانور کا داہنی طرف کوہان سے اشعار فرمایا! پھر خون صاف کیا پھر دو جوتیاں لٹکائیں پھر اونٹنی پر سوار ہوئے! جب مقام بیداء میں اونٹنی کو لے کر سیدھی ہوئی! اس وقت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک فرمائی ظہر کے وقت آپ نے احرام باندھا اور حج کے لیے لبیک پکاری!

تَقْلِيدُ الْإِبِلِ

اونٹ کے گلے میں ہار لٹکانا

۲۷۰۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَوَجَّهَهَا إِلَى الْبَيْتِ وَبَعَثَ بِهَا وَأَقَامَ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے! بعد ازاں آپ نے ہار ان کے گلے میں لٹکائے اور انہیں اشعار کیا! اور بیت اللہ شریف کی طرف روانہ فرمایا اور آپ قیام پذیر رہے! اور جو چیز حلال تھی! آپ پر حرام نہ ہوئی

۲۷۰۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ میں نے حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار بٹے! بعد ازاں آپ محرم نہ ہوئے اور نہ ہی آپ نے کپڑے پہننا چھوڑے

تَقْلِيدُ الْغَنَمِ

بکریوں کے ہار لٹکانا

۲۷۸۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے لیے مخصوص بکریوں کے ہار بٹتی!

۲۷۸۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْدِي الْغَنَمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کی ہدی ارسال فرماتے

۲۷۹۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى مَرَّةً وَقَلَّدَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بکریوں کو ہدی کیا! اور ان کے گلے میں ہار لٹکائے

۲۷۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے بکریوں کے ہار بٹتی تھی! جو ہدی بھیجی جاتی تھیں بعد ازاں! حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم محرم نہ ہوتے

۲۷۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے بکریوں کے ہار بٹتی تھی! جو ہدی بھیجی جاتی تھیں بعد ازاں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم محرم نہ ہوتے

۲۷۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَيُرْسِلُ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم بکریوں کے گلے میں ہار لٹکاتے

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ لَهُ لَمْ يَحْرُمْ مِنْ شَيْءٍ۔

بعد ازاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ارسال فرماتے اور وہ حلال ہوتے کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے

تَقْلِيدُ الْهَدْيِ نَعْلَيْنِ

۹۹۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَشْعَرَ الْهَدْيَ مِنْ جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَأَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

قربانی کے جانور کے گلے میں دو جوتیاں ڈالنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ تشریف لائے تو آپ نے قربانی کے جانور کی داہنی جانب سے اشعار کیا بعد ازاں خون صاف کیا پھر دو جوتیاں لٹکائیں اس کے بعد آپ اونٹنی پر سوار ہوئے جب وہ آپ کو لے کر مقام بیداء میں سیدھی ہوئی تو آپ نے حج کا احرام ظہر کے وقت باندھا اور حج کی تلبیہ پکاری۔

هَلْ يُحْرِمُ إِذَا قَلَّدَ

۹۹۵۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا كَانُوا حَاضِرِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ بَعَثَ بِالْهَدْيِ فَمِنْ شَاءَ أَحْرَمَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ۔

جب قربانی کے جانور کے گلے میں ہار لٹکائے تو احرام باندھے یا نہیں

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور بھیجے تو سب لوگ مدینہ منورہ میں موجود تھے جس شخص نے چاہا احرام باندھا اور جس نے چاہا اس نے احرام نہ باندھا۔

هَلْ يُوجِبُ تَقْلِيدُ الْهَدْيِ إِحْرَامًا

۹۹۶۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يُقَلِّدُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ

کیا قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالنے سے آدمی محرم ہو جاتا ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹتی تھی بعد ازاں وہ ہار حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

يَبْعَثُ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَا يَدَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَحَلَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَتَّى يَنْحَرَ الْهَدْيَ۔

اپنے دست مبارک سے ان کے گلے میں ڈال دیتے اور انہیں میرے باپ کے ساتھ روانہ فرما دیتے اور آپ ایسی کوئی چیز نہ چھوڑتے جسے اللہ عزوجل شانہ نے آپ کے لیے حلال فرمایا ہوتا تھا کہ ہدی ذبح ہو جاتی

نوٹ: حضرت مصنف علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کو لانے سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قربانی کے جانور کو قربانی کے لیے روانہ کر دے لیکن خود ان کے ساتھ نہ جائے یا احرام کی نیت نہ کرے تو وہ محرم نہیں ہوتا

۲۷۹۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی اور پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ فرماتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے

۲۷۹۸۔ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا قَالَتْ وَلَا نَعْلَمُ الْحَاجَّ يَحِلُّهُ إِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی اور پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ فرماتے اور ہمیں معلوم نہیں کہ حاجی طواف بیت اللہ کے بغیر اور کسی چیز سے حلال ہو سکتا ہے

۲۷۹۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْرُجُ بِالْهَدْيِ مُقَلَّدًا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيمٌ مَا يَمْتَنِعُ مِنْ شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی! بعد ازاں ہدی اپنی جگہ روانہ ہو جاتی! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر ہی قیام پذیر رہتے آپ اپنی عورتوں سے پرہیز نہ فرماتے تھے

۲۸۰۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی بعد ازاں آپ اسے روانہ فرما دیتے! اور آپ اس کے بعد اپنے گھر میں احرام کے بغیر رہتے

❖ ❖ ❖

سُوْقُ الْهَدْيِ

۲۸۰۱ عَنْ جَابِرٍ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَاقَ هَدْيًا فِيْ حَجِّهٖ۔

قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جانا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج میں قربانی کا جانور ہمراہ لے گئے۔

رُكُوْبُ الْبَدَنَةِ

۲۸۰۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

قربانی کے جانور پر سوار ہونا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا! اور چلتے چلتے تھک گیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا اس پر سوار ہو جائے۔ وہ بولا یہ ہدی کا اونٹ ہے! آپ نے فرمایا سوار ہو جا! آپ نے غور کیا تیسری مرتبہ فرمایا تیرے لیے خرابی! اس پر سوار ہو جا

۲۸۰۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا جانور ہانکتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ! وہ بولا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ! وہ بولا قربانی کا جانور ہے آپ نے چوتھی دفعہ فرمایا تیری خرابی ہو سوار ہو جا!

رُكُوْبُ الْبَدَنَةِ لِمَنْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ

۲۸۰۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً وَقَدْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَاِنْ كَانَتْ بَدَنَةً۔

جو شخص پیدل چلتے چلتے تھک جائے وہ قربانی کے جانور پر سوار ہو جائے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا اور وہ چلتے چلتے تھک گیا آپ نے فرمایا! اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا اگرچہ یہ اونٹ قربانی کا ہے۔

رُكُوبُ الْبَدَنَةِ بِالْمَعْرُوفِ

قربانی کے جانور پر ضرورت کے وقت سوار ہونا

۲۸۰۵ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُسْأَلُ عَنْ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

سیدنا حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا! قربانی کے جانور پر سوار ہونا کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! آپ فرماتے تھے اس پر معاش اور دستور کے مطابق سواری کرو! جب تو اچھا رہے یہاں تک کہ تو دوسری سواری پائے

نوٹ: دستور اور معروف کے مطابق سوار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر زیادتی نہ کی جائے اور معمول سے زیادہ بوجھ سواری سے اسے نہ بتایا جائے!

إِبَاحَةُ فَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ

جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہ لے جائے وہ حج کا احرام فسخ کر کے عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے

۲۸۰۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أُخْتِكِ إِلَى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہماری نیت فقط حج کی تھی! جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا! اور آپ نے اس شخص کو جو قربانی کا جانور ہمراہ نہ لایا تھا! احرام کھول دینے کا حکم فرمایا! تو ان سب لوگوں نے جو قربانی کا جانور ساتھ نہ لائے تھے احرام کھول ڈالا! اور آپ کی ازواج مطہرات بھی ہمراہ نہ لائی تھیں! انہوں نے بھی احرام کھول ڈالا! حضرت عائشہ نے فرمایا میں ناچاری آنے کی وجہ سے بیت اللہ شریف کا طواف نہ کر سکی! جب ہم لوگوں یا تیرھویں رات آئی تو میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! لوگ عمرہ اور حج ادا کر کے اپنے اپنے گھروں کو جائیں گے! اور میں فقط حج

التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا۔

کر کے جاؤں! آپ نے پوچھا کیا تو نے ان راتوں میں طواف کیا جب ہم مکہ مکرمہ میں آئے تھے! میں نے عرض کیا نہیں (کیونکہ میں حائضہ ہو گئی تھی) آپ نے فرمایا تو آپ اپنے بھائی کے ہمراہ مقام تنعیم تک جائیں عمرے کا احرام باندھیں اور پھر فلاں مقام پر ہم سے ملاقات کرنا؟

۲۸۰۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَحِلَّ۔

۲۸۰۷۔ سیدنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کی نیت سے نکلے! جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ نے حکم فرمایا! جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ احرام باندھے رہے اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ احرام کھول ڈالے

۲۸۰۸۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ خَالِصًا وَحْدَهُ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا وَاجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَبَلَغَهُ عَنَّا أَنَّا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَنَرُوحَ إِلَى مِنًى وَمَذَاكِيرُنَا تَقْطُرُ مِنَ النِّسَاءِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ قَدْ بَلَغَنِي الَّذِي قُلْتُمْ وَإِنِّي لَأَبَرُّكُمْ وَأَتْقَاكُمْ وَلَوْلَا الْهَدْيُ لَحَلَلْتُ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَسْدَيْتُ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُولَ

۲۸۰۸۔ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ ہم (یعنی اصحاب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے فقط حج کی نیت سے احرام باندھا عمرہ حج کی ادائیگی کے بعد اور ہم مکہ مکرمہ کو وہ اکیلی چوتھی تاریخ کی صبح کو پہنچے! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! احرام کھول دو اور عمرہ کر لو (یعنی حج کو موقوف رکھو اور عمرہ کر کے احرام کھول دو) چنانچہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا ہم اس کی تعمیل کرتے تھے کہ جب عرفے کے پانچ دن باقی ہیں! اور ہم نے احرام کھول ڈالا! اور ہم منیٰ میں جائیں گے اس حال میں کہ ہمارے شرمگاہ سے منی بہہ رہی ہو گی! آپ خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے! اور ارشاد فرمایا میں نے تمہاری بات سنی میں تم سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں! اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا! اگر مجھے جواب میں آیا! ہے اس معاملے کا اندازہ مجھے اس سے قبل ہوتا تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے! آپ نے پوچھا تم نے کس چیز کا احرام باندھا! انہوں نے کہا جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا! آپ نے فرمایا تم

اللّٰهِ أَرَأَيْتَ عُمْرَتَنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا هٰذَا أَوْ لِلْأَبَدِ قَالَ هِيَ لِلْأَبَدِ۔

قربانی کا جانور ساتھ لے کر احرام باندھے رکھو! جیسے باندھ رکھا ہے! سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا یہ عمرہ صرف اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے

۲۸۰۹ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ عُمْرَتَنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا أَمْ لِلْأَبَدِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لِلْأَبَدِ۔

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ عمرہ اس سال کے لیے ہے! یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے!

۲۸۱۰ عَنْ سُرَاقَةَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا أَلَنَا خَاصَّةً أَمْ لِأَبَدٍ قَالَ بَلْ لِأَبَدٍ۔

سیدنا حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع فرمایا! اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ تمتع کیا! بعد ازاں ہم نے پوچھا کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے! یا ہمیشہ کے لیے ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہمیشہ کے لیے ہے۔

۲۸۱۱ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لَنَا خَاصَّةً۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا حج کا فسخ کرنا ہمارے ساتھ مخصوص ہے! یا سب لوگوں کے لیے آپ نے فرمایا نہیں ہمارے ساتھ مخصوص ہے

۲۸۱۲ عَنْ أَبِي ذَرٍّ فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ قَالَ كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج میں تمتع ہمارے ساتھ مخصوص تھا

۲۸۱۳ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ لَيْسَتْ لَكُمْ وَلَسْتُمْ مِنْهَا فِي شَيْءٍ إِنَّمَا كَانَتْ رُخْصَةً لَنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ آپ نے فرمایا کہ حج کا تمتع تمہارے لیے نہیں ہے! نہ تمہیں اس سے علاقہ ہے۔ وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رخصت تھی

۲۸۱۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ رُخْصَةً لَنَا۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ تمتع ہمارے لیے ایک مخصوص رخصت تھی!

۲۸۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ فَقُلْتُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَجْمَعَ الْعَامَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَوْ كَانَ أَبُوكَ لَعَرَّبَهُمْ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابوشعثاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں جناب حضرت ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا! میں نے کہا میرا ارادہ ہے! کہ میں حج اور عمرہ ایک ساتھ کروں! حضرت ابراہیم

بِذٰلِكَ وَقَالَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ لَنَا خَاصَّةً۔

نے کہا اگر تیرے والد ہوتے تو ایسا ہی کرتے! ابراہیم تیمی نے اپنے والد سے روایت کی آپ نے اپنے والد سے سنا کہ متعہ ہمارے لیے مخصوص تھا!

۲۸۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ عَنِ الْبَعِيرِ وَعَفَا وَانْسَلَخَ صَفَرٌ أَوْ قَالَ دَخَلَ صَفَرٌ فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایام جاہلیت میں) لوگ خیال کرتے تھے! کہ حج کے مقدس مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر بڑا گناہ ہے! وہ محرم کو صفر کہتے تھے! اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو اور اس کے بال بڑھ جائیں اور صفر گزر جائے! یا صفر آجائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ حلال ہوا تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صبح چوتھی تاریخ کو حج کی نیت سے تلبیہ پکارتے ہوئے مکہ میں آئے! بعد ازاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو عمرہ کرنے کا حکم صادر فرمایا! یہ کلام ان حضرات کو بہت عجیب معلوم ہوا! انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمرہ ادا کرنے کے بعد کون سا حلال کرنے درست ہوں گے! آپ نے فرمایا سب کام (جو احرام میں نہیں کیے جا سکتے تھے)

* * * *

نوٹ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حج کے عمرہ کرنے کا حکم اس لیے عجیب معلوم ہوا کہ قبل از اسلام ان کا خیال تھا کہ اشہر حج میں عمرہ جائز نہیں! جیسے اسلام نے اس کو غلط ثابت کیا

۲۸۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَأَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ أَنْ يَحِلَّ وَإِنْ كَانَ فِي مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَسَاجٌ آخَرُ فَأَحَلَّا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام ادا کیا اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج کا! پھر جن لوگوں کے پاس قربانی کے جانور نہ تھے! انہیں آپ نے احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا! اور جناب طلحہ بن عبیداللہ کے علاوہ ایک اور صاحب ایسے تھے جن کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا! ان دونوں حضرات نے احرام کھول ڈالا!

۲۸۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ عُمْرَةٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اسْتَمْتَعْنَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَا يَجُوزُ

یہ طریقہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اٹھایا! پس جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ سب طرح سے حلال ہو جائے اور عمرہ حج میں داخل ہو گیا

لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

محرم کو شکار کھا سکتا ہے

۲۸۱۱ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دفعہ مکہ مکرمہ کے راستہ میں تھے ہم اپنے ہم سفروں سے پیچھے رہ گئے! جنہوں نے احرام! باندھا ہوا تھا لیکن جناب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا! آپ نے ایک گورخر دیکھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے! اور اپنے دوستوں سے کوڑا مانگا انہوں نے نہ دیا پھر انہیں نیزہ مانگا انہوں نے انکار کر دیا! آپ نے خود لے لیا! اور اس گورخر کا پیچھا کیا! اور اسے مار دیا تو بعض اصحاب جو کہ احرام! باندھے ہوئے تھے! اس کا گوشت کھایا! اور بعض نے نہ کھایا! جب ان کی ملاقات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا! یہ ایک ایسا لقمہ تھا جو اللہ عزوجل نے تمہیں کھلایا!

نوٹ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دوران شکار اگر محرم شکار کرنے میں مدد نہ دے نہ بتلائے اور نہ دکھلائے اور دوسرا کوئی شخص شکار کر کے لائے تو اسے کھانا درست اور جائز ہے

۲۸۱۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَهُوَ رَاقِدٌ فَأَكَلَ بَعْضُنَا وَتَوَرَّعَ بَعْضُنَا فَاسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ فَوَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن تیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ہم احرام! باندھے ہوئے جناب حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے ساتھ تھے! آپ کی خدمت میں پرندے کا گوشت تحفۃً پیش کیا گیا! اور آپ سو رہے تھے! ہم میں سے بعض حضرات نے تو اسے کھایا اور بعض نے پرہیز کی! جب جناب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جاگ کر اٹھے تو آپ نے ان لوگوں کی موافقت فرمائی جنہوں نے کھایا تھا! اور بتایا کہ ہم نے

۲۷۱۱ عَنِ الْبَهْزِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالرَّوْحَاءِ إِذَا حِمَارٌ وَحْشِيٌّ عَقِيرٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ صَاحِبُهُ فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَأْنُكُمْ بِهَذَا الْحِمَارِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْأُثَايَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ إِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِي ظِلٍّ وَفِيهِ سَهْمٌ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا يَقِفُ عِنْدَهُ لَا يَرِيبُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يُجَاوِزَهَا۔

جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسے تناول کیا ہے

سیدنا حضرت زید بن کعب بہزی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے ارادے سے احرام باندھے ہوئے نکلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام روحاء میں پہنچے تو آپ نے ایک گورخر کو زخمی حالت میں دیکھا! لوگوں نے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا! اسے اسی حالت میں رہنے دیجیے عنقریب ہے کہ اس کا مالک آجائے گا۔ اسی دوران بہزی آیا اور وہ گورخر اس کا مالک تھا! اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! اس گورخر کے مالک و مختار آپ ہیں آپ نے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اس کا گوشت سب ساتھیوں میں تقسیم فرما دیا! بعدازاں آپ آگے بڑھے جب مقام اثایہ میں پہنچے (جو مرج اور روثیہ کے درمیان ہے) تو دیکھا کہ ایک ہرن اپنا سر جھکائے سائے میں کھڑا ہے! اور اسے تیر لگا ہوا ہے! بہزی نے کہا کہ حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ارشاد فرمایا کہ تم اس پاس کھڑے رہو تاکہ کوئی اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے حتیٰ کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے جائیں!

نوٹ: جناب امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک اگر محرم کے لیے شکار کیا جائے لیکن اس نے شکار کرنے میں مدد نہ کی ہو تو اسے کھانا درست ہے

مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

محرم کے لیے جس شکار کا کھانا درست نہیں

۲۷۱۲ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ

سیدنا حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

کی خدمت اقدس میں ایک گورخر بھیجا! اور آپ مقام ابواء یا ودان میں تھے آپ نے واپس فرما دیا بعد ازاں جب آپ نے ملاحظہ فرمایا جو کچھ میرے چہرے سے ظاہر ہوا اور رنج تو ارشاد فرمایا ہم نے اس لیے واپس کیا کیونکہ ہم احرام باندھے ہوئے تھے

نوٹ: اس سے قبل ایک حدیث شریف میں گزرا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جنگلی گورخر قبول فرما لیا۔ غالباً صعب رضی اللہ عنہ نے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی شکار کیا ہوگا۔ کیونکہ بعد کی روایت سے آپ نے لوٹا دیا

۲۸۲۲ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَدَّانَ رَأَى حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ وَلَا نَأْكُلُ الصَّيْدَ۔

سیدنا حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب آپ مقام ودان میں پہنچے تو آپ نے ایک گورخر ملاحظہ فرمایا آپ نے اسے واپس فرما دیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔ شکار نہیں کھاتے!

۲۸۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ عَضُوٌ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شکار کے جانور کا ایک ٹکڑا ارسال کیا گیا۔ اور آپ نے قبول نہ فرمایا کیونکہ آپ غیر احرام باندھا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں

۲۸۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ ابْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ نَعَمْ أَهْدَى لَهُ رَجُلٌ عَضْوًا مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنَّا لَا نَأْكُلُ إِنَّا حُرُمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں! کہ حضرت زید بن ارقم تشریف لائے تو سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یاد دلانے کے لیے دریافت فرمایا شکار کے گوشت کے متعلق جو بارگاہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بحالت احرام پیش کیا گیا تھا اس کے متعلق آپ نے کیا بیان فرمایا تھا؟ جناب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شکار کے گوشت کا ایک ٹکڑا پیش کیا آپ نے ارشاد فرماتے واپس فرما دیا کہ ہم نہیں کھاتے ہم احرام باندھے ہوئے ہیں

۲۸۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارٍ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گورخر کی ایک ران پیش کی جس میں سے خون بہ رہا تھا آپ مقام ابواء میں احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے اسے واپس فرما دیا!

۲۸۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک گورخر ارسال کیا آپ احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے اسے واپس فرما دیا!

اِذَا ضَحِكَ الْمُحْرِمُ فَظَنَّ الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهُ اَيَاْكُلُهُ اَمْ لَا

کیا محرم اس شکار کو کھا سکتا ہے جسے وہ دیکھ کر ہنسے اور غیر محرم سمجھ جائے

۲۸۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِيْ هٰهُنَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَاِذَا حِمَارٌ وَحْشِيٌّ نَطَعَتْهُ فَاسْتَتْنَهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِيْنَا اَنْ نُقْطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوْضِعُ فَرَسِيْ شَاوًا وَاُسَيِّرُ شَاوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ کے سال میں تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا! میرے والد نے کہا کہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ تھا! اسی دوران ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے! میں نے ایک گورخر کو دیکھا! اور اس پر جھپٹا مارا! اپنے دوستوں سے مدد طلب کی! انہوں نے امداد نہ کی! بعد ازاں سب نے اس کا گوشت کھایا! اور میں خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں ہم کو نہ پالیں تو میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا شروع کیا! میں اپنا ایک قدم گھوڑے پر رکھتا اور ایک اٹھاتا! یہاں تک کہ قبیلہ غفار سے رات کے وقت مجھے ایک شخص ملا! میں نے دریافت کیا کہ تو نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو کس جگہ چھوڑا ہے

إِنَّ أَصْحَابَكَ يُقْرِئُونَكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَبَرَكَاتِهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُفْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

وہ بولا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا جب آپ کا ارادہ مقام سے گاؤں میں ٹھہرنے اور سونے کا تھا میں نے جا کر آپ سے ملاقات کی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور اللہ کی رحمت و برکت عرض کی ہے اور انہیں خدشہ ہے کہ کہیں وہ آپ کے بغیر لوٹ نہ لیے جائیں تو آپ ان کا انتظار فرمائیے پس آپ نے ان کا انتظار فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک گورخر مارا۔ میرے پاس اس کا گوشت موجود ہے آپ نے اسے لوگوں کو کھانے کے لیے فرمایا اور وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

* * * *

۲۸۷۱ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں جہاد فرمایا تو سب لوگوں نے میرے سوا عمرے کا احرام باندھا اور میں نے ایک گورخر شکار کیا اور اسے اپنے ساتھیوں کو کھلایا۔ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے بعد ازاں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ اس سے اتنا گوشت میرے پاس فاضل ہے آپ نے فرمایا اسے کھاؤ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

إِذَا أَشَارَ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ فَقَتَلَهُ الْحَلَالُ

جب محرم شکار کی طرف اشارہ کرے اور پھر غیر محرم شکار مارے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے

۲۸۷۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي مَسِيرٍ لَهُمْ بَعْضُهُمْ مُحْرِمٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ لوگ سفر میں تھے ان میں بعض نے احرام باندھا تھا اور بعض نے

بِمُحْرِمٍ قَالَ فَرَأَيْتُ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ الرُّمْحَ وَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَاخْتَلَسْتُ سَوْطًا مِنْ بَعْضِهِمْ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَأَصَبْتُهُ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَأَشْفَقُوا قَالَ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

نہیں! اور میرا ساتھی میرے ایک گورخر دیکھنے پر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میرے پاس آ کر اپنے ساتھیوں سے امداد طلب کی۔ لیکن انہوں نے امداد دینے سے انکار کر دیا۔ میں نے ان میں سے ایک شخص کا کوڑا لے لیا۔ اور گورخر کا پیچھا کیا۔ آخر کار میں نے اسے مار لیا اور انہوں نے اس کا گوشت تناول فرمایا۔ بعد ازاں خود فیصلہ کیا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے اشارہ کیا یا شکار کرنے میں مدد کی انہوں نے عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا تو کھاؤ

۲۸۲۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادَ لَكُمْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا تمہارے لیے خشکی کا شکار حلال ہے جب کہ تم خود شکار نہ کرو! اور نہ ہی تمہارے لیے شکار کیا جائے۔

* * *

نوٹ: امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی اسناد میں عمرو بن ابی عمرو قوی نہیں۔ اگرچہ ان سے امام مالک نے روایت فرمایا

مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

قَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ

محرم کون کون سے جانور مار سکتا ہے
کاٹنے والے کتے کا مارنا

۲۸۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جنہیں محرم اگر مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں:
کوا، چیل، بچھو، چوہا، اور کاٹنے والا کتا

قَتْلِ الْحَيَّةِ

سانپ کا مارنا

۲۸۲۲ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، محرم پانچ جانوروں کو مار ڈالے! سانپ، چوہا، چیل، چتکبرا کوا اور کاٹنے والا کتا۔

قتل الغراب

۲۸۲۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ فِيْ قَتْلِ خَمْسٍ مِنَ الدَّوَابِّ لِلْمُحْرِمِ الْغُرَابِ وَالْحِدَاَةِ وَالْفَارَةِ وَالْكَلْبِ الْعَقُوْرِ وَالْعَقْرَبِ۔

جو ہے کا مارنا جائز ہے

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے لیے پانچ جانوروں کے مارنے کی اجازت دی۔ کوا چیل۔ چوہا۔ کاٹنے والا کتا اور بچھو۔

قَتْلُ الْوَزَغِ

گرگٹ کو مارنا جائز ہے

۲۸۲۴۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ امْرَاَةً دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ وَبِيَدِهَا عُكَّازٌ فَقَالَتْ مَا هٰذَا فَقَالَتْ لِهٰذِهِ الْوَزَغِ لِاَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اِلَّا يُطْفِئُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا هٰذِهِ الدَّابَّةَ فَاَمَرَنَا بِقَتْلِهَا وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجَانِّ اِلَّا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ مَا فِيْ بُطُوْنِ النِّسَاءِ۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ اس عورت نے عرض کی یہ گرگٹ مارنے کے لیے لکڑی ہے کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا تھا کہ تمام جانور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آگ کو بجھاتے تھے مگر یہ جانور (گرگٹ) آگ بھڑکاتا تھا لہٰذا ہمیں اسے مارنے کا حکم ہوا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سفید سانپ مارنے سے منع فرمایا اور دو لکیروں والے نیز دم کٹے سانپ کو مارنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

نوٹ: سفید سانپ میں چونکہ زہر نہیں ہوتا۔ نیز جن سانپ نے اختیار کر لیتے ہیں اس لیے جب آپ کو سانپ دکھائی دے تو زبانی گفتگو کے ذریعے کہنا چاہیے۔ کہ یہاں سے چلے جاؤ! اگر نہ جائے اور پھر نظر آئے تو اسے تب مارنا جائز ہے۔

قَتْلُ الْعَقْرَبِ

بچھو کا مارنا درست ہے

۲۸۲۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ اَوْ فِيْ قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ الْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حالت احرام میں پانچ جانوروں کو مار ڈالنا گناہ نہیں۔ چیل، چوہا، کاٹنے والا کتا، بچھو اور کوا

قَتْلُ الْحِدَاَةِ

چیل کو مارنا درست ہے

۲۸۲۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقْتُلُ مِنَ الدَّوَابِّ اِذَا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی

أَحْرِمْنَا قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

اللہ علیہ وسلم! ہم کون کونسے جانوروں کو ماریں جب ہم حالت احرام میں ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانوروں کو قتل کرنے میں گناہ نہیں ہے چیل، کوے، بچھو، کاٹنے والے کتے۔

قَتْلُ الْغُرَابِ

۲۸۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ يَقْتُلُ الْفُوَيْسِقَةَ وَالْحِدَأَةَ وَالْغُرَابَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ۔

کوے کو مارڈالنا

سیدنا حضرت ابن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا محرم کون کونسے جانوروں کو مارے؟ آپ نے فرمایا محرم چوہا، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا مارے

۲۸۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اگر چاہیں؛ حرم میں مارے یا حالت احرام میں چوہا۔ چیل، کوا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

مَا لَا يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ

محرم کا جس جانور کو مارنا درست نہیں

۲۹۰۔ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الضَّبُعِ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا قُلْتُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابو عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے متعلق پوچھا! آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ میں نے پوچھا کیا اس کا شکار کرنا جائز ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں۔

الرُّخْصَةُ فِي النِّكَاحِ لِلْمُحْرِمِ

احرام باندھنے والے کو نکاح کرنے کی اجازت

۲۹۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے اور آپ نے نکاح کیا

۲۸۴۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ حَرَامًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے!

۲۸۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، اور آپ دونوں احرام باندھے ہوئے تھے

۲۸۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا: اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے!

اَلنَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ

محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت

۲۸۴۶ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكَحُ

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ پیام نکاح بھیجے اور نہ کسی شخص کا نکاح پڑھے

۲۸۴۷ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْرِمُ اَوْ يُنْكَحَ اَوْ يَخْطُبَ۔

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ پیام نکاح بھیجے اور نہ کسی دوسرے شخص کا نکاح پڑھے

۲۸۴۸ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْاَلُهٗ اَيَنْكِحُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ اَبَانٌ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

سیدنا حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما نے ابان کے پاس آدمی بھیجا دریافت کرنے کے لیے کہ کیا محرم نکاح کرے! ابان نے بتایا کہ حضرت عثمان بن عفان

حَدَّثَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکَحُ۔

رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم نہ تو نکاح کرے اور نہ نکاح کیا جائے

اَلْحِجَامَةُ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو پچھنے لگانا

۲۸۴۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۵۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ اَعْرَابِیٌّ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے

۲۸۵۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ مِنْ عِلَّةٍ تَکُوْنُ بِہٖ

محرم شخص کا کسی بیماری کی وجہ سے پچھنے لگوانا

۲۸۵۲ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَرْیٍ کَانَ بِہٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں ایک دورد کی وجہ سے پچھنے لگوائے

حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ عَلٰی ظَاھِرِ الْقَدَمِ

پاؤں کے اوپر پچھنے لگوانا

۲۸۵۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَاھِرِ الْقَدَمِ مِنْ وَرْیٍ کَانَ بِہٖ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ورد کی وجہ سے اپنے پاؤں مبارک کے اوپر پچھنے لگائے حالانکہ آپ نے احرام باندھا ہوا تھا

حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ وَسْطَ رَأْسِہٖ

محرم کو اپنے سر کی چوٹی پر پچھنے لگوانا

۲۸۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بُحَیْنَةَ یُحَدِّثُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ۔

سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سر کے درمیان میں کی جمل کے مقام پر حالت احرام میں پچھنے لگوائے جو مکہ مکرمہ کے راستے میں ہے

فِي الْمُحْرِمِ يُؤْذِيهِ الْقَمْلُ فِي رَأْسِهِ

اگر احرام باندھنے والے شخص کو جوؤں سے تکلیف پہنچے

۲۸۵۵ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَآذَاهُ الْقَمْلُ فِي رَأْسِهِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ أَوْ انْسُكْ شَاةً أَيَّ ذَلِكَ فَعَلْتَ أَجْزَأَ عَنْكَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احرام باندھے ہوئے تھے اور جوئیں آپ کے سر میں تکلیف دے رہی تھیں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تین روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو دو مُد کھانا کھلا دو یا ایک بکری ذبح کرو اس میں جو کچھ بھی آپ کریں گے کافی ہوگا

۲۸۵۶ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَحْرَمْتُ فَكَثُرَ قَمْلُ رَأْسِي فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي وَأَنَا أَطْبُخُ قِدْرًا لِأَصْحَابِي فَمَسَّ رَأْسِي بِأَصَابِعِهِ فَقَالَ اطْلِقْ فَأَحْلِقْهُ وَتَصَدَّقْ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے احرام باندھا تو میرے سر میں جوئیں پڑ گئیں اس بات کی اطلاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں اپنے ساتھیوں کے لیے سالن پکا رہا تھا آپ نے میرا سر اپنی انگلی مبارک سے چھوا بعد ازاں ارشاد فرمایا جاؤ اور سر کا منڈواؤ اور چھ مسکینوں کو صدقہ دو

غُسْلُ الْمُحْرِمِ بِالسِّدْرِ إِذَا مَاتَ

اگر محرم فوت ہو جائے تو اسے بیری کے پانی سے غسل دینا

۲۸۵۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت محمد رسول اللہ

فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اس نے احرام باندھا تھا وہ مر گیا؛ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو جو وہ پہنے ہے اسے خوشبو نہ لگاؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا

فِيْ كَمْ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ

محرم جب فوت ہو جائے تو اسے کتنے کپڑوں میں کفن کیا جائے

۱۰۵۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مُحْرِمًا صُرِعَ عَنْ نَاقَتِهٖ فَاُقْعِصَ فَذُكِرَ اَنَّهٗ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ خَمِّرُوْا رَأْسَهٗ قَالَ وَلَا تَمَسُّوْهُ طِيْبًا فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔ قَالَ شُعْبَةُ فَسَاَلْتُهٗ بَعْدَ عَشْرِ سِنِيْنَ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ كَمَا حَدَّثَنِيْ بِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَلَا تُغَطُّوْا وَجْهَهٗ وَرَأْسَهٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک محرم شخص اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور ان کی گردن ٹوٹ پڑی اور فوت ہو گیا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو اس کے بعد ارشاد فرمایا اس کا سر ڈھانپا جائے؛ اور اس کے سر میں خوشبو نہ لگاؤ کیونکہ وہ بروز قیامت لبیک کہتا ہوا اٹھے گا (حدیث ہذا کے راوی جناب شعبہ رحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبشر سے یہ حدیث شریف دس سال کے بعد پھر پوچھی انہوں نے اسی طرح بیان فرمایا جیسے بیان فرماتے تھے اتنا فرمانا ضرور کیا کہ اس کا منہ اور سر نہ ڈھانپو)

اَلنَّهْيُ عَنْ اَنْ يُّغَطِّيَ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ

جب محرم فوت ہو جائے تو اسے خوشبو نہ لگانا

۱۰۵۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میدان عرفات میں ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھڑا تھا اسی دوران وہ

فَاقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

اپنے اونٹ سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی! جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو!

اسے دو کپڑوں میں کفناؤ اور اسے خوشبو نہ لگاؤ! اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ عزوجل شانہ قیامت کے دن اسے لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

۲۸۹۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ رَجُلًا مُحْرِمًا نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک محرم شخص کی گردن اس کے اونٹ نے توڑ ڈالی وہ فوت ہو گیا! پھر حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا! اسے غسل دو اور کفن دو! اور اس کا سر نہ ڈھانپو! اسے خوشبو نہ لگاؤ! وہ لبیک لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

اَلنَّهْيُ اَنْ يُخَمَّرَ وَجْهُ الْمُحْرِمِ وَرَأْسُهُ اِذَا مَاتَ

جب محرم فوت ہو جائے تو اس کا منہ اور سر نہ ڈھانپنا

۲۸۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهُ لَغَطَهُ بَعِيرُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا يُغَطَّى رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حج کے دوران ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا! اس کے اونٹ نے اسے گرا دیا! اور وہ فوت ہو گیا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے غسل دیا جائے! اور دو کپڑوں میں کفنایا جائے نیز اس کا سر اور منہ نہ ڈھانپا جائے! وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا

اَلنَّهْيُ عَنْ تَخْمِيرِ رَأْسِ الْمُحْرِمِ اِذَا مَاتَ

محرم جب فوت ہو جائے تو اس کا سر نہ ڈھانپا جائے گا

۲۸۹۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيرِهِ فَوَقَصَ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک شخص احرام باندھے حاضر خدمت ہوا! وہ اونٹ سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ پڑی! اور فوت ہو گیا! تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو! اور اسے دو کپڑے پہنا دو! اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا آئے گا

فَمَنْ أُحْصِرَ بِعَدُوٍّ

جس شخص کو دشمن حج کرنے سے روک دیں

۲۸۶۲ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمَّا نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ إِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ انْطَلَقَ فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَعَلْتُ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ فَإِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَلَمْ يَحْلِلْ مِنْهُمَا حَتَّى أَحَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عبیداللہ بن عبداللہ اور حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان فرمایا۔ ان دونوں نے جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گفتگو کی! جب (حجاج بن یوسف کی) فوجیں مکہ مکرمہ کے حاکم جناب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر چڑھ آئیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے شہید کیے جانے سے قبل دونوں نے فرمایا! اگر امسال آپ حج نہ کریں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ہمیں بیت اللہ شریف تک پہنچنے سے روک دیا جائے گا! جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے چلے، کفار قریش نے آپ کو! راستہ میں روک دیا۔ آپ نے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح فرمایا! سر منڈایا اور ارشاد فرمایا۔ کہ میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرے کو بھی واجب کیا! بشرطیکہ اللہ جل شانہ کو منظور ہو! میں روانہ ہوتا ہوں، اگر مجھے بیت اللہ شریف جانے کا راستہ مل گیا تو میں طواف کروں گا! اور اگر میں روک دیا گیا تو جیسا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ویسا ہی کروں گا! میں بھی آپ کے ہمراہ تھا! آپ بعد ازاں تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا۔ حج اور عمرہ دونوں برابر ہیں میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی،

واجب کر لیا! پھر آپ نے احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ دسویں تاریخ آگئی۔ اس دن احرام کھولا اور قربانی کا جانور ذبح فرمایا

۲۸۶۴ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَرِجَ اَوْ كُسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا صَدَقَ۔

سیدنا حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص ٹانگ ضائع کر بیٹھے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کا احرام کھل جائے گا اب وہ دوسرے سال حج کرے: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: حجاج نے سچ کہا!

۲۸۶۵ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى وَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ وَ قَالَ شُعَيْبٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔

سیدنا حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص ٹانگ ضائع کر بیٹھے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کا احرام کھل جائے گا اب وہ دوسرے سال حج کرے: عکرمہ نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: حجاج نے سچ کہا! شعیب نے کہا کہ اس پر اگلے سال حج ہے۔

دُخُوْلُ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ داخل ہونے کا بیان

۲۸۶۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِيْ طُوًى بَيْتُ بِهٖ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ حِيْنَ يَقْدَمُ اِلٰى مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ خَشِنَةٍ غَلِيْظَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ جاتے تو ذی طویٰ میں اترتے وہیں رات گزارتے، یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ سخت ٹیلے پر تھی اس جگہ پر نہیں جس جگہ مسجد بنائی گئی ہے بلکہ اس سے نیچے کھردرے اور سخت ٹیلے پر تھی۔

دُخُولُ مَكَّةَ لَيْلًا

رات کو مکہ مکرمہ داخل ہونا

۲۸۶۷ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلًا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ حِيْنَ مَشٰى مُعْتَمِرًا فَاَصْبَحَ بِالْجِعِرَّانَةِ كَبَائِتٍ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ الشَّمْسَ خَرَجَ عَنِ الْجِعِرَّانَةِ فِيْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰى جَامَعَ الطَّرِيْقَ طَرِيْقَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ سَرِفَ۔

جناب حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم رات کو (عرفات سے واپس) جعرانہ سے عمرہ ادا کرنے کے لیے نکلے چنانچہ آپ رات کو مکہ تشریف لائے

عمرہ ادا کیا اور رات کو ہی واپس تشریف لے گئے اور صبح جعرانہ میں ٹھہرے جیسے رات کو ٹھہرا جعرانہ میں قیام کیا تھا جب دوپہر ہوئی تو آپ جعرانہ سے نکل کر داہنی سمت کے راستے میں سرف کے مقام پر پہنچے اور وہاں سے مدینہ منورہ کے راستے میں آ گئے

۲۸۶۸ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلًا كَاَنَّمَا سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ فَاعْتَمَرَ ثُمَّ اَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ۔

سیدنا حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم رات کو مقام جعرانہ سے نکلے اور آپ کا رنگ خالص سفید چاندی کی طرح چمکتا تھا عمرہ ادا کیا پھر واپس صبح کو وہیں تشریف لے گئے جیسے آپ رات کو وہاں ہی قیام پذیر رہے تھے

مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں کونسی طرف سے آئے

۲۸۶۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں (جنت العلی) گھاٹی کی طرف سے داخل ہوئے اور گھاٹی سے ہی باہر نکلے

دُخُولُ مَكَّةَ بِاللِّوَاءِ

مکہ مکرمہ میں جھنڈا لے کر جانا

۲۸۷۰ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ کا جھنڈا کا رنگ سفید تھا۔

دُخُولُ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

مکہ مکرمہ میں احرام باندھے بغیر داخل ہونا

۲۸۶۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر ایک خود تھا: لوگوں نے آکر عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ مکرمہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہے آپ نے ارشاد فرمایا اسے قتل کر دو

نوٹ: ابن خطل کا جرم تھا کہ وہ مسلمان ہو کر اسلام سے پھر گیا۔ اور زکوٰۃ کا مال لے کر بھاگ گیا۔ اور اپنے نوکر کو ناحق قتل کر دیا

۲۸۶۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا

۲۸۶۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا آپ احرام کے بغیر تشریف لائے

أَيُّ وَقْتٍ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کب تشریف لائے

۲۸۶۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلُّوا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے اور وہ حج کی تلبیہ پکار رہے تھے تو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا

۲۸۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ وَقَدْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ وَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو ماہ ذوالحجہ کے چار دن گزر گئے تھے اور آپ نے نماز فجر بطحاء میں ادا فرمائی: جو کا احرام باندھا بعد ازاں ارشاد فرمایا: جس کا جی چاہے وہ جو کا عمرہ

فَلْيَفْعَلْ۔

۲۸۴۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صُبَيْحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

کرے؟

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چوتھی ذی الحجہ کو تشریف لائے

إِنْشَادُ الشِّعْرِ فِي الْحَرَمِ وَالْمَشْيُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ

حرم شریف میں شعر پڑھنا اور امام کے آگے چلنا

۲۸۴۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ ۞ اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ ۞ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ ۞ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقُولُ الشِّعْرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (دو ہجری کو ہوا) اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ کے آگے چلتے اور مندرجہ ذیل اشعار ارشاد فرما رہے تھے (جن کا مطلب یہ ہے)

"کافروں کے بچو! راستے سے ہٹو!
کہ ہم تمہیں اللہ کے حکم سے قتل کریں گے
ایسی ضرب سے جس سے سر گردن سے جدا ہو جائے اور دوست اپنے دوست کو ہمیشہ کے لیے بھول جائے"

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابن رواحہ اللہ کے حرم میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ شعر پڑھ رہے ہیں؟ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دے! یہ اشعار کافروں کے دلوں میں تمہارے تیر برسانے سے زیادہ اثر کرتے ہیں

حُرْمَةُ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ کی عزت و تعظیم:۔

۲۸۴۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ هٰذَا الْبَلَدُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا۔ یہ وہ شہر ہے جسے اللہ جل جلالہ نے حرام فرمایا جس دن اس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا۔ تو یہ حرام ہے اللہ کی حرمت اس کے ساتھ قیامت تک ہے! اس جگہ کا کانٹا کاٹا جائے! شکار نہ بھگایا

وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

جائے، یہاں پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر جو شخص مشہور کرے، اور یہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مگر آپ اذخر کاٹنے کی اجازت فرمائیں،

نوٹ: اذخر ایک ایسی خوشبودار گھاس ہے، جو گھروں میں آتی ہے: آپ نے کہا ایسا فرمایا جس کا مطلب یہ تھا یعنی آپ نے اذخر کاٹنے کی اجازت دی

تَحْرِيمُ الْقِتَالِ فِيهِ

مکہ مکرمہ میں لڑائی حرام ہے

۲۸۷۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَحِلَّ فِيهِ الْقِتَالُ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُحِلَّ لِي سَاعَةً فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا یہ شہر حرام ہے: اللہ عزوجل نے اسے حرام فرمایا مجھ سے پہلے اس میں جنگ کرنا کسی کو درست نہیں ہوئی! مجھے فقط ایک گھڑی تک جنگ کرنا حلال کیا گیا اور یہ شہر اللہ عزوجل کی حرمت سے (قیامت تک) حرام ہے۔

۲۸۸۰ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ تَرَخَّصَ أَحَدٌ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ

سیدنا حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ نے حضرت عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ منورہ کے والی تھے، جب وہ مکہ مکرمہ کی جانب لشکر ارسال کر رہے تھے اے امیر مجھے اجازت فرمائیے: میں آپ سے ایک بات عرض کرتا ہوں جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی: اسے میں نے کانوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا: آنکھوں سے دیکھا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ نے اللہ کی تعریف اور حمد و ثنا بیان فرمائی: پھر ارشاد فرمایا: مکہ مکرمہ کو اللہ نے حرام فرمایا لوگوں نے اس کی حرمت نہ کی: جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے مکہ مکرمہ میں خون کرنا یا وہاں کا درخت کاٹنا درست نہیں اگر کوئی شخص

أُذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أُذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

کہے کہ مکہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت تھی اور تمہیں اجازت نہیں اور مجھے بھی صرف دن میں ایک گھڑی کے لیے اجازت ہوئی! پھر اس کی حرمت ایسے ہوگئی جیسے کل تھی! جو شخص یہاں حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچا دے

حُرْمَةُ الْحَرَمِ

حرم کی حرمت

۲۸۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیت اللہ شریف سے لڑنے ایک لشکر آئے گا اور جب وہ بیداء میں اترے گا تو وہ زمین میں دھنس جائے گا

۲۸۸۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْقَضِي الْبَعُوثُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يُخْسَفَ بِجَيْشٍ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس گھر پر لڑنے سے افواج کبھی باز نہ آئیں گی! حتی کہ ان میں سے ایک لشکر دھنس جائے گا

۲۸۸۳ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ جَيْشٌ إِلَى هَذَا الْحَرَمِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِمْ مُكْرَهُونَ قَالَ يُكَوَّنُونَ لَهُمْ قُيُومًا۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس حرم مقدس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا! جب وہ مقام بیداء میں پہنچیں گے تو لشکر کا پہلا اور پچھلا حصہ دھنس جائے گا! اور درمیان والے سب بچ جائیں گے میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس لشکر میں مسلمان بھی ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے پیچھے قبریں بنا دی جائیں گی اور کافروں کے لیے عذاب)

۲۸۸۴ عَنْ حَفْصَةَ رض أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ فَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ وَلَا يَفْلُتُ إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایک لشکر اس گھر کا قصد کرے گا! جب وہ مقام بیداء میں پہنچیں گے تو درمیان حصہ دھنس جائے گا! تو پہلے اور پچھلے کو پکاریں گے اور وہ بھی دھنس جائیں گے! ان میں سے کوئی شخص بھی سالم نہ بچے گا مگر ایک وہ شخص جو بھاگ کر خبر دے گا

نوٹ: اس حدیث شریف کے ایک راوی امیر سفیان نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے آپ اپنے دادا پر جھوٹ نہیں باندھا! اور انہوں نے جناب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا۔ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا

۲۸۸۸ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حل اور حرم میں پانچ فاسق (ضرر رساں) جانوروں کو مارا جائے کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، بچھو اور چوہا!

قَتْلُ الْحَيَّةِ فِي الْحَرَمِ

حرم شریف میں سانپ کو مارنا

۲۸۸۹ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ فاسق جانوروں کو حل اور حرم میں مارا جائے! سانپ! کاٹنے والا کتا! چکورا کوا! چیل اور چوہا!

۲۸۹۰ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى حَتَّى نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَدَخَلَتْ فِي جُحْرِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ کی مسجد الخیف میں تھے! یہاں تک کہ سورۃ والمرسلات عرفا نازل ہوئی! اسی دوران ایک سانپ نکلا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے مار ڈالو! اس پر ہم لوگ بھاگے اور وہ اپنے بل میں گھس گیا۔

۲۸۹۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ الَّتِي قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ إِذَا حَسَّ حَيَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَدَخَلَتْ شَقَّ جُحْرٍ فَدَخَلْنَا عَوْدًا فَفَلَخْنَا بَعْضَ الْجُحْرِ فَأَخَذْنَا سَعْفَةً فَأَضْرَمْنَاهَا نَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللهُ شَرَّكُمْ وَوَقَاكُمْ شَرَّهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفے کی رات کو ہم جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے! جو عرفے کے دن سے پہلے کی رات تھی ہمیں اچانک ایک سانپ کی آہٹ سنائی دی! آپ نے ارشاد فرمایا! اسے مار ڈالو! وہ سوراخ میں گھس گیا! ہم نے سوراخ کے اندر لکڑی ڈال کر کریدا! اور بعد ازاں کھجور کی ٹہنی لے کر سوراخ میں بھری! اس میں آگ لگا دی! آپ نے فرمایا! اللہ نے اس کو تمہارے شر سے اور تمہیں اس کے شر سے بچایا۔

قَتْلُ الْوَزَغِ

۲۸۸۹ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ۔

۲۸۹۰ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَزَغُ الْفُوَيْسِقُ۔

۲۸۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ۔

گرگٹ کو مارنا

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گرگٹ کو مارڈالنے کا حکم فرمایا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرگٹ ایک برا جانور ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور خبیث ہیں جنہیں حل اور حرم دونوں حالتوں میں قتل کیا جائے: کاٹنے والا کتا، کوا، چیل، بچھو اور چوہا۔

قَتْلُ الْفَأْرَةِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ۔

حرم شریف میں چوہے کو مارنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور خبیث ہیں جنہیں حل اور حرم میں دونوں حالتوں میں مار دیا جائے: کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، چوہا، بچھو

۲۸۹۳ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

۲۸۹۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا، اور کاٹنے والا کتا

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا، اور کاٹنے والا کتا

قَتْلُ الْغُرَابِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۹۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ۔

حرم شریف میں کوے کو مارنا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں حرم میں مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

اَلنَّهْيُ اَنْ يُنَفَّرَ صَيْدُ الْحَرَمِ

۲۸۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ مَكَّةُ حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِي وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَهِيَ سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا مُجَرَّبًا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

حرم شریف میں شکار کو دوڑانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مکہ مکرمہ ہے! اللہ عزوجل نے اس دن سے حرم مقرر فرمایا جب زمین اور آسمان کو پیدا فرمایا: یہ مجھ سے پہلے کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہوا! اور میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ یہ میرے لیے بھی ایک دن کی گھڑی کے لیے حلال ہوا۔ اور وہ یہی گھڑی ہے، پھر یہ اللہ عزوجل کی حرمت سے قیامت تک حرام ہے: یہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے! درخت نہ کاٹا جائے۔ شکار نہ بھگایا جائے! یہاں پڑی ہوئی چیز کسی شخص کو دینا درست نہیں! سوائے اس کے جو اعلان کرنے والا ہو! اس کے ڈھونڈنے والے کے لیے! یہ سن کر جناب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ تجربہ کار آدمی تھے اور کہنے لگے! اذخر کو کاٹنے کی اجازت دیجئے! کیونکہ وہ ہمارے گھروں اور قبروں میں استعمال ہوتی ہے! آپ نے ارشاد فرمایا۔ اذخر مستثنیٰ ہے۔

اِسْتِقْبَالُ الْحَجِّ

۲۸۹۷ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُولُ

حج میں امام کے آگے آگے چلنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں عمرۃ القضاء میں داخل ہوئے: اور جناب

حَمَلُوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ ۞ اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَأْوِيلِهِ ۞ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ ۞ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ ۞ فَقَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فِي حَرَمِ اللهِ وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ هٰذَا الشِّعْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَلَامُهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے یہ شعر پڑھ رہے تھے اے کفار کی اولاد! راستے سے ہٹو۔ آج ہم تمہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے قتل کریں گے جس سے تن سے سر جدا ہو گا دوست اپنے دوست کو ہمیشہ کے لیے بھلا بیٹھے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن رواحہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حرم میں اشعار پڑھتے ہیں جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! اسے کہنے دیجیے! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ ان کا کلام کافروں پر تیر مارنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۲۸۹۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنی ہاشم کے بچے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ان میں سے ایک کو اپنے سامنے بٹھایا۔ اور دوسرے کو اپنے پیچھے۔

تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

کعبہ شریف کو دیکھ کر ہاتھ نہ اٹھانا

۲۸۹۹ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ أَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا إِلَّا الْيَهُودَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ

مہاجر مکی سے مروی ہے کہ حضرت جابر سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کعبہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھائے آپ نے فرمایا میرے خیال میں یہودیوں کے علاوہ ایسا کوئی نہیں کرتا۔ ہم نے حضور علیہ السلام کے ساتھ حج کیا اور ایسا نہیں کیا۔

اَلدُّعَاءُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

بیت اللہ کی زیارت پر دعا

۲۹۰۰ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَاءَ مَكَّةَ نَاتِي ذِي طُوًى إِسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَدَعَا

حضرت امام عبدالرحمٰن بن طارق بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ تشریف لاتے تو ذی طوی (یعنی مکہ مکرمہ کے قریب جہاں سے بیت اللہ شریف

فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

۶۹۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

۶۹۲ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔

۶۹۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْكَعْبَةَ

مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری (مدینہ منورہ کی) مسجد میں نماز پڑھنا دیگر مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے؛ مسجد حرام اس سے مستثنیٰ ہے؛

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا؛ آپ نے ارشاد فرمایا: میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے؛ مگر کعبہ کی مسجد (میں نماز پڑھنا میری مسجد سے بھی بہتر ہے)

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا؛ آپ نے ارشاد فرمایا: میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے؛ مگر کعبہ کی مسجد (میں نماز پڑھنا میری مسجد سے بھی بہتر ہے)

بِنَاءُ الْكَعْبَةِ

۶۹۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى تَرْكَ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

کعبہ معظمہ کی تعمیر کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تو نے دیکھا کہ جب تیری قوم نے تعمیر کعبہ کی تو ابراہیم علیہ السلام کے بنیادوں سے کم تعمیر کی؛ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان کی بنیادوں پر تعمیر فرما دیجئے؛ آپ نے فرمایا۔ ہاں اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ نہ ہوتا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے؛ تو میرا خیال ہے کہ آپ حجر اسود کے قریب دو رکنوں کو اس وجہ سے بوسہ نہ دیتے کیونکہ خانہ کعبہ جناب حضرت خلیل علیہ السلام کی بنیادوں پر نہ تھا؛

نوٹ: اس حدیث مذکورہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کا ڈر نہ ہوتا۔ تو میں اس کی تعمیر نو کرتا کیونکہ اگر آپ اس وقت بناتے تو ڈر تھا کہ لوگ کہنے لگیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کو توڑا اور جاہل گمراہ ہو جائیں

(۲) دو رکنوں سے مراد رکن شامی اور عراقی ہیں!

(۳) خانہ کعبہ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیادوں پر تعمیر شدہ نہ تھا! یعنی رکن شامی اور عراقی کی جانب سے کعبہ معظمہ میں! جناب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنا کے حوالے داخل تھی اور اب خارج ہے

۲۱۰۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلٰى أَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا فَإِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو توڑتا اور نئے سرے سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیاد پر بناتا اور میں اس کی پچھلی جانب ایک دروازہ رکھتا! کیونکہ قریش نے تعمیر کعبہ کے وقت اس میں کمی کی!

نوٹ: سامنے کے دروازے کے مقابل اب ایک پچھلا دروازہ ہے۔ دو دروازوں میں یہ سہولت تھی کہ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکلتے، نیز اس کا مقصد ہے

۲۱۰۶ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر میری یا تیری قوم کا زمانہ جاہلیت نزدیک نہ ہوتا تو میں کعبہ کو گرا دیتا! اور اس میں دو دروازے رکھتا! بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ حکومت میں کعبہ معظمہ کے دو دروازے کر دیئے

نوٹ: یہی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی! لیکن حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو کعبہ کو بھی اسی حالت پر کر دیا جیسے جاہلیت میں تھا

۲۱۰۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَإِنَّهُمْ قَدْ عَجَزُوْا عَنْ بِنَائِهِ فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عائشہ اگر آپ کی قوم کا زمانہ جاہلیت نزدیک نہ ہوتا۔ تو میں کعبہ کو گرانے کا حکم دیتا! بعد ازاں اس میں سے جو کمی کی گئی ہے اس کی تلافی کرتا! اور اسے زمین کے برابر کر دیتا! اس کے دو دروازے رکھتا! ایک مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی جانب قریش اسے

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَقَدْ شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ مُتَلَاحِكَةً۔

تعمیر کرنے سے عاجز آ گئے! میں نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی تعمیر تک پہنچا دیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ معظمہ کو گرایا یزید نے بتایا کہ میں اس وقت موجود تھا! جب کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے گرایا اور بنایا اور حطیم کو اس کے اندر شریک کیا! میں نے جناب ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی تعمیر کے پتھر دیکھے وہ اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے

۲۰۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کعبہ معظمہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا

نوٹ: یعنی آخری دور میں قیامت کے قریب کعبہ تباہ ہو جائے گا

دُخُولُ الْبَيْتِ

کعبہ کے اندر جانا

۲۰۲۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ فَمَكَثُوا فِيهَا مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَتْ الدَّرَجَةَ وَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا هَهُنَا وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ میں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ! جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید تھے! اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر لیا کافی دیر حضرات اندر رہے۔ پھر دروازہ کھولا! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے میں سیڑھی پر چڑھا اور بیت اللہ شریف میں داخل ہوا! میں نے پوچھا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی؟ لوگوں نے بتایا یہاں لیکن میں یہ پوچھنا بھول گیا! کہ آپ نے کعبہ میں کتنی رکعتیں پڑھیں۔

۲۰۳۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهُ الْفَضْلُ فِي عَبَّاسٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَأَجَافُوا عَلَيْهِ الْبَابَ فَمَكَثَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيتُ بِلَالٌ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور آپ کے ہمراہ جناب فضل بن عباس اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم تھے! انہوں نے دروازہ بند کر لیا! جب تک اللہ کو منظور رہا آپ اندر رہے! پھر آپ باہر تشریف لائے ابن عمر نے کہا جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ سب سے پہلے جو سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ اُسْطُوَانَتَيْنِ۔

مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ فِي الْبَيْتِ

۱۹۱۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ وَدَنَا خُرُوْجُهُ وَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ مَرِيْضًا فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالًا اَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ۔

۱۹۱۲ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ اَتَى ابْنُ عُمَرَ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقِيْلَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَاَتَيْتُ فَاَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ اَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَيْنَ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ۔

۱۹۱۳ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَسَبَّحَ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَكَبَّرَ وَلَمْ يُصَلِّ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

مجھے میں نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے فرمایا! کہ دو ستونوں کے درمیان میں۔

بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی جگہ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے اندر تشریف لے گئے جب آپ نکلنے کے قریب ہوئے تو مجھے پیاس محسوس ہوئی چنانچہ میں گیا اور پانی پیا پھر حاضر خدمت ہوا تو میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر سے نکلتا ہوا پایا! میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی؟ آپ نے بتایا! ہاں دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے مکان میں تشریف لائے لوگوں نے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر گئے ہیں میں گیا تو میں نے آپ کو کعبہ معظمہ کے اندر پائے تھے ہوئے دیکھا اور جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے تھے میں نے پوچھا اے بلال رضی اللہ عنہ کیا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا کہاں؟ انہوں نے کہا ان دو ستونوں کے درمیان میں دو رکعتیں پڑھیں پھر باہر نکل کر کعبہ معظمہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے اندر تشریف لے گئے آپ نے اس کے کونوں میں تسبیح فرمائی اور تکبیر اور نماز نہ پڑھی پھر باہر نکلے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازاں ارشاد فرمایا یہ قبلہ ہے۔

اَلْحِجْرُ

حطیم کا بیان

۲۹۱۴ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ النَّاسَ حَدِیْثُ عَهْدِهِمْ بِكُفْرٍ وَلَیْسَ عِنْدِیْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا یُقَوِّیْنِیْ لَكُنْتُ اَدْخَلْتُ فِیْهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ اَذْرُعٍ وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابًا یَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر لوگوں کا زمانہ کفر نزدیک نہ ہوتا اور میرے پاس خرچ اس سے زیادہ ہوتا جو مجھے قوت دیتا ہے۔ تو البتہ میں حطیم کو کعبہ معظمہ کے پانچ گز اندر داخل کرتا اور اندر داخل ہونے اور باہر نکلنے کے لیے ایک ایک دروازہ بناتا!

۲۹۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَدْخُلُ الْبَیْتَ قَالَ اُدْخُلِی الْحِجْرَ فَاِنَّهٗ مِنَ الْبَیْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بیت اللہ شریف میں داخل ہوں؟ آپ نے فرمایا حطیم میں جایئے وہ بیت اللہ شریف ہی کا ہے

نوٹ: حطیم اس جگہ کا نام ہے جو بیت اللہ شریف کی شمالی جانب میزاب شریف سے نیچے واقع ہے اور وہاں ایک دیوار کھڑی کر دی گئی ہے۔ درحقیقت حطیم میں نماز پڑھنا گویا بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ فِی الْحِجْرِ

حطیم میں نماز پڑھنا

۲۹۱۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَیْتَ فَاُصَلِّیَ فِیْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَاَدْخَلَنِی الْحِجْرَ فَقَالَ اِذَا اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَیْتِ فَصَلِّیْ هٰهُنَا فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْبَیْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوْا حِیْنَ بَنَوْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں بیت اللہ شریف کے اندر جانا پسند کرتی تھی اور وہاں نماز پڑھتی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ مجھے حطیم کے اندر لے گئے اور فرمایا جب تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونا چاہے تو یہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھ لے کیونکہ یہ بھی بیت اللہ شریف کا ایک ٹکڑا ہے لیکن تیری قوم نے اسے تعمیر کرتے وقت کمی کی

نوٹ: یعنی اسے بیت اللہ شریف کے باہر رہنے دیا۔ ورنہ اسے اندر شامل کیا جانا چاہیے تھا۔

اَلتَّكْبِیْرُ فِیْ نَوَاحِی الْكَعْبَةِ

کعبہ معظمہ کے کونوں میں تکبیر کہنا

۲۹۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ یُصَلِّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْكَعْبَةِ وَلٰكِنَّهٗ كَبَّرَ فِیْ نَوَاحِیْهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز ادا نہیں فرمائی! لیکن آپ نے اس کے کونوں میں تکبیر ارشاد فرمائی

اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ فِي الْبَيْتِ

بیت اللہ شریف کے اندر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا

۲۹۱۸ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَجَاءَ الْبَابَ وَالْبَيْتَ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَخَدَّهُ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالْمَسْأَلَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

وَضْعُ الْوَجْهِ وَالصَّدْرِ عَلَى مَا اسْتُقْبِلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ

کعبہ معظمہ کی دیوار پر منہ اور سینہ رکھنا

۲۹۱۹ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجَلَسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ مَالَ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا فَعَلَ بِالْأَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے اندر گئے آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے کعبہ کا دروازہ بند کر لیا۔ اس وقت خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے آپ تشریف لے چلے جب ان دو ستونوں کے درمیان پہنچے جو دروازے کے نزدیک ہیں تو آپ بیٹھ گئے۔ اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور دعا کی استغفار کیا بعد ازاں کھڑے ہو کر کعبہ کی سامنے والی پشت پر منہ اور رخسار مبارک رکھا اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ سوال و استغفار فرمایا بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے ایک کونے میں تشریف لے گئے۔ اور تکبیر و تہلیل و تسبیح فرمائی۔ اور اللہ جل شانہ کی ثنا بیان فرمائی اسوال استغفار کیا اس سے بعد آپ نے باہر نکل کر دو رکعتیں کعبے کی طرف منہ کر کے پڑھیں بعد ازاں آپ تشریف فرما ہو کر چلے اور ارشاد فرمایا یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کعبہ معظمہ کے اندر گیا۔ آپ بیٹھے اور اللہ جل جلالہ کی حمد اور ثنا بیان فرمائی اور تکبیر و تہلیل فرمائی۔ بعد ازاں کعبے کے سامنے والی دیوار کے سامنے چلے اور اپنا سینہ اقدس اور کمال دونوں ہاتھ اس پر رکھے بعد ازاں تکبیر و تہلیل کہی دعا فرمائی اور چاروں کونوں میں یوں ہی دعا فرمائی اور ایسا ہی کیا اور بعد ازاں آپ چلے اور دروازے پر تشریف لا کر کعبہ کی طرف منہ کیا اور ارشاد فرمایا یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے (یعنی نماز میں اس کی طرف منہ کرنا چاہیے)

مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ مِنَ الْكَعْبَةِ

۲۹۲۰ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

۲۹۲۱ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ۔

۲۹۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْدُ بْنَ عَبَّاسٍ وَيُقِيْمُهٗ عِنْدَ الشِّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِيْ يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اُنْبِئْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ هٰهُنَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ۔

ذِكْرُ الْفَضْلِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

۲۹۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اَرَاكَ تَسْتَلِمُ اِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطِيْئَةَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ۔

کعبہ میں کس جگہ نماز پڑھی جائے!

سیدنا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے نکلے! آپ نے دو رکعتیں کعبہ کے سامنے پڑھیں! اور یہ ارشاد فرمایا۔ قبلہ یہ ہے

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے! اور چاروں کونوں میں دعا فرمائی! اور جب تک باہر تشریف نہیں لائے نماز نہ پڑھی! آپ نے کعبہ معظمہ کے سامنے دو رکعتیں ادا فرمائیں!

سیدنا حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پکڑ کر لاتے! (جب آپ بوڑھے ہو گئے! اور آپ کی بینائی جاتی رہی) اور حجر اسود کے پاس تیسرے کنارہ پر کعبہ کے دروازہ کے نزدیک کھڑا کر دیتے! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم یہاں نماز ادا فرماتے تھے! آپ فرماتے ہاں! پھر آگے بڑھتے اور نماز پڑھتے!

خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن (یہ جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) میں دیکھتا ہوں کہ آپ صرف حجر اسود اور رکن یمانی جیسے دو ارکان کو چھوتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا! کہ جو ان کو چھوئے گا اس کے گناہ مٹ جائیں گے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! آپ فرماتے جو شخص سات دفعہ طواف کرے گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا!

اَلْكَلَامُ فِي الطَّوَافِ

۲۹۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُودُهُ اِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِي اَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ۔

۲۹۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُودُ رَجُلًا بِشَيْءٍ ذَكَرَهُ فِي نَذْرٍ فَنَذَرَ وَلَمْ يُسَمِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ اِنَّهُ نَذْرٌ۔

اِبَاحَةٌ

اَلْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

۲۹۲۶ عَنْ رَجُلٍ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلٰوةٌ فَاَقِلُّوا مِنَ الْكَلَامِ۔

۲۹۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَقِلُّوا الْكَلَامَ وَاِنَّمَا اَنْتُمْ فِي الصَّلٰوةِ

اِبَاحَةٌ

اَلطَّوَافِ فِي كُلِّ الْاَوْقَاتِ

۲۹۲۸ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔

طواف میں گفتگو کرنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف فرما رہے تھے! آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ دوسرے آدمی کو اس کی ناک میں نکیل ڈال کر کھینچ رہا ہے! آپ نے نکیل ہاتھ سے پکڑ کر کاٹ دی اور ارشاد فرمایا! کہ ہاتھ پکڑ کر کھینچو!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک دوسرے شخص کو کسی چیز سے کھینچ رہا ہے! اس نے منت مانی تھی! آپ نے اس کو کاٹ دیا اور ارشاد فرمایا۔ یہ نذر ہے (یعنی نذر اس طرح بھی ادا ہو جائے گی۔

طواف میں بات چیت کرنا

درست ہے

ایک شخص جس نے حضرت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے مروی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا! بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی مثل ہے! لہٰذا اس میں بات چیت کم کرو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ طواف چونکہ عبادت (نماز) کی طرح ہے لہٰذا اس میں گفتگو کم کیا کرو۔

ہر وقت طواف کرنا درست ہے

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عبد مناف کی اولاد! کسی شخص کو اللہ کے اس گھر کے طواف کرنے یا نماز پڑھنے سے روکو! دن رات اور ہر اس کے ہر وقت میں چاہے جہاں نماز ادا کرے۔

كَيْفَ طَوَافُ الْمَرِيْضِ

۱۹۲۹ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

بیمار شخص کس طرح طواف کرے

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں بیمار ہوں! آپ نے ارشاد فرمایا لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لیجئے! میں نے طواف کیا اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے۔ اور نماز میں) سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے

طَوَافُ الرِّجَالِ مَعَ النِّسَاءِ

۱۹۳۰ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا طُفْتُ طَوَافَ الْحَرُوْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَطُوْفِيْ عَلٰى بَعِيْرِكِ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ۔

۱۹۳۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ مَرِيْضَةٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ الْمُصَلِّيْنَ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ يَقْرَاُ وَالطُّوْرِ۔

مردوں کا عورتوں کے ساتھ مل کر طواف کرنا

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں طواف رخصت نہیں کیا آپ نے ارشاد فرمایا! جب نماز ہونے لگے تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لیجئے!

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ تشریف لائیں اور آپ بیمار تھیں آپ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ نمازیوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لیجئے آپ نے بتایا کہ میں نے اس وقت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو کعبہ معظمہ کے نزدیک سورہ والطور تلاوت فرماتے سنا!

اَلطَّوَافُ بِالْبَيْتِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۱۹۳۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ۔

اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کعبہ معظمہ کے گرد سوار ہو کر طواف فرمایا اور آپ حجر اسود کو خمدار چھڑی سے بوسہ دیتے تھے!

طَوَافُ مَنْ اَفْرَدَ الْحَجَّ

۲۹۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ اَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ اَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ قَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَاَنْتَ اَعْجَبُ اِلَيْنَا مِنْهُ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

تنہا حج کرنے والے شخص کا طواف

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کیا میں تنہا طواف کروں! اور میں نے احرام حج کا باندھا ہے! انہوں نے فرمایا کیوں نہیں کرتا! وہ بولا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس سے منع فرماتے دیکھا! لیکن آپ کا فرمان ہمارے نزدیک نسبت زیادہ پسندیدہ ہے! انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حج کا احرام باندھا اس کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا! اور صفا مروہ میں سعی کی!

طَوَافُ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ

عمرے کا احرام باندھنے والے کا طواف

۲۹۲۳ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِيْ اَهْلَهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

سیدنا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا لیکن صفا مروہ میں نہیں دوڑا کیا وہ اپنی بیوی سے جماع کرے آپ نے بتایا کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کے سات پھیرے کیے! بعد ازاں آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں! اور صفا مروہ میں سعی فرمائی! اور تمہارے لیے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہی بہترین نمونہ ہے

نوٹ: لہٰذا جب تک صفا مروہ کی سعی نہ کی جائے! اپنے بیوی سے صحبت نہ کرے

كَيْفَ يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ

جو شخص قران کرے لیکن اپنے ہمراہ قربانی کا جانور نہ لائے وہ کیا کرے

۲۹۲۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْنَا وَمَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا فَاَهْلَلْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَطُفْنَا اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَحِلُّوْا فَهَابَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ فَحَلَّ الْقَوْمُ حَتّٰى حَلُّوْا اِلَى النِّسَاءِ وَلَمْ يَحِلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُقَصِّرْ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم آپ کے ہمراہ نکلے! جب ہم مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی پھر آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب آپ مقام بیداء میں پہنچے تو آپ نے حج اور عمرے دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا ہم نے حضور کے ساتھ احرام باندھا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے! اور ہم نے طواف کیا تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا! سب لوگ ڈر گئے! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول ڈالتا! بعد ازاں سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور اپنی اپنی عورتوں کے پاس گئے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولا اور نہ ہی ذی الحجہ کی دسویں تک آپ نے بال کٹائے

طَوَافُ الْقَارِنِ

قارن کا طواف

۲۹۲۶ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا وَّقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرے میں قران کیا! تو آپ نے ایک ہی طواف فرمایا! اور ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا!

۲۹۲۷ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ سَارَ قَلِيْلًا فَخَشِيَ اَنْ يُّصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا سَبِيْلُ الْحَجِّ اِلَّا سَبِيْلُ الْعُمْرَةِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِيْ حَجًّا فَسَارَ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نکلے! جب آپ مقام ذوالحلیفہ میں تشریف لائے! تو آپ نے عمرے کا احرام باندھا تھوڑی دور چلنے کے بعد آپ کو محسوس ہوا کہ کہیں راستے میں روک نہ دیا جائے! کیونکہ اس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر اور حجاج کے درمیان جنگ جاری تھی آپ نے فرمایا! اگر مجھے روک دیا گیا تو میں اسی طرح کروں گا! جیسے حضور سرور کونین

فَاحْكَى مِنْهَا هَدْيًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا! بعد ازاں ارشاد فرمایا! میں نے بھی وہی کام کیا ہے جو تم نے کیا ہے! میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو واجب کر لیا ہے! پھر آپ چلے حتیٰ کہ مقام قدید میں پہنچے قربانی کا جانور خریدا بعد ازاں آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے! اور بیت اللہ شریف کا سات دفعہ طواف فرمایا!

* * *

* * *

* * *

صفا و مروہ میں سعی کی بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا!

۲۹۳۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف فرمایا!

ذِكْرُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

حجر اسود کا بیان

۲۹۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ کعبہ کی مشرقی جانب نصب شدہ حجر اسود جنت کا پتھر ہے

اِسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۰ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَاَيْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا۔

سیدنا حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا! اور اس کے ساتھ چمٹ گئے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھ پر مہربان دیکھا!

تَقْبِيلُ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۱ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ

سیدنا حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے:

وَ لَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ دَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَهُ۔

اور ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تو پتھر ہے۔ اگر میں نے حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی بوسہ نہ دیتا! بعد ازاں آپ اس کے قریب گئے اور اسے بوسہ دیا!

كَيْفَ يُقَبَّلُ

بوسہ کسطرح دیا جائے

۲۹۴۲ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ طَاوُسًا يَمُرُّ بِالرُّكْنِ فَإِنْ وَجَدَ عَلَيْهِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ يُزَاحِمْ وَإِنْ رَأَى خَالِيًا قَبَّلَهُ تَكَلُّفًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب طاؤس کو دیکھا آپ حجر اسود کے سامنے سے گزرتے اگر ہجوم نہ ہوتا تو تکلف سے بوسہ دیتے اور اگر ہجوم نہ ہوتا تو آپ اسے تین دفعہ بوسہ دیتے! بعد ازاں ارشاد فرماتے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسا ہی کرتے دیکھا! ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا تو فقط ایک پتھر ہے! جو نہ تو فائدہ دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان! اور اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ چومتا! بعد ازاں جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں نے جناب حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے

كَيْفَ يَطُوفُ أَوَّلُ مَا يَقْدَمُ وَعَلَى أَيِّ شِقَّيْهِ يَأْخُذُ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

طواف کسطرح شروع کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے کر کسطرف چلے

۲۹۴۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ اتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے: تو آپ مسجد میں تشریف لے گئے! اور آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد ازاں آپ دائیں جانب (باب کعبہ کی طرف) چلے آپ نے تین چکر لگائے آپ کندھے ہلاتے ہوئے

مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا۔

سے روانہ ہو کر چلے (یعنی رمل فرمایا) بعد ازاں پھر اپنی (حسب معمول) رفتار سے چار پھیروں میں چلے پھر آپ مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور مقام ابراہیم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور کعبہ شریف کے درمیان تھا اس کے بعد آپ کعبہ میں دو رکعتیں پڑھ کر تشریف لائے اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر صفا کی جانب چلے!

كَمْ يَسْعَى

کتنے پھیروں میں دوڑے

۲۹۴۴ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ الثَّلَاثَ وَيَمْشِي الْأَرْبَعَ وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے تین پھیروں میں رمل فرماتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے (کل سات پھیرے کرتے) اور ارشاد فرماتے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کیا کرتے۔

كَمْ يَمْشِي

کتنے پھیروں میں چلے

۲۹۴۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب طواف فرماتے! حج یا عمرہ میں تشریف لاتے تو آپ تین چکروں میں دوڑ کر چلتے! اور چار چکر لگاتے وقت حسب معمول عام رفتار سے چلتے!! بعد ازاں دو رکعتیں پڑھتے اور صفا و مروہ میں سعی کرتے!

اَلْخَبَبُ فِي الثَّلَاثَةِ مِنَ السَّبْعِ

پہلے تین چکروں میں دوڑ کر چلنا

۲۹۴۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب

يَقْدَمُ مَكَّةَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

کہ مکہ تشریف لاتے، تو آپ حجر اسود کو طواف کے ابتدا میں بوسہ دیتے، بعد ازاں آپ تین چکروں میں دوڑ کر چلتے۔

الرَّمَلُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

رمل کا مطلب ہے جلدی جلدی کندھے ہلا کر چلنا جیسے میدان جنگ میں سپاہی اکڑ کر چلتا ہے۔

۲۹۲۷ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَخُبُّ فِي طَوَافِهِ حِينَ يَقْدَمُ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ ثَلَاثًا وَ يَمْشِي أَرْبَعًا قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ میں پہلا طواف فرماتے تو آپ تین چکروں میں دوڑ کر چلتے اور چار چکروں میں اپنی سب معمول رفتار سے چلتے اور ارشاد فرماتے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے

الرَّمَلُ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کرنا

۲۹۲۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کرتے ہوئے دیکھا

الْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے رمل فرمانے کی وجہ

۲۹۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابُهُ مَكَّةَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ وَلَقُوا مِنْهَا شَرًّا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ جب حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ تشریف لائے، تو مشرکین مکہ کے کہنے پر انہوں نے ان لوگوں کو

فَاطَّلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَرْمُلُوا أَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ نَاحِيَةِ الْحَجَرِ فَقَالُوا لَهَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا۔

کمزور اور ناتواں کر دیا! اور انہوں نے کہ شریف جا کر بڑا نقصان اٹھایا! اللہ جل جلالہ نے اس امر کی اطلاع اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دی! آپ نے اپنے اصحاب کو رمل کرنے کا حکم فرمایا! اور دونوں ارکان یمانی اور حجر اسود کے درمیان اپنی رفتار سے چلنے کا حکم فرمایا! مشرکین اس وقت حطیم کی طرف تھے (اور وہ مسلمانوں کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں نہ دیکھ پاتے) انہوں نے کہا یہ تو فلاں فلاں شخص سے بھی زیادہ طاقت ور ہیں

۲۹۵۰ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَجُلَ ابْنِ عَمَّةَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ عَلَيْهِ أَوْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَمَّةَ رَبِّهِ إِجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ۔

سیدنا حضرت زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا! انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا! آپ نے حجر اسود کو چھوا اور بوسہ دیا! اس شخص نے پوچھا! اگر ہجوم مجھ پر ہجوم کرے اور میں مغلوب ہو جاؤں تو جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! اگر تو اور بشر بیکر وغیرہ کو دیکھ لیتا (یہ پوچھنے والا یمن کا باشندہ تھا) میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حجر اسود کو چھوتے اور بوسہ دیتے

اِسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ فِي كُلِّ طَوَافٍ

رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر چکر میں چھونا

۲۹۵۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوَافٍ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر چکر میں چھوتے اور بوسہ دیتے۔

۲۹۵۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو ہی چھوتے

مَسْحِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ

۲۹۵۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ۔

تَرْكُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ

۲۹۵۵ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُخْتَصَرٌ۔

۲۹۵۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ۔

۲۹۵۷ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ۔

نوٹ: رخا سے مراد ہجوم کی کثرت ہے!

۲۹۵۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فِي رَخَاءٍ وَلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ۔

حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کو ہی چھوتے ہوئے دیکھا

دوسرے دو رکنوں کو نہ چھونا

سیدنا حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ صرف رکن یمانی اور حجر اسود کو ہی چھوتے ہیں!! آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہی ارکان کو چھوتے تھے (بڑی حدیث شریف بڑی حدیث سے مختصر ہے)

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے ارکان میں سے فقط حجر اسود کو اور اس کے نزدیک رکن جو جحیوں کے گھروں کے نزدیک ہے کو بوسہ دیتے

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ان دونوں رکنوں یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کو مسلسل چومتا رہا! جب سے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں چومتے اور آسانی و سختی ہر دو حالتوں میں میں انہیں چومتا رہا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ میں حجر اسود کو آسانی اور سختی ہر حالت میں مسلسل چومتا رہا! جب سے میں نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا اور چوما

اِسْتِلَامُ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

۲۹۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

مجر اسود کو لکڑی سے چھونا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا! آپ مجر اسود کو لکڑی سے لگا کر اسے بوسہ دیتے

اَلْاِشَارَةُ اِلَى الرُّكْنِ

۲۹۵۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ۔

مجر اسود پر پہنچ کر کر اشارہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف فرماتے! جب آپ مجر اسود کے نزدیک پہنچتے تو اشارہ فرماتے

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے ہر مسجد میں بہترین لباس زیب تن کرو

۲۹۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ تَقُوْلُ:

اَلْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهٗ اَوْ كُلُّهٗ وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهٗ

قَالَ فَنَزَلَتْ:

يٰبَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ ایک عورت بیت اللہ شریف کا! طواف ننگی ہو کر کر رہی تھی اور یہ شعر کہہ رہی تھی جس کا مطلب یہ ہے!

آج کے دن اس کا کل! یا بعض ظاہر ہے! پس اس کا جو ظاہر ہے! میں اسے حلال نہیں کرتی:! (یعنی میرا اکثر بدن ننگا ہے! مجھے جس کسی نے دیکھا میں اسے معاف نہ کروں گی) تو یہ آیت شریفہ نازل ہوئی! يٰبَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

یعنی اے اولاد آدم ہر مسجد کے نزدیک اپنے! کپڑے پہنو

۲۹۶۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ هَذَا الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس سال بھیجا جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حجۃ الوداع سے پہلے حجاج کرام کے چند افراد کا امیر مقرر فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو مطلع فرمائیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے

۲۹۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جِئْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِبَرَاءَةٍ قَالَ مَا كُنْتَ تُنَادِي قَالَ كُنْتُ أُنَادِي أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَأَجَلُهُ أَوْ أَمَدُهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ هَذَا الْعَامِ مُشْرِكٌ كُنْتُ أُنَادِي حَتَّى صَحِلَ صَوْتِي۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ گیا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سورۃ براءۃ سنانے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا: راوی نے بتایا کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا آپ کیا پکارتے تھے؟ آپ نے بتایا کہ ہم پکارتے تھے کہ جنت میں صرف مومن ہی جائے گا اور بیت اللہ شریف کا طواف ننگا آدمی نہ کرے اور جس شخص سے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار فرمایا ہو تو اس کی مدت اور مہلت چار ماہ تک ہے: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے بیزار ہے! اس کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے! میں پکارتا ہوں حتی کہ میری آواز بیٹھ گئی

أَيْنَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کی دو رکعتیں کس جگہ پڑھی جائیں

۲۹۶۳ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ سَبْعِهِ جَاءَ إِلَى نَاحِيَةِ الْمَطَافِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

سیدنا حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا! جب آپ سات چکر لگا چکے۔ تو آپ طواف کرنے والی جگہ کے کنارے تشریف لائے

وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ يَنَ أَحَدٌ۔

اور درمیان میں اور آپ کے اور دوسرے طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی پردہ وغیرہ حائل نہیں سے گزرنے والے جا رہے تھے)

۲۹۶۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے! اور آپ نے بیت اللہ شریف کا سات دفعہ طواف فرمایا! اور مقام ابراہیم کے پیچھے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں! صفا و مروہ کی سعی فرمائی بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہیں

اَلْقَوْلُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کی دو رکعتیں نفل پڑھ کر کیا کہے

۲۹۶۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَمَشَى ثَلَاثًا مِنْهَا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۔ وَرَفَعَ صَوْتَهُ يَسْمَعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَكَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا سات دفعہ طواف فرمایا! آپ نے تین پھیروں میں رمل فرمایا اور چار چکروں میں اپنی حسب معمول چال چلے! بعد ازاں آپ مقام ابراہیم کے نزدیک کھڑے ہوئے! اور دو رکعتیں ادا فرمائیں! پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی! وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔
یعنی مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ! آپ نے بلند آواز سے پڑھ کر لوگوں کو سنایا! بعد ازاں فارغ ہو کر! حجر اسود کو بوسہ دیا! اور آپ نے ارشاد فرماتے ہوئے چلے ہم اس چیز سے شروع کرتے ہیں! جس سے اللہ جل شانہ نے شروع فرمایا! آپ صفا پر چڑھے! یہاں تک کہ بیت اللہ شریف دکھائی دیا! اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا

فَكَبَّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ فَسَعَى حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَأَ لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهَ وَسَبَّحَهُ وَكَبَّرَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ فَعَلَ هٰذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شی قدیر ط

بعدازاں تکبیر فرمائی اور اللہ جل شانہ کی حمد بیان فرمائی؛ اور جو کچھ تقدیر میں لکھی تھی دعا فرمائی بعدازاں آپ پیدل اترے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں ہلکے ہونے کے درمیان میں جھک گئے اس کے بعد آپ اپنی رفتار سے چلے یہاں تک مروہ پر تشریف لائے اور اس پر چڑھے حتیٰ کہ بیت اللہ شریف نظر آیا آپ نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

بعدازاں اللہ کا ذکر فرمایا؛ تسبیح کی تعریف اور دعا فرمائی جو اللہ جل شانہ کو منظور تھی ہر دفعہ ایسا ہی کیا حتیٰ کہ آپ سعی سے فارغ ہوئے

۲۹۶۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَابْدَءُوا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سات چکر لگائے؛ ان میں آپ نے تین دفعہ رمل فرمایا؛ اور چار میں اپنی رفتار سے چلے۔ پھر یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔

اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیم آپ اور کعبہ کے درمیان تھا؛

پھر آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا؛ اور یہ آیت شریفہ تلاوت فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے؛ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔

یعنی صفا و مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں تو اس چیز سے شروع کرو جس سے اللہ جل شانہ نے

اَلْقِرَاءَةُ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

۲۹۶۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهٰى اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ قَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ ثُمَّ عَادَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا۔

طواف کی دو رکعت نماز نفل میں کونسی سورتیں پڑھے

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب مقام ابراہیم پر پہنچے تو آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ واتخذوا من مقام ابرھم مصلی اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں الحمد اور قل یا یھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھا پھر آپ حجر اسود کے نزدیک تشریف لائے اسے بوسہ دیا اور بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کی طرف نکلے

اَلشُّرْبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ

۲۹۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ وَقَائِمٌ۔

آب زمزم پینا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا!

اَلشُّرْبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ قَائِمًا

۲۹۶۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

آب زمزم کھڑے ہو کر پینا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے جناب نبی آب صلے اللہ علیہ وسلم کو! زمزم کا پانی پلایا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا۔

ذِكْرُ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ

۲۹۰۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُنَّةٌ

صفا کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دروازے سے نکلنا جس جگہ حرم اقدس سے نکلتے تھے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے سات دفعہ بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا! بعد ازاں مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر صفا کی طرف اس دروازے سے نکلے جہاں سے نکلا کرتے تھے اور آپ صفا و مروہ کے درمیان دوڑے۔ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سنت ہے

ذِكْرُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۹۰۱ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قُلْتُ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْآيَةَ فَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَطَفْنَا مَعَهُ فَكَانَتْ سُنَّةً

صفا اور مروہ کا بیان

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ آیت پڑھی! ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما۔
یعنی صفا اور مروہ اللہ جل جلالہ کی نشانیاں ہیں! سو جو کوئی حج کرے بیت اللہ شریف کا یا عمرہ کرے تو اس پر ان دونوں کے درمیان پھرنا گناہ نہیں! میں نے کہا اب مجھے پروا نہیں کہ میں صفا اور مروہ میں پھروں یا نہ پھروں! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے برا کیا! جاہلیت میں جن لوگوں نے صفا و مروہ میں نہیں پھرتے تھے! جب یہ اسلام آیا! اور قرآن مجید نازل ہوا! اس وقت یہ آیت اتری تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ میں ہمارے ساتھ دوڑے! اللہ یہ سنت ہو گیا۔

نوٹ: صفا اور مروہ میں دوڑتے تھے! بلکہ ان میں دوڑنا گناہ سمجھتے جناب امام ابوحنیفہ رحمہ کے نزدیک صفا اور مروہ میں دوڑنا واجب ہے

۲۹۰۲ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مَنْ أَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیت شریفہ فلا جناح علیہ ان یطوف بھما کے متعلق پوچھا!

میں نے کہا خدا کی قسم اگر کوئی شخص صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! میرے بھانجے آپ نے اچھی بات نہیں کہی! اگر اس آیت کا مطلب وہ ہوتا جو تم سمجھتے ہو تو یہ اس طرح نازل ہوتی (یعنی آتی!) فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما یعنی اگر کوئی صفا و مروہ میں نہ دوڑے تو اس پر کوئی گناہ نہیں! یہ آیت شریفہ انصار کے بارے نازل ہوئی ہے اسلام لانے سے پہلے وہ احرام باندھتے تھے منات بت کے لیے جس کی وہ مشلل میں پوجا کرتے! پس جو شخص مناۃ بت کے لیے احرام باندھتا وہ صفا و مروہ میں سعی کرنا برا جانتا! جب اس کے متعلق حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو یہ آیت شریفہ نازل ہوئی! ان الصفا والمروۃ الخ اس کے بعد حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ میں پھرنے کو سنت قرار دیا اب کسی شخص کے لیے اس کا ترک کرنا جائز نہیں

۲۹۰۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُولُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے سنا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم صفا جانے کی نیت سے مسجد سے نکلے تو آپ ارشاد فرما رہے تھے ہم اس سے شروع کرتے ہیں جس سے اللہ جل شانہ نے شروع فرمایا

۳۹۴۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّفَا وَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا کی طرف نکلے اور ارشاد فرمایا ہم اسی چیز سے شروع کرتے ہیں جس سے اللہ نے شروع فرمایا ابتدا ان یہ آیت شریفہ ان الصفا والمروۃ الخ تلاوت فرمائی

مَوْضِعُ الْقِيَامِ عَلَى الصَّفَا

صفا پر کونسی جگہ کھڑا ہونا

۳۹۴۵ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھے جب خانہ کعبہ پر نظر پڑی تو تکبیر ارشاد فرمائی (اور آپ وہاں تکبیر کہتے رہے)

التَّكْبِيرُ عَلَى الصَّفَا

کوہ صفا پر تکبیر کہنا

۳۹۴۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُوا وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر کھڑے ہوتے تو آپ تین دفعہ تکبیر فرماتے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

تین دفعہ ارشاد فرماتے اور دعا فرماتے بعد ازاں آپ مروہ پر بھی ایسا ہی کرتے

التَّهْلِيلُ عَلَى الصَّفَا

صفا پر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنا

۳۹۴۷ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا يُهَلِّلُ

جناب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد امام محمد باقر سے سنا آپ نے جناب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ

اللہ عزوجل ویدعو بین ذلک

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر کھڑے ہوئے آپ نے لا الہ الا اللہ فرمایا اور دعا فرمائی!

الذکر والدعاء علی الصفا

کوہ صفا پر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا

۲۹۰۸ عن جابر قال طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت سبعا ورمل فیہا ثلثا ومشی اربعا ثم قام عند المقام فصلی رکعتین وقرأ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی ورفع صوتہ یسمع الناس ثم انصرف فاستلم ثم خرج فقال نبدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیہا حتی بدا لہ البیت وقال ثلث مرات لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر وکبر اللہ وحمدہ ثم دعا بما قدر لہ ثم نزل ماشیا حتی تصوبت قدماہ فی بطن المسیل فسعی حتی صعدت قدماہ ثم مشی حتی اتی المروۃ فصعد فیہا ثم قرأ انہ البیت قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر قال ذلک ثلث مرات ثم ذکر اللہ وسبحہ ثم دعا علیہا بما شاء اللہ فعل ہذا حتی فرغ من الطواف۔

۲۹۰۸ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سات مرتبہ کے درمیان سعی اور بیت اللہ کا طواف سوار ہو کر فرمایا! تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ لوگوں سے اونچے ہو کر نمایاں ہو جائیں! اور لوگ آپ سے دریافت کریں کیونکہ لوگوں نے آپ کو گھیر لیا تھا

(حدیث ہذا اکثر جہاں الفول بعد رکعتی الفجر میں گزر چکا) (ملاحظہ ہو حدیث ۲۹۶۵)

الطواف بین الصفا والمروۃ علی الراحلۃ

صفا مروہ میں اونٹ پر سوار ہو کر دوڑنا

۲۹۰۹ عن جابر بن عبد اللہ یقول طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی راحلتہ بالبیت وبین الصفا والمروۃ لیراہ الناس ولیشرف ولیسئلوہ ان الناس غشوہ۔

صفا اور مروہ کے درمیان چلنا

المشی بینہما

۲۹۱۰ عن کثیر بن جہمان قال رأیت

سیدنا حضرت کثیر بن جہمان رضی اللہ عنہ سے

ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ إِنْ أَمْشِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَإِنْ أَسْعَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى۔

سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی چال میں چلتے ہوئے دیکھا صفا اور مروہ کے درمیان آپ نے فرمایا! اگر میں چلتا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلتے تھے۔ اور اگر دوڑتا تو آپ بھی دوڑتے تھے۔

۲۹۸۱ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ۔

(اس روایت میں اتنا زیادہ ہے! آپ نے فرمایا چونکہ میں بہت ضعیف ہوں۔ (لہٰذا میرے لیے چلنا بہتر ہے)

اَلرَّمَلُ بَيْنَهُمَا

صفا اور مروہ کے درمیان رمل کرنا

۲۹۸۲ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلُوا ابْنَ عُمَرَ هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ فَرَمَلُوا فَلَا أَرَاهُمْ رَمَلُوا إِلَّا بِرَمَلِهِ۔

جناب حضرت امام زہری رح سے مروی ہے کہ بعض لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کیا آپ نے حضور رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کو صفا اور مروہ کے درمیان رمل کرتے ہوئے دیکھا؟ آپ نے فرمایا! ان حضور لوگوں کے ہمراہ تھے مگر لوگوں نے رمل کیا تھا! میرا خیال ہے کہ لوگوں نے آپ کو دیکھ کر رمل کیا تھا

اَلسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا

۲۹۸۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بلکہ مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی تاکہ مشرکین پر آپ کی قوت واضح ہو جائے۔ (کہ ہم بہترین طاقت ور ہیں)

اَلسَّعْيُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ

نالے کے اندر دوڑنا

۲۹۴۔ عَنْ اِمْرَأَةٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ وَيَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْوَادِيْ إِلَّا شَدًّا۔

ایک عورت سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نالے کے اندر دوڑتے ہوئے دیکھا اور آپ ارشاد فرماتے کہ نالے کو اندر سے دوڑ کر طے کرنا چاہیے۔

مَوْضِعُ الْمَشْيِ

کس کس جگہ پر اپنی اپنی رفتار سے چلے

۲۹۹۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشٰى حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب کوہ صفا سے اترتے تو آپ چلتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک نالے میں جمتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نالے سے نکلنے تک دوڑتے

مَوْضِعُ الرَّمَلِ

رمل کس جگہ پر کیا جائے۔

۲۹۹۶۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ رَمَلَ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک نالے کی طرف چلے تو آپ اس سے نکلنے تک دوڑتے رہے

۲۹۹۷۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ يَعْنِيْ مِنَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی تاکہ مشرکین پر آپ کی قوت واضح ہو جائے۔ (کہ ہم بہترین طاقت ور ہیں)

اَلسَّعْيُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ

نالے کے اندر دوڑنا

۲۹۴۔ عَنْ اِمْرَأَةٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ وَيَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْوَادِيْ إِلَّا شَدًّا۔

ایک عورت سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نالے کے اندر دوڑتے ہوئے دیکھا اور آپ ارشاد فرماتے کہ نالے کو اندر سے دوڑ کر طے کرنا چاہیے۔

مَوْضِعُ الْمَشْيِ

کس کس جگہ پر اپنی اپنی رفتار سے چلے

۲۹۹۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشٰى حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب کوہ صفا سے اترتے تو آپ چلتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک نالے میں جمتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نالے سے نکلنے تک دوڑتے

مَوْضِعُ الرَّمَلِ

رمل کس جگہ پر کیا جائے۔

۲۹۹۶۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ رَمَلَ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک نالے کی طرف چلے تو آپ اس سے نکلنے تک دوڑتے رہے

۲۹۹۷۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ يَعْنِيْ مِنَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا

الصَّفَا حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى ۔

سے اترتے جب آپ کے پاؤں مبارک نالے کی طرف جھکے تو آپ دوڑے جب آپ اوپر چڑھنے لگے آپ اپنی سابقہ حسب معمول رفتار سے چلنے لگے

مَوْضِعُ الْقِيَامِ عَلَى الْمَرْوَةِ

مروہ پر کونسی جگہ کھڑا ہو

۲۹۸۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَأَ لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مروہ پر تشریف لائے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگا! بعدازاں لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر تین دفعہ ارشاد فرمایا! پھر اللہ کا ذکر فرمایا تسبیح وحمد بیان کی! پھر دعا فرمائی جو اللہ جل جلالہ نے چاہا! ہر بار ایسا ہی کیا حتی کہ آپ سعی سے فارغ ہو گئے

اَلتَّكْبِيرُ عَلَيْهَا

مروہ پر تکبیر کہنا

۲۹۸۹ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى الصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَأَ لَهُ الْبَيْتُ ثُمَّ وَحَّدَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ كَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم صفا پر تشریف لے گئے! آپ اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ معظمہ نظر آگیا! بعدازاں اللہ جل شانہ کی توحید بیان فرمائی تکبیر کہی اور ارشاد فرمایا

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر۔

بعدازاں آپ نالے سے چلے حتی کہ آپ کے پاؤں مبارک جھکے تو آپ دوڑے جب (اوپر چڑھے تو آپ اپنی رفتار سے چلنے لگے ایسا

حَتّٰى قَضٰى طَوَافَهُ۔

مکہ کرمہ تشریف لائے، وہاں بھی ایسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر کیا تھا یہاں تک کہ حضور طواف سے فارغ ہو گئے

كَمْ طَوَافُ الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

قران اور تمتع میں کتنی دفعہ سعی کی جائے

۲۹۹۰ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے صفا اور مروہ میں فقط ایک ہی دفعہ سعی فرمائی

نوٹ: یہ حدیث شریف آپ کے بعد کے دوسرے عمل سے منسوخ ہے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والے قارن کو جناب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی فرمانی چاہیئے

أَيْنَ يُقَصِّرُ الْمُعْتَمِرُ

عمرہ کرنے والا بال کہاں کٹائے

۲۹۹۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ فِي عُمْرَتِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب عمرہ فرما چکے تو میں نے تیر کی پیکان سے آپ کے بال مبارک کاٹے

۲۹۹۲ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ أَعْرَابِيٍّ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ایک اعرابی کے تیر سے کاٹے

كَيْفَ يُقَصِّرُ

بال کس طرح کاٹے جائیں

۲۹۹۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعِي بَعْدَ مَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي أَيَّامِ

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ایک تیر سے کناروں سے کاٹے جو میرے پاس تھا جب آپ نے کہ دس دنوں میں طواف اور سعی

الْعَصْرِ قَالَ قَيْسٌ وَالنَّاسُ يُنْكِرُونَ هٰذَا عَلَى مُعَاوِيَةَ۔

فرما چکے، قیس نے کہا کہ لوگ اس حدیث کی روایت میں جناب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرتے

نوٹ: کیونکہ وہ ایام حج میں اپنے خیال میں ہر حاد اکرنا اچھا سمجھتے

مَا يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهْدَى

جو شخص حج کا احرام باندھے اور قربانی کا جانور ساتھ لے جائے وہ کیا کرے

۲۹۱۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا أَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کی نیت سے نکلے، جب آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف اور سعی فرمائی تو ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو وہ احرام باندھے رہے اور جس شخص کے پاس نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے

مَا يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَأَهْدَى

جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہوا ہو اور قربانی کا جانور لایا ہو وہ کیا کرے

۲۹۱۵ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحِلَّ وَمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ وَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں جناب حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھ رکھا تھا! اور بعض نے عمرے کا احرام اور ہم قربانی کے جانور ساتھ لائے آنجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور وہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لایا! تو وہ احرام کھول دے اور

مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ۔

جس نے حج کا احرام باندھا وہ اپنا حج پورا کرے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۲۹۶ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَاَقَامَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَاَحْلَلْتُ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي وَتَطَيَّبْتُ مِنْ طِيبِي ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ اسْتَأْخِرِي عَنِّي فَقُلْتُ اَتَخَشَّى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حج کی نیت کر کے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ احرام باندھے رہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا زبیر میرے خاوند کے ساتھ ہی تھی وہ احرام باندھے رہے میرے پاس قربانی کا جانور نہ تھا میں نے احرام کھول ڈالا، کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی۔ بعد ازاں میں زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھی آپ نے فرمایا مجھ سے الگ رہیے میں نے عرض کیا کیا آپ کو اس بات کا خدشہ ہے کہ میں آپ پر کود پڑوں گی (آپ کے احرام میں حائل ہوں گی۔ ایسا ہرگز نہیں)

اَلْخُطْبَةُ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ

آٹھویں تاریخ سے قبل ساتویں تاریخ کو خطبہ پڑھنا

۲۹۷ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَاَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعْرَانَةِ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَاَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى اِذَا كَانَ بِالْعَرْجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَوَقَفَ عَلَى التَّكْبِيرِ فَقَالَ هٰذِهِ رُغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ سے عمرے سے واپس تشریف لائے آپ نے لوگوں پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا ہم لوگ آپ کے ساتھ آئے جب ہم مقام عرج پر پہنچے تو صبح کی اذان ہوئی! بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تاکہ آپ نماز کی تکبیر ارشاد فرمائیں! اسی دوران آپ نے

يَجِدْ عَاءٌ لَقَدْ بَدَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّيَ مَعَهُ فَإِذَا عَلِيٌّ فِيمَا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرٌ أَمْ رَسُولٌ قَالَ لَا بَلْ رَسُولٌ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٌ أَقْرَأُهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفَضْنَا فَلَمَّا رَاحَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلِ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ يَرْمُونَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى

پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی آپ نے توقف فرمایا اور فرمایا! یہ تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز ہے! جس کا نام جدعاء ہے! حضرت سراقہ نے صلے اللہ علیہ وسلم کو حج میں تشریف لانا اچھا معلوم ہوا تو شاید جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھیں گے

اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی اونٹنی پر سوار ہو کے آئے! جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیا آپ امیر ہو کر تشریف لائے ہیں یا کچھ پیغام ہے کہ آپ نے بتایا کہ مجھے جناب احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیغام دے کر روانہ فرمایا ہے! تاکہ میں اجتماع حج میں لوگوں کو سورۃ برائۃ سنا دوں!

بعد ازاں ہم مکہ میں یوم الترویہ سے ایک دن قبل! آئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا! مناسک کے ارکان بیان فرمائے جب آپ فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے! اور آپ نے سورۃ برائۃ سنانی یہاں تک کہ اسے ختم کیا پھر ابوبکر کے ساتھ نکلے جب عرفہ کا دن ہوا تو ابوبکر آگے لوگوں کو خطبہ دیا اور احکام حج سنائے جب فارغ ہوئے پھر حضرت علی کھڑے ہوئے اور لوگوں کو سورت برائۃ سنائی حتیٰ کہ اسے ختم کیا بعد ازاں جب دسویں تاریخ آئی تو ہم عرفات سے واپس آئے! جب جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس آئے تو آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا!

اور قربانی کے احکام بتائے! جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے! اور سورت برائۃ سنانی یہاں تک کہ اسے ختم کیا! پھر جب بارھویں تاریخ

خَتَمَهَا۔

* * *

۲۹۹۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا حَجَّكُمْ عُمْرَةً فَضَاقَتْ بِذٰلِكَ صُدُورُنَا وَكَبُرَ عَلَيْنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي تَفْعَلُونَ وَ أَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ۔

مَا ذُكِرَ مِنْ مِنًى

۲۹۹۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَدَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ مَا أَنْزَلَكَ تَحْتَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْتُ أَنْزَلَنِي ظِلُّهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْأَخْشَبَيْنِ

کو آئے ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ سنایا! اور بیان فرمایا کہ لوگوں کو کس طرح کرنا چاہیے اور کنکریاں کس طرح ماری جائیں! بعد ازاں سب ارکان سکھلائے! جب فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو سورت برأۃ..! سنائی! یہاں تک کہ اسے ختم کیا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ ہم مکہ مکرمہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے جب ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے! تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! احرام کھول ڈالو اور حج کو عمرہ کر دو! یہ سن کر ہم پریشان ہو گئے! اور ہم پر یہ چیز گراں گزری جب اس امر کی اطلاع جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا! اے لوگو احرام کھول ڈالو! اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول ڈالتا! اور جیسے تم نے کیا میں بھی کرتا! پھر ہم نے احرام کھول دیا! یہاں تک کہ اپنی بیویوں سے جماع کیا! اور جو کام احرام کے بغیر کیے جانے والا تھا! وہ کیا! جب آٹھویں تاریخ (یوم الترویہ) آئی تو ہم نے مکہ مکرمہ سے نکل کر حج کی نیت پکاری

منیٰ کا بیان

سیدنا حضرت محمد بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں! آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا! کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میری طرف! مخاطب ہوئے! جب کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک درخت کے نیچے اترا تھا! آپ نے دریافت فرمایا! آپ اس درخت کے نیچے کیوں ٹھہرتے ہیں! میں نے عرض کیا سائے کے لیے

مِنْ مِنًى وَنَفَخَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ الْمَأْزِمَانِ وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ يُقَالُ لَهُ السُّرَرُ بِهِ سِدْرَةٌ عُرِّيَتْهَا سَبْعُونَ نَبِيًّا۔

آپ نے فرمایا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب آپ منا کے ان دو پہاڑوں کے درمیان محوں اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہاں دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے جس کو مرصیاعات کہتے ہیں وہاں ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر پیغمبروں کے آنول کاٹے گئے ہیں

۴۰۰۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَفَتَحَ اللّٰهُ أَسْمَاعَنَا حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَنَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتَّى بَلَغَ الْجِمَارَ فَقَالَ بِهَكَذَا الْخَذْفِ وَأَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ أَنْ يَنْزِلُوا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَأَمَرَ الْأَنْصَارَ أَنْ يَنْزِلُوا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں خطبہ ارشاد فرما تو اللہ جل جلالہ نے ہمارے کان کھول دیئے جو کچھ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہم اپنے اپنے ٹھکانوں سے اسے سنتے! اور جناب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حج کے مختلف طریقے بیان فرمانے شروع کیے! یہاں تک کہ ہم جمروں کے نزدیک پہنچے تو ہم نے انگلیوں سے کنکریاں مارنا شروع کیں اور مہاجرین کو مسجد میں آگے اترنے کا حکم فرمایا۔ اور انصار کو پیچھے! اترنے کا

اَيْنَ يُصَلِّي الْإِمَامُ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

امام آٹھویں تاریخ کو نماز ظہر کہاں پڑھے

۴۰۰۱ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ أَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ۔

سیدنا حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ مجھے وہ روایت بیان فرمائیں جو آپ کو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہو! آپ نے آٹھویں تاریخ کو نماز ظہر کہاں پڑھی؟ انہوں نے فرمایا منیٰ میں نے پوچھا کوچ کے دن نماز عصر کہاں پڑھی؟ آپ نے فرمایا بطحاء میں (یعنی محصب میں)

اَلْغَدْوُ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ

۳۰۰۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ۔

۳۰۰۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَرَفَاتٍ فَمِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ۔

۳۰۰۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي التَّلْبِيَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ كَانَ الْمُلَبِّي يُلَبِّي فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

۱۵۲۵۔ اَلتَّلْبِيَةُ فِيهِ

۳۰۰۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَكَانَ مِنْهُمُ الْمُهِلُّ وَمِنْهُمُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى صَاحِبِهِ۔

۱۵۲۶۔ مَا ذُكِرَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ

۳۰۰۵۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيدًا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ قَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ الَّتِي أُنْزِلَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ۔

۳۰۰۶۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ

جو محسر سے ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

منیٰ سے عرفات کو جانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روی ہے ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفے کو چلے ہم میں سے کوئی تلبیہ کہتا اور کوئی تکبیر۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفے کو چلے ہم میں سے کوئی تکبیر کہتا اور کوئی لبیک۔

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا اور ہم دونوں چلے آتے تھے عرفات کو منیٰ سے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھے کے ایک میں کیا کرتے تھے انہوں نے کہا کوئی لبیک کہتا تو برا نہ جانتا اور تکبیر کہتا تو برا نہ جانتے ایک کو مقصد اللہ کا ذکر ہے۔

عرفات کو جاتے ہوئے لبیک کہنا

محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابا حمزہ صبح کو تم لبیک میں کیا کہتے ہو آج کے دن انہوں نے کہا میں آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ چلا ہوں کوئی ان میں سے لبیک پکارتا کوئی تکبیر کہتا اور دونوں میں کوئی دوسرے پر اعتراض نہ کرتا۔

عرفے کے دن کی فضیلت

حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک یہودی نے حضرت عمر سے کہا اگر ہمارے اوپر یہ آیت اترتی الیوم اکملت لکم دینکم یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) حضرت عمر نے کہا میں جانتا ہوں جس دن یہ آیت اتری وہ جمعے کی رات تھی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ اور کسی دن اتنی لوگوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا جتنے عرفے کے دن کرتا ہے اللہ جل شانہ اس دن اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر اپنے

عَرَفَةَ وَ اَنَّهُ لَيُدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَ يَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ۔

بندوں پر فخر کرتا ہے اور بہرائی سے ارشاد فرماتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں
(میں نے انہیں بخشش دیا اور اس سے مراد وہ بندے ہیں جو جمع کرنے جاتے ہیں اور عرفات میں جمع ہوتے ہیں)

اَلنَّهْيُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ — یوم عرفہ کو روزہ رکھنے کی ممانعت

۲۰۰۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ يَوْمَ النَّحْرِ وَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یوم عرفہ، یوم عید کا دن، ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) یہ ہم مسلمانوں کی عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔

نوٹ: تمام عرفے کے دن روزہ رکھنا حرام نہیں اور باقی دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے! اور بعض کے نزدیک عرفے کے دن حاجی کے لیے روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ تاکہ ارکان حج میں خلل نہ پڑے اور جو شخص حاجی نہ ہو اس کے لیے درست ہے۔

اَلرَّوَاحُ يَوْمَ عَرَفَةَ — یوم عرفہ کو عرفات میں جلدی پہنچنا

۲۰۰۹ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى الْحَجَّاجِ اِبْنِ يُوْسُفَ يَاْمُرُهُ اَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِيْ اَمْرِ الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَهُ ابْنُ عُمَرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَ اَنَا مَعَهُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِهِ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَ عَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَقَالَ لَهُ هٰذِهِ السَّاعَةُ فَقَالَ لَهُ نَعَمْ قَالَ اَفِيْضُ عَلَيَّ مَاءً ثُمَّ اَخْرُجُ اِلَيْكَ فَاَنْظُرَهُ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (بنو امیہ کے خلیفہ) عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا (اور حجاج اس وقت عبدالملک کا مقرر کردہ مکہ مکرمہ کا حاکم تھا) کہ وہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کاموں کی مخالفت نہ کرے۔ جب یوم عرفہ آیا تو جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دوپہر ڈھلے ان کے پاس آئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا! اور ان کے پڑاؤ کے نزدیک آکر پکارا! کہ کہاں ہیں تو حجاج کسم کا ایک کپڑا! تہ بند کئے ہوئے نکلا! اور کہنے لگا اے ابوعبدالرحمٰن آپ کیا کہتے ہیں! آپ نے فرمایا اگر سنت کی پیروی کرنا چاہتے تو جلد حجاج نے کہا! ابھی انہوں نے فرمایا! اس نے کہا میں غسل کر لوں پھر چلتے ہیں۔ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا انتظار کیا یہاں تک کہ وہ نکلا اور میرے اور اپنے باپ کے

فَأَقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ

اَلتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَةَ

عرفات میں لبیک کہنا

۳۰۱۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَالِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّونَ قُلْتُ يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مقام عرفات میں جناب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا! آپ نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ لوگ لبیک کی آواز سنائی نہیں دیتی میں نے بتایا کہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ڈر کر تلبیہ (آپ کے لبیک کہنے سے منع کیا ہے) یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے خیمہ سے نکلے اور فرمایا لبیک اللھم لبیک، لبیک لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دشمنی میں سنت کو ترک کر دیا۔

اَلْخُطْبَةُ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

عرفات میں نماز پڑھنے سے قبل خطبہ پڑھنا

۳۰۱۱ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن نبیط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ایک سرخ اونٹ پر نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے سنا۔

اَلْخُطْبَةُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى النَّاقَةِ

یوم عرفات کو اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دینا

۳۰۱۲ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ

سیدنا حضرت سلمہ بن نبیط رضی اللہ عنہ سے

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ۔

مروی ہے! کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ایک سرخ اونٹ پر خطبہ ارشاد فرماتے سنا!

قَصْرُ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا

۳۰۱۳ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ جَاءَ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَقَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَالِمٌ فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ الْيَوْمَ السُّنَّةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ۔

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف کے پاس اس وقت تشریف لائے جب سورج ڈھل گیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا چلئے اگر آپ سنت کی پیروی کرنا چاہتے ہیں اور میں آپ کے ساتھ تھا اس نے پوچھا! ابھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! ان! سالم نے کہا میں نے حجاج سے کہا اگر آپ آج کے دن سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر کرو! اور نماز جلدی پڑھو! جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! یہ سچ کہتا ہے

اَلْجَمْعُ

بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھنا

۳۰۱۴ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ وَبِعَرَفَاتٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نماز اپنے وقت مقررہ پر ادا فرماتے ہاں مگر مزدلفہ اور عرفات میں

نوٹ! دوسری احادیث شریفہ کے مطابق حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم عرفات میں ظہر اور عصر دونوں ظہر کے وقت پڑھتے اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء ملا کر عشاء کے وقت میں پڑھ لیتے!

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۳۰۱۵ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَمَالَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْأُخْرَى۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفات میں میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا! آپ نے دعا مانگنے کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اسی دوران اونٹنی واپس آئی تو اس کی نکیل گر پڑی! آپ نے اپنے ایک دست مبارک سے نکیل پکڑی اور ایک ہاتھ کو اٹھائے رکھا!

۳۰۱۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَقِفُ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْحُمْسَ وَسَائِرُ الْعَرَبِ تَقِفُ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا بَعَثَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کے بعض لوگ مزدلفے میں ٹھہرتے اور عرب باقی ماندہ سب لوگ عرفات میں ٹھہرتے! اور مزدلفہ کو حمس کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ٹھہرنے پھر وہاں سے لوٹنے کا حکم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ آپ وہاں سے واپس آئیں جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں

نوٹ: حمس اخمس کی جمع ہے جس کے معنی سخت کے ہیں کیونکہ قریشی اپنے دین پر سخت تھے اس لیے حمس کہلائے!

۳۰۱۷ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا فَقُلْتُ مَا شَأْنُ هَذَا إِنَّهُ لَمِنَ الْحُمْسِ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا اور میں اسے تلاش کرنے کے لیے عرفات پر عرفے کے دن چلا! میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں ٹھہرے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا انہیں کیا ہوا یہ تو قریشی سخت لوگوں میں سے ہیں

نوٹ: انہیں مزدلفہ میں ٹھہرنا چاہیے تھا! جو حرم شریف کے اندر ہے! عرفات میں نہیں قریش کہتے تھے ہم اللہ والے ہیں! لہٰذا اللہ کے حرم سے باہر قیام پذیر نہیں ہوں گے

۳۰۱۸ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا بِعَرَفَةَ مَكَانًا بَعِيْدًا مِنَ الْمَوْقِفِ فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنِّي رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلٰى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

سیدنا حضرت یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ سے دور تھے اسی دوران ابن مربع انصاری ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بن کر تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں سابقہ زمانے کے مقرر شدہ ٹھکانوں پر رہو کیونکہ تم جناب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہو۔

۳۰۱۹ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد گرامی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم جناب جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

فَرْضُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں قیام کرنا فرض ہے

۳۰۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ نَاسٌ فَسَأَلُوْهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اسی دوران بعض لوگ آکر آپ سے حج کے متعلق پوچھنے لگے آپ نے ارشاد فرمایا۔ حج عرفات میں ٹھہرنا ہے جس شخص نے عرفے کی رات مزدلفے کی رات کی صبح سے پہلے پالیا اس کا حج پورا ہو گیا۔

نوٹ: مزدلفے کی رات سے پہلے یعنی دسویں کی رات سے پہلے مراد ہے اس کا حج پورا ہو گیا خواہ وہ ایک گھڑی کے لیے اس وقت میں عرفات کے اندر قیام پذیر ہو۔

۳۰۲۱ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

مِنْ عَرَفَاتٍ وَرَدِفَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَعَلَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَهُوَ سَائِقٌ يَدَيْهِ لَا تَجَاوِزُ رَأْسُهُ شَيْئًا مِمَّا تَأْتِي يَسِيرُ عَلَى هَيْئَاتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى جَمْعٍ۔

عرفات سے واپس تشریف لائے اور آپ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سوار تھے! تو آپ کے کہ اونٹنی چل اس وقت آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے ہوئے تھے! تمام سے پہلے نہ چھوڑے آپ اسی ہیئت میں چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے

۲۰۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَنَا رَدِيفُهُ فَجَعَلَ يَكْبَحُ رَاحِلَتَهُ حَتَّى أَنَّ ذِرَاعَهَا لَيَكَادُ يُصِيبُ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِيضَاعِ الْإِبِلِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ حضور سرور کون صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لائے! اور میں آپ کے ساتھ سوار تھا آپ اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچ کے (کہ اسے آہستہ چلائیں) تھے کہ اس کے کاندھوں کی ہڈیاں پالان کے نزدیک آنے لگیں! اور حضور سرور کون صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے! اے لوگو اپنے آپ پر آہستگی اور نرمی کو لازم کرو! میں آلام سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے تیز دوڑانا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

نوٹ! اپنے آپ پر آہستگی اور نرمی کو لازم کرو! میں آلام سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے تیز دوڑانا کوئی نیکی کا کام نہیں بلکہ اس کے برعکس اس طرح لوگوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ ہجوم ہوتا ہے

اَلْاَمْرُ بِالسَّكِينَةِ فِي الْاِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفات سے واپس آتے وقت آہستہ چلنے کا حکم

۲۰۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَنَقَ نَاقَتَهُ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ وَاسِطَةَ رَحْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ لِلنَّاسِ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ عِشِيَّةَ عَرَفَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لائے تو آپ نے اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچی یہاں تک کہ اس کا سر پالان کی لکڑی کو چھونے لگا! اور آپ عرفہ کی شام لوگوں سے ارشاد فرماتے آہستہ آہستہ چلو۔

۲۰۲۵ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

سے مروی ہے کہ آپ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے! آپ نے عرفے کی شام کو اور مزدلفے کی صبح کو فرمایا! جب لوگ روانہ ہونے لگے اسے لوگو آرام کرو اور آپ اپنی اونٹنی کو لگامے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپ بطن محسر میں تشریف لائے! جو منیٰ میں ہے! آپ نے ارشاد فرمایا! تم اپنے آپ پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں کو لازم کرو۔ بعد ازاں آپ مسلسل لبیک ارشاد فرماتے رہے! یہاں تک آپ نے جمرہ عقبہ کو مارا! اس وقت سے لبیک ختم فرمائی۔

۳۰۲۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اطمینان سے عرفات سے واپس تشریف لائے! اور بطن محسر میں آپ نے اپنے اونٹ کو جلدی چلایا! (بطن محسر منیٰ اور مزدلفے کے درمیان وادی ہے) اور لوگوں کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا۔

۳۰۲۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ جَعَلَ يَقُولُ السَّكِينَةَ عِبَادَ اللّٰهِ يَقُولُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو أَيُّوبَ بِبَاطِنِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لائے! اور آپ ارشاد فرماتے تھے! اے اللہ کے بندو! اطمینان اور تسلی سے چلو! آپ ہاتھ سے اشارہ فرمائے! ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے جو اس حدیث شریف کے راوی ہیں آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

كَيْفَ السَّيْرُ مِنْ عَرَفَةَ

عرفات سے کسطرح چلنا چاہیئے

۳۰۲۷ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کسطرح چلتے تھے! آپ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عنق (درمیانی چال) سے چلتے جب آپ کھلا پاتے تو نص کرتے اور نص عنق

الْعَنَقِ۔

۳۰۲۸ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَالَ فَقُلْتُ لَهُ أُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَقَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ۔

سے زیادہ ہے

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے واپس تشریف لائے تو آپ پہاڑ کی گھاٹی کی طرف چلے۔ میں نے سوچا کہ میں نماز مغرب پڑھ لوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ نماز کی جگہ آگے ہے۔

۳۰۲۹ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الشِّعْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ لَمْ يَحِلَّ آخِرُ النَّاسِ حَتَّى صَلَّى۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی میں اترے جہاں سردار اترتے ہیں! آپ رفع حاجت سے فارغ ہوئے بعد ازاں ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نماز آگے پڑھیں گے! جب ہم مزدلفہ میں پہنچے تو ابھی آخری لوگ اترے بھی نہ تھے آپ نے نماز پڑھ لی

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا

۳۰۳۰ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع فرمایا! (یعنی دو نمازیں عشاء کے وقت پڑھیں)

۳۰۳۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع فرمایا۔ (یعنی دو نمازیں عشاء کے وقت پڑھیں)

۲۲۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اَثَرِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کو مزدلفے میں ایک اقامت سے جمع فرمایا۔ اور آپ نے ان کے درمیان نوافل نہیں پڑھے۔ اور نہ ہی ہر ایک کے بعد نفل پڑھے۔

۲۲۲۳ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ الْعِشَاءِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكْعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا حضرت عبید اللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ کے باپ نے فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کو جمع فرمایا اور آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں! بعد ازاں عشا کی دو رکعتیں پڑھیں! اور جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے رہے یہاں تک آپ اللہ عزوجل سے جا ملے (وفات تک)

۲۲۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفے میں ایک ہی تکبیر سے پڑھی!

۲۲۲۵ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَاَلْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رَدِفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ قَالَ اَقْبَلْنَا نَسِيْرُ حَتّٰى بَلَغْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَنَاخَ فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ ثُمَّ بَعَثَ اِلَى الْقُوْمِ فَنَاخُوْا فِيْ مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَحُلُّوْا حَتّٰى صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ اَحَلَّ النَّاسُ فَنَزَلُوْا فَلَمَّا اَصْبَحْنَا انْطَلَقْتُ عَلٰى رِجْلَيَّ

سیدنا حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اور عرفہ کی شام کا وقت تھا! میں نے پوچھا آپ نے کیا کیا! آپ نے فرمایا ہم عرفات سے چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفے میں پہنچے۔ وہاں آپ نے اپنی سواری بٹھائی۔ بعد ازاں نماز مغرب پڑھی اور لوگوں کو کہلا بھیجا! ان سب نے اپنے اپنے ٹھکانوں میں اونٹ بٹھائے! لیکن وہ سبھی کے سبھی نماز سے تھے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم! نے نماز عشاء پڑھی پھر جب صبح ہوئی تو لوگ

فِي سِبَاقِ قُرَيْشٍ وَ رِدَافَةُ الْفَضْلُ۔

آگے سے تو میں قریش کے آگے پیدل چلنے والوں کے ساتھ چلا اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور کے ساتھ سوار ہوئے

تَقْدِيمُ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى مَنَازِلِهِمْ بِمُزْدَلِفَةَ

مزدلفہ میں عورتوں اور بچوں کو پہلے سے اپنے ٹھکانوں میں پہنچا دینا تاکہ رجوم میں ان کو تکلیف نہ ہو

۳۰۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھ کر مزدلفہ کی رات کے وقت آگے بھیج دیا۔

۳۰۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھ کر رات کے وقت مزدلفہ آگے بھیج دیا

۳۰۲۸ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ ضَعَفَةَ بَنِي هَاشِمٍ أَنْ يَنْفِرُوا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کے ضعیف لوگوں کو رات کے وقت ہی مزدلفہ سے نکل جانے کا حکم فرمایا

لوث، یہ حکم اس لیے تھا تاکہ ان میں رجوم کی تکلیف نہ ہو
ضعیف لوگوں سے مراد عورتیں اور بچے ہیں نا

۳۰۲۹ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تُغَلِّسَ مِنْ جَمْعٍ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو منا عصر سے مزدلفہ سے چلے جانے

إِلَى مِنًى۔

۳۰۲۰ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نُغَلَّسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى۔

کا حکم فرمایا

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں مزدلفے سے اندھیرے ہی منہ کو چلے آتے

اَلرُّخْصَةُ لِلنِّسَاءِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ الصُّبْحِ

عورتوں کو فجر سے قبل مزدلفہ سے واپس آنے کی اجازت

۳۰۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا أَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ فِي الْإِفَاضَةِ قَبْلَ الصُّبْحِ مِنْ جَمْعٍ لِأَنَّهَا كَانَتْ امْرَأَةً ثَبِطَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو مزدلفہ سے فجر سے قبل اجازت بخشی کیونکہ آپ کمزور عورت تھیں

اَلْوَقْتُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں نماز فجر کس وقت پڑھی جائے

۳۰۲۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ وَصَلَاةَ الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ آپ نے بے وقت نماز پڑھی ہو۔ مگر آپ نے مغرب اور عشا کی نماز مزدلفے میں پڑھی اور نماز فجر بھی اس دن قبل از وقت پڑھی

فِيمَنْ لَمْ يُدْرِكْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ الْإِمَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفے میں جس شخص کو فجر کی نماز جماعت سے نہ ملے

۳۰۲۳ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ رَأَيْتُ

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا صَلَاتَنَا هٰذِهِ هٰهُنَا ثُمَّ اَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ۔

سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو مزدلفہ میں ٹھہرتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا جس شخص نے نماز فجر کی یہ نماز اس جگہ ہمارے ساتھ پڑھی۔ بعد ازاں وہ ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا اور اس سے قبل وہ رات یا دن میں کسی وقت عرفات میں ٹھہرا اس کا حج مکمل ہو گیا

۳۰۴۴ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ جَمْعًا مَعَ الْاِمَامِ وَالنَّاسِ حَتّٰى يُفِيْضَ مِنْهَا فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ مَعَ النَّاسِ وَالْاِمَامِ فَلَمْ يُدْرِكْ۔

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مزدلفہ کو امام اور لوگوں کے ساتھ پایا یہاں تک کہ وہ وہاں سے روانہ ہوئے اس نے حج کو پا لیا اور جس شخص نے امام اور لوگوں کے ساتھ نہ پایا اس نے حج نہ پایا۔

۳۰۴۵ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ لَقَدْ اَكْلَلْتُ نَاقَتِيْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ۔

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مزدلفہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی کوئی سواری چھوڑا جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں! تو کیا میرا حج مکمل ہو گیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھی اور اس سے قبل وہ عرفات میں رات یا دن میں ٹھہرا تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا

۳۰۴۶ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتّٰى يُفِيْضَ وَاَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مزدلفہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرا حج مکمل ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے ہمارے ساتھ نماز فجر پڑھی اور اس سے قبل وہ عرفات

وَقَضٰى تَفَثَهُ ۔

میں رات یا دن ٹھہرا تو اس کا حج مکمل ہو گیا! اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا!

۳۰۲۷ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَنْصَبْتُ نَفْسِي مَا بَقِيَ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا هٰذِهِ مُجْتَمِعِينَ وَقَدْ أَتَى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ ۔

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے روی ہے۔ کہ میں مزدلفہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا!! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں اور میں نے سواری کو عاجز کر دیا اور خوب مشقت اٹھائی۔ میں نے کوئی ایسا ٹیلہ نہ چھوڑا جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں! تو کیا میرا حج مکمل ہو گیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!! جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز فجر پڑھی اور اس سے قبل وہ عرفات میں ٹھہرا۔ تو اس کا حج مکمل ہو گیا! اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا۔

۳۰۲۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدِّيلِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ نَجْدٍ فَأَمَرُوا رَجُلًا فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ حَجَّهُ أَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا فَجَعَلَ يُنَادِي بِهَا فِي النَّاسِ ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یعمر دیلی سے روی ہے۔ کہ میدان عرفہ میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا! عرفہ میں نجد کے کچھ لوگ حاضر ہوئے! انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ آپ سے حج کے متعلق دریافت کرے! آپ نے فرمایا۔ حج کیا ہے! عرفات میں ٹھہرنا۔ جو شخص رات تک بھی فجر نکلنے سے قبل عرفات میں آ جائے اس نے حج پا لیا! اور منیٰ میں رہنے کے تین دن ہیں جو جلدی کرے اور دو دن میں چلا جائے! اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں پھر آپ نے ایک شخص کو اپنے ساتھ سوار کر لیا! کہ لوگوں کو اس کی طرف بلائے اور پکارے

۳۰۲۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے

اَلتَّلْبِيَةُ بِمُزْدَلِفَةَ

مزدلفے میں لبیک کہنا

۳۰۳۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم مزدلفے میں تھے میں نے اس ہستی صلی اللہ علیہ وسلم کو جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی اس مقام پر یہ ارشاد فرماتے سنا لبیک اللھم لبیک۔

وَقْتُ الْاِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ

مزدلفہ سے کس وقت لوٹا جائے

۳۰۳۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام مزدلفہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: جاہلیت کے لوگ جب تک سورج نہ چمکتا مزدلفہ سے نہ لوٹتے اور کہتے اے ثبیر چمک جا! (ثبیر مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے) اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف کیا آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس تشریف لائے۔

نوٹ: مگر دوسرے لوگوں کو اس امر کی اجازت ہے، کہ وہ مزدلفہ سے رات ہی کے وقت واپس چلے جائیں اور صبح کی نماز دسویں تاریخ کو منیٰ میں ہی آکر پڑھیں۔

۳۰۳۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنًى وَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ضعیف لوگوں کے ساتھ روانہ کیا اور ہم نے صبح کی نماز منیٰ میں آکر پڑھی۔ اور جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

۳۰۳۳ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قَالَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

وَجَدْتُ أَنِّي إِسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ وَكَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمِنًى وَرَمَتْ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ۔

سے سنا ہے کہ میں نے چاہا کہ میں بھی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح اجازت لیتی جیسے سودہ نے اجازت لی تھی! اور میں نماز فجر منیٰ میں لوگوں کے آنے سے پہلے پڑھتی! اور حضرت سودہ تو ایک بھاری بھرکم عورت تھیں! آپ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے اجازت بخشی آپ نے نماز فجر منیٰ میں ادا فرمائی اور لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں ماریں!

۳۰۸۴ عَنْ مَوْلَى الْأَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ مِنْ مُزْدَلِفَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَقَدْ جِئْنَا بِمِنًى بِغَلَسٍ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا نَصْنَعُ هٰذَا مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ایک غلام سے مروی ہے کہ میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے ساتھ مزدلفہ سے منیٰ آیا میں نے پوچھا کہ ہم منیٰ میں اندھیری رات کو پہنچے حالانکہ وہ کے وقت آتا چاہیے تھا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا! ہم اس شخص کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے جو آپ سے بہتر بہتر تھا۔

۳۰۸۵ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا جَالِسٌ مَعَهُ كَيْفَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ نَاقَةً فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اور میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح چلتے تھے جب آپ مزدلفہ سے واپس تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ عصور سرعت کو جس صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ کو چلاتے! اور جگہ خالی دیکھتے تو آپ اپنی سواری کو دوڑاتے

۳۰۸۶ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ عَزِيمَةً وَعَادَةً أَجْمَعُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِينَ هَبَطَ سَيْرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفے کی شام اور مزدلفے کی صبح کو واپس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! آرام اور اطمینان سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے جب آپ منیٰ میں تشریف لائے! اور بطن محسر میں

يَرْمِي بِهِ الْجَمْرَةَ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ۔

آپ سے فرمایا۔ جمرہ پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارو اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا جیسے آدمی کنکری مارتا ہے۔

اَلْاِیْضَاعُ فِیْ وَادِیْ مُحَسِّرٍ

بطن محسر میں اونٹ کو جلدی دوڑانا

۲۰۵۷ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو وادی محسر میں جلدی دوڑایا۔

نوٹ: وادی محسر منیٰ کے نزدیک مزدلفے سے آتے ہوئے ایک جگہ کا نام ہے۔ وادی محسر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس وادی میں اصحاب الفیل کا لشکر تباہ کر دیا گیا تھا۔

۲۰۵۸ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى مُحَسِّرًا حَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تُخْرِجُكَ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصًى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد امام محمد باقر سے کہا ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور علیہ السلام کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضور علیہ السلام سورج نکلنے سے پہلے مزدلفے سے عازم تشریف ہوئے اور آپ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ بٹھا لیا! جب آپ وادی محسر میں تشریف لائے تو آپ نے اونٹ کو ذرا تیز کیا اور وہاں سے آپ درمیانی راستوں سے چلے جہاں سے جمرہ کبریٰ پر نکلتے ہیں! یہاں تک کہ آپ اس جمرہ کے نزدیک تشریف لائے جو درخت کے نزدیک ہے! آپ نے وہاں سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر ارشاد فرمائی اور وادی کے اندر کی طرف سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں!

اَلتَّلْبِيَةُ فِي السَّيْرِ

چلتے وقت تلبیہ کہنا

۲۰۵۹ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

سے مروی ہے کہ آپ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ جمرے پر کنکریوں کو مارا۔

۳۶۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ جمرے پر کنکریوں کو مارا۔

۳۶۶۱ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ قَالَ بِأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ۔

سیدنا حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے حضور علیہ السلام نے کنکریاں مارنے کا صبح کو ارشاد فرمایا اور آپ اونٹنی پر سوار تھے میرے لیے کنکریاں چنیں میں نے آپ کے لیے جن میں وہ انگلیوں سے پھینکا جاتا ہے جب میں نے وہ کنکریاں (چھوٹی چھوٹی) حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں رکھیں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسی طرح کنکریاں مارو۔ اور دین میں غلو (سختی) کرنے سے بچو تم سے پہلے لوگ دین میں تشدد (سختی) کرنے سے ہلاک ہو گئے۔

مِنْ أَيْنَ يُلْقَطُ الْحَصَى

کنکریاں کس جگہ سے چنی جائیں

۳۶۶۲ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِينَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي تُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لوگ عرفے کی شام اور مزدلفہ کی صبح کو واپس آئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا، کہ اے لوگو ٹھہرو! اور اطمینان سے چلو اور آپ اونٹنی کو روکے ہوئے تھے! جب آپ منیٰ میں تشریف لائے! اور وادی محسر میں اترے تو ارشاد فرمایا اپنے آپ پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں لازم کر لو!

يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ۔

جس سے ترجمہ کرتے ہوا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں سے اشارہ فرماتے جیسے انسان کنکریاں پھینکتا ہے!

قَدْرُ حَصَى الرَّمْيِ

کتنی بڑی کنکریاں مارے

۳۰۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ بِهِنَّ فِي يَدِهِ وَوَصَفَ يَحْيَى تَحْرِيكَهُنَّ فِي يَدِهِ بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کی صبح کو مجھے ارشاد فرمایا اور آپ اونٹ پر سوار تھے کہ میرے لیے کنکریاں چنو! میں نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں آپ کے لیے چنیں اور آپ کے دست مبارک میں رکھیں! آپ انہیں ہاتھ سے حرکت دیتے! اس حدیث شریف کے راوی یحییٰ بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح دست مبارک کو ہلاتے تھے

الرُّكُوبُ إِلَى الْجِمَارِ وَاسْتِظْلَالُ الْمُحْرِمِ

سوار ہو کر کنکریاں مارنا اور محرم پر سایہ کرنا

۳۰۲۴ عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ حَجَجْتُ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا يَقُودُ بِخِطَامِ رَاحِلَتِهِ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَافِعٌ عَلَيْهِ ثَوْبَهُ يُظِلُّهُ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ قَوْلًا

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے ہیں اور سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو کہ وہ اپنے کپڑے سے آپ پر سایہ فرمائے ہوئے ہیں آپ احرام باندھے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر لوگوں کو خطبہ سنایا اور اللہ جل شانہ کی

كَثِيرًا۔

۳۰۶۵ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ صَهْبَاءَ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ

۳۰۶۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي هٰذَا۔

وَقْتُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

۳۰۶۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمَى بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔

النَّهْيُ عَنْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

۳۰۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۳۰۶۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ أَهْلَهُ وَ

کی تعریف اور حمد بیان فرمائی۔

سیدنا حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ یوم نحر کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار رہے تھے آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے جو سفید سرخ رنگ کی تھی! اور آپ نہ مارتے نہ ہی ارشاد فرماتے ہٹو ہٹو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اونٹ پر سے جمرے کو مارتے تھے اور فرماتے تھے لوگو اپنے حج کے احکام سیکھ لو شاید اس سال کے بعد میں حج نہ کروں۔

جمرہ عقبہ پر دسویں تاریخ کو کس وقت مارا جائے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کو سورج نکلنے کے بعد کنکریاں ماریں! اور دسویں کے بعد گیارہویں بارھویں کو سورج ڈھلے مارے!

سورج نکلنے سے قبل کنکریاں مارنے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم عبدالمطلب کے نوجوانوں کو گدھوں پر سوار کر کے روانہ فرمایا۔ آپ ہماری رانوں پر مارتے اور ارشاد فرماتے! اے میرے بیٹو جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہ مارنا۔ یہاں تک کہ سورج نکلے!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ

اَمَرَهُمْ اَنْ لَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

وسلم نے اپنے گھر کے لوگوں کو آگے روانہ فرمایا اور فرمایا کہ جب تک سورج نہ نکلے وہ کنکریاں نہ ماریں

اَلرُّخْصَةُ فِيْ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کیلیے سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت

۳۰۷۱ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اِحْدٰى نِسَائِهٖ اَنْ تَنْفِرَ مِنْ جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَتَاتِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَتَرْمِيَهَا وَتُصْبِحَ فِيْ مَنْزِلِهَا وَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهٗ حَتّٰى مَاتَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کو مزدلفے سے کوچ کر جانے کا حکم فرمایا اور بعد ازاں اس رات کو ہی جمرہ عقبہ کے پاس آکر رمی کرنے کا حکم اور پھر اپنی قیام گاہ پر آنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عطا بھی ایسا ہی کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے وصال فرمایا

اَلرَّمْيُ بَعْدَ الْمَسَاءِ

شام ہونے پر رمی کرنا۔

۳۰۷۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ اَيَّامَ مِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ فَقَالَ رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ قَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے منیٰ کے دنوں میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ جو کچھ کے مسائل کے متعلق دریافت کرتے آپ ارشاد فرماتے کوئی حرج نہیں ایک شخص نے کہا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں دوسرے نے کہا شام ہونے پر میں نے کنکریاں ماریں۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں

رَمْيُ الرِّعَاءِ

اونٹ چرانے والوں کی رمی کا بیان

۳۰۷۳ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَيَدَعُوْا

جناب حضرت ابوالبداح بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو ایک دن رمی کرنے اور

يَوْمَيْنِ۔

ایک دن چھوڑ دینے کی اجازت فرمائی۔

نوٹ: کیونکہ وہ ہر روز منیٰ میں نہیں آسکتے تھے اور اپنے اونٹوں کو چرانے کے لیے دور لے جاتے تھے۔

۳۰۶۳ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْيَوْمَيْنِ الَّذِينَ بَعْدَهُ يَجْمَعُونَهُمَا فِي أَحَدِهِمَا

سیدنا حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو منیٰ میں رات کے وقت ٹھہرنے کی اجازت فرمائی تاکہ وہ رمی کے دن یعنی دسویں تاریخ کی رمی کریں اور ان دو دنوں کی ایک دن اکٹھا رمی کریں۔

الْمَكَانُ الَّذِي يُرْمَى مِنْهُ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ

جمرہ عقبہ کی رمی کہاں سے کریں

۳۰۶۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ هٰذَا الَّذِي اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا لوگ گھاٹی کے اوپر سے جمرہ پر کنکریاں پھینکتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے گھاٹی کے اندر سے رمی کی اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی اس نے یہاں سے رمی کی۔

(یعنی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے)

۳۰۶۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللّٰهِ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَعَرَفَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هٰهُنَا مَقَامُ الَّذِي اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سات کنکریاں ماریں اور خانہ کعبہ آپ کے بائیں جانب تھا اور عرفات دائیں طرف اور ارشاد فرمایا یہ ان کا مقام ہے جن پر سورت بقرہ نازل ہوئی!

۳۰۶۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وادی کے اندر سے سات کنکریاں جمرہ کو عقبہ ماریں پھر ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ ان کا مقام ہے جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی۔

۳۰۶۷ عَنِ الْاَعْمَشِ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قُوْلُوْا السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَعْرَضَهَا يَعْنِي الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَكَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ فَقُلْتُ اَنَّ اُنَاسًا يَصْعَدُوْنَ الْجَبَلَ فَقَالَ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ رَاَيْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَمٰى۔

سیدنا حضرت اعمش رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حجاج سے سنا اس نے کہا! سورۃ بقرہ نہ کہو بلکہ یہ کہو کہ وہ سورت جس میں بقر کا ذکر کیا ہے! میں نے ابراہیم سے بیان کیا! آپ نے مجھ سے عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے! جب انہوں نے جمرہ عقبہ میں کنکریاں پھینکیں آپ وادی کے اندر آئے اور جمرے کو سامنے کر کے سات کنکریاں پھینکیں اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر ارشاد فرمائی! میں نے پوچھا بعض لوگ کنکریاں مارنے کے لیے پہاڑ پر چڑھتے ہیں انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے اس ہستی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی آپ نے یہیں سے رمی فرمائی!

۳۰۶۸ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ بے شک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم (چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارتے تھے۔

۳۰۶۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکتے تھے۔

عَدَدُ الْحَصٰى الَّتِيْ يَرْمِي بِهَا الْجِمَارَ

کتنی کنکریاں ماری جائیں

۳۰۷۰ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَتَّى الْقَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى النَّحْرِ فَنَحَرَ۔

۳۰۸۱ عَنْ كَاهِلٍ قَالَ سَعْدٌ حَجَجْنَا فِي الْحَجَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسِتٍّ فَلَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

۳۰۸۲ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ فَقَالَ مَا أَدْرِي رَمَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتٍّ أَوْ سَبْعٍ۔

التَّكْبِيرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

۳۰۸۳ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ۔

قَطْعُ الْمُحْرِمِ التَّلْبِيَةَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

۳۰۸۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمَى قَطَعَ التَّلْبِيَةَ۔

اس جمرے پر سات کنکریاں ماریں جو درخت کے نزدیک ہے آپ نے ہر کنکری مارتے وقت وادی کے اندر سے تکبیر ارشاد فرمائی اندازاً آپ قربانی کی جگہ پر تشریف لائے اور قربانی فرمائی۔

سیدنا حضرت مجاہد رحمہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر کے واپس آئے ہم میں سے کوئی شخص تو کہتا کہ میں نے سات کنکریاں ماریں اور کوئی کہتا میں نے چھ کنکریاں ماریں! اور کسی نے دوسرے کی عیب جوئی نہیں کی۔

سیدنا حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کنکریوں کے متعلق دریافت کیا! آپ نے فرمایا مجھے یاد نہیں کہ: جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات۔

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں جناب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا! آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے یہاں تک جمرہ عقبہ پر سات دفعہ کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر تکبیر ارشاد فرمائی۔

کنکریاں مارنے پر تلبیہ ختم کرنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جناب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا! میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا! میں سنتا رہا اور آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ نے جمرہ

۳۰۸۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا (میں سنتا رہا) اور آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے! حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکیں اور اس وقت لبیک ارشاد فرمانی ختم کی!

۳۰۸۶ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

سیدنا حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں جناب رسالت مآب صلی اللہ وسلم کے ساتھ سوار تھا (میں سنتا رہا) اور آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے! حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکیں اور اس وقت لبیک ارشاد فرمانی ختم کی)

اَلدُّعَاءُ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا

۳۰۸۷ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِي الْمَسْجِدَ مِمَّا يَرْمِيْ رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ طَوِيْلَ الْوُقُوْفِ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ

حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے! کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب رمی کرتے تو آپ اس جمرے سے ابتدا کرتے! جو مسجد کے نزدیک ہے آپ اس پر سات کنکریاں مارتے! اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر ارشاد فرماتے۔ بعد ازاں آپ آگے بڑھتے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھوں کو اٹھا کر بہت دیر تک دعا کرتے رہتے بعد ازاں آپ!

الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

دوسرے جمرے کے پاس تشریف لا کر اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر فرماتے پھر آپ بائیں طرف پھرتے۔ اور قبلہ کے سامنے رُخ اور کر کے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے بعد ازاں آپ جمرہ عقبہ کے پاس تشریف لاتے اسے سات کنکریاں مارتے جو منیٰ میں سب سے آخر میں ہے) آپ اس پر سات کنکریاں مارتے اور وہاں نہ ٹھہرتے (زہری کا رحم نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت سالم رحمہ سے سنی وہ اپنے باپ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

مَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

محرم جب کنکریاں مار چکے تو وہ کیا کیا کام کر سکتا ہے

۲۸۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ قِيلَ وَالطِّيبُ قَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَضَمَّخُ بِالْمِسْكِ أَفَطِيبٌ هُوَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کنکریاں ماریں تو سب چیزیں درست اور جائز ہو گئیں (احرام کی ممنوع تھیں) ہاں عورتوں سے جماع کرنا اور طواف زیارت کے بعد درست ہو گا! ایک شخص نے دریافت کیا کیا خوشبو لگانا درست ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتے ہوئے دیکھا اور مشک خوشبو ہے۔

(آخر المناسک) (مناسک حج ختم ہوئے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب جہاد کے متعلق

۳۰۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ لَيُهْلِكُنَّ فَنَزَلَتْ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهِيَ أَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے نکلے یعنی ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو نکال دیا! اِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اب یہ لوگ ضرور برباد ہوں گے بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا یعنی ان لوگوں کو اجازت دی گئی جن سے مشرک لڑتے ہیں۔ الخ

جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے خیال کیا اب لڑائی ہوگی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت شریفہ جہاد میں سب سے پہلے نازل ہوئی!!

* * *

نوٹ: مسلمانوں کو اس آیت شریفہ کے نازل ہونے سے پہلے جہاد کا حکم نہیں تھا کافر انہیں ستاتے تکلیف دیتے اور ایذا رسانی کرتے اور مسلمان حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ صبر کرو ابھی خداوند قدوس کا حکم نہیں ہوا کہ میں جہاد کروں! جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی تو جہاد شروع ہوا!

۳۰۹۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَصْحَابًا لَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي عِزَّةٍ نَحْنُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور آپ کے دوست جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ مکہ مکرمہ تشریف رکھتے تھے! اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جس دور میں ہم مشرک تھے تو ہم

مُشْرِكُونَ فَلَمَّا آمَنَّا صِرْنَا أَذِلَّةً فَقَالَ إِنِّي أُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوا فَلَمَّا حَوَّلَنَا اللَّهُ إِلَى الْمَدِينَةِ أَمَرَنَا بِالْقِتَالِ فَكَفُّوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ۔

معزز تھے تو جب سے ہم ایمان لائے ہیں ذلیل ہو گئے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں لوگوں کی غلطیوں کو معاف کروں تو تم نہ لڑو بعد ازاں جب ہمیں اللہ جل جلالہ مدینہ منورہ لے گیا تو وہاں (کافروں سے) لڑنے کا حکم فرمایا گیا! اس وقت بعض لوگ لڑائی سے ڈرے! تب اللہ جل شانہ نے قرآن مجید کی یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ۔

کیا تم نے ایسے لوگوں کو نہیں دیکھا! جن سے پہلے ارشاد فرمایا گیا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نماز پڑھا کرو۔

نوٹ: یہ اس وقت کی بات ہے! جب احکام جہاد کے متعلق حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ جب جہاد فرض ہوا اور لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا تو ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اسطرح خوفزدہ ہونے لگا جیسے اللہ جل شانہ سے ڈرتا ہے! یا اس سے زیادہ! اور کہنے لگے اے پروردگار! تو نے ہم پر لڑائی کو کیوں فرض کیا! ہمیں تھوڑی سی مدت اور زندہ کیوں نہیں رہنے دیا۔

تو حکم فرمایا گیا! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فرما دیجئے! دنیا کا مزہ بہت قلیل ہے! اور پرہیزگار کے لیے آخرت بہتر ہے! اور تم پر ایک رتی برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا! یعنی جب تک مسلمان مکہ مکرمہ میں تھے اور کافروں کی ایذا رسانیوں کو برداشت کرتے تو لڑائی کی اجازت چاہتے! بعد ازاں جب جہاد کا حکم ہوا تو خوش ہونا چاہیئے تھا! بعض بزدل اور کچے دل کے لوگ لڑائی کے حکم اور موت سے خوفزدہ ہو گئے اور اللہ جل جلالہ سے ڈرنے کی بجائے وہ کافروں سے زیادہ ڈرنے لگے۔

۳۱۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے جامع کلمات دیئے گئے! (یعنی قرآن اور حدیث جن کے الفاظ مختصر ہیں اور ان کے معانی بہت بڑے ہیں! اور جامع اس عبارت کو کہتے ہیں جس میں لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت زیادہ ہوں) اور رعب و دبدبہ اور دھاک سے میری امداد فرمائی گئی (یعنی اللہ جل شانہ نے کافروں کے دلوں میں میرا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ أَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا۔

(دہشت ڈال دی ہے) اور میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانوں کی کنجیاں لاکر میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔۔۔ جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تو رحلت فرما گئے لیکن تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو

نوٹ: اس سے مراد روم ایران اور مصر و شام کے خزانے ہیں! جو اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کو عنایت فرمائے! اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں دکھا دیا! اسی خواب کے مطابق مسلمانوں نے یہ سب ملک فتح کیے! اور وہاں کے خزانے تصرف میں لائے

۲۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے جامع کلمات دیے گئے رعب (دبدبہ اور دھاک) سے میری امداد فرمائی گئی (یعنی اللہ جل شانہ نے کافروں کے دلوں میں میرا رعب (دہشت ڈال دی ہے) اور میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانوں کی کنجیاں لاکر میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تو رحلت فرما گئے لیکن تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو!

۲۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَ حِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا گیا جب تک وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ نہ کہہ لیں پس جس شخص نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا اس نے اپنا مال و جان مجھ سے بچا لیا مگر کسی کے حق کے بدلے اور اس کا حساب خدا پر ہے

نوٹ: یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھ لیا تو اس کی جان بچ گئی اور مال بھی محفوظ ہو گیا اگر کسی کا قتل کرے

تو اس کے بدلے اُسے قتل کیا جائے گا اور وہ کسی کے مال کا ضامن ہوگا تو پھر اس کا مال دلایا جائے گا۔ اگر کسی شخص نے ظاہر میں کلمہ پڑھا ہے۔ اور دل میں یقین نہیں کیا تو خدا اُسے سمجھے گا۔ حاکم اور قاضی کو دلوں کے حال دریافت کرنے کا حکم نہیں۔

۴۰۹۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ رض یَا اَبَا بَكْرٍ كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو عرب کے بعض لوگ کافر ہو گئے جو کافر ہونا تھا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ان لوگوں سے کس طرح جہاد فرمائیں گے جبکہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام ارشاد فرمایا۔ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے! یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں تو جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال اور جان کو بچا لیا! مگر کسی حق کے بدلے قصاص یا حد میں) اور اس کا حساب اللہ جل شانہٗ کے ذمے ہے! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں بے شک اس شخص سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے! خدا کی قسم یہ لوگ اگر بکری کا بچہ بھی نہ دیں گے جو یہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دیا کرتے تھے! تو میں ان سے ضرور جہاد کروں گا! یہ سن کر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! خدا کی قسم یہ امر میری نظر میں بھی ہے! مگر اس لیے اللہ جل شانہٗ بزرگ اور برتر نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ اچھی جہاد کے لیے کھول دیا ہے! اور میں سمجھتا ہوں کہ حق یہی ہے۔

* * *

نوٹ: اس حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شرع شریف نے جان اور مال پر جو حق لگا دیئے ہیں اگر کوئی شخص ان حقوق کو ادا نہ کرے تو اسے سزا ضروری ہے

۳۹۹۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا اجْتَمَعَ اَبُوْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَكْرٍ كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے جہاد کا ارادہ فرمایا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! اے ابوبکر آپ ان لوگوں سے کیسے جہاد کرتے ہیں حالانکہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ جب انہوں نے یہ کہہ لیا تو اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا! مگر خون ناحق کرنے کی صورت میں قتل کیا جائے گا اور مال کا ضامن ہوگا تو اس سے مال دلایا جائے گا! اور اسی طرح حد زنا وغیرہ میں بھی کوئی رعایت نہ کریں گے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! میں اس شخص سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا! خدا کی قسم اگر یہ لوگ بکری کا وہ بچہ بھی نہ دیں گے جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں دیا کرتے تھے تو میں ضرور انہیں اس پر سزا دوں گا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! خدا کی قسم میں نے سمجھ لیا کہ اللہ جل جلالہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ ان سے جہاد کے لیے کھول دیا ہے اور میں سمجھ گیا کہ حق اسی طرح ہی ہے!

۳۹۹۶۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَكْرٍ كَیْفَ تُقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو عرب کے لوگ مرتد ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے ابوبکر کس طرح آپ عربوں کو مارتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأْيَ أَبِيْ بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

جواب دیا کیونکہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ اس امر کی شہادت دیں کہ اللہ جل شانہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں! نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں خدا کی قسم اگر یہ لوگ وہ بکری کا بچہ نہ دیں گے جو وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں انہیں قتل کروں گا! یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے خدا کی طرف سے ہے! مجھے بھی معلوم ہو گیا کہ حق اسی طرح ہے۔

نوٹ: جناب امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس الفظ ان حدیث شریف ھذا میں قوی راوی نہیں اس کے برعکس اس سے پہلی روایت ٹھیک ہے راوی کے ضعیف ہونے کی وجہ سے الفاظ میں تبدیلی آگئی ہے۔

۳۰۹۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۳۰۹۸۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ (ترجمہ اوپر گزرا)

۳۰۹۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے لوگوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے! یہاں تک کہ وہ کلمہ شریف پڑھیں پھر جس شخص نے کلمہ کہا اس نے اپنی جان اور مال مجھ سے بچا لیا لیکن میں اس مال اور جان کا حق نہ چھوڑوں گا اور اس کا حساب اللہ جل شانہ کے ذمے ہے

۳۱۰۰ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مشرکین سے مال ہاتھ اور زبان سے جہاد کرو۔

التَّشْدِيدُ فِي تَرْكِ الْجِهَادِ

۳۱۱۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ۔

جہاد کے چھوڑنے کی سختی اور شدت کا بیان

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص ایسی حالت میں فوت ہوا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں نیت جہاد کی تو اس کی موت منافقوں کے طریقے پر ہوگی۔

نوٹ: جو شخص سچا مسلمان ہوگا دین کی خاطر صلے اللہ علیہ وسلم کا نظر چاہے گا! تو وہ کافروں سے اللہ کے لیے جہاد کرے گا اگر سامان نہ ہوگا تو وہ اپنے دل میں اس کا ارادہ رکھے گا اور جو شخص دل میں کبھی جہاد کا خیال نہ رکھے گا! معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اس کا ایمان زبانی ہے۔ ایمان کامل نہیں اور دل میں غصہ ہونے کا یہ نشان ہے کہ وہ جہاد کے اسباب جیسے ہتھیار خریدنا اور جمع کرنا گھوڑے کی سواری سیکھنا اور کارآمد اشیاء رکھنا وغیرہ۔

الرُّخْصَةُ عَنِ السَّرِيَّةِ

۳۱۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ۔

لشکر کے ساتھ جہاد میں شامل نہ ہونے کی رخصت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مجھ سے پیچھے رہ جانا بعض مسلمانوں کو ناگوار گزرتا اور میں وہ چیز نہیں پاتا جس پر انہیں سوار کروں تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں

نوٹ: سریہ اس جہاد کو کہتے ہیں کہ مجاہدین کی تعداد نو سے زیادہ ہو اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان کے ساتھ تشریف نہ لے گئے ہوں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ہر ایک لڑائی میں شامل ہونے کی بہت خواہش تھی لیکن ابتدائے اسلام میں بے اسبابی اور قلت سواری کی وجہ سے تمام صحابہ کرام کا جا نہ سکتے تھے؛ اگر یہ حکم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی رک جاتے؛ اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام کے بغیر جانا اس لیے پسند نہ تھا کہ نہ جانے والے ثواب جہاد سے محروم رہتے؛ اور نہ ہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑنا گوارا کرتے؛ اور تمام حضرات کا جانا سواریوں کی قلت کے پیش نظر ناممکن تھا حدیث ھذا سے فضیلت جہاد اور رفقاء کی رعایت ثابت ہوتی۔

بَابُ فَضْلِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ

گھر رہ جانے والے جہاد کرنے والوں کے مساوی نہیں ہو سکتے

۲۶۰۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَجَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمْلِيْهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنْ سَتَرُضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ غَيْرَ اُولِي الضَّرَرِ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنی بیٹھنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں۔ اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے (ایک صحابی کا نام ہے) اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مجھے پڑھوا کر سنا رہے تھے؛ پھر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر مجھ سے جہاد کی ہو سکتا تو بے شک میں بھی مجاہد ہوتا؛ بعد ازاں اللہ جل جلالہ نے غیر اولی الضرر نازل فرمایا۔ یعنی جن کو بدن کا نقصان نہیں

اور جناب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ پچھلی آیت نازل ہوئی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی پھر مجھ پر بوجھ پڑا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ میری ران ٹوٹ جائے گی۔ بعد ازاں وہ حالت وحی کی وجہ سے ختم ہو گئی

۲۱۰۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمْلِيهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْتُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِي فَسُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ان کے سامنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت عنایت فرمائی! یعنی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ یعنی بیٹھنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مسلمان برابر نہیں۔ اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پڑھوا رہے تھے! بعد ازاں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں استطاعت رکھتا تو میں بھی جہاد کرتا! اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے! بعد ازاں اللہ جل شانہ نے یہ آیت شریفہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری! غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔ معذوروں کے بدلہ میں نقصان ہے! ان پر جہاد کا کوئی حکم نہیں ہے اور اس آیت کے نازل ہونے کے وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک میری ران پر تھی حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ میری ران چورا ہو جائے گی بعد ازاں وحی موقوف ہو گئی۔

۲۱۰۴ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمْرُو

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی جس کا معنی ہے میرے پاس دستی اور دوات لاؤ جس پر لکھتے تھے! آپ نے لکھوایا! لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اور حضرت عمرو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے

بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلْفَهُ فَقَالَ هَلْ يُرَخِّصُ لِي مِنْ رُخْصَةٍ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

تھے! آپ نے فرمایا! میرے لیے رخصت ہے تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی غیر اولی الضرر

۲۱۰۶ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ جَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ فِي وَأَنَا أَعْمَى فَمَا بَرِحَ حَتَّى نَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی! لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنی جہاد اور گھر میں بیٹھنے والے برابر نہیں ہو سکتے تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نابینا تھے۔ اور فرمانے لگے میرے متعلق کیا حکم ہے؟ کیونکہ میں اندھا (اور معذور) ہوں تھوڑی دیر گزری تھی! کہ آیت شریفہ نازل ہوئی! غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ یعنی معذور لوگ یہ حکم عام ہے۔

الرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَهُ وَالِدَانِ

جس شخص کے والدین زندہ ہوں اسے گھر پر ٹھہرنے کی اجازت

۲۱۰۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما راوی ہیں! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور جہاد کی درخواست کی! آپ نے دریافت فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں اس نے کہا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا ان دونوں میں ہی جہاد کرو۔

نوٹ: یعنی تم ان باپ کی خدمت کرو اور تمہارے لیے یہی جہاد ہے۔

۲۱۰۸ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ

سیدنا حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جاہمہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں! اور آپ سے مشورہ کرنے حاضر ہوا ہوں! آپ نے پوچھا کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ عرض کیا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا! تم اس کے ساتھ

تحت رجلیہ۔

بَابُ مَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ

اس شخص کے بارے میں باب جو اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے

۳۱۰۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ یُجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَتَّقِی اللهَ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آکر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب لوگوں میں سے بہترین کون شخص ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے۔ اور اس نے پھر پوچھا۔ پھر کون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو آپ نے ارشاد فرمایا! وہ مومن جو پہاڑوں کی گھاٹیوں میں رہتا ہو! اللہ جل جلالہ سے ڈرتا ہو اور لوگ اس کی شرارت سے محفوظ رہیں (یعنی اس سے کسی کو نقصان نہ پہنچے)

بَابُ مَنْ عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَلٰى قَدَمِهٖ

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں پیدل جانے والے کا بیان

۳۱۰۲ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ یَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلٰی رَاحِلَتِهٖ فَقَالَ اَلَا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی اس سال حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے پیٹھ لگائے لوگوں کو خطبہ سنا رہے

أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ إِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهِ أَوْ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيرِهِ أَوْ عَلٰى قَدَمِهِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا فَاجِرًا يَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ لَا يَرْعَوِي إِلٰى شَيْءٍ مِنْهُ۔

تھے! جناب نبی ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں اچھے اور برے آدمی کے متعلق بتاؤں! اللہ تعالیٰ شانہ کی نظر میں بہترین اور افضل ترین آدمی شخص ہے جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ یا اونٹ پر سوار ہو کر کام کیا! یا اپنے دونوں پاؤں پر چل کر یہاں تک کہ وہ اس کام میں فوت ہو گیا۔ اور بدترین شریر ترین شخص وہ ہے جو بدکار ہے وہ کتاب اللہ کی تلاوت کرتا ہے! اور اس کے مضمون سے کسی چیز کا خیال نہیں کرتا!

نوٹ: تبوک مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے! اور مدینہ منورہ سے وہاں تک چودہ مراحل ہیں جاتی کے مضمون کی طرف خیال نہیں کرتا یعنی تلاوت قرآن سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا! اور نہ ہی بری باتوں سے باز آتا ہے! اور صرف الفاظ کو رٹتا ہے اس سے کیا فائدہ!

۲۱۱۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَلِجُ أَحَدٌ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ مَطْعَمُهُ النَّارَ حَتّٰى يَرُدَّ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ اللہ کے ڈر سے رونے والے کو جہنم کا لقمہ ہونا ایسا ناممکن ہے! جیسے دودھ کا چھاتیوں میں واپس جانا!

اور خدا کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں مسلمان کے نتھنوں میں کبھی جمع نہ ہوگا! یعنی جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کو نکلے وہ دوزخی نہیں ہو سکتا

۲۱۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ نَارِ جَهَنَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے ڈر سے رونے والا دوزخ میں داخل نہ ہوگا حتی کہ دودھ چھاتیوں میں لوٹے اور خدا کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہ ہوگا۔

۲۱۱۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ وَقَارَبَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفَيْحُ جَهَنَّمَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيمَانُ وَالْحَسَدُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! وہ مسلمان دوزخ میں نہ جائے گا جس نے کافر کو قتل کیا! پھر وہ اپنے قول اور فعل میں درست رہا!! اور اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کا بھبکا دونوں ہرگز کسی پیٹ میں اکٹھے نہیں ہو سکتے!! اور حسد اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے!!

۳۱۱۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں بندے کے اندر ہرگز جمع نہ ہوگا! اور بخل و ایمان ایک شخص کے دل میں کبھی نہ رہیں گے۔

۳۱۱۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ وَجْهِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں کسی آدمی کے منہ پر ہرگز جمع نہ ہوگا! اور بخل و ایمان ایک آدمی کے دل میں ہرگز جمع ہو کر نہیں رہ سکتے

۳۱۱۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں انسان کے اندر جمع نہیں ہوں گے! اسی طرح بخل اور ایمان بھی ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ مَنْخَرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں مسلمان کے نتھنوں میں ہرگز جمع نہ ہوگا۔

۳۱۱۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ مَنْخَرَیْ مُسْلِمٍ وَلَا یَجْتَمِعُ شُحٌّ وَاِیْمَانٌ فِیْ قَلْبِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں مسلمان کی ناک میں جمع نہ ہوگا! اور ایمان و بخل مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ لَا یَجْتَمِعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ غُبَارًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانًا جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَلَا یَجْتَمِعُ اللّٰهُ فِیْ قَلْبِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ وَالشُّحَّ جَمِیْعًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ جہاد کے غبار اور دوزخ کے دھوئیں کو مسلمان کے اندر جمع نہ فرمائے گا! اور جس مسلمان کا اللہ پر ایمان ہے! اللہ کل شانہٗ اس کے دل میں بخل نہیں رہنے دیتے۔

نوٹ: غبار اور دھواں جمع نہ ہونا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جس شخص نے جہاد میں ذرا سی تکلیف اٹھائی ہوگی اللہ جل شانہ بزرگی اور عزت والا اسے جہنم میں نہ جانے دے گا۔ حسد اور دخل ایمان کے ساتھ اکٹھے نہیں ہو سکتے! یعنی حاسد اور بخیل ایمان دار نہیں ہو سکتے!!

ثَوَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جس شخص کے قدموں پر اللہ جل شانہ کی راہ میں گرد و غبار پڑا ہو اس کے ثواب کا بیان

۳۱۲۰ عَنْ أَبِي عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاؤں پر جہاد کی دھول پڑی ہو تو وہ دوزخ پر حرام ہو گیا۔

ثَوَابُ عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ جل شانہ کی راہ میں جاگنے والی آنکھ کے ثواب کا بیان

۳۱۲۱ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُرِّمَتْ عَلَى النَّارِ عَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آنکھیں جو اللہ جل شانہ کی راہ میں جاگیں ان پر دوزخ حرام ہے۔

فَضْلُ غَدْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

صبح کے وقت اللہ جل شانہ کی راہ میں جانے کا بیان

۳۱۲۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ وَالرَّوْحَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار صبح کے وقت اللہ جل شانہ کی راہ میں جانا یا شام کو جانا ساری دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے۔

بَابُ فَضْلِ الرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ رب العزت کی راہ میں شام کو جانے کے ثواب اور خوبی کا بیان

۳۱۲۲ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ لِمَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ غَرَبَتْ۔

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح یا شام کو اللہ جل جلالہ کی راہ میں ایک دفعہ جانا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلا یا ڈوبا!

یعنی ساری دنیا سے ثواب آخرت بڑھ کر ہے! کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ و باقی ہے۔

۳۱۲۳ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْاَدَاءَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کی امداد کرنا اللہ جل جلالہ نے اپنی ذات مقدس پر فرض فرمایا ہے۔ اول تو اللہ جل جلالہ کی راہ میں مجاہد اور گناہ سے بچنے کے لئے نکاح کرنے والا اور تیسرا مکاتب جس کی نیت ادا کرنے کی ہو۔

نوٹ: مکاتب وہ غلام ہے جس کا مالک اور آقا اسے یہ کہے کہ اگر تو اتنا مال مجھے اتنی مدت میں ادا کر دے۔ تو آزاد ہے! اور جس قدر مال و دولت کتابت کے عوض ٹھہرے اسے بدل کتابت کہتے ہیں۔

بَابُ الْغُزَاةُ وَفْدُ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب اس بات کے بیان میں کہ جہاد کرنے والے اللہ جل مجدہٗ کے مقرب ہیں

۳۱۲۴ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ جل مجدہٗ کے تین وفد ہیں۔ مجاہد حاجی اور عمرہ کرنے والا۔

نوٹ: وفد کے معنی ایلچی کے ہیں۔ لیکن اس سے مراد مہمان بارگاہ ہیں ان تین اشخاص کا اللہ کی راہ میں بہت بڑا مقام اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔

بَابُ
مَا تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ

باب اس بات کے بیان میں کہ اللہ جل مجدہٗ مجاہد کے لیے کس چیز کا ضامن ہوتا ہے

۳۱۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اور وہ گھر سے فقط جہاد کی نیت سے ہی اللہ کے کلام کو سچا جان کر اس بات پر یقین رکھتے ہوئے نکلے کہ اللہ جل مجدہ یا تو اسے جنت میں داخل فرمائے گا یا اسے گھر کی طرف لوٹائے گا جہاں سے وہ گیا ثواب یا غنیمت کے ساتھ

۳۱۲۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْإِيمَانُ بِي وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِي أَنَّهُ ضَامِنٌ حَتَّى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِأَيِّهِمَا كَانَ إِمَّا بِقَتْلٍ أَوْ وَفَاةٍ أَوْ رَدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي يَخْرُجُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی حفاظت کرتا ہے جو شخص اس کی راہ میں اللہ پر ایمان رکھ کر خالصتاً جہاد کی نیت سے نکلے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں پہنچانے کا ضامن ہے اس کے بعد کہ وہ شہید ہوا یا وفات پائی یا اس کو اس کے گھر پھیر لائے جہاں سے وہ گیا ثواب یا غنیمت دے کر

نوٹ: مجاہد جو اپنے گھر سے نکلتا ہے اللہ جل مجدہ اس کا نگہبان اور محافظ ہے اور دونوں طرح اس کی مدد کرتا ہے جب ایمان لے کر چلتا ہے اس کے ساتھ دیتا ہے کامال اور آخرت کا ثواب بھی عطا فرماتا ہے شہید ہو کر جنت میں داخل ہوتا ہے جس کی تمنا اور خواہش تمام اولیاء اور انبیاء کو ہے اور ہر عبادت کا نتیجہ جنت میں داخل ہونا ہے۔

۳۱۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کی راہ میں

بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَكَفَّلَ اللهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ أَنْ يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ سَالِمًا بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اُس کی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی شخص روزہ رکھ کر مسلسل عبادت کرے اور اللہ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کی راہ میں کون شخص اچھی طرح عبادت کرتا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اللہ جل شانہٗ اس کے لیے اس بات کا ضامن ہے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو اللہ جل شانہٗ اس کو جنت میں پہنچا دے یا اُسے سلامتی کے ساتھ ثواب دے یا غنیمت کا مال دے کر واپس کر دے۔

۳۱۲۹ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً لَمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور غنیمت کا مال پاتے ہیں تو انہوں نے آخرت کے مال کی دو تہائیاں دنیا میں وصول کر لیں اور باقی رہی ان کے لیے ایک تہائی اگر وہ فوت نہ ہوئیں تو ان کا اجر پورا رہا۔

نوٹ: زندہ غازیوں کو جو مال و دولت بھی ملے گی اس کے لیے دو تہائی اجر میں فوری طور پر ایک تو سلامتی اور دوسرا مال غنیمت یعنی حسنہ ہو گئی لہٰذا قیامت کی اچھی حسنہ سے گیا اور جن کو مال نہ ملے یا شہید ہو کر ملے تو انہیں دنیا میں کچھ حاصل نہیں اور ان کا ثواب بالکل آخرت میں ہے اگر شہید غازی سے نہایت افضل ہے۔

۳۱۳۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ضَمِنْتُ لَهُ أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَإِنْ قَبَضْتُهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا جو شخص میرے بندوں میں سے جہاد کرنے میری رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جائے میں اس کا ضامن بن جاتا ہوں! اس بات کا کہ اسے ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس کر دوں اگر میں اس کی جان کو قبض کر لوں تو اسے بخشوں گا اور اس پر رحمت فرماؤں گا!

نوٹ: حدیث قدسی اس کو کہتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں کہ خداوند عزوجل نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے! قرآن اور حدیث قدسی میں فرق یہ ہے کہ قرآن مجید کا لفظ اور مضمون خدا تعالیٰ کا ہوتا ہے۔ حدیث قدسی یہ ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی خداوند جل جلالہٗ نے ایک مضمون کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں بطور الہام ڈالا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی عبارت میں بیان فرمایا۔

بَابُ مَثَلِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی مثال کے بیان میں

۳۱۲۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ جل جلالہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے **اللہ کا خوب علم ہے کہ واقعی اس کی نیت** جہاد کرنا ہے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار اللہ جل جلالہ سے ڈرنے والا قیام، رکوع اور سجدہ میں ہو۔

بَابُ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب اس چیز کے بیان میں کہ جہاد کے برابر کونسا عمل ہے؟

۳۱۲۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا اَجِدُهٗ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ مَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو جہاد کے برابر ہو؟ آپ نے فرمایا میں جہاد کے برابر کوئی کام نہیں سمجھتا!

بعد ازاں اس شخص سے ارشاد فرمایا: کیا تو ایسا کام کر سکتا ہے کہ جب مجاہد اپنے گھر سے باہر ہو اور تو مسجد کے اندر داخل ہو اور بعد ازاں نماز کے لئے کھڑا رہے!! اور ہرگز کبھی نہ تھکے اور روزہ رکھے! کبھی افطار نہ کرے؟ اس شخص نے کہا کہ ایسا کون کر سکتا ہے۔

۳۱۲۳ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا

قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

کام بہتر ہے! آپ نے فرمایا! اللہ جل شانہ پر ایمان لانا! پھر دریافت کیا کہ کونسا کام بہتر ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۳۱۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ کسی شخص نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ترین ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل جلالہ پر ایمان لانا! پھر پوچھا کونسا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا! پھر پوچھا کونسا! فرمایا! ایسا حج جو باعزت کی بارگاہ میں مقبول ہو۔

نوٹ، حج مبرور کا اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں مقبول ہونا اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح معلوم ہے لیکن حج کے بعد جس شخص کا دل دنیا سے بیزار اور آخرت کی طلب گار ہو تو یہ حج کے مقبول ہونے کی علامت ہے اور جو لوگ حج سے واپس آکر زیادہ فاسق بدکار اور بخیل ہو جاتے ہیں یہ حج کی مردودیت کی علامت ہے

دَرَجَةُ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

مجاہدین کا درجہ

۳۱۲۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْرَى يَرْفَعُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے ابوسعید جو شخص اللہ کے معبود برحق ہونے، اسلام کے دین کامل ہونے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول مقبول ہونے پر رضامند ہو گیا! ایسے شخص پر جنت واجب ہو گئی۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ جناب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ مبارک کلمات اچھے معلوم ہوئے عرض کیا حضور دوبارہ ارشاد فرمایئے!! پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک دوسری عبادت ہے! جس کی وجہ سے انسان کے درجات جنت میں بلند ہوتے ہیں! اور ہر ایک درجے میں اتنا فرق ہے! جتنا کہ زمین اور آسمان کے درجے میں فرق ہے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

وہ کونسی عبادت ہے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! خدا کی راہ میں جہاد کرنا! خدا کی راہ میں جہاد کرنا!

نوٹ، خداوند قدوس کے رب اور مالک ہونے پر راضی ہونے سے مراد یہ کہ خداوند قدوس جو کچھ اس کے لیے کرے وہ اس پر راضی ہو! اور اس سے خوش رہے! اور تدبیر کرے تو اتنی ہی کرے کہ شرع شریف میں جائز ہو! اسلام کے دین ہونے پر راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے اسلام کے طریقے پر ہونے کے سوا خوشی اور غنی میں دوسرا کوئی طریقہ اپنانے میں خوشی نہ ہو! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہونے کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضور کے ارشادات کو سب ارشادات سے مقدم کیا جائے۔

۳۱۲۶ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَمَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَغْفِرَ لَهٗ هَاجَرَ اَوْمَاتَ فِيْ مَوْلِدِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا بِهَا فَقَالَ اِنَّ لِلْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا بَعْدِيْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ۔

سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے نماز ادا کی اور زکوٰۃ ادا کی اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اور وہ فوت ہو جائے یہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اسے بخش دے۔ خواہ اس نے ہجرت کی ہو یا اس جگہ فوت ہو گیا جس جگہ پیدا ہوا صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اس بشارت سے لوگوں کو خوش کر دیں؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جنت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جس قدر زمین اور آسمان کے درمیان ہے! اور یہ مراتب و درجے ان لوگوں کے لیے تیار کیے گئے ہیں! جو اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں! اور اگر مسلمانوں پر مشکل نہ سمجھتا اور ان پر اس بات کو امر باعث دقت نہ ہوتا کہ وہ چیز نہیں پاتا جس پر انہیں سوار کروں اور میرا ساتھ چھوٹ جانے سے ان لوگوں کو خوشی بھی نہ ہوتی! تو میں کسی اور فوج کے ہمراہ بھی نہ چھوڑتا! اور میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دلی خواہش تھی کہ آپ ہر لشکر جہاد کے ساتھ تشریف لے جائیں۔ خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ لیکن ابتدائے اسلام میں مال و دولت اور سامان کی کمی کی وجہ سے سبھی اصحاب ایسا نہ کر سکتے تھے اسی وجہ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بغیر جانا پڑا۔ اس لیے ناپسند نہ تھا کہ شریک ہو سکنے والے ثواب زیارت سے محروم رہتے اس حدیث شریف میں فضیلت جہاد اور رفقاء کی عطاؤں کا بیان ہے۔

مَالِمَنْ اَسْلَمَ وَهَاجَرَ وَجَاهَدَ

اسلام لانے والے، مہاجر اور مجاہد کے ثواب کا بیان

۳۱۱۷ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَنَا زَعِيمٌ وَالزَّعِيمُ الْحَمِيلُ لِمَنْ اٰمَنَ بِي وَاَسْلَمَ وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَاَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ اٰمَنَ بِي وَاَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي اَعْلَى غُرَفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوتُ حَيْثُ شَاءَ اَنْ يَمُوتَ۔

سیدنا حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ پر ایمان لائے اور میری اطاعت کرے: اور ہجرت کرے اسے جنت کے اعلیٰ اور اعلیٰ ایک گھر ملے گا: اور میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ پر ایمان لائے: میری اطاعت کرے اور اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرے: اسے ایک گھر جنت کے اعلیٰ اور ایک جنت کے اعلیٰ اور ایک جنت کے اعلیٰ درجوں میں ملے گا: جس شخص نے ایمان، ہجرت اور جہاد کو یکجا کر لیا کہ کوئی بات چھپانے اور بہانے سے گریز نہ کی (یعنی اسے اتنا ہی کافی ہے وہ جہاں چاہے مرے۔)

۳۱۱۸ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ اَبِي فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ اٰدَمَ بِاَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِينَكَ وَدِينَ اٰبَائِكَ فَعَصَاهُ وَاَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَتَدَعُ اَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَاِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

سیدنا حضرت سبرہ بن ابی فاکہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کے راستوں پر بیٹھتا ہے۔ پھر اسے اسلام کے راستے سے روکتا ہے اور اس سے کہتا ہے کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور اپنے دین اور اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑتا ہے۔ بعد ازاں اس کی بات نہیں سنتا اور مسلمان ہو جاتا ہے! پھر اسے ہجرت کے راستے سے روکتا ہے! اسے کہتا ہے کیا تو ہجرت کرتا ہے اور اپنے آسمان و زمین کو چھوڑتا ہے اور کہتا ہے کہ مہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گھوڑے کو لمبی رسی میں باندھا جاتا ہے! بعد ازاں انسان اس کی بات کا انکار کرتا ہے اور ہجرت کرتا ہے! بعد ازاں اسے جہاد سے روکتا ہے اور پوچھتا ہے کیا تو جہاد کرتا ہے جو مال اور جان کے لیے ایک آفت ہے! اب تو مارے گا اور مارا جائے گا بعد ازاں لوگ تیری عورتوں سے نکاح کریں گے! اور تیرا مال و دولت تقسیم کر دیں گے!!!

وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔

بعد ازاں انسان اس کی بات نہیں سنتا! وہ جہاد کرتا ہے! اور اس کے بعد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے یہ نیک کام کیے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے اگر وہ شہید کیا جائے یا اسے اس کی سواری گرا دے! یا وہ ڈوب کر فوت ہو جائے! اللہ عزوجل شانہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں لے جائے!

نوٹ: کیا تو ہجرت کرتا ہے اور اپنی زمین وطن کو چھوڑتا ہے! زمین سے مراد وطن اور آسمان سے مراد وہ جگہ ہے! جس جگہ وہ شخص رہتا ہے! یا زمین سے مراد گھر اور آسمان سے مراد چھت ہے! گھوڑا رسی میں جیسے گھوڑے کو باندھ کر! چرنے کے لیے چھوڑتے ہیں اور وہ اپنی جگہ سے کہیں بھی نہیں جا سکتا اسی طرح مہاجر بھی اپنی ہجرت گاہ سے نہیں جا سکتا کیونکہ ہجرت گاہ کو چھوڑنا شرعاً جائز نہیں ہاں اگر بقدر ضرورت کہیں جانا پڑے تو جائز ہے

پھر انسان اس کی باتوں کا انکار کرتا ہے یعنی شیطان کہ وسوسوں کو ٹھوک دیتا ہے! اور اللہ عزوجل شانہ پر بھروسا اور توکل کر کے اس کی راہ میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔

شیطان کے وساوس سے انسان صرف اللہ جل شانہ کے فضل اور کرم سے ہی نکل سکتا ہے! اور جن لوگوں پر اللہ جل جلالہ نے فضل اور کرم فرمایا ہو بلاشبہ وہ جنتی ہیں! اور اللہ نے ایسے ہی لوگوں کے لیے جنت تعمیر فرمائی ہے۔

بَابُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ جل شانہ کی راہ میں جوڑا دینے والے شخص کے بارے میں بیان

۳۱۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں دو چیزوں کا جوڑا خیرات اور صدقہ دے گا جنتی دروازے سے! دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ اسے بہشت میں یہ کہہ کر بلایا جائے گا! اے اللہ کے بندے یہ بہتر چیز ہے! جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا! اور جو شخص مجاہد ہوگا! اسے جہاد کے دروازے سے پکاریں گے! وہ شخص خیرات کرنے والوں میں سے ہوا اسے خیرات کرنے والے دروازے سے بلائیں گے! اور جو روزہ دار

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا عَلَى الَّذِيْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُوْرَةٍ هَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

ہوگا اے ابوبکر! بعد ان سے بلائیں گے (دربان اس دروازے کا نام ہے جس میں سے گزر کر روزہ دار جنت میں جائیں گے) سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس شخص پر کیا ہے! جو سبھی دروازوں سے پکارا جائے گا! اور کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ ایسے ہی لوگوں میں سے ہوں گے۔

ترجمہ: یعنی آپ کو سبھی دروازوں سے پکارا جائے گا! اس حدیث شریف سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا

اُس مجاہد کا بیان جو اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کے لیے جہاد کرے

۳۱۴۰ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَيُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيُغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک اعرابی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ لوگ اللہ کی راہ میں اس لیے جہاد کرتے ہیں کہ اُن کا ذکر اور چرچا ہوتا رہے! اور کچھ لوگ اس لیے جہاد کرتے ہیں کہ انہیں مال غنیمت ملے اور کچھ اس لیے جہاد کرتے ہیں کہ دنیا میں لوگوں پر اپنی برتری اور فوقیت جتلائیں! پھر ایسا کون ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اس لیے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرے کہ اللہ کا نام بلند ہو تو وہ شخص اللہ کی راہ کا مجاہد ہے! (اور خدا کے لیے لڑنا اسی کا نام ہے)

مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيٌّ

اُس شخص کا بیان جو اپنے آپ کو بہادر کہلانے کے لیے جہاد کرے

۳۱۴۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوَّلُ النَّاسِ يُقْضٰى لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ

فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا
قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ
فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ
وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ فُلَانٌ
جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ
فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ
فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ
وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ
بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا
قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ
الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ
الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ
تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ
وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ قَارِئٌ
فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ
عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ
وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
أَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ
كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ
نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا
عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ
مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا
لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ
لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ
أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ
فَأُلْقِيَ فِي النَّارِ۔

اشخاص ایسے ہیں قیامت کے دن جن کا فیصلہ سب سے پہلے کیا جائے گا! شہید اللہ جل شانہٗ اس پر اپنی نعمتیں جتائے گا اور بعد ازاں انہیں پہچانے گا! یعنی وہ شہید سب نعمتوں کا اقرار کرے گا! بعد ازاں اللہ جل جلالہٗ شہید سے پوچھے گا! کہ تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کونسا اچھا اور نیک عمل کیا! شہید عرض کرے گا! اے بارالٰہی میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا! ارشاد ہوگا کہ تو جھوٹ بولا تو اس لیے لڑا کہ لوگوں میں جری اور بہادر مشہور ہو اور مخلوق یہ کہے کہ فلاں فلاں شخص بڑا جری اور بہادر تھا! اور دنیا میں تیری یہ بہادری اور جسارت مشہور ہو چکی بعد ازاں اسے دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوگا! اور اسے فرشتے منہ کے بل گھسیٹیں گے! اور آگ میں ڈال دیں گے پھر وہ شخص آئے گا جس نے خود علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا! اور قرآن مجید کی تلاوت کی! اور اللہ جل شانہٗ اس پر اپنی نعمتیں جتلائے گا! یہ شخص ان سب نعمتوں کا اقرار کرے گا! اور اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا! کہ تو نے ان نعمتوں کے بدلے کونسا عمل کیا! یہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے خود علم پڑھا! اور دوسروں کو تیرے لیے ہی علم پڑھایا اور تیرے واسطے قرآن مجید پڑھا ارشاد فرمایا جائے گا کہ تو جھوٹا ہے۔ بلکہ تو نے اس لیے علم سیکھا کہ دنیا میں عالم مشہور ہو جائے اور قرآن مجید اس لیے پڑھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں! اور تو اس نام سے مشہور ہو چکا تھا! پھر اس کے لیے حکم ہوگا! اور فرشتے اسے منہ کے بل گھسیٹیں گے! اور وہ آخر آگ میں جا پڑے گا! پھر وہ آدمی آئے گا! جس کو اللہ جل جلالہٗ نے وسعت دی تھی اور اس کے پاس ہر قسم کا مال و دولت موجود تھا! اللہ جل شانہٗ اسے اپنی نعمتیں جتلائے گا! اور وہ اپنی ان سب نعمتوں کا اقرار کرے گا! اور پھر اس سے پوچھا جائے گا! کہ تو نے ان چیزوں کے شکر میں کونسا عمل کیا! وہ عرض کرے گا کہ میں نے اپنا مال و دولت خرچ کیا! ہر جگہ جہاں جہاں تیری رضامندی تھی! اور میں نے کوئی ایسا راستہ نہ چھوڑا جس میں خرچ کرنے کا تو نے حکم فرمایا تھا! ارشاد ہوگا!

کہ تو نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ تو سخی کہلانے کو دیتا تھا اور تو سخی مشہور ہو چکا تھا! پھر اس کے لیے حکم ہو گا! اور فرشتے اسے منہ کے بل کھینچ لے جائیں گے اور وہ دوزخ میں گر پڑے گا۔

مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَمْ يَنْوِ مِنْ غَزَاتِهِ إِلَّا عِقَالًا

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی قسم کی غرض نہ رکھنے والے شخص کا بیان مگر ایک رسی جس سے اونٹ وغیرہ کا پاؤں باندھتے ہیں

۳۱۴۲ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرے اور رسی لینے کے سوا کسی چیز کی نیت نہ کرے! تو اسے اسی چیز کا ثواب ملے گا جو رسی کے لینے میں ہے!

نوٹ، جہاد کا ثواب نہ ہو گا کیونکہ اس کی نیت خالص نہ تھی! اگرچہ رسی کوئی بڑی چیز نہیں مگر صولی سا خیال رکھنے کے لیے خلوص کی ضرورت ہے اور ثواب ختم ہو جاتا ہے! لہٰذا چاہیے کہ خداوند جل جلالہٗ کے سوا کسی اور امر کا خیال نہ کیا جائے۔

۳۱۴۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں اس نیت سے جہاد کرے کہ اسے حبال (رسے بند) ملے تو اسے وہی چیز ملے گی جس چیز کا اس نے ارادہ کیا! یعنی جیسی نیت کرے ویسے ہی اسے ثواب ملے گا

مَنْ غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ

اس غازی کا بیان جو اجر اور مشہوری کا طلب گار ہو

۳۱۴۴ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کوئی شخص

الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ۔

اونٹ اور طبع کی خاطر یا نام آوری کے لیے مزدوری کرے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے کوئی ثواب نہ ملے گا! بعد ازاں اس شخص نے یہی سوال تین دفعہ کیا! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب فرمایا! کہ اسے کچھ ثواب نہ ملے گا! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لیے اور اسے کرنے سے محض اللہ رب العزت کی خوشنودی مقصود ہو

نوٹ: یعنی دنیا کا مال و متاع یا نام آوری و شہوری مقصود نہ ہو ورنہ اس کی نیکی کسی کام نہ آئے گی۔

ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ

جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ لانے تک جہاد کرے اس کے ثواب کا بیان

۳۱۱۵ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَعَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَاءِ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو مسلمان اللہ رب العزت اور روز المجد کی راہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اتارنے تک جہاد کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی! اور جس شخص نے سچے دل سے اللہ کی راہ میں مارے جانے کی تمنا کی بعد ازاں وہ مر گیا! یا قتل ہوا اسے شہید کے برابر ثواب ہے اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کچھ زخم لگے یا اس پر کوئی مصیبت آئے تو قیامت کے دن ایسا ہو گا گویا کہ ابھی گھائل ہوا ہے! اور اس کا رنگ زعفرانی اور خوشبو مشک جیسی ہو گی (یعنی اس کا زخم بدنما اور بدبودار نہ ہو گا) اور جس شخص کے بدن میں اللہ جل شانہ کی راہ کا زخم ہو اس پر شہداء کی مہر ہے

نوٹ: اللہ جل شانہ کی راہ میں سعی کرتے وقت جو زخم وغیرہ لگتے ہیں روز قیامت کو اس پر شہداء کی وہی علامت ہو گی جیسے

ہمارا نشانی ہوتا ہے۔

بَابُ مَنْ رَمٰى فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ جل شانہ کی راہ کے تیر انداز کا بیان

۳۱۴۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَا عَمْرُو حَدَّثَنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَلَغَ الْعَدُوَّ أَوْ لَمْ يَبْلُغْ كَانَ لَهُ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ لَهُ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ عُضْوًا بِعُضْوٍ۔

عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (بایں الفاظ) اے عمرو! ہم سے ایک حدیث بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑھاپا اختیار کیا وہ قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا وہ تیر دشمن تک پہنچا یا درمیان میں رہ گیا اس کو ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ جس نے مومن گردن آزاد کی وہ گردن اس کے لیے آگ سے فدیہ ہوگی ہر عضو کے بدلے عضو۔

۳۱۴۷۔ عَنْ أَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ عَدْلُ مُحَرَّرٍ۔

سیدنا حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا تو تیر چلانے کے بدلے اسے جنت میں درجہ ملے گا۔ حضرت ابو نجیح نے فرمایا کہ میں نے اس دن اللہ کی راہ میں سولہ تیر چلائے اور میں نے یہ بھی آپ سے سنا کہ جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اس کا یہ تیر چلانا غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۳۱۴۸۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ لَهُ حَدِّثْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُوْلَ

سیدنا حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (کہا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا! جو شخص اسلام کی راہ میں اللہ جل شانہ کے لیے بوڑھا ہو تو اس کا یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور اور روشنی ہوگا! ابن نحام نے کہا میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف بیان

اللهِ وَمَا الدَّرَجَةُ قَالَ أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ أُمِّكَ وَلَكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔

فرمائیے اور ذرا بیں! انہوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! حضور فرماتے تھے تیر مارنا جس شخص کا تیر دشمن تک پہنچے گا اللہ رب العزت اس کے لیے ایک درجہ بلند فرمائے گا! یہ سن کر ابن انعام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ درجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا! وہ درجہ تیری ماں کی چوکھٹ نہیں!

* * * *

یعنی اتنا اونچا بلکہ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جس قدر فاصلہ ایک آدمی سو برس میں طے کر سکتا ہے!

۳۱۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ كَانَ لَهُ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ كُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر مارا وہ دشمن کو لگ گیا ہو یا خطا جائے تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا! اور جس شخص نے مسلمان غلام آزاد کیا تو اس کا ہر ہر عضو دوزخ کی آگ سے چھٹکارا حاصل کرنے والا ہوگا! اور جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے۔ وہ اس کے لیے قیامت کے دن نور اور روشنی ہوگا۔

۳۱۵۰ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ ثَلَاثَةً نَفَرٍ الْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ وَمُنْبِلَهُ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ رب العزت تین اشخاص کو ایک تیر کی وجہ سے جنتی کرے گا! اول نیک نیتی اور ثواب کی غرض سے تیر بنانے والا! دوسرا تیر چلانے والا اور تیسرا تیر اندازی

بَابُ مَنْ كُلِمَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ جل شانہ کی راہ میں زخمی ہونے والے شخص کا بیان

۳۱۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ رب العزت کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کی راہ میں کون گھائل ہوتا ہے! وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا! جس کا رنگ بظاہر خون جیسا ہوگا! اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

۳۱۵۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ يُكْلَمُ فِي اللَّهِ إِلَّا أُتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْحُهُ يَدْمَى لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! انہیں خون آلودہ کپڑوں میں دفنا دو! کیونکہ جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخم ہوگا! اسے بچایا جائے گا اور زخم سے خون بہ رہا ہوگا! اس کا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔

مَا يَقُولُ مَنْ يَطْعَنُهُ الْعَدُوُّ

جب دشمن لڑائی میں زخم لگائے تو زخم خوردہ مسلمان کیا کہے

۳۱۵۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِيهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَأَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَنْتَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا قَالَ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ غزوہ احد کے دن جب مسلمانوں کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ نکلے تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بارہ انصاریوں کے ایک گروہ میں تھے! اور ان میں طلحہ بن عبیداللہ بھی تھے! مشرکین نے انہیں اس خیال سے گھیر لیا کہ تھوڑے سے آدمی ہیں! لہٰذا انہیں مار دو! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر ارشاد فرمایا! ان کی طرف سے کون جہاد کرے گا! طلحہ نے عرض کیا میں! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم اپنے حال پر رہو! ایک انصاری شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں!! تو پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تو پھر تم ہی! یہاں تک کہ شہید ہو گیا! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی

كَمَا أَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَقَالَ أَنْتَ فَقَاتِلْ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ وَيَجِيءُ الرَّجُلُ مِنَ الْأَنْصَارِ فَيُقَاتِلُ فَقَالَ مِنْ مُسْلِمٍ حَتَّى قُتِلَ حَتَّى بَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَقَاتَلَ طَلْحَةُ قِتَالَ الْأَحَدَ عَشَرَ حَتَّى ضُرِبَتْ يَدَاهُ فَقُطِعَتْ أَصَابِعُهُ فَقَالَ حَسَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللَّهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ ثُمَّ رَدَّ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کیطرف سے کون جہاد کریگا۔ طلحہ نے کہا میں حضور نے فرمایا تم رہو پھر ایک انصاری نے کہا کہ میں تو حضور نے فرمایا کہ پھر وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہو گیا اسطرح حضور مسلسل اسی طرح فرماتے رہے اور ایک ایک انصاری لڑائی کے لیئے نکلتا چلا گیا! اور شہید ہوتا رہا! یہاں تک کہ فقط حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ رہ گئے! اس وقت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اب جہاد کون کرے گا! حضرت طلحہ نے فرمایا میں! بعد ازاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی پہلے گیارہ اشخاص کی طرح جہاد فرمایا! حتی کہ آپ کے دست مبارک پر ایک ضرب لگی اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں! آپ نے عرض کیا کہ اگر حضور نے ارشاد فرمایا! جب تجھے زخم لگا تھا اگر اس وقت بسم اللہ کہتا تو فرشتے تجھے اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے! بعد ازاں اللہ رب العزت نے مشرکوں کو پھیر دیا۔

لوٹ، سلوم نہیں کہ ان کے دلوں میں کیا آیا کہ پھر وہاں سے لوٹ گئے ابوسفیان نے کہا کہ اب میں اگلے سال تم سے جہاد کروں گا! اور وہ لشکر سمیت واپس چلا گیا! پھر راستہ میں جا کر اسے افسوس ہوا۔

بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ

جس شخص کو اسی کی تلوار الٹ کر لگے اور وہ فوت ہو جائے اس شخص کا بیان

۳۱۱۲ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ قَالَ

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ غزوہ خیبر میں میرے بھائی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر (کافروں کے خلاف) بہت جہاد کیا بعد ازاں تلوار اسے پلٹ کر لگی اور وہ فوت ہو گیا! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس امر کا خوب خوب چرچا کیا! اور اس کے فوت ہو جانے کا اندیشہ کیا!

سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَاذَنُ لِيْ اَنْ اُهَجِّرَنِكَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ

فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُوْنَ
قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا فَلَمَّا قَضَيْتُ هَجْزِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ اَخُوْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا لَيُهَابُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا۔

کیونکہ وہ اپنے ہتھیار سے فوت ہوا تھا! جب حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت بخشیے کہ میں رجز پڑھوں۔ بعد ازاں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا! اور سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا اسے بھولو۔ سوچ سمجھ کر بات کرنا! علیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم اگر اللہ رب العزت کی عنایت اور مہربانی نہ ہوتی! تو ہمیں ہدایت کی راہ نہ ملتی! اور ہم کبھی بات پر یقین نہ لاتے اور نہ ہی ہم نماز پڑھتے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا! کہ آپ سچ فرماتے! ہیں اس حضرت کو رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اے اللہ کریم ہم پر تسکین اور اطمینان سے نواز! اور دشمنوں کے مقابلے میں ہمارے پاؤں جما! اور مشرک ہمارے خلاف ہو گئے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ جب میں اپنا رجز مکمل کر چکا تو اس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ رجز کس شخص نے بنایا ہے

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھائی نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہ اس پر رحم فرمائے! بعد ازاں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم لوگ اس کی نماز پڑھنے سے توقف کرتے تھے! اور کہتے کہ یہ شخص اپنے ہتھیار سے فوت ہوا ہے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَالِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ قُلْتُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَأَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ۔

وہ بھی کہتے ہوئے اور مجاہد مرا۔

ابن شہاب کہتے ہیں۔
میں نے سلمہ بن اکوع کے بیٹے سے دریافت کیا؛ اس نے اپنے والد سے اسطرح حدیث شریف بیان کی لیکن یہ بات زیادہ کہی کہ جب ابن اکوع رضی اللہ عنہ سے یہ کہا کہ لوگ اس کی نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو اس کے جواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار فرمایا انہوں نے جھوٹ کہا وہ جہاد کرتے ہوئے فوت ہوا۔ اس کے لیے دو اجر ہیں اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

* * *

نوٹ: یعنی اپنے ہتھیاروں سے مرنا اور بات ہے! اور یہ موت دوسری طرح کی ہے! کیونکہ اس نے اپنا ہتھیار اپنے آپ پر نہیں چلایا! بلکہ دشمن پر چلایا تو وہ دشمن کو مارنے کی کوشش میں مرا اگرچہ دشمن کو مارتے ہوئے اس کی تلوار اس پر لوٹ پڑی تو اس میں اس شخص کا کوئی قصور نہیں۔

بَابُ تَمَنِّي الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں شہید ہونے کی خواہش اور آرزو کرنے کا بیان

۳۱۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلَكِنْ لَا يَجِدُونَ حَمُولَةً وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَوَدِدْتُ أَنِّي قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں؛ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میری امت پر مشکل اور تکلیف دہ امر نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ بھی نہ چھوڑتا! لیکن لوگوں کے پاس سواری نہیں ہے اور میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر میں ان سب کو سوار کروں اور ان کے لیے یہ امر بھی شاق ہے! کہ وہ میرا ساتھ چھوڑ دیں! اور میری بہت زیادہ خواہش ہے کہ میں اللہ جل شانہٗ

أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلَاثًا۔

۳۱۵۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ بِأَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ۔

۳۱۵۸ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا غَيْرُ الشَّهِيدِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ۔

کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگوں کو میرا ساتھ چھوڑ جانے کے سبب سے ناخوشی نہ ہوتی اور پریشانی دیکھ کر میرے پاس انہیں سوار کرنے کے لیے کوئی جانور نہیں تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا! سبب کہ کوئی لشکر اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرنے کی غرض سے جاتا مجھے اپنی جان کے مالک کی قسم میری یہ شدید خواہش ہے کہ میں اللہ رب العزت کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں

سیدنا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی انسان شخص کا دل یہ نہ چاہے گا کہ وہ مرنے کے بعد دنیا میں واپس آجائے! خواہ اسے ساری دنیا ہی دے دی جائے! لیکن شہید پھر بھی یہ چاہے گا کہ میں دنیا میں جاؤں اور اللہ کی راہ میں دوبارہ مارا جاؤں جناب ابن ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! گاؤں یا شہر میں رہنے سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا مجھے زیادہ پسند ہے۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ رب العزت کی راہ میں شہید ہونے والے کا بیان

۳۱۵۹ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور علیہ السلام سے غزوہ احد کے

فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ۔

دل ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ بات ارشاد فرمائیے کہ اگر میں اللہ رب العزت کی راہ میں شہید کیا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جنت میں پھر اس نے وہ کھجوریں جو کہ اس کے ہاتھ میں تھیں وہ کھانا جنت کے شوق میں اگر پھینک دیں اور پھر اس نے جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔

مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

اللہ جل شانہ کی راہ میں لڑنے والے مقروض کا بیان

۱۵۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ فَهَا أَنَا ذَا قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ سَارَّنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے! اس شخص نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا فرمائیے اگر میں اللہ کی راہ میں جم کر جہاد کروں ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اور جنگ سے روگردانی نہ کروں تو کیا میرے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی! تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں بعد ازاں! جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھڑی خاموش رہے! پھر آپ نے پوچھا وہ سائل کہاں ہے! اس نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو نے کیا کہا تھا اس شخص نے عرض کیا اگر میں اللہ رب العزت کی راہ میں ثابت قدم رہ کر شہید کیا جاؤں اور ثواب حاصل کرنے کے لیے جہاد کروں اور دشمن کے مقابلے سے

۳۱۹۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ نَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَنُودِيَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فرمایا ہاں سوائے قرض کے کیونکہ وہ بندوں کا حق ہے جناب جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے ایسے ہی کہا ہے

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں کھڑے ہوئے اور ان کے سامنے ذکر کیا۔ کہ خداوند قدوس کی راہ میں جہاد کرنا اللہ رب العزت پر ایمان لانا

۳۱۹۱ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ

فرمائیں تو کیا اس سے اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں مگر اللہ رب العزت قرض نہ بخشے گا (کیونکہ قرض بندے کا حق ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بھی جناب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ابھی کہا۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کی رائے ہے اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جم کر لڑتا ہوا حالت ہوا ہوں اور ثواب کی نیت سے جہاد کروں اور فرار اختیار نہ کروں تو خداوند قدوس میرے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا! تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں جب وہ شخص چلا گیا تو اسے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا! یا بلانے کا حکم صادر فرمایا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تو نے کیسے پوچھا تھا! تو اس شخص نے اپنی بات دوبارہ دہرائی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

اللّٰهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ۔

سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے اسی دوران ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اللہ کی میں جہاد کروں تو کیا خداوند قدوس جل جلالہ میرے گناہوں کو بخش دے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں بشرطیکہ ثابت قدم رہے اور ثواب کی نیت رکھے اور دشمن سے پیٹھ پھیر کر نہ دوڑے ہاں قرض معاف نہیں ہو سکتا کیونکہ جناب جبرائیل علیہ السلام نے ایسے ہی ارشاد فرمایا ہے۔

٣١٩٢ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ هَجَرْتُ بِسَبِيْلِ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ حَتّٰى اُقْتَلَ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقُوْلُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْكَ دَيْنٌ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ اس وقت منبر پر تھے! اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیے! اگر میں ہجرت اللہ کی راہ میں! حصول ثواب کی غرض سے اور ثابت قدم رہ کر دل اور دشمن کے مقابلے سے منہ نہ پھیروں یہاں تک کہ مارا جاؤں تو کیا خداوند تعالیٰ میرے گناہوں کو مٹا دے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے دوبارہ یاد فرمایا اور ارشاد فرمایا دیکھئے یہ ہیں جناب جبرائیل علیہ السلام اور فرماتے ہیں کہ قرض معاف نہ ہوگا۔

مَا يَتَمَنّٰى فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ رب العزت کی راہ میں لڑنے والا کس چیز کی خواہش اور آرزو کرے گا!

٣١٩٣ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَلَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص جان نہیں دیتا جس کے لیے خدا کی نزدیک بہتری ہو جسے یہ بات خوش لگے! کہ وہ دنیا کی طرف پلٹ آئے

إِلَّا الْقَتِيلُ فَإِنَّهُ يَجِبُ أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى۔

اس حالت پر کہ اسے عام دنیا ملے (یعنی جس کی مغفرت ہو گئی ہو اسے دنیا میں دوبارہ آنے کی آرزو نہیں خواہ اسے اہنت قلیم کی بادشاہی کیوں نہ ملے) ہاں مگر شہید وہ یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں واپس آئے پھر دنیا میں دوبار خدا کی راہ میں شہید کیا جائے۔

* * *

نوٹ، حدیث ھذا سے شہادت کی عظمت کا بیان ہے۔ اور اس کے سوا کوئی آرزو اور خواہش نہیں ہو گی! کہ پھر شہید ہو تاکہ وہ اللہ رب العزت کے نزدیک زیادہ عزت پائے۔

مَا يَتَمَنَّى أَهْلُ الْجَنَّةِ

جنت میں جانے والے کی آرزو کا بیان

۴۳۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ خَيْرُ مَنْزِلٍ فَيَقُولُ سَلْ وَتَمَنَّ فَيَقُولُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّنِي إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت والوں میں سے ایک شخص لایا جائے گا پھر اللہ رب العزت اور ذوالجلال اسے ارشاد فرمائے گا اے ابن آدم تجھے کیسا ٹھکانہ ملا؟ وہ کہے گا اے! رب مجھے بہترین جگہ ملی پھر اسے خداوند قدوس ارشاد فرمائے گا! کہ مانگو اور جس چیز کی آرزو و خواہش کرو بولا کہے گا! میری آرزو یہ ہے۔ کہ اے اللہ پھر مجھے دنیا کی طرف بھیج تاکہ میں تیری راہ میں شہید کیا جاؤں دس دفعہ یہ سوال اس لیے کرے گا کہ وہ خداوند جل جلالہ کے ان شہید کا مقام اور مرتبہ دیکھے گا۔

* * *

مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنَ الْأَلَمِ

شہید کو کتنی تکلیف پہنچتی ہے؟

۴۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ مَسَّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ يُقْرَصُهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! شہادت کے وقت شہید کو اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے تم میں سے

کنکھی لینے کے وقت ہوتی ہے۔

نوٹ: اور اس کے بعد ہمیشہ آرام ہوتا ہے اور ان شہادت اس کو اتنی ایذا پہنچتی ہے جتنی کسی شخص کو کھٹمل یا پسو کے کاٹنے وقت ہوتی ہے۔

مَسْأَلَةُ الشَّهَادَةِ

شہادت کی خواہش کرنے کا بیان

۲۱۶۷ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ

سیدنا حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص صدق دل اور سچی نیت سے اللہ کی راہ میں شہادت کا طلب گار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو مقام شہداء میں پہنچا دے گا اگرچہ وہ اپنے بستر سے پر ہی فوت ہو جائے

۲۱۶۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مَنْ قُبِضَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيْدٌ اَلْمَقْتُوْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْغَرِقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْمَطْعُوْنُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالنُّفَسَاءُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! پانچ صورتوں میں مرنے والا! شہید ہے! اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال جہاد ہو کر پھر شہید ہونے والا! ڈوب کر مرنے والا! یا دستور میں مرنے والا! یا طاعون کی بیماری سے فوت ہونے والا! یا عورت نفاس میں فوت ہو جائے! ان سب کا درجہ شہادت ہے۔

نوٹ: طاعون کی بیماری سے مراد وبا ہے۔ یعنی درجات شہادت کچھ کافر ہی کے ہاتھوں مرنے پر منحصر نہیں بلکہ درجات شہادت سبھی پر موقوف ہیں! اور اس چیز دل میں انتہائی صبر کرنا پڑتا ہے! اور اگر کوئی شخص بے صبر ہو خواہ وہ کافر کے ہاتھوں سے مرجائے یا ان بیماریوں میں فوت ہو جائے تو وہ کبھی میں ثواب کا ایسا درجہ نہ پا سکے گا۔

۲۱۶۹ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! شہداء اور اپنے بستر پر فوت ہونے والوں میں۔ ہمارے سب کے بھائی ان افراد کے متعلق جو طاعون سے مر گئے ہیں جھگڑا ہو گا شہداء کہیں گے یہ لوگ ہمارے

عَلٰى قُرْشِهِمَا إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلٰى قُرْشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُولُ رَبُّنَا انْظُرُوا إِلٰى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ شُهَدَاءُ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ۔

بھائی ہیں کہ مگر یہ ایسی ہار سے گئے ہیں جیسے ہم ہارے گئے! اور بستروں میں رہنے والے کہیں گے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کہ مگر یہ اسطرح مرے جیسے ہم مرے تھے ہمارے رب کی طرف سے فیصلہ جائے گا! ان لوگوں کے زخموں کو دیکھو اگر شہداء سے ملتے ہیں تو بلاشبہ شہداء میں سے ہیں! ان کے ساتھیوں نے جب انہیں دیکھیں گے تو ان کے زخم شہداء جیسے ہوں گے۔

اِجْتِمَاعُ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُولِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

شہید اور اس کے قاتل کے جنتی ہونے کا بیان

۳۱۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْجَبُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى لِيَضْحَكُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت دو آدمیوں پر تعجب فرماتا ہے۔ کہ وہ دونوں لڑے اور ایک نے دوسرے کو مار ڈالا! اور دوسری مرتبہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ اللہ رب العزت ان دو آدمیوں کے حال کی طرف ہنستا ہے کہ ایک نے دوسرے کو مارا اور دونوں جنت میں داخل ہو گئے!

تَفْسِيرُ ذٰلِكَ

۳۱۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل جلالہ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے۔ کہ ایک نے دوسرے کو شہید کیا اور دونوں بہشت میں داخل ہو گئے اور اس کا بیان کچھ اسطرح ہے کہ ان میں سے ایک شخص اللہ رب العزت کی راہ میں لڑتا تھا! وہ شہید ہوا اور مارنے والے شخص نے توبہ کی! یعنی اللہ رب العزت نے اسے اسلام نصیب فرمایا! اس کے بعد وہ شخص بھی اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا! اور اس نے بھی

درجۂ شہادت پایا۔

نوٹ، ہنسنے سے: مراد یہاں خوش ہونا ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت رحیم اور کریم ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کسی انسان پر عذاب نہ ہو لیکن یہ سب ہماری شامت اعمال ہے جو عذاب کی صورت اختیار کرتا ہے۔

فَضْلُ الرِّبَاطِ

اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی خوبی اور بزرگی

۳۱۶۱ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا أُجْرِيَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنَ الْأَجْرِ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ وَأَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ۔

سیدنا حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک رات دن کا پہرہ دیا! تو اسے ایک ماہ کے روزوں اور نماز کا ثواب ملے گا اور جو شخص پہرہ دینے کی حالت میں فوت ہو اس کے لیے اسی قدر ثواب اور رزق جاری رہے گا! اور وہ شخص فتنہ ڈالنے والے کے فساد سے بچ گیا۔

نوٹ، جہاد کے زمانے میں کسی جگہ چوکی لگانے کو رباط کہتے ہیں جہاں سے دشمن کے آنے کا احتمال ہو، شیطان سے مراد قبر اور حشر کے فتنے اور فسادی جو شخص پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو گیا اسے اس پہرے کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا! اور اس کے رزق میں وسعت و کشادگی کے علاوہ اسے ہمیشہ ثواب ملتا رہے گا۔

۳۱۶۲ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَابَطَ فِي سَبِيلِ اللهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً كَانَتْ لَهُ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ فَإِنْ مَاتَ أُجْرِيَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ۔

سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ رب العزت کی راہ میں ایک دن رات کا پہرہ دیا! اسے ایک ماہ کے روزوں اور نمازوں کے برابر ثواب ملے گا اگر فوت ہو گیا تو اس کا وہ کام جاری رہے گا! جو کچھ وہ کرتا رہا تھا! اور وہ قبر و حشر کے فتنوں سے محفوظ رہا اور اس کا رزق ختم نہ ہو گا!

۳۱۶۳ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ.

۳۱۷۰ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ.

سے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا ہزار دنوں اور مقاموں سے بہتر ہے۔

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

فَضْلُ الْجِهَادِ فِي الْبَحْرِ

دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت کا بیان

۳۱۷۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ فَقَالَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم غلام قبا کی طرف تشریف لے جاتے (مدینہ منورہ کے نزدیک ایک بستی کا نام) تو آپ حضرت ام حرام کے پاس تشریف لاتے اور وہ آپ کو کھانا کھلاتی! اور ام حرام بنت ملحان حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک دن حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اس کے گھر تشریف لائے تو ام حرام نے آپ کو کھانا کھلایا اور بیٹھ کر آپ کے سر مبارک کی جوئیں دیکھنے لگی! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اس کے بعد ہنستے ہوئے اٹھے ام حرام فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا دیکھ کر ہنستے ہیں؟ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے خداوند قدوس نے میری امت کے لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے! اور وہ لوگ اس دریا کی بلندی پر چڑھ رہے ہیں! اور تختوں پر بادشاہ بنے بیٹھے ہیں! یا یوں ارشاد فرمایا! کہ وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر ہیں راوی کو اس امر میں شک ہے کہ ملوک کا لفظ ارشاد

أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

فرمایا تھا یا اس کے غیر کو فرمایا تھا! اسحاق کی بیٹی فرماتی ہیں میں نے عرض کیا کہ اللہ سے دعا کیجیے یا رسول اللہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ ان میں سے کر دے آپ نے اس کیلیے دعا کی پھر سر رکھا اور سو گئے پھر جاگے آپ پھر ہنستے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس بات پر ہنسے ہیں! آپ نے حسب سابق جواب ارشاد فرمایا: پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے دعا فرمایئے آپ نے ارشاد فرمایا! تو ان پہلوں میں شریک ہو چکی ہے! (الحاقا کیا ضرورت ہے اگر آپ دوسرے لشکر میں بھی شامل ہوں) سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد ازاں حضرت ام حرام سمندر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں سوار ہوئیں تو واپسی کے وقت جانور پر سے گر کر فوت ہو گئیں۔

۲۷۸۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي وَأُمِّي مَا أَضْحَكَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكِ مِنْهُمْ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ يَعْنِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ قُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ام حرام نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور پھر سو گئے! اس کے بعد آپ ہنستے ہوئے اٹھے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس بات پر ہنستے ہیں تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میں نے اپنی امت کے لوگوں کو اس دریا میں سوار ہوتے دیکھا! جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر سوار ہوتے ہیں! میں نے کہا میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے! آپ نے ارشاد فرمایا! تو انہی میں سے ہے آپ پھر سو گئے اس کے بعد ہنستے ہوئے اٹھے! میں نے پھر دریافت کیا! آپ نے وہی بات ارشاد

فَرَكِبَ الْبَحْرَ مَعَهُ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَنَفَرَتْ فَاندَقَّتْ عُنُقُهَا .

فرمائی جو قبل ازیں بیان ہو چکی! میں نے عرض کیا حضور میرے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے ان میں سے نہ کرے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اوّل والوں میں سے ہو چکی ہے! پھر یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے لشکر میں آئی! اور ان حضرات کے ساتھ دریا کے سفر کو گئیں! جب نکلنے لگیں تو ان کے سامنے خچر لایا گیا! اس پر سوار ہوئیں پھر گریں تو ان کی گردن ٹوٹ گئی۔

غَزْوَةُ الْهِنْدِ

ہندوستان میں جہاد کا بیان

۲۱۷۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقُ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرْجِعْ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا! کہ مسلمان ہندوستان میں جہاد کریں گے اگر وہ جہاد میری موجودگی میں ہوا تو میں اپنی جان اور مال اللہ رب العزت کی راہ میں قربان کروں گا! اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں سب سے افضل ترین شہداء میں سے ہوں گا! اگر میں زندہ رہا تو میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گا! جو عذاب جہنم سے آزاد کر دیا گیا ہے۔

نوٹ: جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وعدہ بھی پکا ہوا کہ مسلمانوں نے ہندوستان فتح کر لیا۔

۲۱۷۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا! کہ مسلمان

فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أَنْفِقُ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي وَإِنْ قُتِلْتُ كُنْتُ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

ہندوستان میں جہاد کریں گے اگر وہ جہاد میری موجودگی میں ہوا تو میں اپنی جان اور مال اللہ رب العزت کی راہ میں قربان کروں گا! اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں سب سے افضل ترین شہداء میں سے ہوں گا اگر میں زندہ رہا تو میں وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گا! جو عذاب جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

۳۱۷۹ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میری امت کے دو گروہوں کو اللہ رب العزت دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا! ان میں سے ایک ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔

غَزْوَةُ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

ترک اور حبشہ کے جہاد کا بیان

۳۱۸۰ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ عَرَضَتْ لَهُ صَخْرَةٌ عَالِيَةٌ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَفْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ الْمِعْوَلَ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ نَاحِيَةَ الْخَنْدَقِ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَنَدَرَ ثُلُثُ الْحَجَرِ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَائِمٌ يَنْظُرُ فَبَرَقَ مَعَ ضَرْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْقَةٌ ثُمَّ

ایک صحابی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا حکم فرمایا! اس وقت ایک بہت بڑا پتھر نکلا اور خندق کھودنے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی! لوگوں کو اس کا توڑنا مشکل معلوم ہوا! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم وہ ہتھیار لے کر کھڑے ہو گئے جس سے پتھر کو توڑتے ہیں! اور اپنے نے اپنی چادر مبارک خندق میں رکھ دی! اور یہ کلمہ شریفہ نازل ہوا۔

تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اور ہتھیار اٹھا کر مارا جس سے ایک تہائی پتھر ٹوٹ پڑا۔

ضَرَبَ الثَّانِيَةَ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ
رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْآخَرُ فَبَرَقَتْ
بَرْقَةٌ فَرَأَهَا سَلْمَانُ ثُمَّ ضَرَبَ
الثَّالِثَةَ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ
صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. فَنَدَرَ
الثُّلُثُ الْبَاقِي وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ
رِدَاءَهُ وَجَلَسَ قَالَ سَلْمَانُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ حِينَ
ضَرَبْتَ مَا تَضْرِبُ ضَرْبَةً إِلَّا
كَانَتْ مَعَهَا بَرْقَةٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ
رَأَيْتَ ذَلِكَ فَقَالَ إِي وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ فَإِنِّي حِينَ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ
الْأُولَى رُفِعَتْ لِي مَدَائِنُ كِسْرَى
وَمَا حَوْلَهَا وَمَدَائِنُ كَثِيرَةٌ حَتَّى
رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ
مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ
اللَّهَ أَنْ يَفْتَحَهَا عَلَيْنَا يُغْنِمُنَا
دِيَارَهُمْ وَيُخْرِبُ بِأَيْدِينَا
بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ ثُمَّ
ضَرَبَتِ الضَّرْبَةَ الثَّانِيَةَ فَرُفِعَتْ
لِي مَدَائِنُ قَيْصَرَ وَمَا حَوْلَهَا
حَتَّى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالُوا يَا

آیت کا مطلب یہ ہے! تیرے پروردگار کا کلام پورا ہوا
اور سچائی و انصاف میں کوئی اس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں
اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اس وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہاں
کھڑے تھے اور آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھ رہے تھے! آپ کے مارتے وقت بجلی
کی ایک تیز چمک پیدا ہوئی۔ پھر دوبارہ حضور سرور کونین صلی
اللہ علیہ وسلم نے وہی آیت تلاوت فرما کر اسی تیاسے سارا
پہاڑ اس طرح کی چمک پیدا ہوئی! اور پتھر سے دوسری
چنگاری جدا ہو کر الگ ہو گئی! تیسری دفعہ جب آیت شریفہ:
پڑھ کر مارا تو تیسرا ٹکڑا بھی گر پڑا! اور حضور سرور کونین
صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے ہٹ گئے! بعد ازاں آپ
اپنی چادر لے کر بیٹھ گئے! حضرت سلمان فارسی رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دیکھ رہا تھا
کہ جب آپ چوٹ مارتے تھے اس کے ساتھ ہی ایک
چمک پیدا ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے
دریافت فرمایا! اے سلمان! کیا آپ نے وہ چمک دیکھی تھی
حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس ذات کی
قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ ارسال فرمایا ہے!
میں نے اسے دیکھا ہے! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میں نے پہلی چوٹ
لگائی تو میرے سامنے سے سبھی پردے اٹھا دیئے
گئے یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھا (یعنی) اپنی آنکھوں
سے شہر فارس اور اس کے ارد گرد کی بستیوں کو دیکھا
اور دوسرے بہت سے شہر دیکھے! جو وہاں حاضر تھے
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ سے
ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ وہ ملک ہمارے ہاتھوں سے
فتح ہوں اور وہاں کا مال غنیمت مسلمانوں کو مل سکے اور
وہ شہر ہمارے ہاتھوں خراب و برباد ہوں! بعد ازاں
حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کی دعا

رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يُّقْبِلَهَا عَلَيْنَا وَيُغْرِبَ بِمَا
وِيَامِنِهِمْ وَيُغْرِبَ بِاَيْدِيْنَا وَاَيْدِيْهِمْ
فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَتِ الْقَابِلَةَ
كُبِعَتْ لِيْ مَدَائِنُ الْحَبَشَةِ فَمَا حَوْلَهَا
مِنَ الْقُرٰى حَتّٰى رَاَيْتُهَا بِعَيْنِيْ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ دَعُوا الْحَبَشَةَ
مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكِ التُّرْكَ

فرمائی بہ ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میں نے مشرق و مغرب ماری تو میرے سامنے سے تمام پردے ہٹا دیئے گئے تاکہ میں نے اپنی آنکھوں سے روم کے شہر کو دیکھا اور اس کے اردگرد جو بستیاں تھیں اور بیت سے شہر میں نے وہاں دیکھے اور وہاں جو لوگ حاضر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت سے دعا فرمائیں کہ وہ ممالک ہمارے ہاتھوں سے فتح ہوں اور وہاں کا مال غنیمت ہمیں ملے اور شہر ہمارے ہاتھوں سے برباد و خراب ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی دعا فرمائی

وَاتْرُكِ التُّرْكَ

جہاں تک تیرے رب بس چلے حبش کے شر اور جو کچھ ان کے پاس آبادی تھی دکھائی دی۔ اور میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا اس وقت آپ نے فرمایا کہ حبش کو چھوڑ دو جب تک وہ تم سے دور رہیں اور ترک کو چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑے رہیں۔

۳۱۸۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ
كَاَنَّ الْمَجَانَّ الْمُطْرَقَةَ يَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَيَمْشُوْنَ فِي الشَّعْرِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے لڑو گے ایسی قوم سے جن کے منہ گول ہوں گے جیسے تہ بر تہ ڈھالیں ہوتی ہیں گویا ان کے بال بھی ڈھالوں میں جڑے ہوں گے (یعنی ڈھالوں والے جوتے پہنے ہوں گے)

اَلْاِسْتِنْصَارُ بِالضَّعِيْفِ

ناتواں اور کمزور شخص سے امداد طلب کرنا

۳۱۸۲ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ ظَنَّ
اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ
الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ
وَاِخْلَاصِهِمْ۔

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ میرا درجہ دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بڑھ کر ہے تب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس امت کی ناتواں اور کمزور افراد کی مدد ان کی دعا نماز اور سچائی کی برکت سے کرے گا۔

نوٹ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ چونکہ مالدار تھے اور آپ سپہ سالار جنگی زور آور تیر انداز تھے اگر تم زور آور اور بہادر مالدار کو ناتواں غرباء و مساکین کو حقیر دیکھو شاید اللہ تعالیٰ کے نزدیک رسمی قبول ہوں اور ان کے طفیل تمہیں فتح نصیب ہوتی ہو! مراد اور معنی یہ ہے کہ غرور و تکبر کرنا اور اپنے آپ سے دوسروں کو حقیر جاننا اسلام کے خلاف ہے۔

۳۱۸۳ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَالْحَضْرَمِيِّ
اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ابْغُوْنِيْ
الضَّعِيْفَ فَاِنَّكُمْ اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ

حضرت جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! میرے لیے غریب و مسکین کو تلاش کرو کیونکہ تمہیں روزی و رزق

فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

۳۱۸۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

۳۱۸۵ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ.

۳۱۸۶ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنْزِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوا فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ وَفِيهِمْ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَأَتَانَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ مَلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ كَنَّفَ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ أَهْلَتْنَا طَلْحَةُ أَهْلَنَا الزُّبَيْرُ أَهْلَنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ إِنِّي أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

غازی کو جہاد کی تیاری کرانے والے کی فضیلت کا بیان

سیدنا حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ رب العزت کی راہ میں جانے کے لیے غازی کو جہاد کی تیاری کرا دی اس شخص نے گویا خود جہاد کیا اور جو شخص اس کے گھر والوں کی حفاظت کے لیے پیچھے رہ گیا اور اس کے گھر والوں کی حفاظت و نگہبانی ایسی اچھی طرح سے کی تو وہ بھی غازی ہوا۔

دونوں حدیث کا ترجمہ ایک ہی ہے۔

دونوں حدیث مبارک کا ترجمہ ایک ہی ہے

سیدنا حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حج کرنے کی خاطر گھر سے نکلے اور ہمارا قافلہ مدینہ منورہ میں آیا جس وقت ہم اپنا سامان اپنی اپنی منزلوں اور ٹھکانوں پر اتارنے لگے اس وقت ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی لوگ مسجد میں جمع ہیں اور گھبرائے ہوئے ہیں۔

ہم نے بھی جا کر دیکھا کہ مسجد کے درمیان لوگ جمع ہیں اور وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم موجود تھے اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک زرد چادر اوڑھے کر تشریف لائے آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے اپنا چہرہ مبارک کیوں لپیٹ لیا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا اس جگہ حضرت طلحہ زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم موجود ہیں؟ سبھی نے کہا کہ ہاں موجود ہیں! پھر ارشاد فرمایا اللہ وحدہ لاشریک کی قسم میں تم سے

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهُ لَكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ بِئْرَ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِيْ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى لَمْ يَفْقِدُوْا

پوچھتا ہوں! کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!!

جو شخص فلاں جگہ کی سرزمین خریدے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا!! میں نے بیس پچیس ہزار درہم دے کر اسے خریدا! بعد ازاں میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے فلاں جگہ خریدی ہے! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس جگہ کو مسجد کے لیے دے دیجئے!! اور آپ کو اس کا اجر و ثواب ملے گا! سبھی لوگوں نے بیک زبان کہا ہاں۔ اے ہمارے اللہ (تجھے معلوم ہے کہ یہ بات سچی ہے!! اس بات کے جواب میں سبھی نے ہاں کہا) بعد ازاں حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں تمہیں اس بات کی قسم دیتا ہوں کہ! اللہ جل شانہ کے سوا کوئی معبود برحق اور سچا نہیں! کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص رومہ کے کنویں (میرے لیے) کو مول لے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا! بعد ازاں میں نے اسی کنویں کو اتنے اتنے داموں کے ساتھ

خریدا! اور میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا! اور میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے اسے اتنی رقم سے خرید لیا ہے۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے مسلمانوں کے پینے کے لیے چھوڑ دیجئے! اور اس کا! ثواب لے گا! سب لوگ اللہ جل شانہ و عزاسمہ کو یاد کر کے بولے کہ ہاں اسی طرح ہے! جیسے آپ کہتے ہیں! بعد ازاں اسی طرح قسم دے کر پوچھا! کیا تمہیں وہ زمانہ معلوم ہے۔ جب کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کا تشدید کر کے ارشاد فرمایا تھا!

رِعْثَاءً وَلَا خِطَامًا فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ .

جو شخص ان غازیوں کو جہاد کی تیاری کرا دے! اللہ رب العزت اس کی مغفرت فرمائے گا! اور یہ جیش عسرت تنگ دستی کے لشکر کے متعلق کی بات ہے! سیدنا حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اس لشکر کی ایسی تیاری کرائی کہ کسی شخص کو ایک ایسی رسی کی ضرورت اور حاجت نہ رہی جس سے اونٹ وغیرہ کے پاؤں باندھتے ہیں! اسی لئے اللہ رب العزت کو راضی کیا! سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا - اے اللہ تو گواہ رہے۔

فَضْلُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کرنے کی خوبی اور فضیلت کا بیان

۳۱۸۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں جوڑا خرچ کرے اسے جنت میں! یا عبداللہ ھذا خیر کہہ کر بلایا جائے گا! یعنی اے اللہ رب العزت کے بندے یہ تیرے لیے بہتر ہے! پھر جو شخص نماز کی ہوگا! اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص مجاہد ہوگا! اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص خیرات کرنے والا ہوگا اسے خیرات کرنے والے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص روزہ دار ہوگا اسے باب ریان سے پکارا جائے گا! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص پر کیا ہی ہوگا! جسے ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا! اور کیا کوئی ایسا

فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

شخص بھی ہوگا! جسے ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا! آنحضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں ایسے لوگ بھی ہوں گے اور مجھے امید ہے کہ آپ انہی لوگوں میں سے ہوں گے!

۲۱۸۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَادْخُلْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں جوڑا دے۔ تو اسے بہشت کے چوکیدار سب دروازوں سے پکاریں گے اور کہیں گے! آؤ بھائی ادھر آؤ اور اس دروازے سے اندر داخل ہو! سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو تو کسی طرح کا بھی نقصان نہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے توقع ہے کہ آپ بھی انہی میں سے ہوں گے (یعنی بہشت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا)

نوٹ: جوڑا خرچ کرنے کا مطلب دو اشرفیاں دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت اور آپ کا جنتی ہونا ثابت ہوا

۲۱۸۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ.

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان نے ہر قسم کے مال سے اللہ رب العزت کی راہ میں جوڑا دیا! بہشت کے سب دربان اس کے سامنے آئیں گے اور اسے اپنی چیزوں کی طرف بلائیں گے

(جناب سعد بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کس طرح سے (یعنی ہر مال کے جوڑا دینے کا کیا مطلب ہے) آپ نے فرمایا کہ اگر اونٹ رکھتا ہو تو اسے دو اونٹ دینے چاہئیں اور اگر گائے رکھتا ہو تو دو گائیں

دی جائیں!

۳۱۹۰ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ فِي سَبِيلِ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔

سیدنا حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔! اس کے لیے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے!

نوٹ! یہ اس آیت شریفہ کا مفہوم ہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ الخ

یعنی ان لوگوں کی مثال جو اللہ راہ میں خرچ کرتے ہیں! ایک دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔

فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

خداوند قدوس کی راہ میں صدقے اور خیرات کی فضیلت

۳۱۹۱ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے اللہ رب العزت کی راہ میں ایک اونٹنی جہاد کی لیے صدقہ دی تو اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس کے بدلے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں جہاد کی اس کے بدلے میں آئیں گی۔

۳۱۹۲ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهُ وَنُبْهُهُ أَجْرًا كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا بَطَرًا وَرِئَاءَ وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَ

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کی دو قسمیں ہیں۔ جس شخص نے اللہ رب العزت کی رضامندی چاہی۔ اور امام کی فرمانبرداری کرتے ہوئے جہاد کیا! اور اللہ کی راہ میں اپنی پسند کی چیز خرچ کی اپنے! دوست کے ساتھ نرمی برتی اور فساد سے باز رہا! تو اس کا سونا اور جاگنا اور سب اجر و ثواب میں برابر ہوں گے! اور جو شخص دکھاوے

اَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ .

یا فساد کے لیے جہاد کرے اور زمین میں فساد کرے تو وہ پورا نہ اترے گا۔

نوٹ: یعنی نہ ثواب بھاری نہ عذاب اور اس کا اسطرح واپس آنا بھی مشکل ہے!! بلکہ وہ الٹا عذاب میں گرفتار ہوگا۔

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ

مجاہدین کی عورتوں کی عزت

۲۱۹۳ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَخْلُفُ فِيْ اَهْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَخَذَ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ .

سیدنا حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجاہدوں کی عورتیں بیٹھنے والوں کے لیے ایسے ہی حرام ہیں جیسے ان کی مائیں ان پر حرام ہیں! پھر اگر کوئی شخص عورتوں کی نگہبانی اور حفاظت کے لیے گھر پر ٹھہرا رہا، اگر اس نے کبھی مجاہد کے گھر میں خیانت کی تو اسے قیامت کے روز کھڑا کریں گے یہاں تک کہ یہ مجاہد اس کے اعمال سے جس قدر چاہے لے لے گا! اور جو چیز چاہے گا! پھر اس کے علاوہ تمہارا کیا گمان ہے۔

نوٹ: یعنی تم کیا سمجھے ہو کہ کچھ چھوڑے گا !! بلکہ سب نیکیاں لے لے گا!

مَنْ خَانَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ

غازی کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرنے والوں کا بیان

۲۱۹۴ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَاِذَا خَلَفَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ فَخَانَهٗ قِيْلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا خَانَكَ

سیدنا حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے! کہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجاہدوں کی عورتیں گھر بیٹھنے والوں پر اسطرح حرام ہیں! جیسے ان کی مائیں ان کے حق میں حرام ہیں! اگر مجاہد کسی شخص کو گھر پر چھوڑ گیا! اور اس نے مجاہد کی امانت میں خیانت کی تو قیامت روز مجاہد کے لیے حکم ہوگا کہ یہ وہ شخص ہے! کہ جس نے تیری راہ میں خیانت

فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ لَا تَظُنُّوا

کی۔ تو تو اس کی نیکیوں میں جس قدر چاہے لے لے! (تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ کتنا لے گا!

۳۱۹۵ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَأُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ هَذَا فُلَانٌ خُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدَعُ لَهُ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا.

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر رہ جانے والوں پر مجاہدین کی بیویاں حرام ہیں! جیسے ان گھر رہنے والوں پر ان کی مائیں حرام ہیں اگر کسی گھر رہنے والے شخص کو مجاہد نے اپنا گھر سپرد کیا تاکہ وہ اس کے بال بچوں کی نگہبانی کرے اپھر اگر اس نے خیانت کی تو قیامت کے دن اس گھر رہنے والا کھڑا کیا جائے گا! اور مجاہد کو پکار کر حکم فرمایا جائے گا: کہ لے لو! اس کی نیکیوں میں سے لے لے جس قدر تیرا جی چاہے! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف متوجہ ہوئے! اور آپ پوچھنے لگے کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑ دے گا؟

نوٹ: یعنی مجاہد کی عدم موجودگی میں اگر اس نے کوئی خیانت کی ہوگی تو اللہ رب العزت قیامت کے روز اسے ظاہر فرما دے گا اگرچہ یہ امر مجاہد کے لیے نامعلوم تھا!

۳۱۹۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاهِدُوا بِأَيْدِيكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں زبان اور مال سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا۔

نوٹ: ہاتھوں سے جہاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تلوار اور بندوق سے لڑا جائے! اور زبان سے جہاد کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کی لڑائی وہ کا فر جو اسلام پر اعتراض کریں ... اس کا جواب دے اور مال سے جہاد یہ ہے کہ وہ شخص خدا و رسول کی رضامندی میں اپنا مال و دولت صرف کرے

۳۱۹۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ مَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم صادر فرمایا! اور ارشاد فرمایا: جو شخص سانپوں سے ڈرے وہ ہم میں سے نہیں

۳۱۹۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ جَابِرًا فَلَمَّا دَخَلَ سَمِعَ النِّسَآءَ يَبْكِيْنَ وَيَلْدُبْنَ فَقَالَ اَتَحْسَبُ وَفَاتَكَ قَتْلًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ اِلَّا مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ شُهَدَآءَكُمْ اِذًا قَلِيْلٌ اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْحَرْقُ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْمَبْطُوْنُ يَعْنِي الْمَدْعُوْمَ شَهَادَةٌ وَالْمَجْنُوْبُ شَهَادَةٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ قَالَ رَجُلٌ اَتَبْكِيْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ عَلَيْهِ بَاكِيَةٌ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت عبداللہ بن جابر سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جابر کی عیادت کے لیے تشریف لائے جب آپ گھر میں تشریف لائے تو آپ نے عورتوں کے رونے کی آواز سنی اور فرمایا کہ کہتی تھیں کہ ہماری خواہش تھی کہ تو اللہ عزوجل کی راہ میں مرتا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم شہید صرف اسی شخص کو سمجھتے ہو جو جہاد میں فوت ہو جائے اگر ایسی بات ہو تو تم میں سے بہت کم لوگ شہید ہوں گے اللہ رب العزت کی راہ میں جان دینا شہادت ہے پیٹ کی مرض میں مرنے والا شہید ہے اور جل کر مرنے والا شہید ہے اور پانی میں (بے اختیاری سے) غرق ہونے والا شہید ہے اور زچہ کہ مرنے والا شہید ہے اور ذات الجنب سے مرجانے والا شہید ہے اور عورت اگر بچہ جنتے وقت فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے کسی شخص نے کہا کہ آپ روتی ہیں اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس سے کچھ نہ کہیے

یعنی رونے دو کیونکہ مرنے سے قبل رونا منع نہیں البتہ جب مر جائے تو پھر کوئی رونے والی اس پر آنسو نہ بہائے! نوحہ، یعنی چلا کر رونے! اور خاموشی سے رونا آنسو بہانا درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

۳۱۹۹ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيِّتٍ فَبَكَى النِّسَآءُ فَقَالَ جَابِرٌ اَتَبْكِيْنَ مَا دَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا قَالَ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ مَا دَامَ يَبْدُوْنَ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی میت میں کے ہاں تعزیت کے لیے گئے!! تو عورتیں بھی رونے لگیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بولے کہ تم روتی ہو اور جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہاں پر تشریف فرما ہیں!

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!
جب تک کہ مرد زندہ ہے انہیں رونے دو!
جب وہ فوت ہو جائے تو کوئی عورت نہ روئے!!

اٰخِرُ كِتَابِ الْجِهَادِ

کتاب الجہاد ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ — نکاح کے احکام میں کتاب

نکاح اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا بیان اور اس چیز کا بیان جو اللہ جل شانہ عزوجل نے اپنے حبیب مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے درست کی اور باقی مخلوق کو اس سے منع فرمایا تاکہ اس سے حضور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت جملہ مخلوق پر ظاہر ہو۔

۳۲۰۰ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ مَيْمُوْنَةُ إِذَا رَفَعْتُمْ جَنَازَتَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَ وَاحِدَةٌ لَمْ يَكُنْ يَقْسِمُ لَهَا .

سیدنا حضرت عطا رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں مقام سرف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حاضر ہوئے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں جب تم ان کا جنازہ اٹھاؤ تو اسے جھٹکا نہ دینا۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نو ازواج مطہرات کے ساتھ رہتے تھے۔ ان ہر ایک کی باری مقرر فرماتے مگر ایک زوجہ مطہرہ کی باری مقرر نہ فرماتے۔

نوٹ: مقام سرف مکہ مکرمہ سے دس منزل دور ہے۔

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں حضرت سودہ، حضرت عائشہ، حفصہ، ام سلمہ، زینب بنت جحش، جویریہ، صفیہ، میمونہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ ان سب کی باری ایک ایک رات مقرر تھی۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی باری میں اسی کے پاس رہتے مگر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا ضعیف ہو گئیں اور انہوں نے اپنی باری ام المومنین حضرت عائشہ کو دے دی لہٰذا آپ حضرت سودہ کی باری میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام پذیر رہتے۔

۳۲۰۱ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ يُصِيْبُهُنَّ إِلَّا سَوْدَةَ فَإِنَّهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا

حضرت عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے وقت آپ کی نو بیویاں تھیں آپ ان کے ہاں ان کی باری کے مطابق تشریف لے جاتے لیکن

آپ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف نہیں لے جاتے تھے اگر کوئی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی دن رات کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔

۳۴۲۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَآئِہٖ فِی اللَّیْلَۃِ الْوَاحِدَۃِ لَہٗ یَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَۃٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج مطہرات تھیں آپ ان کے پاس ایک رات میں تشریف لے جاتے۔

نوٹ: ایک رات میں سب کے پاس تشریف لے جاتے اور ایسا آپ کبھی کبھی کرتے ورنہ آپ عموماً ایک رات میں ایک بیوی کے پاس قیام پذیر رہتے!

۳۴۳۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغَارُ عَلَی اللَّاتِیْ وَھَبْنَ اَنْفُسَھُنَّ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقُوْلُ اَتَھَبُ الْمَرْاَۃُ نَفْسَھَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُنَّ وَتُؤْوِیْ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ قُلْتُ وَاللّٰہِ وَاَرٰی رَبَّکَ اِلَّا یُسَارِعُ لَکَ فِیْ ھَوَاکَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں ان عورتوں کی اس بات سے شرم کرتی جو اپنی جان حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا کریں! مجھے تعجب ہوتا کہ کیا کوئی عورت اپنی جان بھی بخش دیتی ہے! (یعنی مجھ کو یہ بات تعجب اور حیرت کی معلوم ہوتی تھی)

بعد ازاں اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُنَّ وَتُؤْوِیْ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ اے رسول تو جسے چاہے ان میں سے پیچھے رکھ دے اور جسے چاہے اپنے پاس جگہ دے۔ اس وقت میں نے کہا خدا کی قسم آپ کا رب آپ کی خواہش اور مرضی کے مطابق چلتا ہے۔

۳۴۴۔ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَانِیْ الْقَوْمُ اِذَا قَالَتِ امْرَاَۃٌ اِنِّیْ قَدْ وَھَبْتُ نَفْسِیْ لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَبْصَرَ رَاْیَکَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ ھَلْ لَکَ فِیْھَا فَقَالَ اِذْھَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِیْدٍ فَذَھَبَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَعَکَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُکَھَا بِمَا مَعَکَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ۔

سہل: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن ہم سب ایک جگہ میں تھے اتنے میں ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو اپنی جان بخش دی! آپ جیسے چاہیں کریں یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس عورت سے میرا نکاح کرا دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم جاؤ کچھ لے آؤ۔ خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ گیا اور اسے کوئی چیز نہ ملی۔ اور نہ ہی لوہے کی کوئی انگوٹھی ملی! آپ نے ارشاد فرمایا! کیا تجھے قرآن مجید سے کچھ سورتیں محفوظ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے اس عورت کا نکاح قرآن کی ان سورتوں کے بدلے میں کیا

نوٹ: یہ ارشاد فرمایا کہ تیرا اس شخص سے قرآن حکیم پڑھ لینا ہی تیرا مہر ہے۔

مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَام وَحَرَّمَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ لِيُبَرِّئَهٗ لَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قُرْبَةً اِلَيْهِ

جو باتیں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے درست کیں اور دوسرے لوگوں کیلئے درست قرار نہ دیں! تاکہ وہ مخلوق میں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بڑھائے

اِس کا بیان

۳۲۰۵ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهَا حِيْنَ اُمِرَ اَنْ يُّخَيِّرَ اَزْوَاجَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَدَاَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَا يَاْمُرَانِّيْ بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ فَقُلْتُ لَهٗ فَفِيْ اَيِّ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اس روز تشریف لائے جس روز آپ کو اس امر کا حکم ہوا کہ آپ اپنی ازواج کو اختیار دے دیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے میرے ہاں تشریف لائے! اور ارشاد فرمانے لگے میں آپ سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں اور آپ اس بات کے جواب میں جلدی نہ کرنا (کہ محض غور کرو اور سوچ کر کہنے میں تمہارا کچھ نقصان نہیں)

اور اپنے والدین سے اس امر میں مشورہ کر لیجئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے ارشاد فرمائی تھی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے ماں باپ آپ سے جدائی اختیار کرنے کا مشورہ نہ دیں گے بعد ازاں آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی:

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ

میں نے پوچھا کہ یہ بات ہے۔ جس کے لیے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ پس میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کو چاہتی ہوں اور اس آیت شریفہ کا ترجمہ یہ ہے۔

"اے نبی اپنی ازواج مطہرات سے ارشاد فرمایئے اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور یہاں کی رونق چاہیے تو آؤ میں تمہیں کچھ فائدہ دوں اور تمہیں اچھی وضع میں رخصت کروں"

نوٹ: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے جب لوگوں کو دیکھا کہ تونگر و آسودہ حال ہو رہے ہیں۔ تو انہوں نے چاہا کہ ہم بھی آسودہ حال ہوں۔ اور بعض نے تو اس سلسلے میں گفتگو بھی کر ڈالی۔

اس پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک گھر نہ جانے کی قسم کھائی! بعد ازاں ایک ماہ کے بعد یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے۔ سب سے پہلے آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا تو آپ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی اختیار کی! بعد ازاں سب نے اسی طرح کیا! حضور کے گھر میں عموماً فاقہ رہتا اور یہ حق اختیاری تھا، جو آتا آپ فوراً سے غرباء میں تقسیم فرما دیتے۔ اور پھر آپ کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیئے قرض لینا پڑتا!

۳۲۰۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَوَكَانَ طَلَاقًا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو حق اختیار دیا تھا اور کیا اختیار دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

نوٹ: یعنی صرف اختیار دینے سے طلاق نہیں پڑتی اگر عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو اسے طلاق ہو جاتی ہے!

۳۲۰۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ہمیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا اور ہم نے آپ کو اختیار کر لیا لہٰذا وہ اختیار دینا طلاق نہ ہوا

۳۲۰۸ عَنْ عَائِشَةَ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہونے سے پہلے آپ کے لیئے عورتیں حلال ہو گئیں!

۳۲۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ اللہ جل مجدہ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف سے قبل یہ امر حلال کیا کہ آپ جس عورت سے چاہیں نکاح فرمالیں!

نوٹ: اللہ رب العزت نے سب سے پہلے قرآن مجید میں یہ حکم نازل فرمایا۔ کہ آپ کو زیادہ عورتوں سے نکاح نہ چاہیے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ کو اختیار ہو گیا کہ آپ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کر سکتے ہیں!

اَلْحَثُّ عَلَى النِّكَاحِ

نکاح کی ترغیب دلانے کا بیان

۳۲۱۰ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَعْنِيْ فَتِيَّةً قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ اَفْهَمْ فَتِيَّةً كَمَا اَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نوجوانوں کے پاس تشریف لائے راوی کہتا ہے کہ میں نے فتیۃ کا لفظ جس معنی میں سمجھا تھا اس معنی میں نہیں سمجھا اور ارشاد فرمایا تم میں سے جو کوئی (اپنی بیوی کو) کھلانے پلانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ نیچی رہتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور جس شخص کو اس قدر استطاعت نہ ہو تو وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی بنا دے گا

نوٹ: استطاعت رکھتا ہو یعنی کھلانے پلانے کی! نگاہ نیچی رہتی ہے۔ یعنی بیگانی عورتوں پر نہیں پڑتی شرمگاہ زنا سے محفوظ رہتی ہے۔ جو شخص اس قدر مقدور نہ رکھے یعنی مفلس اور غریب ہو وہ روزے رکھے روزے خصی بنانے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ اس کی شہوت مٹا دے گا!

۳۲۱۱ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ هَلْ لَكَ فِيْ فَتَاةٍ اُزَوِّجُكَهَا لَعَلَّ عَبْدُ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ نَعَتَهَا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر تمہیں کسی نوجوان عورت کی خواہش ہو تو میں اسی سے تمہارا نکاح کرا دیتا ہوں۔ بعد ازاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں حدیث شریف سنائی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو استطاعت ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ نکاح انسان کی نگاہ کو پست کر دیتا ہے زنا سے بچاتا ہے اور اس کو نکاح کرنے

وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

کی طاقت نہ ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ اس کیلئے روزہ خصی ہونے کی طرح ہے۔

۳۲۱۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا۔ تم لوگوں میں سے جس شخص کو استطاعت ہو اسے چاہیئے کہ وہ نکاح کرے! اور جسے طاقت نہیں وہ روزے اختیار کرے کیونکہ روزہ مجرد آدمی کے حق میں ایسے ہے۔ جیسے کسی آدمی کو خصی کر دیا جائے!

۳۲۱۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے نوجوانوں کی جماعت تمہیں نکاح کر لینا چاہیئے اگر تمہیں طاقت ہو کیونکہ نکاح آنکھوں کو بدنظری سے محفوظ رکھتا ہے اور مرد و عورت کی شرمگاہوں کو بدکاری سے بچاتا ہے۔ اور جس شخص کو استطاعت نہیں اسے چاہیئے کہ وہ روزہ رکھا کرے کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو توڑ ہے۔

۳۲۱۴ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

نوٹ۔ اوپر والی اور اس حدیث شریف کا ترجمہ ایک ہی ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث شریف کو بھی اوپر والی حدیث کی مانند قرار دیا ہے!

۳۲۱۵ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بِمِنًى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُكَلِّمُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا أُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً فَلَعَلَّهَا أَنْ تُذَكِّرَكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْكَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں تھا وہاں ان کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان سے گفتگو فرمانے لگے! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اے ابو عبدالرحمن میں آپ کا نکاح ایک نوجوان لڑکی سے کرا دوں! (جسے امید ہے کہ وہ آپ کو آپ کے گذشتہ ایام یاد دلائے گی (یعنی نوجوانی کی طرح لطف اندوز ہوں گے)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! آپ مجھے

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ.

یہ بات ارشاد فرماتے ہیں حالانکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہلے ہی یہ بات یوں ارشاد فرمائی تھی: اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جس شخص کو استطاعت ہو اسے چاہیئے کہ وہ نکاح کرے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

مجرد رہنے سے منع کرنے کے متعلق باب

۳۲۱۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَنَا لَاخْتَصَيْنَا.

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو مجرد رہنے کی اجازت نہ دی اگر آپ انہیں مجرد رہنے کی اجازت دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔ (یعنی خوب مجرد رہتے)

۳۲۱۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے منع فرمایا۔

۳۲۱۸ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے منع فرمایا!

۳۲۱۹ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ طَوْلًا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ أَفَأَخْتَصِي. فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ

سیدنا حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نوجوان ہوں! اور مجھے گناہوں میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اور مجھ میں اتنی وسعت اور گنجائش نہیں کہ میں کسی عورت سے نکاح کروں۔ لہٰذا اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں خصی ہو جاؤں آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَأَخْتَصِ عَلَى ذَا أَوْ دَعْ۔

نے تین دفعہ کہا! بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ قلم لکھ کر خشک ہو چکا جو کچھ آگے ہونے والا ہے۔ چاہے آپ غصہ ہو جائیں یا نہ ہوں!

نوٹ: یعنی جو کچھ آپ کے آگے ہونے والا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکی اور کچھ کمی بیشی نہ ہوگی! اس کے علاوہ اگر آپ کی قسمت میں اولاد ہے تو ضرور ہوگی اور غصہ ہونے سے کیا فائدہ؟

۳۲۲۰ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَمَا تَرَيْنَ فِيهِ قَالَتْ لَا تَفْعَلْ أَمَا سَمِعْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً فَلَا تَفْعَلْ۔

سیدنا حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب آپ مسلمانوں کی ام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ میں مجرد رہوں گا (اور کبھی نکاح نہ کروں گا!) آپ اس کے بارے میں کیا ارشاد فرماتی ہیں؟ کہ یہ اچھا ہے یا کیسا؟ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کبھی ایسا کام ہرگز نہ کرنا کیا آپ نے وہ بات نہیں سنی جو اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمائی ہے۔ یعنی یہ آیت۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ الخ

ہم نے آپ سے قبل رسول ارسال فرمائے جنہیں ہم نے عورتیں اور اولاد بخشی تھی! یہ آیت پڑھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ اے سعد! ہرگز بتل اختیار نہ کیجئے

۳۲۲۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَصُومُ وَلَا أُفْطِرُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ صحابہ کرام میں سے بعض اصحاب یوں کہنے لگے۔ ہم نکاح نہ کریں گے اور کچھ یوں کہنے لگے کہ ہم گوشت نہ کھائیں گے اور بعض نے کہا ہم بستر پر نہ سوئیں گے یا اور بعض دوسرے یہ کہنے لگے کہ ہم روزہ رکھا کریں گے افطار نہ کریں گے۔ یعنی ہمیشہ روزہ رکھیں گے۔ اور کسی دن بے روزہ نہ رہیں گے اس بات کی اطلاع حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور ارشاد فرمایا

لٰكِنِّيْ أُصَلِّيْ وَأَنَامُ وَأَصُوْمُ وَ
أُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ
رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.

ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اور میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں اور روزہ رکھ کر افطار بھی کرتا ہوں۔ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں! اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص میرے طریقے سے انحراف کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔

بَابُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ النَّاكِحَ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ

اس امر کے بارے میں باب کہ کوئی شخص گناہ سے بچنے کیلئے نکاح کرے اللہ جل شانہٗ اس کا مددگار ہے

۳۲۲۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ
الَّذِيْ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ
الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَ
الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ رب العزت نے اپنی ذات مبارک پر ضروری اور ایک لازمی حق قرار دے دیا ہے۔ ایک تو وہ مکاتب جس کا ارادہ بدل کتابت ادا کرنے کا ہو۔ دوسرا اس ارادے سے نکاح کرنے والا کہ وہ گناہ سے بچے اور پاک دامن رہے۔ اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

نِكَاحُ الْأَبْكَارِ

کنواری عورت کو نکاح میں لانے کا بیان

۳۲۲۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَزَوَّجْتُ
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا
جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ
ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا
بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نکاح کیا اور اس کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا اے جابر! آپ نے نکاح کیا۔ میں نے عرض کی ہاں! آپ نے پوچھا کنواری یا بیوہ سے میں نے عرض کیا بیوہ سے آپ نے فرمایا تو! نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا تاکہ اس سے کھیلتا، اور وہ تجھ سے کھیلتی!

۳۲۲۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ هَلْ أَصَبْتَ امْرَأَةً بَعْدِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكْرًا أَمْ أَيِّمًا قُلْتُ أَيِّمًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میری ملاقات حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی آپ نے پوچھا! اے جابر! کیا آپ ہمارے بعد بیوی والے ہیں میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے دریافت فرمایا کنواری سے نکاح کیا یا بیوہ سے؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا بیوہ کے ساتھ نکاح کیا آپ نے فرمایا۔ تو نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا جو تجھے کھلاتی

تَزَوُّجُ الْمَرْأَةِ مِثْلَهَا فِي السِّنِّ

عورت کا اس کے ہم عمر سے نکاح کرنا چاہیئے

۳۲۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے حضور کی خدمت میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام دیا تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہ چھوٹی ہے اور پھر حضرت علی نے پیغام دیا تو آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔

نوٹ: چھوٹی فرمانے سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ ان دونوں حضرات کی عمر بڑی تھی اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ان سے عمر میں چھوٹی تھیں

تَزَوُّجُ الْمَوْلَى الْعَرَبِيَّةَ

غلام مرد کا آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنا

۳۲۲۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَاطِمَةَ بِنْتَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَأْمُرُهَا بِالِانْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذَلِكَ مَرْوَانُ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنَةِ سَعِيدٍ فَأَمَرَهَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے حضرت سعید بن زید کی لڑکی کو طلاق دی۔ حالانکہ جناب عبداللہ ابھی جوان تھے۔ اور ان ایام میں مروان کی حکومت تھی۔ اور طلاق البتہ ایسی طلاق ہے جس میں عورت کا کچھ بھی حصہ باقی نہ رہے اسے دی۔ بعد ازاں اس عورت کی خالہ نے جس کا نام فاطمہ تھا! اسے کہلا بھیجا کہ آپ عبداللہ بن عمرو کے گھر نہ ٹھہریں۔ اور وہاں

أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَسْكَنِهَا وَسَأَلَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الِانْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَعْتَدَّ فِي مَسْكَنِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُخْبِرُهُ أَنَّ خَالَتَهَا أَمَرَتْهَا بِذَلِكَ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ فَلَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ هِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَأَرْسَلَتْ تَسْأَلُهُمَا إِلَى الْحَارِثِ وَعَيَّاشٍ فَأَبَيَا أَنْ يَكُونَ لَهَا نَفَقَةٌ وَقَالَا إِنَّمَا كَانَتْ نَفَقَةُ لَهَا إِنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ وَمَا لَهَا أَنْ تَكُونَ فِي مَسْكَنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ فَأَيْنَ تَرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ انْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى الَّذِي سَمَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَكُنْتُ أَضَعُ ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتَّى آذَنَتْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَحَدٍ قَبْلَكِ وَسَأَخُذُ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ

سے چلی جائیں! بعد ازاں مروان نے یہ بات سنی اور اسے پھر سے وہیں جا کر رہنے کا حکم دیا۔ جہاں سے وہ چلی آئی تھی اور اس کی وجہ دریافت کی کہ وہاں سے کس وجہ سے چلی آئی ہیں۔ اور اپنے گھر میں عدت کیوں نہ پوری کی۔ اس عورت نے مروان کو کہلا بھیجا کہ میں اپنی خالہ کے کہنے پر نکل آئی تھی۔ پھر اس کی خالہ نے یوں بیان کیا کہ میں عمرو بن حفص کی منکوحہ تھی۔ بعد ازاں جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر ارسال فرمایا تو میرا خاوند بھی ان کے ساتھ گیا۔ پھر جو طلاق میں طلاقوں سے باقی رہ گئی تھی وہاں جا کر مجھے بھیجی اور مجھے نفقہ دینے کے لیے حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے کہلا بھیجا! میں نے ان دونوں سے دریافت کیا کہ میرے خاوند نے مجھے کیا حکم کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسے نفقہ یعنی خرچ دے گا! ہاں اگر حاملہ ہوئی تو اس کو نفقہ دے گا اور یہ بھی کہا کہ اس کو ہماری اجازت کے بغیر ہمارے گھر میں ٹھہرنا بھی درست نہیں۔ بعد ازاں حضرت فاطمہ فرمانے لگیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور یہ مقدمہ آپ کو سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کہاں رہے گی؟ میں کہتے ہیں پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہاں چلی جاؤں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم ابن ام مکتوم نابینا کے ہاں جا کر رہو جن کا ذکر اللہ رب العزت نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے ابن ام مکتوم کے پاس عدت کے ایام گزارے اور چونکہ آپ نابینا تھے اس لیے میں آپ کے پاس اپنے کپڑے اتار دیتی۔ پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا

عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ۔

انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم نے اس سے پہلے یہ حدیث شریف کسی سے نہیں سنی اور ہم اسی طریقے پر عمل کریں گے جس پر لوگوں کو عمل کرتے ہوئے دیکھا! (یہ حدیث شریف مختصر ہے)

نوٹ: حدیث شریف کی ابتداء میں ارشاد ہے۔
ایسی طلاق دی جس میں عورت کا پھر طلاق دینے والے سے رجعت کا حق ہے یعنی طلاق بائن جس کے بعد رجعت نہ ہو سکے!
مصنف نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا ہے کہ آزاد عورت کا غلام مرد سے نکاح کیا جا سکتا ہے جیسے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا

۳۴۷۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ ابْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهُ فَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عتبہ کے بیٹے جناب حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت سالم کو منہ بولا بیٹا بنایا حضرت سالم کسی انصاری عورت کے آزاد غلام تھے۔ اور جناب ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں حاضر تھے۔ بعد ازاں ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بھتیجی ہند سے کر دیا جو ولید بن عتبہ کی بیٹی تھی اور اسی طرح! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو اپنا فرزند بنایا تھا اور جاہلیت میں دستور تھا کہ منہ بولے بیٹے کو اس لڑکے کا باپ کہا کرتے۔ اور وہ لڑکا اس کی میراث کا وارث ہوتا۔ کافی مدت تک یہی دستور رہا پھر اللہ رب العزت والجلال نے یہ آیت شریفہ اس بارے میں نازل فرمائی!

ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ

یعنی منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپ کا نام لے کر پکارو! کیونکہ اللہ کے نزدیک یہی تر یہ انصاف ہے۔ اگر تم ان کے باپ کو نہ جانتے ہو تو وہ دین میں تمہارے

الدِّيْنِ مُخْتَصَرٌ۔

بھائی اور رفیق ہیں الغرض جن کا باپ معلوم نہ ہو تو وہ دین کے بھائی اور رفیق ہیں! مختصر!

۳۲۲۸ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَاَنْكَحَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ سَالِمًا بِنْتَ اَخِيْهِ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَكَانَتْ هِنْدُ بِنْتُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ اَفْضَلِ اَيَامَى قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ اَبٌ كَانَ مَوْلًى وَاَخًا فِي الدِّيْنِ مُخْتَصَرٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جو غزوہ بدر میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے آپ نے ایک انصاری عورت کے غلام حضرت سالم کو اپنا متبنیٰ بنایا جیسے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو اپنا متبنیٰ بنایا۔ اور حضرت ابو حذیفہ نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید کی بیٹی سے کر دیا۔ اور ہند وہ عورت تھیں جنہوں نے ابتدائی دور میں ہجرت کی تھی۔ اور اس وقت وہ تمام بیواؤں اور قریشی عورتوں سے افضل تھیں۔ جب اللہ رب العزت نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت شریفہ نازل فرمائی!

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

یعنی اپنے متبنیٰ غلاموں کو ان کے والد کا نام لے کر پکارا کرو یہی اللہ کے ہاں زیادہ انصاف ہے۔ بعد ازاں ہر ایک متبنیٰ غلام کو ان کے آباء و اجداد کی طرف نسبت کرنے گئے اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو وہ ان کے آقاؤں کی طرف منسوب کر دیا جاتا

اَلْحَسَبُ

حسب کا بیان

۳۲۲۹ عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَابَ اَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِيْنَ يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ الْمَالُ۔

سیدنا حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا دار کا حسب و نسب مال و دولت ہے!

لغت، یعنی وہ لوگ مالداری اور تونگری کو حسب کہتے ہیں۔ سالا کو حسب ان عمدہ صفات اور بہترین اخلاق کو کہتے ہیں جو پشت در پشت چلی آرہی ہوں خواہ روپیہ پیسہ اور مال اور دولت نہ بھی ہو۔

عَلٰى مَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ

عورت میں کونسی خوبی دیکھ کر اس سے نکاح کیا جائے

۳۲۲۹ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّ لِيْ اَخَوَاتٌ فَخَشِيْتُ اَنْ تُدْخِلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ اِذَنْ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ .

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک عورت کے ساتھ نکاح فرمایا۔ جس کے بعد ان کی ملاقات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئی: تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ اے جابر کیا آپ نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے دریافت فرمایا۔ کنواری یا بیوہ عورت سے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا بیوہ سے یعنی اس کا نکاح ایک دفعہ ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا کیوں آپ نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا؟ جو آپ کا دل بہلاتی! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہنیں ہیں؛ اور میں اس عورت کو ان کے پاس لانے سے ڈرا آپ نے فرمایا اگر ایسی بات ہے تو تو نے بہت اچھا کیا! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورت سے اس کی دینداری یا اس کی مالداری یا حسن و جمال کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے! اور تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم دین والی عورت سے نکاح کرو۔ تمہارے ہاتھ آلودہ ہوں۔

لغت، تربت یداک سے بددعا مراد نہیں بلکہ عموماً یہ ایک روزمرہ کا محاورہ تھا البتہ اس سے یہ بددعا ہو سکتی ہے کہ تو اس کے خلاف کرے گا تو تیرا کام ناکارہ اور بے فائدہ ہو جائے گا!

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْعَقِيمِ

بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے!!

۳۲۳۱ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلِدُ فَأَتَزَوَّجُهَا فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَنَهَاهُ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ

سیدنا حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایک شریف اور مرتبہ والی عورت ملی ہے لیکن اس کی اولاد نہیں کیا میں اس کے ساتھ نکاح کر لوں! آپ نے اسے منع فرمایا۔ بعد ازاں وہ پھر آیا۔ پھر منع کیا! پھر تیسری دفعہ آیا اور آپ نے منع فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ایسی عورت سے نکاح کرو جس سے اولاد ہو اور وہ عورت مرد کی دوست عاشق کی طرح ہو کیونکہ میں تم میں سے اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا!

تَزْوِيجُ الزَّانِيَةِ

زانی عورت کو نکاح میں لانا

۳۲۳۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكَانَ رَجُلًا شَدِيدًا وَكَانَ يَحْمِلُ الْأُسَارَى مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ نَدَعَوْتُ رَجُلًا لِأَحْمِلَهُ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقٌ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ فَجِئْتُ فَرَأَيْتُ سَوَادًا فِي ظِلِّ الْحَائِطِ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا مَرْثَدٌ مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا مَرْثَدُ انْطَلَقَ اللَّيْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد غنوی ایک سخت کوش شخص تھا اور مکہ سے قیدیوں کو سوار کر کے مدینہ منورہ کی طرف لایا کرتا تھا۔

مرثد نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو بلایا تاکہ اسے سوار کی پر بٹھا لوں۔ اور مکہ مکرمہ میں ایک زانیہ عناق نامی اس کی آشنا تھی۔ مرثد کہتے ہیں کہ جب میں نکلا تو دیوار کے سایہ میں میری نظر سیاہی (آدمی کا سایہ) پر پڑی اور بولی کہ یہ کون ہے؟ اچھا مرثد ہیں اسے مرحبا خوش آمدید۔ چلئے آج کی رات ہمارے پاس ٹھہر جائیے! مرثد کہتے ہیں کہ میں نے کہا! اے عناق! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کر

فِي الرَّحْلِ قُلْتُ يَا عَنَاقُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الزِّنَاءَ
قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هَذَا
الدُّ لَدُلُ فَالَّذِي يَحِيلُ
أَسَمَاءَ كُنْ مِنْ مَطَّةَ
إِلَى النَّدِيَّةِ فَسَلَكْتُ
الْخَنْدَمَةَ فَطَالَمَنِي ثَمَانِيَةٌ
فَجَاءُوا حَتَّى قَامُوا عَلَى
رَأْسِي فَبَالُوا فَصَارَبُوا
لِحْيَتِي عَلَيَّ وَأَعْمَاهُمُ اللَّهُ
عَنِّي فَجِئْتُ إِلَى صَاحِبِي
فَحَمَلْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ
بِهِ إِلَى الْأَرَاكَةِ فَكَكْتُ
عَنْهُ كَبْلَهُ فَجِئْتُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَنْكِحْ عَنَاقَ مَلَكَتْ عَجِّي
فَنَزَلَتِ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ
أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَ
قَالَ لَا تَنْكِحْهَا.

(دل رات کو نکلنا ایک پرندہ اعلام فرمایا ہے) وہ بولی اے خیمہ والو یہ گدھا
حاضر ہے اور وہ تمہارے قیدیوں کو مکہ مکرمہ سے!
مدینہ منورہ تک اٹھائے جائے گا یہ سن کر میں ایک
خندمہ کی طرف چلا مرثد کہتے ہیں کہ ہمیں تلاش کرتے
ہوئے آٹھ آدمی آئے اور وہ میرے سر پر آکر کھڑے
ہو گئے! بعد ازاں انہوں نے پیشاب مجھ پر پھینکا لیکن
اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا کر دیا! بعد ازاں میں اپنے
ساتھی کے پاس آیا۔ اور اس کو سوار کر لیا۔ جب میں
اپنے مقام اراک تک پہنچا تو میں نے اس کی قید کھول
دی بعد ازاں میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں عناق سے نکاح کر سکتا ہوں!
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات کا کچھ
جواب نہ دیا! بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی!
اَلزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ
اَوْ مُشْرِكٌ۔

"یعنی مشرک بدکار عورت کو صرف بدکار یا مشرک
ہی بیاہ میں لا سکتا ہے" مرثد کہتے ہیں کہ مجھے حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ اور آپ نے یہ آیت
شریفہ میری موجودگی میں تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا اس
سے نکاح نہ کرو!

نوٹ: مرد اگر بدکار ہو تو وہ نیک سیرت اور پاکیزہ فطرت نہ بیاہ سکتے۔ اور اگر نیک ہو تو وہ بدکار عورت نہ لائے

(۱) ایک تو یہ کہ اس کا کفو نہیں۔ لہٰذا اس کے لیے یہ عار ہے
(۲) دوسرے یہ کہ ایک کو دوسرے سے علت یا بیماری لگ جائے! موضح قرآن
بعض علماء کے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا! اس وقت بدکار عورتوں سے نکاح حرام تھا! اور اس کے بعد درست ہو گیا اب زانیہ اگر توبہ کرے تو اس سے نکاح درست ہے!

۳۲۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِنْدِي امْرَأَةً مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَهِيَ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا.

كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الزُّنَاةِ

۳۲۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ

۳۲۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ.

ہیں اور اللہ عزوجل کی ایک بیوی ہے اور وہ مجھے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ عزیز ہے۔ لیکن اس میں ایک نقص ہے کہ اگر لوگوں میں سے کوئی شخص اسے ہاتھ لگائے تو وہ منع نہیں کرتی۔ یعنی زنا پر راضی ہو جاتی ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اسے طلاق دے دو! تو وہ شخص کہنے لگا کہ میں اس کے بغیر صبر نہیں کر سکتا آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم اس سے اپنا مطلب نکالو!

زانی عورتوں سے نکاح کرنا مکروہ ہے!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورتوں سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، مال خاندانی شرافت حسن و جمال اور دین کے سبب سے ان سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔ تو اپنا کام دیندار عورت سے نکال تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں!

تمام عورتوں میں سے بہترین عورت کون ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ کسی شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں میں سے کونسی عورت اچھی ہوتی ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب اس کا خاوند اس کی طرف دیکھے، اور جب وہ حکم کرے تو بجا لائے! اور یہ اپنے دل میں مخالفت نہ رکھے!
اور اپنے مال کو خاوند کو برا لگے!

اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ

نیک بیوی کا ملنا کتنی خوبیوں کا حامل ہے

۳۲۳۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کل متاع ہے اور پونجی ہے۔ لیکن اس میں سب سے بڑھ کر جو متاع اور پونجی ہے وہ نیک سیرت عورت ہے!

ترجمہ: یعنی جس شخص کو خوش بخت اور خوش اخلاق عورت ملے اُسے دنیا میں سب سے بڑھ کر دولت ملی۔

اَلْمَرْاَةُ الْغَيْرٰى

جس عورت میں رشک بہت زیادہ ہوا کرے کا بیان

۳۲۳۷ عَنْ اَنَسٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا نَتَزَوَّجُ مِنْ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ قَالَ اِنَّ فِيْهِنَّ غَيْرَةً شَدِيْدَةً.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لوگوں نے عرض کیا کیا ہم لوگ انصاری عورتوں سے نکاح کر لیا کریں؟ اگر نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: انصاری عورتوں میں بہت زیادہ رشک پایا جاتا ہے!!

(یعنی مدینہ منورہ والی عورتوں سے) مکہ مکرمہ والے نکاح کر لیا کریں یا کہ نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: انصاری عورتوں میں بہت زیادہ رشک پایا جاتا ہے!!

اِبَاحَةُ النَّظَرِ قَبْلَ التَّزْوِيْجِ

نکاح سے قبل عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان

۳۲۳۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے ایک انصاری عورت کے پاس پیغام بھیجا تو اسے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے اسے دیکھ بھالیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو دیکھ لیجیے۔

۳۲۳۹ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا آپ نے پوچھا کیا تو نے اسے دیکھ لیا ہے کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں! آپ نے ارشاد فرمایا! اس عورت کو دیکھ لیجئے اس سے محبت و الفت ہوگی

اَلتَّزْوِيجُ فِي شَوَّالٍ

عید کے مہینے میں نکاح کرنے کا بیان

۳۲۴۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَأَدْخَلَتْ عَلَيْهِ فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَتْ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عید کے مہینے میں نکاح کیا اور شوال ہی میں مجھے آپ کے ہاں رخصت کیا گیا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا لوگوں کے لیے محبوب جانتی تھیں۔ شوال میں عورتوں کی رخصتی ہو، کیونکہ مجھ سے بڑھ کر کوئی عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک شرف اور زیادہ فائدہ دینے والی نہ تھی

اَلْخِطْبَةُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کا پیغام بھیجنا

۳۲۴۱ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ قَالَتْ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ كُنْتُ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ

سیدنا حضرت عامر بن شراحیل نے حضرت فاطمہ قیس کی بیٹی سے سنا جو کہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنا حال عامر بن شراحیل سے اس طرح بیان کرتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے پیغام بھیجا! اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے واسطے پیغام بھیجا جو حضور کے غلام تھے! اور حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سے

فَلَمَّا خَطَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْطَلِقِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضَّيْفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي فَإِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ كَثِيرَةُ الضَّيْفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلَكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ مُخْتَصَرٌ

کریں صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا! جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ حضرت اسامہ رضی سے محبت رکھے! فاطمہ فرماتی ہیں۔ کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے گفتگو فرمائی تو میں نے عرض کیا حضور میں آپ کے اختیار میں ہوں۔ آپ میں سے جہاں اس سے میرا نکاح فرمائیے بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ ام شریک کے پاس جائیے اور ام شریک انصار میں سے ایک نیک عورت تھیں (یعنی مدینہ منورہ والوں میں سے) اور اللہ جل جلالہ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کرتی تھیں اور مہمان ان کے پاس آتے رہتے فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ میں ایسا ہی کرتی ہوں یعنی میں تم شریک کے پاس جا کر ٹھہرتی ہوں تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایسا نہ کیجیو! کیونکہ ام شریک کے مکان میں مہمانوں کی کثرت ہے۔ شاید اسطرح تمہاری اوڑھنی سرک جائے! پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھ جائے! بعد ازاں لوگ تجھے ننگی اور کمی دیکھیں گے تو تجھے ناپسند ہوگا! تیرا اپنے چچازاد بھائی عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس جانا مناسب ہے! اور وہ قبیلہ فہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں ان کے پاس چلی گئی اور اس حدیث شریف کو مختصراً بیان کیا گیا

نوٹ: یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے رہنے کا ذکر اس حدیث شریف میں بیان نہیں کیا بلکہ دوسری حدیث شریف میں بیان کیا ہے۔

النَّهْيُ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

ایک شخص کے دیئے گئے پیغام پر پیغام کے ممنوع ہونے کا بیان

۳۲۳۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک کے پیغام پر دوسرا کوئی شخص پیغام نکاح نہ دیجیے!

۳۲۴۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِیْ اِنَائِهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! فریادار کو دھوکا دینے کے لیے چیزوں کی قیمت زیادہ نہ کیا کرو اور مقیم شخص مسافر کا مال فروخت نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودا پر سودا نہ لگائے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ کرے اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلوائے تاکہ وہ اس کے برتن میں جو کچھ موجود ہے اسے انڈیل دے!

ترجمہ: کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلوائے یعنی اپنی خواہش کے لیے طلاق نہ دلوائے! جو چیز اس کے برتن میں ہے یعنی جو کچھ اس کے حصے میں ہے!

غرض یہ کہ ایک عورت مسلمان ہو کر دوسری مسلمان کے لیے ایسا نہ کرے کہ اگر فلاں عورت کو طلاق ہو جائے گی تو میں اس کے ساتھ آرام اور سکون سے رہوں گی اور اس کا سوکن کا حصہ مجھے ملے گا کیونکہ ہر کسی کا حصہ اس کے ساتھ ہے۔ اور ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں مل سکتا! پھر اسے ظلم و جور اور ناحق طلاق دینا کیا نامہ؟؟

۳۲۴۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

۳۲۴۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ عَلٰی اَنْ یَّنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا اسے چھوڑ دے۔

ترجمہ کئی بار ہو چکا ہے

۳۲۴۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ

خِطْبَةُ الرَّجُلِ اِذَا تَرَکَ الْخَاطِبُ اَوْ اَذِنَ لَهٗ

پہلے پیغام دینے والے کی اجازت سے یا اس کے چھوڑ دینے کے بعد نکاح کا پیغام دینا چاہیئے

۳۲۴۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ اَوْ يَاْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ

کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی شخص فروخت ہونے کے وقت کسی دوسرے کی چیز پر فروخت نہ کیا کرے (یعنی ایک کے خریدار کو اس والا سودا ری نہ بنایا کرے۔ تاکہ اس کے سودا کی علل (پڑے) اور کوئی شخص دوسرے آدمی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ کرے جب تک کہ پیغام دینے والا اسے چھوڑ دے یا وہ اس کی اجازت نہ دے!

سیدنا حضرت ابوسلمہ اور

حضرت عبدالرحمٰن بن ثوبان رضی اللہ عنہما دونوں حضرات سے مروی ہے۔ کہ ان دونوں حضرات نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے ان کا حال دریافت کیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے احوال بیان فرمانے لگیں، اور کہنے لگیں کہ میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی تھیں اور مجھے کھانے کے لیے کچھ اناج بھی دیا جو اچھا خاصا تھا (یعنی چھوٹا جیسے جو وغیرہ)! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے خاوند کے وکیل سے کہا اگر مجھے کھانا اور ٹھکانہ دینا اس پر پہنچتا ہوگا تو میں اس سے یہ دونوں چیزیں لوں گی! اور اگر یہ اناج نہیں لیتی! بعد ازاں میرے خاوند کے وکیل نے جواب دیا! تمہیں کھانا اور ٹھکانہ دونوں نہیں مل سکتے

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس بات کا تذکرہ کیا بعد ازاں آپ نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ یعنی تجھے کھانا اور ٹھکانہ تیرے خاوند کی طرف سے نہیں پہنچتا چلو جاؤ اور عدت کے دن فلاں فلاں عورت کے پاس پورے کرو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا اس عورت کے پاس آپ کے اکثر آیا جایا کرتے ہیں آپ نے فرمایا! ہاں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں اپنی عدت کے دن گزارو

فَاِنَّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ اَنَّهُمَا سَاَلَا فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَنْ اَمْرِهَا فَقَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا فَكَانَ يَبْرُزُ فِيْ طَعَامًا رَفِيْهًا شَيْءٌ قَلِيْلٌ وَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَتْ لِيَ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لَاَطْلُبَنَّهَا وَلَا اَقْبَلُ هٰذَا فَقَالَ الْوَكِيْلُ لَيْسَ لَكِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ قَالَتْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ فَاعْتَدِّيْ عِنْدَ فُلَانَةَ قَالَتْ وَكَانَتْ يَاْتِيْهَا اَصْحَابُهٗ لَهُمْ قَالَ اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ اَعْمٰى فَاِذَا حَلَلْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰذِنِّيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ

أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرَ عِنْدَهُ فَذَكَرْتُ مُعَاوِيَةَ وَرَجُلٌ آخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَإِنَّهُ غُلَامٌ وَمِنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ لَا شَيْءَ لَهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَإِنَّهُ صَاحِبُ شَرٍّ لَا خَيْرَ فِيهِ وَلَكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ فَكَرِهْتُ فَقَالَ لَهَا ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَكَحْتُهُ.

یہ عورت کہتی ہیں۔ پھر اس کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہاری عدت سے نکل جائے پھر جب عدت سے نکل جائیں تو مجھ سے اجازت لینا!

فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ایام عدت پورے ہو چکے تو آپ نے دریافت فرمایا

آپ کے پاس کسی شخص کا پیغام آیا! میں نے عرض کیا کہ معاویہ اور ایک دوسرے۔ قریشی شخص ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تو قریشی لڑکوں میں سے ایک لڑکے ہیں اس کے پاس کچھ نہیں۔ اور رہے دوسرے آدمی تو وہ اتنے شدید ہیں کہ ان کے پاس بھلائی کا نام نہیں لہٰذا آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کریں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت اسامہؓ کے نام سے نفرت کی آپ نے تین دفعہ یہی ارشاد فرمایا آپ فرماتی ہیں کہ میں نے پھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا!

بَابُ إِذَا اسْتَشَارَتِ الْمَرْأَةُ رَجُلًا فِيمَنْ يَخْطُبُهَا هَلْ تُخْبِرُهَا بِمَا يَعْلَمُ

اس بات کے بارے میں باب اگر کوئی عورت پیغام پوچھنے والے کی حالت کے متعلق دریافت کرے تو جو کچھ معلوم ہو اسے بیان کر دینا چاہیے!!

۳۲۴۹ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو ابْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا اَلْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِيْ وَاعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصَعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ وَلٰكِنِ انْكِحِيْ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهٖ۔

اللہ علیہ راوی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کو ابوعمرو بن حفص نے طلاق دے دی اور انہیں بالکل بے تعلق کر دیا۔ ابوعمرو کہیں گئے ہوئے تھے ان کے وکیل نے فاطمہ کو کچھ جو بھیجے جس پر وہ ناخوش ہوئیں۔ وکیل نے کہا خدا کی قسم ہم پر کوئی شے نہیں بعد ازاں فاطمہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور یہ قصہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تجھ پر خرچ نہیں ہے گا۔ بعد ازاں آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جائیے اپنی عدت کے دن پورے کیجئے ام شریک کے پاس پھر فرمایا ام شریک کے پاس صحابہ کرام کی آمد بکثرت ہے لہٰذا آپ ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزاریں۔ کیونکہ وہ نابینا ہیں! اگر آپ اپنے کپڑے اتاریں گی تو کوئی حرج نہیں۔ اور جب آپ کی عدت پوری ہو جائے تو تب مجھے اذن دیجئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب میری عدت سے نکلنے کا اعلان ہوا یعنی پوری ہو گئی عدت اور دوسروں سے نکاح کر لینا جائز ہو گیا تو میں نے حضرت معاویہ اور ابوجہم کے پیغام ارسال کرنے کا ذکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ ابوجہم کے کندھے سے لٹھ نہیں اترتا۔ معاویہ غریب ہیں ان کے پاس ایک کوڑی نہیں۔ لہٰذا آپ حضرت اسامہ سے نکاح کر لیجئے فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے میری طبیعت نے کراہت محسوس کی بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیں

نے نکاح کر لیا اور اللہ رب العزت نے اس کے نکاح میں بھلائی اور برکت دے دی اگر لوگ نے مجھ پر رشک کیا۔

إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ

جب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت کا حال جسے نکاح کرنا منظور ہے تو کہہ دیوے وہ شخص جس سے دریافت کیا جاتا ہے جو کچھ جانتا ہو

۳۲۵۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ حَدَّثَهُ وَالصَّوَابُ أَبُو هُرَيْرَةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں عورت کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تو نے دیکھ لیا ہے اس عورت کو کیونکہ انصاری لوگوں کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے۔

ابو عبدالرحمن نسائی کہتا ہے میں نے اس حدیث کو دوسری جگہ یزید بن کیسان سے پایا کہ محمد بن سیرین نے اس کو بیان کیا اور صواب ابوہریرہ ہے۔

إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے عورت کا حال دریافت کرے جسے نکاح کرنا منظور ہے تو وہ شخص جس سے دریافت کیا جاتا ہے وہ کہہ دے جو وہ جانتا ہو

۳۲۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک انصاری حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا اس کو دیکھ لے، کیونکہ انصار کی لوگوں کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے!!

نوٹ، حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں پر عورتوں کو قیاس کیا! یا بے قصد

بَابُ عَرْضِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ عَلَى مَنْ يَرْضَى

اس بات کے بیان میں باب کہ لڑکی والا لڑکی کے حال کو اس شخص کے سامنے پیش کرے جس سے وہ خوش ہو

۳۲۵۲ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

حُنَيْسٍ يَعْنِي ابْنَ حُذَافَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ ذٰلِكَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَلَقِيَنِيْ فَقَالَ مَا اُرِيْدُ اَنْ تَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ نَخْطُبُهَا اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَّ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ شَيْئًا اِلَّا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میرے ہوگئیں، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا خاوند حذافہ جن کا نام ابن حذافہ تھا اور ابن حذافہ صحابی تھے اور ان صحابہ کرام میں سے تھے جو بدری تھے۔ اور وفات مدینہ منورہ میں فوت ہو گئے تھے جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میری ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیش کیا اور میں نے کہا کہ اگر آپ پسند کرتے ہیں تو میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر دیتا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس پر غور کروں گا اور میں کئی راتیں ٹھہرا رہا۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ میں ان دنوں نکاح نہیں کرنا چاہتا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری ملاقات سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اور میں نے آپ سے کہا۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کا نکاح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں لیکن جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کچھ نہ فرمایا۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے آپ کے جواب نہ دینے پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جواب سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ بعد ازاں میں کئی راتیں ٹھہرا رہا۔ آخر کار حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کا پیغام بھیجا اور میں نے آپ کا نکاح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ بعد ازاں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور پوچھا غالباً آپ کو میرے خاموش رہنے سے رنج اور افسوس ہوا ہوگا۔ جب آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تذکرہ فرمایا تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جب آپ نے میرے سامنے حفصہ

وَسَلَّمَ بِيَدِهَا وَلَمْ أَكُنْ لَا فَنِيَ سِنَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَهَا تَزَكَّتْهَا

ذکر کیا اور میں نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے حضرت رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے سنا تھا۔ اور میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنا مناسب خیال نہ کیا۔ اور میں نے سوچا کہ اگر آپ اس سے نکاح کریں گے تو میں خود کروں گا!

بَابُ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى مَنْ تَرْضَى

باب اس امر کے بیان میں کہ عورت جس شخص سے راضی ہو اس سے خود نکاح کرنے کی درخواست کر سکتی ہے

۳۲۳۳ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ فَقَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَكَ فِيَّ حَاجَةٌ

سیدنا حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ان کے پاس آپ کی لڑکی بھی موجود تھی۔ حضرت انس فرمانے لگے کہ ایک عورت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ اور خود سامنے ہو کر عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میری کچھ حاجت اور ضرورت ہے؟ (یعنی اگر آپ کو عورت کی خواہش ہو تو مجھ سے نکاح کر لیجئے)

۳۲۳۴ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَتْ ابْنَةٌ أَنَسٍ فَقَالَتْ مَا كَانَ أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ أَنَسٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کیا (نکاح کی درخواست کی) جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یہ سن کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہنس پڑیں اور کہنے لگیں کہ یہ عورت کتنی بے شرم تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ سے یہ عورت بہتر تھی کیونکہ اس نے اپنے تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا

صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ اِذَا خُطِبَتْ وَاسْتَخَارَتْ رَبَّهَا

جب کسی عورت کو نکاح کا پیغام آئے تو وہ نماز پڑھے اور اپنے رب سے استخارہ کرے

۳۲۵۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ اذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ اَبْشِرِيْ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ فَقَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ رَبِّيْ فَقَامَتْ اِلٰى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَدَخَلَ بِغَيْرِ اَمْرٍ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو چکی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ جایئے۔ اور حضرت زینب کے پاس میرا ذکر کیجئے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جا کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اے زینب خوشی کیجئے کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا ذکر کر رہے تھے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا میں ابھی کچھ نہ کروں گی یہاں تک کہ میں اپنے رب کا حکم لے لوں۔ یہ کہہ کر وہ اپنی مسجد میں کھڑی ہو گئیں۔ اور قرآن مجید نازل ہوا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بے اجازت ان کے گھر میں تشریف لائے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں یوں نازل فرمایا ہے۔ کہ ہم نے آپ کا نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ بعد ازاں جب نکاح ہو گیا تو آنے میں اجازت کی ضرورت ہی کیا تھی۔

۳۲۵۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْكَحَنِيْ مِنَ السَّمَاءِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ زینب بنت جحش سب عورتوں پر فخر کیا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اللہ رب العزت نے میرا نکاح آسمان پر فرمایا۔ اور

وَفِيهَا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ.

اور انہی کے بارے
میں پردے کی آیت نازل ہوئی!

كَيْفَ الْاِسْتِخَارَةُ

استخارہ کرنے کا طریقہ

۳۲۵۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر کام کے لیے استخارہ سکھاتے۔ جیسے آپ قرآن مجید کی سورت سکھانے کا اہتمام فرماتے!!
ویسے ہی آپ استخارہ سکھانے کی کوشش کرتے جب کسی شخص کو کوئی کام درپیش ہوتا تو آپ اس طرح ارشاد فرماتے۔ کہ وہ شخص دو رکعت نماز نفل پڑھے اور اس کے بعد دعا کرے اے اللہ میں تیرے علم کی برکت سے اور تیری قدرت کی مدد چاہتا ہوں۔ اور تجھ سے تیری بہت بڑا فضل اور کرم چاہتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت اور طاقت والا ہے۔ اور میں عاجز اور بے بس ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کے احوال اچھی طرح معلوم ہیں۔ اے میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے دین اور دنیا میں بہتر ہے اور اس کام کا خاتمہ اور انجام میرے لیے اچھا ہوگا راوی کہتا ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فی دینی ومعاشی ارشاد فرمایا یا آپ نے فی عاجل امری وآجلہ ارشاد فرمایا (یعنی راوی کو یہ شک ہوا غرضیکہ دونوں کے تقریباً ایک ہی معنی ہیں عاجلہ سے مراد فی الحال اور آجلہ سے مراد۔ اس کام کا خاتمہ باحسن طریقہ غرضیکہ دونوں الفاظ میں سے کوئی سا لفظ بھی فرمایا ہو کہے اے اللہ میرے اس کام کو میرے لیے مقدر فرما اور اسے میرے لیے

آسان اور بابرکت فرما دے گا اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے۔ اور میرے دین دونیا میں یہ نقصان دہ ہے اور اس کا انجام میرے حق میں برا ہو گا تو اس کام کو مجھ سے ٹال دے۔ یعنی اسے مکمل نہ فرما۔ اور مجھے صبر عنایت فرما اور جہاں سے ہو سکے میرا بھلا کر اور اس چیز کے ساتھ میرا دل خوش کر اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ استخارہ کرنے والا اپنی ضرورت کا نام لے۔ مثلاً اس طرح کہے اللھم ان کنت تعلم ھذا النکاح یا ھذہ التجارۃ الخ یعنی غرض اسے جو کام بھی پیش آئے اس کا نام امر کے لفظ کی جگہ لیا جائے کیونکہ امر کام کو کہتے ہیں۔

اِنْکَاحُ الْاِبْنِ اُمَّہٗ

بیٹا اپنی ماں کا نکاح غیر کے ساتھ کرا سکتا ہے

۳۲۵۸ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُھَا بَعَثَ اِلَیْھَا اَبُوْ بَکْرٍ یَخْطُبُھَا عَلَیْہِ فَلَمْ تَزَوَّجْہُ فَبَعَثَ اِلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَخْطُبُھَا عَلَیْہِ فَقَالَتْ اَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ امْرَاَۃٌ غَیْرَی وَاِنِّیْ امْرَاَۃٌ مُصِیْبَۃٌ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِیَائِیْ شَاھِدًا فَاَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْھَا فَقُلْ لَھَا اَمَّا قَوْلُکِ اِنِّیْ امْرَاَۃٌ غَیْرَی فَسَاَدْعُو اللّٰہَ لَکِ فَیُذْھِبُ غَیْرَتَکِ وَاَمَّا قَوْلُکِ اِنِّیْ امْرَاَۃٌ مُصِیْبَۃٌ فَسَتَکْفِیْنَ صِبْیَانَکِ وَ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو چکی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آدمی پیغام نکاح لے کر آپ کے پاس آیا اور آپ نے اسے قبول نہ فرمایا۔ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ارسال شدہ نکاح کا پیغام دینے آئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں ایک غیرت مند اور بچوں والی عورت ہوں اور میرے سرپرست بھی یہاں حاضر نہیں ہیں۔ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ آپ پھر ان کے پاس جائیں اور ان سے کہیں کہ یہ جو کچھ آپ کہتی ہیں کہ میں غیرت مند عورت ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں اپنے خدا سے دعا کروں گا کہ تمہاری جلن باقی نہ رکھے گا اور تمہارا یہ کہنا کہ میں بچوں والی عورت

أَمَّا قَوْلُكِ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدٌ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِكِ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَتْ لِابْنِهَا يَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهُ مُخْتَصَرٌ۔

ہوں تو قریب ان کی خود کفیل ہو جائے گی اور آپ جو یہ کہتی ہیں کہ میرے والی (سرپرست) یہاں موجود نہیں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تیرے والی خواہ وہ غائب ہوں یا حاضر سب اس بات کو برا نہ مانیں گے۔ یہ بات سن کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا۔ اے عمر اٹھئے اور میرا نکاح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیجئے۔ تو عمر بن ابی سلمہ نے اپنی والدہ ماجدہ کا نکاح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا (حدیث قصداً مختصر ہے)۔

اِنْكَاحُ الرَّجُلِ بِنْتَهُ الصَّغِيرَةَ

کوئی آدمی چھوٹی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے

۳۲۸۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کی عمر سات سال کی تھی تو آپ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا اور آپ کے ساتھ نو برس کی عمر میں خلوت ہوئی۔

۳۲۹۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِينَ وَدَخَلَ عَلَيَّ لِتِسْعِ سِنِينَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کی عمر سات برس تھی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا اور جب ان کی عمر نو برس کی تھی تو ان کے ساتھ خلوت ہوئی۔

۳۲۹۱ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِينَ وَصُحِبْتُهُ تِسْعًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال کی عمر میں نکاح اور نو برس کی عمر میں خلوت فرمائی۔

نوٹ:۔ جب آپ سے نکاح کیا تو آپ نابالغ تھیں ان کے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا نکاح کر دیا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔

۳۲۶۲ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کیا تو اس وقت آپ کی عمر نو برس تھی اور جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو آپ کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

إِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الْكَبِيرَةَ

کسی شخص کا اپنی بڑی بیٹی کا نکاح کرنا

۳۲۶۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَأَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت حفصہؓ جو خنیس بن حذافہ کی بیوی تھیں وہ بیوہ ہوئیں۔ اور آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مدینہ منورہ میں فوت ہوئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حال ان کے پاس بیان کیا اور میں نے کہا کہ اگر تمہاری خواہش ہو تو میں تمہارا نکاح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں اپنے حالات دیکھ کر جواب عرض کروں گا پھر ایک دن ملاقات ہوئی انہوں نے کہا کہ میں ان دنوں نکاح نہیں کروں گا۔ سیدنا فاروق اعظم فرماتے ہیں بعد ازاں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے بھی یہی کہا کہ اگر آپ کو خواہش ہو تو میں آپ کا نکاح حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے جتنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر غصہ آیا اتنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر بھی نہ آیا تھا۔ بعد ازاں میری کئی راتیں اسی طرح گزر گئیں۔ بعد ازاں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیام

شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ
مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ
لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحَهَا
إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ
لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ
عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ
أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ
يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا
فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي قَدْ
كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا
وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا۔

بھیجا۔ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ بعد ازاں میری ملاقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے شاید تمہیں خفگی اور ناراضگی ہوئی ہو اس وقت جبکہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حال میرے پاس بیان کیا تھا۔ اور میں نے پلٹ کر اس کا کوئی جواب آپ کو نہ دیا۔ آپ نے کہا ہاں اگر مجھ پر یہ امر مخفی تھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ کا ذکر کیا ہے اور میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کو افشا کر دوں میں نے اپنے دل میں اس بات کا خیال کر لیا تھا کہ اگر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کریں گے۔ تو میں کر لوں گا۔

اِسْتِيذَانُ الْبِكْرِ فِي نَفْسِهَا

کنواری عورت کا نکاح کرنے کے لیے اس سے مشورہ کرنا

۳۲۶۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا
وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا
وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے متعلق اپنے ولی کی نسبت زیادہ مستحق ہے۔ اور نوجوان عورت سے اجازت (اذن) نکاح حاصل کرنا چاہیئے اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔

۳۲۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ
وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ
وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے متعلق اپنے ولی کی نسبت زیادہ مستحق ہے اور عقلمند (کنواری) سے اجازت نکاح حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس کی اجازت خاموش

۳۲۶۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِأَمْرِهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے معاملہ میں اپنے ولی یعنی سرپرست کی نسبت اپنی جان و نفس کی خود زیادہ مالک ہے اور نوجوان باکرہ عورت جب بالغ ہو جائے تو اس سے اذن لیا جائے اور اس کا اذن دینا خاموش رہنا ہے۔

۳۲۶۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر عورت کنواری نہ ہو تو اس کے ولی کا اس پر کچھ بس نہیں چلتا اور کنواری عورت سے اجازت لے کر اس کا نکاح کرنا چاہیئے۔ اور پوچھنے کے وقت خاموش رہنا ہی اس کا اقرار اور اجازت دینا ہے۔

إِسْتِيمَارُ الْأَبِ الْبِكْرَ فِي نَفْسِهَا

والد کو چاہیئے کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح کرنے سے قبل اس سے پوچھ لے

۳۲۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو عورت کنواری نہیں وہ اپنی ذات کی خود مالک ہے اور کنواری عورت سے بھی اس کا والد اس کی اجازت لے کر نکاح کرے۔ اور اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔

إِسْتِيمَارُ الثَّيِّبِ فِي نَفْسِهَا

اگر اس عورت کا نکاح کرنا چاہے جو کنواری نہ ہو تو اس عورت سے اجازت لے

۳۲۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شیبہ عورت کا نکاح اس کے اذن کے بغیر نہ کرنا چاہیئے اور کنواری عورت کا نکاح بھی اس کے اذن سے

وَلَا تُنْكَحُ بِكْرٌ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِذْنُهَا أَنْ تَسْكُتَ۔

رضی سے کرنا چاہیئے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری عورت کیسے اذن دے گی (یعنی وہ تو بہت شرماتی ہے)۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت اور اذن ہے۔

إِذْنُ الْبِكْرِ

کنواری عورت کے اذن دینے کا بیان

۳۲۷۰ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَأْمِرُوا النِّسَاءَ فِي أَبْضَاعِهِنَّ قِيلَ فَإِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي وَتَسْكُتُ قَالَ هُوَ إِذْنُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورتوں سے ان کی بچی کے متعلق اجازت اور حکم لے لیا کرو۔ کسی نے عرض کیا کہ کنواری عورت تو شرم کرتی اور خاموش ہو جاتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کا خاموش رہنا اس کا اذن ہے۔

۳۲۷۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِنْ تَسْكُتَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ثیبہ جوان عورت کا نکاح اس کے اذن کے بغیر نہ کرو۔ اور نہ ہی کنواری عورت کا اس کی اجازت کے بغیر۔ لوگوں نے عرض کیا کہ کنواری عورت کس طرح اجازت دے گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا خاموش رہنا ہی اس کا اذن ہے۔

اَلثَّيِّبُ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

اگر عورت کنواری نہ ہو اور اس کا باپ اس کی مرضی کے خلاف نکاح کر لے تو ایسی عورت کا کیا حکم ہے۔

۳۲۷۲ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ان کے والد حضرت خذام نے ان کا نکاح کیا درآنحالیکہ وہ کنواری نہ تھیں تو اسے برا معلوم ہوا۔ لہٰذا یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا

فَرَدَّ نِكَاحَهُ۔

اَلْبِكْرُ يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

اگر کنواری عورت کا نکاح اس کا والد کر دے اور وہ ناراض ہو تو اس کا کیا حکم ہے

۳۲۶۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ زَوَّجَنِيْ ابْنَ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ بِيْ خَسِيْسَتَهُ وَاَنَا كَارِهَةٌ فَقَالَتِ اجْلِسِيْ حَتّٰى يَاْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِيْ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ اَنَّ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔

۳۲۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ ان کے پاس ایک نوجوان لڑکی آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد نے اپنے بھتیجے کے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے تاکہ میری وجہ سے اس کی نحوست اور خساست جاتی رہے اور میں اس کے ساتھ نکاح ہو جانے پر خوش نہیں ہوں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ بیٹھ جائیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لانے دیں۔ اس کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضور کو اس کے متعلق اطلاع دی گئی تو آپ نے اس کے والد کو بلا بھیجا اور اس لڑکی کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دے دیا وہ لڑکی کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بات ہو گئی جو کچھ میرا والد کر چکا یعنی اب تو نکاح ہو چکا اور والد کا کیا ہوا میں نہیں لوٹاتی۔ تاہم میں یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کو بھی اس امر میں کچھ اختیار ہوتا ہے کہ نہیں۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باکرہ عورت سے اس کی ذات اور نفس کے بارے میں اجازت لی جائے۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہی اس کی اجازت ہے۔ اور اگر انکار کیا تو اس پر زبردستی نہیں کی جا سکتی۔

اَلرُّخْصَةُ فِیْ نِکَاحِ الْمُحْرِمِ

احرام کی حالت میں ہو کر نکاح کرنا درست ہے

۲۲۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَفِیْ حَدِیْثِ یَعْلٰی بِسَرِفَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث کی بیٹی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے اور حضرت یعلی کی حدیث پاک میں مقام سرف کا بھی ذکر ہے۔

۲۲۶۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَکَحَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۲۶۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَکَحَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَجَعَلَتْ اَمْرَھَا اِلَی الْعَبَّاسِ وَاَنْکَحَھَا اِیَّاہُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہؓ کے وکیل تھے اور انہوں نے آپ کا نکاح حضور علیہ السلام سے کر دیا۔

۲۲۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا اور آپ محرم تھے۔

اَلنَّھْیُ عَنْ نِکَاحِ الْمُحْرِمِ

محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت

۲۲۶۹ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ۔

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محرم اپنا اور دوسرے کا نکاح نہ کرے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا اور اس سے گزری ہوئی حدیث میں اختلاف ہے تاہم علماء کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف کو ترجیح دی ہے۔ اور اس حدیث شریف کو ممانعت تنزیہی پر محمول

کیا ہے۔

۳۲۸۰ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محرم اپنا اور دوسرے کا نکاح نہ کرے۔ اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے

مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ النِّكَاحِ

نکاح کرنے کے وقت کونسا کلام مستحب ہے

۳۲۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ وَيَقْرَأُ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز میں تشہد اور حاجت میں تشہد سکھایا نماز میں تشہد تو وہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں اور حاجت میں تشہد یہ ہے تعریفیں اللہ جل جلالہ کے لیے ہیں۔ ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اللہ سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہمارے نفس کی شرارتوں سے پناہ دے۔ اور جس شخص کو اللہ رب العزت ہدایت دے اسے دنیا کی کوئی طاقت گمراہ نہیں کر سکتی۔ اور جس شخص کو اللہ رب العزت اپنی درگاہ سے راندے اسے کوئی راہ ہدایت پر نہیں لا سکتا۔ اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ رب العزت کے سوا کوئی بھی معبود نہیں۔ اور میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ حضور سرور مکین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور آپ نے قرآن پاک کی تین آیات تلاوت فرمائیں۔

نوٹ:۔ حاجت سے مراد نکاح وغیرہ ہے اور تشہد درسالت پر گواہی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت پر فرض ہے۔ اور جامع ترمذی میں ہے کہ سفیان ثوری نے ان تین آیات کو بیان فرمایا پہلی آیت تو یہ ہے۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ اور دوسری آیت میں ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا اور تیسری آیت میں ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔

پہلی آیت سورۃ آل عمران کے دسویں رکوع کی ابتدا ہے۔ اور اس کا ترجمہ اس طرح ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تم صرف حالت ایمان پر ہی وفات پاؤ۔ دوسری آیت سورۃ نساء کی پہلی آیت کا ترجمہ ہے

اے ایمان والو تم اللہ سے ڈرتے رہو جس کام میں واسطہ دیتے ہو اور رشتوں سے آگاہ و خبردار رہو بے شک اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح علم ہے۔

تیسری آیت سورۂ احزاب کے آخری رکوع میں ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔

اے ایمان والو اللہ سے العزت سے ڈرتے رہو اور صاف و سیدھی بات کہو جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور گناہ بخش دے اور جو شخص اللہ اور اس کے حبیب کے ارشاد کے مطابق چلا اس نے بہت بڑی مراد کو پا لیا۔

۱۳۸۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی معاملہ کی گفتگو کی تو آپ نے یہ خطبہ پڑھا الحمد للہ الخ اما بعد (یعنی تعریف اور اثبات رسالت کے بعد مطلب کی بات کہی کہ بڑا اہم معاملہ آ گیا یا لوگوں کو نصیحت کرنا مقصود و منظور ہو۔ تو وہ مضمون کلام کرنے سے پہلے یہ خطبہ پڑھے۔)

مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے مکروہ ہونے کا بیان

۱۳۸۵ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَهَّدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ دو افراد نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خطبہ پڑھا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے ہدایت اور بہتری پائی اور جس نے ان کی نافرمانی کی بلاشک و شبہ وہ گمراہ ہوا اور اس نے اپنا راستہ کھو دیا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سن کر ارشاد فرمایا۔ تو برا خطیب ہے۔

نوٹ:۔ یعنی خطیب مذکور۔ کو یوں کہنا چاہیے تھا۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ لیکن ایسا نہیں کیا لہٰذا حضور نے انہیں یہ ارشاد فرمایا۔

بَابُ الْكَلَامِ الَّذِيْ يَنْعَقِدُ بِهِ النِّكَاحُ

اس کلام کے بیان میں باب جس سے نکاح ہو جاتا ہے

۱۳۸۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنْ كَانَ لَفِي الْقَوْمِ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

وَسَلَّمَ فَقَامَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَانْظُرْ فِيهَا رَأْيَكَ فَصَعَّدَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَوَّبَ ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَانْظُرْ فِيهَا رَأْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَا وَاجِدٌ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ نَعَمْ مَعِي سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا قَالَ أَنْكَحْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

حاضر تھا۔ اور ایک عورت کھڑی ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں اپنے آپ کو آپ کے حوالے کرتی ہوں۔ لہٰذا اب جو کچھ آپ کی سمجھ میں آئے سو دیجیے آپ چپ رہے اور کچھ جواب نہ دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے نفس کو آپ پر ہبہ کر دیا ہے سو کریں اسی دوران ایک اور شخص کھڑا ہوا جو کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ نکاح کرا دیجیے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی مہر دینے ہے؟ اس نے کہا نہیں حضور نے فرمایا جاؤ اور ڈھونڈ کر لاؤ خواہ تمہیں لوہے کی انگوٹھی ہی ملے اس نے جا کر ڈھونڈا اور تلاش کیا آخر پھر آ کر کہنے لگا حضور نہ تو مجھے کوئی لوہے کی انگوٹھی ملی اور نہ ہی کوئی اور چیز ملی۔ آپ نے پوچھا کیا آپ کو قرآن مجید سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں سورت یعنی کچھ سورتیں ہیں۔ سارا قرآن مجید یاد ہیں آپ نے فرمایا۔ میں آپ کا نکاح اس عورت سے اس قرآن کے عوض جو آپ کو معلوم اور یاد ہے کرتا ہوں۔

اَلشُّرُوْطُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کی شروط کا بیان

۳۲۸۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوْطِ أَنْ يُوْفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے سب سے پہلے وہ شرط پوری کرنے کے قابل ہے جس سے تمہارے لیے عورت کی شرمگاہ حلال ہوئی یعنی مہر ادا کرنا سب سے مقدم ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو شرط کی جائے اس کو پورا کرنا لازمی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے مہر فرض ہوا اس کے بعد دوسری شرطیں لگیں لہٰذا جو پہلے اور مقدم ہے اسے پہلے ہی ذکر ہونا چاہیے۔

۳۲۸۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوْطِ أَنْ أُفِيَ بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ۔

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

اَلنِّكَاحُ الَّذِي يَحِلُّ بِهِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا

اس نکاح کا بیان جس سے تین طلاقیں دی گئی عورت حلال ہو جاتی ہے

۳۲۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رفاعہ کی عورت حضور سرور کونین صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ بِالثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں کہ حضرت رفاعہ نے مجھے ایسی طلاق دی جس میں میرا ان کے ساتھ کچھ تعلق نہ رہا۔ یعنی تین طلاق دی تھیں بعد ازاں حضرت عبدالرحمٰن ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے عقد ہوا ان کے پاس کپڑے کے پلو جیسا چھوٹا سا عضو ہے یہ بات سن کر حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ارشاد فرمایا شاید تم یہ چاہتی ہو کہ تم رفاعہ کے پاس چلی جاؤ! یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی! جب تک وہ تمہارے مزے کو نہ چکھے اور تم اس کے مزے کو نہ چکھو۔

نوٹ:۔ یعنی تین طلاق کے بعد صرف دوسرے سے نکاح کرنا کافی نہیں بلکہ اس سے صحبت بھی ضروری ہے جب تک عبدالرحمٰن آپ کے ساتھ وطی نہ کریں گے تو آپ رفاعہ کے لیے جائز اور حلال نہ ہوں گی۔

تَحْرِيمُ الرَّبِيبَةِ الَّتِي فِي حَجْرِهِ

اس ربیبہ عورت کے حرام ہونے کا بیان جو مرد کی پرورش میں ہو

۳۲۸۸ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ وَأُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَتُحِبِّينَ ذٰلِكِ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتَكِ لَا تَحِلُّ لِي فَقُلْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ

حبیبہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی تھیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ میری بہن سے نکاح کر لیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری خوشی اور رضامندی اسی میں ہے؟ میں نے کہا ہاں (میں اس پر رضامند ہوں) کیونکہ میں آپ کی اکیلی اور واحد بیوی نہیں بلکہ مجھ پر سوکنیں ہیں) پھر بہن کی بہتری ہو تو مجھے انتہائی خوشی ہوگی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آپ کی بہن میرے لیے حلال نہیں بعد ازاں میں نے کہا خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو آپس میں ذکر کرتی تھیں کہ آپ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی درہ کے ساتھ نکاح کرنے

فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ هِيَ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ام سلمہ کی بیٹی کے متعلق کتنی مدت میں نے کہا ہاں۔ آپ فرمانے لگے اگر وہ بیٹی میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تو بھی وہ میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ کیونکہ وہ دودھ کے رشتہ میں میرا بھتیجی ہیں۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا اور آئندہ کبھی اپنی بہن اور بیٹیوں کو میرے نکاح کے لیے تجویز نہ کرنا۔

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُمِّ وَالْبِنْتِ

ماں اور بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے

۳۲۸۱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ بِنْتَ أَبِي يَعْنِي أُخْتَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحِبِّينَ ذٰلِكِ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يُشَارِكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تَنْكِحُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے۔ آپ نے پوچھا کیا آپ یہ بات دل سے چاہتی ہیں؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں! اور میں وہ عورت نہیں جو اپنے خاوند کے پاس اکیلی ہو۔ بلکہ میں تو تہ دل سے اس بات کی متمنی ہوں کہ میری بہن بھلائی میں شامل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تو سنا ہے کہ آپ درہ سے نکاح کرنے کا ارادہ کرتے ہیں جو حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کو کہتی ہو؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ام سلمہ کی بیٹی ہی کا ذکر ہے آپ نے فرمایا خدا کی قسم اگر وہ میری پرورش میں نہ بھی ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی۔ کیونکہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہیں۔ کیونکہ مجھے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو حضرت

تو یہ حلال نہ ہوتا تو یہ بھی حلال نہ ہوتا تو آپ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ آئندہ کبھی اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے نکاح کی تجویز میرے سامنے نہ کرنا۔

۳۲۹۰ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ تَرَيْنَ أَنِّي نَاكِحٌ أُمَّ سَلَمَةَ لَوْ أَنَّكُمْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ.

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم نے سنا ہے کہ آپ ابوسلمہؓ کی بیٹی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ فرمانے لگے کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں۔ اگر میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ بھی کرتا تو آپ میرے لیے حلال نہ تھیں کیونکہ اس کا باپ دودھ کے رشتے سے میرا بھائی ہے۔

نوٹ:۔ یعنی درہ مجھے کسی طرح بھی حلال نہیں ہو سکتی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کی ماں میرے نکاح میں ہے لہٰذا وہ میری ربیبہ ہوئی اور ربیبہ حرام ہوتی ہے۔ جبکہ وہ مرد کی پرورش میں ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کا باپ دودھ کے رشتے سے میرا بھائی ہے۔

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ

دو بہنوں کا ایک مرد کے نکاح میں جمع ہونا حرام ہے

۳۲۹۱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي قَالَ فَاصْنَعُ مَاذَا قَالَتْ تَزَوَّجُهَا قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكِ أَحَبُّ إِلَيْكِ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يُشْرِكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میری بہن کی طرف کچھ رغبت ہے کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا میں کیا کروں ام حبیبہ نے کہا کہ نکاح کر لیجئے۔ آپ نے پوچھا اس نکاح کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اور اس کام میں آپ کے دل کی خوشی کیا ہے؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں اس میں خوش ہوں۔ کیونکہ میں اکیلی نہیں ہوں۔ پھر میں اس بات میں بھی خوش ہوں کہ میری بہن اس بھلائی اور نیکی میں شامل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ میں نے سنا ہے کہ آپ بنت ام سلمہ کو نکاح کا پیغام دے رہے ہیں۔

تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

توحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو یہی درہ جو ابوسلمہ کی بیٹی ہے ام حبیبہ نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتیں تو تب بھی میرے لیے حلال نہ تھیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو پھر کبھی اپنی بہنوں اور بیٹیوں کا ذکر میرے سامنے نہ کرنا۔

أَلْجَمْعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا

بھتیجی اور پھوپھی کا جمع کرنا

۳۲۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی خالہ اور بھانجی کو جمع کیا جائے۔

۳۲۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی خالہ اور بھانجی کو جمع کیا جائے۔

۳۲۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی پر بھتیجی اور خالہ پر بھانجی کا نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۹۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعٍ يُجْمَعُ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةُ وَعَمَّتُهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ۔ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹ یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

۳۲۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں

الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

۳۲۶۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا۔

۳۲۶۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا۔

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

۳۲۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَعَلَى خَالَتِهَا۔

۳۲۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا۔

۳۲۷۱ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا۔

کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور الٹا اس کا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بھتیجی سے پھوپھی پر اور بھانجی سے خالہ پر نکاح نہ کیا جائے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی سے نکاح کرنے کو منع فرمایا اور اگر بھتیجی نکاح میں ہو تو اپنے اس کی پھوپھی سے نکاح کرنے کو منع فرمایا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کی بھتیجی سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے۔ اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح کیا جائے۔

۳۲۰۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھتیجی کے ہوتے ہوئے پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح کیا جائے۔

۳۲۰۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کے ہوتے ہوئے پھوپھی سے اور بھانجی کا خالہ پر نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

دودھ کے باعث کون کون سے رشتے حرام ہو جاتے ہیں

۳۲۰۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَرُمَتْ عَلَيْهِ الْوِلَادَةُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الرَّضَاعَةُ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدائش کے رشتے جن رشتے حرام ہو جاتے ہیں اتنے ہی رشتے دودھ پینے کے باعث حرام ہو جاتے ہیں (یعنی رضاعت اور ولادت کا حکم نکاح کے حرام ہونے میں ایک ہی ہے)

۳۲۰۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى اَفْلَحَ اِسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِيْ مِنْهُ فَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کے چچا افلح نامی آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کرتے ہیں اور حضرت افلح دودھ کے رشتے سے چچا تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے پردہ کیا اور اس امر کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ ان سے پردہ نہ کریں کیونکہ دودھ سے اتنے ہی لوگ محرم ہو جاتے ہیں جتنے رشتے نسب سے محرم ہو جاتے ہیں۔

۳۲۰۶ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دودھ پلانے سے اتنے رشتے ان

مِنَ النَّسَبِ۔

۳۲۷۔ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

حرام ہوتے ہیں جتنے نسب سے حرام ہوتے ہیں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دودھ پلانے سے اتنے ہی رشتے ناطے حرام ہو جاتے ہیں جتنے کہ اولاد یا نسل میں ہونے سے حرام ہوتے ہیں۔

نوٹ:۔ ارضاع کی تفصیل قرآن مجید کی سورہ نساء میں دی گئی ہے۔

تَحْرِيْمُ ابْنَةِ الْأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

رضاعی بھائی کی بیٹی کے حرام ہونے کا بیان

۳۲۸۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ تَتَوَقَّفُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا قَالَ وَوَدِدْتُ أَنَّكَ قُلْتَ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم سے الگ ہوتے ہیں اور قریش کی لڑکیوں سے نکاح فرمانے کا شوق رکھتے ہیں (یعنی بنو ہاشم کو چھوڑ کر قریش میں کیوں تلاش کرتے ہیں۔) آپ نے پوچھا کہ تمہارے خیال میں کوئی حرمت ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی۔ آپ نے فرمایا وہ تو میری دودھ کے رشتے سے بھتیجی ہے اور وہ میرے لیے حلال نہیں۔

۳۲۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا تذکرہ ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے

۳۳۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ عَلَى بِنْتِ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حمزہ کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہے۔ خدا کی قسم دودھ بھی وہی حرام کرتا ہے۔ جیسے کہ نسب حرام کرتا ہے۔

اَلْقَدْرُ الَّذِیْ یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ

کتنا دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے

۳۳۱۱ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ الْحَارِثُ فِیْمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ مِمَّا یُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ رب العزت کی طرف سے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی گئی "عشر رضعات معلومات" - ان دس گھونٹوں کا حکم معلوم ہے۔ کہ یہ نکاح کو حرام کرتے ہیں پھر پہلی آیت شریفہ اس آیت سے منسوخ ہو گئی۔ یعنی خمس معلومات جس کے معنی پانچ گھونٹ کے ہیں۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور وہ آیت قرآن مجید میں پڑھی جاتی تھی۔

نوٹ:۔ چونکہ قرآن مجید میں آیت مذکورہ نہیں ہے۔ کیونکہ بعد ازاں اس کی تلاوت منسوخ ہو چکی تھی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس امر کی خبر نہ ہوئی تھی اور بعض علماء کے نزدیک اس آیت شریفہ کا حکم باقی رہا۔ بعض علماء کے نزدیک یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا ہے۔ لہٰذا تھوڑا دودھ پینا بھی حرام کر دے گا۔

۳۳۱۲ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَۃُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ وَقَالَ قَتَادَۃُ اللَّمْعَۃُ وَالْاَلْمَعَتَانِ۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ کسی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کا مسئلہ پوچھا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ ایک یا دو بار چھاتی چوسنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی طرح ہے (کہ ایک یا دو بار)

۳۳۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ سے رضاعت کا مسئلہ پوچھا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ ایک یا دو بار چھاتی چوسنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۳۱۴ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَالْمَصَّتَانِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یا دو بار چھاتیوں سے دودھ چوسنا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔

۳۳۱۵ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَتَبْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ نَسْأَلُهُ عَنِ الرَّضَاعَةِ فَكَتَبَ أَنَّ شُرَيْحًا وَعَلْقَمَةَ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ أَبَا الضُّحَى وَالْمُغِيرِيَّ قَالَا أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ..

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے رضاعت کے متعلق حضرت ابراہیم بن یزید نخعی کی طرف استفتاء بھیجا۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ کہ مجھے حضرت شریح اور حضرت علی اور حضرت مسعود رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ دودھ پینے سے نکاح حرام ہو جاتا ہے اگرچہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ بھی لکھا کہ ابوالضحیٰ مغیری نے مجھ سے بیان کیا اور آپ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک یا دو مرتبہ اچک لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔ یعنی ایک یا دو گھونٹ پی لینے سے نکاح باقی رہتا ہے۔

نوٹ:۔ رضاع عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے۔ مرد یا جانور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں ہوتا اور دودھ پینے سے مراد یہی معروف طریقہ نہیں۔ بلکہ اگر حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا۔ جب بھی یہی حکم ہے۔ اور تھوڑا پیا یا زیادہ بہرحال حرمت ثابت ہوگی۔ جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو۔ اور اگر چھاتی منہ میں لی مگر یہ معلوم نہیں کہ دودھ پیا کہ حرمت ثابت نہیں (ہدایہ۔ جوہر نیرہ)

(بہار شریعت حصہ ہفتم مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز ص۳۱)

۳۳۱۶ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَا إِخْوَانُكُنَّ وَمُرْضِعَةٌ أُخْرَى انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ بات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آئی۔ میں نے آپ کے چہرہ پر غصہ دیکھا بعد ازاں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو دودھ کے رشتے سے میرے بھائی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم دیکھ لیا کرو کہ کون سے لوگ تمہارے بھائی ہیں اور دوسری روایت میں ارشاد فرمایا۔ کہ اس بات کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو کہ دودھ کے رشتے سے کون سی عورتیں تمہاری بہنیں ہیں۔ کیونکہ دودھ پینے کا اعتبار بھوک میں ہے۔

نوٹ:۔ یعنی دودھ کی حرمت کے سن میں جو رضاعت ہو وہی معتبر ہے۔

۳۳۱۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الرَّجُلُ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا يَعْنِي حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں تشریف فرما تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے سنا کہ کوئی شخص حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کرتا ہے میں نے کہا اے رسول اللہ میرا خیال ہے کہ آنے کی اجازت طلب کرتا ہے آپ نے فرمایا میں نے بھی ایسا ہی سمجھا تو معلوم ہوا کہ وہ حفصہ کے دودھ کے رشتے میں چچا ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں۔ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا تو دودھ کے رشتے سے میرا چچا تھا اور میرے ہاں بھی آیا کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دودھ کا رشتہ بھی اسی طرح حرام کر دیتا ہے۔ جیسے ولادت اور نسل میں ہونے حرام کر دیتا ہے۔

۳۳۱۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي أَبُو الْجَعْدِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَرَدَدْتُهُ فَقَالَ وَشَامٌ هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنِي لَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے رضاعی چچا ابوالجعد میرے پاس آئے اور میں نے انہیں لوٹا دیا یعنی گھر میں نہ آنے دیا۔ اور ہشام نے کہا وہ ابوالقعیس تھے۔ پھر اذاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ حضور سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اسے گھر میں آنے کی اجازت دو۔

۳۳۱۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَائِشَةَ بَعْدَ آيَةِ الْحِجَابِ فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوالقعیس رضی اللہ عنہ کے بھائی نے حجاب سے گھر کے اندر پردے کی آیت نازل ہونے کے بعد اذن طلب کیا۔ اور میں نے اسے اندر آنے کا اذن نہ دیا۔ اس بات کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دیجئے تاکہ وہ گھر میں آئیں۔ کیونکہ وہ دودھ کے رشتے سے تمہارا چچا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھے عورت نے دودھ

۳۳۱۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَهُوَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ.

۳۳۱۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي أَفْلَحُ بَعْدَمَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ

۳۳۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ

پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ بعد ازاں حضور نے ارشاد فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں اور تمہارے پاس آسکتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کیا۔ حالانکہ وہ دودھ کے رشتے سے میرے چچا تھا۔ جس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسے گھر آنے کی اجازت دو کیونکہ وہ آپ کے چچا ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ قصہ آیت حجاب اترنے کے بعد کا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے چچا افلح نے گھر میں آنے کا لئے پردہ کی آیت اترنے کے بعد مانگا اور میں نے اسے اذن نہ دیا۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے آپ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دو کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے عرض کیا اسے اللہ کے رسول مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا اس صورت میں تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو وہ تمہارے چچا ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی۔ اور میں نے انہیں اذن نہ دیا۔ اور کہا کہ میں اس وقت تک اجازت نہ دوں گی۔ جب تک حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل نہ کروں۔ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کی

فَأَبَيْتُ أَنْ أَذَنَ لَهُ فَقَالَ ائْذَنِي
فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي
امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ وَلَمْ يُرْضِعْنِي
الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ

خدمت میں عرض کیا۔ ابوقعیس کے بھائی افلح آئے اندر آنے کی اجازت مانگتے تھے۔ میں نے انہیں گھر کے اندر آنے کی اجازت نہ دی انکار کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا انہیں گھر کے اندر آنے کی اجازت دو۔ کیونکہ تمہارے چچا ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ ابوقعیس کی بیوی نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا آپ نے حکم فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو وہ آپ کے چچا ہیں۔

بَابُ رَضَاعِ الْكَبِيرِ

بڑی عمر میں دودھ پلانے کا بیان

۳۳۳۳ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَاءَتْ سَهْلَةُ
بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي
حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ
قَالَتْ قُلْتُ إِنَّهُ لَذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ
أَرْضِعِيهِ أَنَّهُ يَذْهَبُ مَا فِي
وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا
رَأَيْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ.

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہیل کی بیٹی سہلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ مجھے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے منہ پر کچھ کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ جب کبھی حضرت سالم میرے پاس تشریف لاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم انہیں دودھ پلا دو انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو داڑھی والے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ آپ انہیں دودھ پلائیں تاکہ آپ کا یہ دودھ پلانا حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے منہ پر کی چیز کو دور کر دے گا۔ یعنی حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا غصہ جاتا رہے گا۔ حضرت سہلہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابوحذیفہ کے چہرہ پر ایسی کوئی چیز نہ دیکھی۔

۳۳۳۴ عَنْ عَائِشَةَ جَاءَتْ
سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَى
فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ
سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ فَأَرْضِعِيهِ قَالَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہیل کی بیٹی حضرت سہلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ میں حضرت ابوحذیفہ کے چہرہ پر کچھ برے ہوئے دیکھتی ہوں جب سالم گھر میں تشریف لاتے ہیں

وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَقَالَ أَنَسْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَخَرَجَ فَجَاءَتْ بَعْدُ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا رَأَيْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ شَيْئًا أَكْرَهُهُ۔

آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے دودھ پلا دو۔ اس نے عرض کیا کہ کس طرح پلاؤں وہ تو جوان مرد ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا مجھے معلوم نہیں کہ وہ بڑی عمر والے ہیں! پھر اس پھر ایک دن حاضر ہو کر کہنے لگی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔ میں نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے میں کبھی نہ دیکھا کہ انہوں نے اپنے تیور بدلے ہوں۔

۲۲۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ حَتَّى يَذْهَبَ غَيْرَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَأَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ فَقَالَ ثَابِعَهُ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس بات کا حکم فرمایا کہ وہ حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم کو دودھ پلائیں کیونکہ اس طرح حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی (فطرت و نفس) سرد ہو جائے گا۔ پھر اس عورت نے دودھ حضرت سالم کو پلایا اگرچہ وہ جوان تھا مگر پورا مرد تھا اور حدیث ہذا میں راوی ربیعہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے لیے رخصت تھی (یعنی یہ حکم حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص تھا اور کسی کو بڑے پن میں دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی)۔

۲۲۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَقَدْ عَقَلَ مَا يَعْقِلُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ بِذَلِكَ فَمَكَثْتُ حَوْلًا أَحْتَاجُ بِهِ وَرَوَيْتُ الْقَاسِمَ فَذَاكَ حَدَّثَتْ بِهِ وَلَا تُهَابُ بِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ سالم ایسا نوجوان ہے اور وہ بالغوں کی طرح باشعور ہیں اور سیانے و عقلمند مردوں کی طرح وہ سب باتیں جانتے ہیں۔ تو آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا تو تم انہیں اپنا دودھ پلا دو اور تمہارے ساتھ ان کا نکاح حرام ہو جائے گا۔

(اسی وجہ سے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں ایک برس تک رکا رہا۔ اور میں نے اس حدیث پاک کو بیان نہ کیا۔ پھر ازاں سبب میری ملاقات حضرت قاسم سے ہوئی تو آپ نے

فرمایا کہ اس حدیث شریف کو بیان کیجئے اور اسے بیان کرنے میں خوف نہ کیجئے۔

نوٹ:۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ وہ عاقل بالغ ہے اور عاقل بالغ مردوں کی طرح سب کچھ جانتا ہے۔ مگر نہیں ابن ابی ملیکہ نے اس حدیث پاک کو حضرت قاسم کے لیے روایت فرمایا۔ کیونکہ حدیث ہذا اکثر علماء کے مذہب کے خلاف تھی بعد ازاں قاسم کے کہنے پر روایت کرنے لگے۔

۳۲۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَالِمًا مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ اَبِي حُذَيْفَةَ وَاَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَاَتَتْ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوْا وَاِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَاَنَا اَظُنُّ فِي نَفْسِ اَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ فَاَرْضَعَتْهُ فَذَهَبَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالمؓ ان کے گھر والوں کے ساتھ رہا کرتے تھے (یعنی جہاں سب لوگ رہتے تھے۔ ان میں مل کر حضرت سالم رضی اللہ عنہ بھی رہائش پذیر تھے۔ اور ان کے لیے کوئی الگ اور جدا گھر نہ تھا) بعد ازاں حضرت سہیل کی بیٹی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور فرمانے لگیں کہ حضرت سالمؓ عاقل بالغ مرد ہیں اور انہیں سب کچھ معلوم ہے وہ گھر میں آتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ حضرت ابو حذیفہ کو ان کا گھر میں آنا ناگوار گزرتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ آپ اسے اپنا دودھ پلا دیں تو اس کے حق میں حرام ہو جائے گی! اس نے حضرت سالمؓ کو دودھ پلا دیا۔ اور بعد ازاں وہ بات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل سے جاتی رہی۔ بعد ازاں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کائناتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ اور عرض کرنے لگیں کہ میں نے جب سے حضرت سالمؓ کو دودھ پلایا تب سے وہ بات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل سے نکل گئی۔

۳۲۹ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ اَبَتْ سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ اَحَدٌ وَقُلْنَ لِلنَّاسِ يُرِيْدُ

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے انکار کیا اور کہا کہ اس رضاعت کے باعث کسی شخص کو گھر میں آنے کی رخصت اور اجازت نہیں

رِضَاعَةَ الْكَبِيرِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نَرَى الَّذِي أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ إِلَّا رُخْصَةً فِي رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا يَرَانَا۔

ہونی چاہیئے۔ اس رضاعت کا مطلب یہ ہے کہ بڑی عمر میں اگر کسی شخص کو دودھ پلایا جائے تو اس کی وجہ سے کسی شخص کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ اور سب نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ حضرت سہلہ کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم فرمایا تھا تو اس کی وجہ سے کسی شخص کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت سہلہ کو جو حکم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا وہ حضرت سالم کے ساتھ مخصوص تھا۔ اور انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ ہمارے گھر میں اس رضاعت کے سبب کوئی نہ آیا۔

نوٹ:۔ اگر یہ حکم عام ہوتا تو ہم بھی اسے گھروں میں رواج دیتے تاہم یہ حکم عام نہیں۔

۳۳۲۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخِلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نَرَى هٰذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ فَلَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا يَرَانَا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے اس مسئلہ کے عام ہونے کا انکار کیا اور اس کے باعث سے وہ کسی کا گھر میں آنا جائز نہ رکھتی تھیں اور سب نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ کسی شخص کے لیے ہمارے ہاں یہ رخصت نہیں بلکہ اس حکم کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سالم کے لیے خاص کیا تھا۔ اور اس رضاعت کی وجہ سے ہمارے ہاں کوئی شخص نہ آئے اور نہ ہمیں کوئی دیکھے (اور کسی شخص کو یہ حکم نہیں۔ کہ وہ اس پر قیاس کر سکے اور اس کی اجازت دے۔

اَلْغِيلَةُ

دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنا

۳۳۳۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جُدَامَةَ بِنْتَ وَهْبٍ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جدامہ بنت وہب نے روایت کی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرا خیال تھا کہ میں لوگوں کو دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرنے سے

ذَكَرْتُ اَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَصْنَعُوْنَهُ وَقَالَ اِسْحٰقُ يَصْنَعُوْنَهُ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ۔

منع کروں۔ بعدازاں مجھے یاد پڑا کہ فارس اور روم کے لوگ جماع کرتے تھے۔ اور ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ اور اسحاق کی روایت میں یَصْنَعُوْنَهُ ہے اور ایک روایت میں یَصْنَعُوْنَهٗ ہے تاہم معانی میں کچھ فرق نہیں ہے۔

نوٹ:۔ اہل عرب کا خیال تھا بچے کی ماں جب بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اس سے صحبت نہیں کرنی چاہیئے اور اس سے لڑکا ضعیف اور نحیف کمزور ہو جاتا ہے۔ یہ خیال درست نہیں۔ البتہ اگر حمل ٹھہر جائے تو اس کا دودھ بچے کو نقصان پہنچاتا ہے۔

باب العزل

عورت کے رحم میں نطفے کو داخل نہ کرنا بلکہ اسے فرج کے باہر گرا دینے کا بیان

۲۲۲۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا فَاكُمْ قُلْنَا الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْاَةُ فَيُصِيْبُهَا وَيَكْرَهُ الْحَمْلَ وَتَكُوْنُ لَهُ الْاَمَةُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر کا ذکر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں کس چیز کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ کسی شخص کی عورت ہے اور وہ اس سے قربت کرتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے باوجود عورت حاملہ نہ ہو۔ اسی طرح لونڈی کے پاس جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو حمل نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پر ایسا کرنا لازم نہیں ہے چونکہ اگر انزال باہر نکال کر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ وہ تقدیر ہے۔

نوٹ:۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے نطفہ کا قرار پانا مقرر ہو چکا ہے اس میں کوئی حیلہ نہیں چلتا۔ اگر اللہ رب العزت کو منظور ہوا کہ حمل ٹھہرے تو وہ تمہیں اس وقت اس کام سے باز رکھے گا اور تم نطفے کو باہر نہ ڈال سکو گے۔ اور اس کام سے یہ خیال ہی ہرگز نہ کرنا چاہیئے کہ جب ہمارا جی چاہے گا تو ہم نطفہ ٹھہرا لیں گے۔ حالانکہ یہ خیال درست نہیں۔

۲۲۲۲ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ تُرْضِعُ وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ عَنْهَا فَاِنَّهُ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فِي الرَّحِمِ سَيَكُوْنُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے نطفہ ضائع کرنے کا مسئلہ دریافت کیا۔ اور وہ کہنے لگا کہ میں حمل نہیں ٹھہرانا چاہتا۔ اور میری بیوی میں نطفہ قرار پاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ پہلے سے رحم میں رکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ یعنی تقدیر کا لکھا

حَقُّ الرَّضَاعِ وَحُرْمَتُهُ

حق رضاعت کیا ہے اور کس طرح ادا ہو سکتا ہے

۳۳۲۲ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ عِتْقُ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ۔

جناب حضرت حجاج ابن حجاج نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق رضاعت کس طرح ادا ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایک غلام یا لونڈی دینے سے۔

نوٹ:۔ دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی مول لے کر دے تاکہ وہ اس کی خدمت کرے۔

الشَّهَادَةُ فِي الرَّضَاعِ

گواہی سے رضاعت کا ثابت ہونا

۳۳۲۳ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَلَّا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ۔

سیدنا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا بعد ازاں ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں فلاں ابن فلاں عورت کے متعلق بیان کیا کہ میں نے اس سے نکاح کیا بعد ازاں ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ آپ نے اپنا منہ انور میری طرف سے پھیر لیا۔ میں پھر آپ کے سامنے گیا۔ اور میں نے عرض کیا وہ جھوٹی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو کیسے جھوٹا کہیں جبکہ وہ اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ تم دونوں کو اس نے دودھ پلایا۔ جس سے تو نے نکاح کیا ہے۔ اسے چھوڑ دو۔

نِكَاحُ مَا نَكَحَ الْآبَاءُ

باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنے والے کا حکم

۳۳۲۴ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری ملاقات میرے ماموں سے ہوئی ان کے پاس ایک جھنڈا بھی تھا۔ میں نے پوچھا کہ کہاں کا قصد ہے؟

وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ أَوْ أَقْتُلَهُ۔

تو آپ نے جواب دیا کہ مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں یا قتل کر دوں اس کی گردن زدنی کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنے والد کی بیوی سے اس کی وفات کے بعد نکاح کر لیا ہے۔

۳۳۳۶ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَبْتُ عَنِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ امْرَأَةَ أَبِيهِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت فرماتے ہیں کہ میری ملاقات اپنے چچا سے ہوئی اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا۔ میں نے دریافت کیا آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کا مال و دولت لے لوں۔

تَأْوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اس آیت شریفہ کی تفسیر وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یعنی آیت شریفہ کا نزول کہاں اور کس وقت ہوا

۳۳۳۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ وَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِينَ فَكَعَّ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی طرف لشکر بھیجا (اوطاس طائف میں ایک جگہ کا نام ہے) پھر دشمن سے مقابلہ ہوا۔ انہیں مارا اور ہم ان مشرکوں پر غالب آئے اور ہمارے ہاتھ لونڈیاں لگیں۔ اور ان کے خاوند مشرکوں میں ہی رہ گئے۔ یعنی عورتیں لائے۔ مسلمانوں نے ان کے ساتھ جماع کرنے سے پرہیز کیا۔ پھر اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے یہ آیت شریفہ والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی تم پر وہ عورتیں حرام ہیں جو دوسرے آدمیوں کے نکاح میں ہیں۔ لیکن جب تم ان کے مالک ہو جاؤ،

تو اس وقت حرام نہیں ہے اور حدیث بذا میں جو تغیر آئی ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے۔ اور وہ تغیر یہ ہے کہ یہ عورتیں عدت گزرنے کے بعد تمہارے لیے ہیں ملکیت نکہ یہ عورتیں جہاد میں پکڑی گئی تھیں لہٰذا لونڈیاں ہو گئیں اگرچہ ان کے خاوند کافر تھے لیکن عدت کے بعد مسلمان ان سے صحبت کر سکتے ہیں۔)

بَابُ الشِّغَارِ

بیٹی یا بہن کے مہر پر نکاح کرنے کی ممانعت کا بیان

۳۳۳۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ شغار کا مطلب ہے کہ دو شخص آپس میں نکاح کریں مثلاً ایک شخص اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے سے کر دے اور اس کے مہر کے بدلے میں اپنے داماد کی بہن سے نکاح کرے۔ جاہلیت کے دور میں اور ابتدائے اسلام کو دونوں نکاح کرانا حرام تھے

۳۳۳۹ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے۔ نہ جنب ہے اور نہ شغار۔ اور جس شخص نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

نوٹ:۔ جلب زکوٰۃ میں مصدق کے پاس مال لگرانا۔ اس میں اہل مال و دولت کو تکلیف ہوتی ہے۔ گھڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے پیچھے رہنا۔ تاکہ اسے ڈانٹا جائے۔ اور وہ آگے نکل جائے۔ اور جنب یہ کہ دوسرا گھوڑا اپنے ساتھ رکھے جب وہ گھوڑا تھک جائے جس پر سوار تھا۔ تو دوسرے پر سوار ہو جائے یہ جاہلیت کے لفاظ ہے۔

۳۳۴۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ نَافِعٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ بِشْرٍ۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب ہے اور نہ ہی شغار۔ امام نسائی فرماتے ہیں یہ نافع کا خطا ہے اور صحیح حدیث بشر والی ہے۔

تَفْسِيْرُ الشِّغَارِ

شغار کا بیان

۳۳۴۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا اور شغار کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط پر کر دے اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اور دونوں عورتوں کا مہر کچھ بھی مقرر نہ کریں۔

۳۲۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَالشِّغَارُ كَانَ يُزَوِّجُ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ أُخْتَهُ۔

سعید نا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ اور راویوں میں سے عبید اللہ نے بیان فرمایا کہ شغار کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط پر کر دے کہ وہ دوسرا آدمی اپنی بہن کا نکاح اس سے کر دے۔

اَلتَّزْوِيْجُ عَلٰى سُوَرٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ

قرآن مجید کی سورتیں سکھانے پر نکاح کا بیان

۳۲۴۳ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَهَا بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَالَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے آپ کو آپ کے حوالے کرتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا۔ آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ بعد ازاں آپ نے سر مبارک نیچے کر لیا جب عورت نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں کچھ فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ اسی دوران حضور کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اس عورت کو نہیں چاہتے تو آپ اس کا نکاح مجھ سے کرا دیجئے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ اس نے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کچھ نہیں آپ نے فرمایا دیکھو اگر تمہیں لوہے کی انگوٹھی بھی ملے تو لے آیئے۔ وہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی تاہم میرا یہ تہبند حاضر ہے۔ اور میں اسے آدھا دے دوں گا آپ نے پوچھا کہ یہ تمہاری چادر کا کیا کریں گی۔ اگر تو پہنے تو اس کے لئے کچھ نہیں اگر وہ پہنے گی تو تمہارے لئے کچھ نہیں وہ آدمی دیر تک بیٹھا رہا۔ بعد ازاں اٹھ کر چلا اور آپ اس کی طرف آتے جاتے وقت دیکھا۔ آپ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُرَبِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَكَارِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَا دَاعَاكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُوَيْرَةُ كَذَا وَسُوَيْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ هَلْ تَقْرَأُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

حکم فرمایا۔ وہ بلایا گیا۔ جب وہ آیا تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہیں قرآن مجید میں سے کچھ علم ہے؟ اس نے عرض کیا۔ مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے آپ نے وہیں ارشاد فرمایا کہ حفظ کر کے سنا سکتا ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے اس عورت کو تمہاری ملک میں اس قرآن مجید کے بدلے کر دیا جو تمہیں یاد ہے۔

اَلتَّزْوِيْجُ عَلَى الْإِسْلَامِ

اس شرط پر نکاح کرنا کہ مرد مسلمان ہو جائے

۳۳۴۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامُ أَسْلَمَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَاكَحْتُكَ فَأَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم سے نکاح فرمایا اور ان کا مہر اسلام تھا۔ حضرت ام سلیم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئیں۔ بعد ازاں ابوطلحہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا ام سلیم نے جواب دیا کہ میں تو مسلمان ہو چکی ہوں اگر تو بھی مسلمان ہو جائے تو میں تجھ سے نکاح کر لوں گی۔ بعد ازاں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور ان کا مہر اسلام قرار پایا۔

۳۳۴۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي وَلَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام دیا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اللہ کی قسم اے ابوطلحہ آپ رد کرنے کے قابل نہیں (یعنی آپ کی بات مانی جائے گی) مگر صرف اس واسطے کہ آپ کافر ہیں اور میں مسلمان ہوں میرے لیے جائز اور حلال نہیں کہ میں تجھ سے نکاح کروں ہاں اگر تم اسلام لے آؤ گے تو تمہارا اسلام ہونا مہر ہو جائے گا۔ اور کچھ مہر مقرر نہیں کرتی اور میں مہر کی جگہ اسلام لانے کو ہی سمجھتی ہوں۔ اور آپ سے کسی اور چیز کی درخواست نہیں کروں گی۔ بعد ازاں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور مہر وہی رہا حضرت ثابت

مَهْدًا مِنْ أَمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ فَأَخَذَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ۔

اَلتَّزْوِيْجُ عَلَى الْعِتْقِ

۳۳۴۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَهُ صَدَاقَهَا

۳۳۴۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا۔

عِتْقُ الرَّجُلِ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

۳۳۴۸ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدٌ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

۳۳۴۹ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ

(اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بعد راوی ہیں) فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسی عورت نہیں سنی جس کا مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بزرگ اور بہتر ہو۔ کیونکہ حضرت ام سلیم کا مہر اسلام تھا اور اسلام سے بڑھ کر کون سی چیز ہو سکتی ہے) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے قربت کی اور آپ کے لطف سے بچہ پیدا ہوئے۔

آزاد کرنے کو مہر قرار دے کر نکاح کر لینے کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد فرمایا اور آپ کے آزاد کرنے کو مہر قرار فرمایا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا۔ اور آزادی ہی کو انہا مہر مقرر فرمایا۔

لونڈی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرنے کا اجر

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین افراد کو دگنا اجر و ثواب ملے گا۔ پہلا وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو اور اس نے اس طرح ادب سکھایا ہو جس طرح ادب سکھانے کا حق ہے۔ اور اس طرح علم سکھایا جیسے علم سکھانے کا حق ہے (یعنی علم و ادب میں اسے کامل اور فائق کیا) پھر وہ آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح کر لے اور دوسرا وہ غلام جو اپنے مالک اور اللہ جل جلالہ کا حق ادا کرے اور وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ایمان لائے۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جَارِيَتِهِ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ

اَلْقِسْطُ فِي الصَّدَاقِ

۳۳۴۰ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ

جس شخص نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور پھر اس سے نکاح کر لیا اور یکبارگی آزاد کرنے اور نکاح کرنے کے دو اجر ہیں۔

مہروں میں عدل اور انصاف کرنے کا بیان

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اس آیت شریفہ کی تفسیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کی وہ کہ آیت یہ ہے کہ اگر تم ڈرو کہ اگر تم یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند آئیں حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میری بہن کے بیٹے۔ اس آیت میں ان عورتوں کا بیان ہے۔ جو اپنے والیوں کے پاس پرورش پاتی ہیں اور وہ لڑکیاں اس مال سے حصہ پاتی ہیں جو انہیں وراثت کے سبب سے ملا ہے۔ ان کے والیوں نے اس کی صورت و جمال دیکھ کر یوں چاہا کہ وہ انہیں اپنے نکاح میں لے لیں۔ مگر صرف اتنے ہی مال سے جتنا انہیں غیر آدمی دے سکتا ہے۔ یعنی آپ ان سے نکاح نہ کریں اور دوسروں سے ان کا نکاح کر دیں تو دوسرا مہر زیادہ دے گا۔ لیکن والی یہ چاہتے ہیں کہ وہ بے انصافی کر کے تھوڑے مال پر آپ کو ان کا نکاح میں رب اللہ جل شانہ نے ان کے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنے سے منع فرمایا۔ اور حکم ہوا کہ اگر نکاح کرنا چاہتے ہو تو ان کے معاملہ میں انصاف کرو اور اعلیٰ درجے کا مہر مقرر کرو۔ ورنہ ان کے سوا جسے چاہو اس کے ساتھ نکاح کر لو۔ عروہ نے کہا۔ بعد ازاں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ اس معاملے کے بعد لوگوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملے کے متعلق استفتاء کیا اور اللہ ذی الجلال والاکرام

لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةَ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ۔

نے یہ آیت نازل فرمائی وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ یعنی تجھ سے عورتوں کے متعلق پوچھتے ہیں تو آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے فتویٰ صادر فرماتا ہے۔ اور وہ جو تمہیں میں نے کتاب میں سنائی ہیں لہٰذا تم جن یتیم عورتوں کو ان کا مقررشدہ حق نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ انہیں نکاح میں لے لو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس پچھلی آیت میں اللہ رب العزت نے جو یہ فرمایا وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ اس سے پہلی آیت شریفہ مراد ہے یعنی قرآن یہ حکم دیتا ہے کہ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ اور دوسری آیت میں فرمایا وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ اس آیت سے یہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکیاں تمہاری پرورش میں ہیں اگر وہ مال و دولت اور حسن و جمال میں اچھی نہ ہوں تو ان کی طرف رغبت نہیں کرتے لہٰذا تمہیں ان سے نکاح کرنا ممنوع ہوا جن کے مال کی رغبت کرتے ہو کیونکہ رغبت کے باوجود مہر میں کمی کرنا بے انصافی ہے۔

۳۳۵۱ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٍّ وَذَلِكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ اور نش کیا اور اس کے پانچ سو درہم ہوئے۔

۳۳۵۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ الصَّدَاقُ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوَاقٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مہر دس اوقیہ تھا۔

۳۳۵۳ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَلَا لَا تُغْلُوا صَدُقَاتِ النِّسَاءِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا حضرت ابوعجفاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا خبردار عورتوں کے مہروں میں غلو اور زیادتی نہ کیا کرو کیونکہ اگر ایسا کرنا دنیا میں عزت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں

كَانَ أَوْلَاكُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَصَابَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِ عَشَرَةٍ أُوقِيَّةٍ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُغْلِي بِصَدَاقِ امْرَأَتِهِ حَتَّى يَكُونَ لَهَا عَدَاوَةً فِي نَفْسِهِ وَحَتَّى يَقُولَ كَلِفْتُ نَاقَتِي الْقِرْبَةَ وَكُنْتُ خَلَقًا مَرِيضًا مُوَلَّهًا فَلَا أَدْرِي مَا جِئْتُ الْهَذْبَ قَالَ وَأَخْلَى يَقُولُونَهَا بِمَنْ قُتِلَ فِي مَغَازِينَا يُعْظِمُ أَمْرَهُ أَقَامَاتٍ قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيدًا أَقَامَاتٍ فُلَانٌ شَهِيدًا وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَامَ أَوْقَرَ حَقِيبَةَ رَحْلِهِ أَوْ دَفَّ رَاحِلَتِهِ ذَهَبًا أَوْ وَرِقًا يَطْلُبُ التِّجَارَةَ فَلَا تَقُولُوا إِذَا كُمْ وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ مَاتَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ۔

۳۳۸۱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ زَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ وَأَمْهَرَهَا أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَجَهَّزَهَا مِنْ عِنْدِهِ وَبَعَثَ بِهَا مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَلَمْ يَبْعَثْ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ وَكَانَ مَهْرُ نِسَائِهِ أَرْبَعَمِائَةِ دِرْهَمٍ۔

پرہیزگاری ہوتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے اولین مستحق تھے۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں فرمایا۔ اور آدمی اپنی بیوی کے مہر میں خواہ زیادتی کرتا ہے۔ یہاں تک اس کو اپنی بیوی سے دشمنی ہو جاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تمہارے لیے مشک کی رسی کی تکلیف اٹھائی (عرب کا محاورہ ہے یعنی بہت کچھ کر لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے پسینہ آیا جیسے تکلیف سے مشک پسینہ ہے)۔ ابوالعلاء کہتے ہیں کہ میں ایک خالص عرب نہ تھا تو مجھے معلوم نہ ہوا کہ عتق الرقاب کے کہتے ہیں۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لوگ ایک اور بات کیا کرتے ہیں۔ تم میں سے جو شخص لڑائی میں مارا جائے یا مر جائے تو کہتے ہیں کہ وہ شہید ہوا اور مارا گیا اور غالباً اس نے اپنے اونٹ کی سرین پر بوجھ اور رکھا ہوگا یا کجاوے پر سونے چاندی کا کوئی سامان سوداگری لادا ہوگا یعنی اس کی نیت خالص جہاد کی نہ ہوگی تو تم ایسا مت کہو۔ بلکہ اس طرح کہو جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو وہ جنت میں جائے گا۔ اور کسی شخص کے متعلق کچھ نہ کہو اللہ ہی بہتر کو جانتا ہے کہ اس کی نیت اور ارادہ کیا تھا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا۔ وہ انہی دنوں حبشہ کی سرزمین پر تھیں۔ وہاں کے بادشاہ نجاشی نے جس کا نام نجاشی تھا نکاح کر کے جہیز وغیرہ اپنی جیب سے دیا۔ اور چار ہزار درہم مہر مقرر کیا۔ اور اسے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ایک حبشہ نہیں بھیجا تھا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ازواج

مطہرات کا مہر چار سو درہم تھا۔

التزويج على نواة من ذهب

سونے کی ایک گٹھلی پر نکاح کرنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ الصُّفْرَةِ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ کے کپڑے یا بدن پر پیلاہٹ لگی ہوا تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ آپ نے جواب دیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا۔ تو نے کیا مہر دیا۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ سونے کی ایک گٹھلی۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی کا کیوں نہ ہو۔

عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ مَا فِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ أَمْدَقْتَهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر شادی کی عرضی کا نشان دیکھا اس وقت میں نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ تو آپ نے پوچھا کہ تو نے اس کا کیا مہر باندھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک سونے کی گٹھلی پر۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ وَأَحَقُّ مَا أَكْرَمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت نے مہر یا بخشش یا بخشش کے وعدہ پر نکاح کیا تو یہ سب چیزیں عورت کی ہیں اور جو چیز عقد نکاح کے بعد ہوگی وہ دینے والے کا حق ہے۔ اور انسان کی عزت و بزرگی بہن و بیٹی کے سبب سے ہے

نوٹ:۔ ۱۔ یعنی اگر بہن اور بیٹی کو دینے دلانے سے خوش رکھے گا تو وہ تحسین و آفرین کا مستحق ہوگا۔
۲۔ نکاح باندھنے سے پہلے جو کچھ عورت کو دے دیا یا دینے کا اقرار کیا تو وہ عورت کا مال ہوگا اور اس میں خاوند

وغیرہ کا کچھ تعلق نہیں۔ اور جو کچھ نکاح باندھنے کے بعد عورت کو دیا جاتا ہے وہ دینے والے کا حق ہے۔ یعنی اس میں دینے والے کا دعویٰ چل سکتا ہے۔ اور اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ سسرال والوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔

إِبَاحَةُ التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

مہر کے بغیر نکاح کرنے کی اباحت اور جواز کا بیان

۳۳۵۸ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أَتَى عَبْدَ اللَّهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَلُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا أَثَرًا قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا يَجِدُ فِيهَا يُخْرِجُ أَثَرًا قَالَ أَقُولُ بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ لَهَا صَدَاقُ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعَ فَقَالَ فِي مِثْلِ هَذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فِي امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا فَمَاتَ عَنْهَا أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَضَى لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِي هَذَا

۳۳۵۸ سیدنا حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ آیا۔ اس طرح کہ ایک شخص نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کیا اور اس میں مہر کا کچھ حصہ نہ آیا تھا۔ یعنی مہر کی تعیین نہ کی۔ اور وہ شخص صحبت کرنے کے بغیر فوت ہو گیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے پوچھ کیا تمہیں اس مسئلہ کے بارے میں کوئی حدیث معلوم ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی عقل و دانش سے کہوں گا اگر درست ہوا تو یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ کہ ارشاد فرمایا اس عورت کو مہر مثل دینا چاہیئے۔ یعنی اس طرح کا مہر جو اس عورت کے قبیلے اور خاندان کی دوسری عورتوں کا ہے جو اس عورت کی ہم عمر ہیں۔ اس عورت کا مہر ویسا ہی ہے۔ اور یہ بغیر زیادتی اور نقصان کے ہے اور اس عورت کا حصہ اس کے ترکہ میں بھی ہے۔ اور اسے عدت بھی گزارنی چاہیئے یہ بات سن کر ایک قبیلہ اشجع کا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اسی قسم کی عورت کے جھگڑے کا فیصلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔ اس عورت کو بروع بنت واشق کہتے ہیں اور اس نے ایک شخص سے نکاح کیا پھر وہ فوت ہو گیا اور اسے یہ بھی توفیق نہ مل کہ وہ صحبت کرتا پھر اس کے لیے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مہر کا حکم فرمایا۔ جو اس عورت کے دوسری عورتوں کا تھا اور اس کو میراث میں شامل کیا اور اس عورت کے لیے

الْحَدِيثِ الْأَسْوَدَ غَيْرُ زَائِدَةَ.

عدت کا حکم کیا یہ بات سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھائے اور خوش ہو کر اللہ اکبر کہا کہ آپ کا فیصلہ درست نکلا۔ امام نسائی نے فرمایا کہ زائدہ کے سوا ایسی حدیث میں اسود کا ذکر کسی نے نہیں کیا۔

۳۳۵۹ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ فِي قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يُفْتِيهِمْ ثُمَّ قَالَ أَرَى لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بُرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ.

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت کا جھگڑا پیش ہوا اور وہ جھگڑا یہ تھا کہ ایک عورت سے کسی شخص نے نکاح کیا اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اس سے صحبت کی اور وہ ویسے ہی فوت ہو گیا۔ لوگ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لیے ایک ماہ تک چکر لگاتے رہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں فتویٰ نہ دیا۔ آخر ایک دن آپ ارشاد فرمانے لگے کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس عورت کا مہر اس کے قبیلے کی عورتوں کی طرح ہے نہ ہی یہ کم ہے اور نہ زیادہ اور اس کے لیے میراث بھی ہے۔ نیز عدت گذارنا بھی اس پر لازم ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات پر حضرت معقل بن سنان نے گواہی دی اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کی بیٹی کے جھگڑے کا فیصلہ اسی طرح کیا تھا جیسے آپ نے کیا ہے۔

۳۳۶۰ عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ فَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ فِي بُرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ.

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق یہ حکم فرمایا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مر گیا۔ اور اس کا مہر مقرر نہ کیا۔ اور نہ ہی صحبت کی اس طرح کہ ایسی عورت کو مہر اور میراث دلایا جائے۔ یہ سن کر حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو واشق کی بیٹی بروع کے حق میں اسی طرح کا فیصلہ کرتے سنا۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی ایک روایت

۳۳۶۳ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ اَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوا اِنَّ رَجُلًا مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يُجَامِعْهَا اِلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا سُئِلْتُ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هٰذِهِ فَاْتُوا خَيْرِيْ فَلْتَسْئَلُوْا اِلَيْهِ فَاَتَوْهُ فَسَئَلُوْهُ فَقَالَ لَهُمْ فِيْ اَيِّ ذٰلِكَ مَنْ تَسْئَلُ اِنْ تَاْتِ فُلَانًا وَاَنْتَ مِنْ اَجِلَّةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَلَا نَجِدُ فِيْ عَيْنِكَ قَالَ سَاَقُوْلُ فِيْهَا بِجُهْدِ رَاْيِيْ فَاِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاِنْ كَانَ خَطَاً فَمِنِّيْ وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْهُ بَرَاءٌ اَرٰى اَنْ اَجْعَلَ لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا وَلَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ وَذٰلِكَ بِسَمْعٍ اُنَاسٍ مِنْ اَشْجَعَ فَقَامُوْا فَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَضَيْتَ بِمَا قَضٰى بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ امْرَاَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ قَالَ فَمَا رَاَيْتُ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی قوم کے لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ جانے ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا تھا۔ نہ ہی اس کا مہر مقرر کیا اور نہ ہی اس سے صحبت کی۔ اور اس حالت میں فوت ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ ایسا مشکل مسئلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد آج تک کسی شخص نے ہم سے نہیں پوچھا۔ لہٰذا تم کسی اور شخص کے پاس جاؤ غرض ان لوگوں نے ان کا پیچھا ایک ماہ تک کیا اور آخر کہنے لگے کہ ہم کس کے پاس جائیں اور کس سے پوچھیں؟ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے تمہارے جیسے بزرگ اور عزت والے نہیں ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اب میں اپنی رائے کے زور سے بیان کرتا ہوں اگر درست اور صواب ہوا تو اللہ کی جانب سے ہے جو وحدہ لاشریک لہ ہے اور اگر خطا اور غلط ہوا تو یہ میرا قصور ہے اور شیطان کا۔ کیونکہ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خطا اور غلطی سے بری ہیں میری عقل و دانش میں اسے اتنا مہر دینا چاہیے جتنا اس طرح کی دوسری عورتوں کا ہے۔ نہ اس سے کم اور نہ زیادہ اور اس کے لیے میراث بھی ہے۔ اور اسے چار ماہ دس دن عدت گزارنی چاہیے۔ راوی کہا کچھ لوگوں نے اشجع سے یہ مسئلہ سنا۔ پھر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ایسا فیصلہ فرمایا جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کا فرمایا تھا۔ اور اس عورت کا نام بروع بنت واشق مشہور تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ کو ایسا خوش کبھی نہیں دیکھا مگر اسلام لانے کے وقت

عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ فَرْحَةً يَوْمَئِذٍ إِلَّا يَا سَلَامَةَ۔

یعنی یہ بات سُن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے کیونکہ ان کی رائے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مطابق ہو گئی۔

نوٹ:- حدیث ہٰذا سے اجماع اور قیاس پر دلیل اور برہان قائم ہے۔

هِبَةُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

ایسی عورت کا بیان جس نے اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے بلا مہر ہبہ کر دیا ہو

۳۳۶۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا يُسَمِّيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک عورت حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ میں اپنی جان کو آپ کی خدمتِ اقدس میں ہبہ کرتی ہوں اور یہ کہنے کے بعد دیر تک کھڑی رہی اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہیں تو آپ میرے ساتھ اس کا نکاح کرا دیجئے۔ آپ نے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ ہے بولا اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور ڈھونڈو خواہ تمہیں لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ملے۔ وہ تلاش کرنے گیا اور اسے کچھ نہ ملا! آپ نے اسے پوچھا کیا تمہیں قرآن مجید میں سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اس عورت کا نکاح تم سے کر دیا۔ اس قرآن مجید کے بدلے جو تمہیں یاد ہے۔

بَابُ إِحْلَالِ الْفَرْجِ

فرج کا کسی شخص کے لیے حلال کرنا

۳۳۶۵ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً جَلْدَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے لیے جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا یہ حکم ارشاد فرمایا۔ کہ اگر اس کی بیوی نے وہ عورت حلال کر دی تھی تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا۔

فَارْجُمْهُ۔ اور اگر حلال نہیں کی تھی تو میں اس کو رجم کروں گا۔

نوٹ: یہ کہ جب مالک نے لونڈی کا فرج کسی شخص کے لیے حلال کر دیا تو وہ حلال نہیں ہوتی تاہم شبہ کی وجہ سے زنا کی حد جاری نہیں ہوگی اور اسے تعزیر کے طور پر سو کوڑے مارے جائیں گے۔

۴۳۶۵ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَيُنْبَزُ قُرْقُورًا أَتَاهُ فَقَرَّ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَكَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجَلَدَهُ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ فَكَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهٰذَا۔

سیدنا حضرت حبیب بن سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس اس شخص کا جھگڑا آیا جس کا نام عبدالرحمن بن حنین تھا اور لوگ اسے قرقور کے نام سے بھی پکارتے تھے اور جھگڑا یہ تھا کہ اس شخص نے بیوی کی لونڈی کے ساتھ زنا کیا۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس طرح فیصلہ کروں گا جو ہمارے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔ اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تیرے لیے تیری بیوی نے لونڈی حلال کر دی تو میں تجھے کوڑے مارنے کا مگر اگر تجھے حلال نہیں کی تو میں تجھے پتھروں سے رجم کروں گا۔ آخر یہ ہوا کہ اسے سو کوڑے مارے گئے۔ کیونکہ اس کی بیوی نے اسے وہ لونڈی حلال کر دی تھی۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حبیب بن سالم رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اور انہوں نے مجھے یہی لکھ بھیجا تھا۔

۴۳۶۶ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَأَجْلِدُهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَأَرْجُمُهُ۔

حضرت نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس کی بیوی نے اس کے لیے حلال کر دی تھی تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے سنگسار کر دیا جائے۔

۳۳۶۷ عَنْ سَلَمَةَ بِنْتِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَاتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا۔

سیدنا حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا فیصلہ فرمایا۔ کہ اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا۔ اس طرح پر اگر اس مرد نے اس سے زبردستی زنا کیا تو وہ لونڈی آزاد ہو گی اور مرد کو اس طرح کی لونڈی اپنی بیوی کو دینی ہو گی اور اگر اس کی مرضی سے کیا تو وہ لونڈی مرد کی ہو گی اور ایسی ہی لونڈی بیوی کو خرید کر دے گا۔

۳۳۶۸ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ أَنَّ رَجُلًا وَطِئَ جَارِيَةَ لِامْرَاتِهِ فَرَفَعَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ مَالِهِ وَعَلَيْهِ الشَّرْوٰى لِسَيِّدَتِهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لِسَيِّدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا۔ بعد ازاں یہ معاملہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اس آدمی نے زبردستی اور اس کی نافرمانی سے زنا کیا تو وہ لونڈی آزاد ہو گی اس کے مال سے یہ شخص دوسری لونڈی خرید کر اپنی بیوی کو دے اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضامندی سے یہ کام ہوا تو یہ لونڈی اس کی ہو گی جس کی پہلے تھی۔ اور اپنے مال میں سے اس شخص پر دوسری لونڈی دینی واجب ہو گی۔

تَحْرِيمُ الْمُتْعَةِ

متعہ کے حرام ہونے کا بیان

۳۳۶۹ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يُرَخِّصُ بِالْمُتْعَةِ بِالسَّاقِ فَقَالَ إِنَّكَ تَائِهٌ أَنَّهُ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ۔

حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں حسن اور عبداللہ نے اپنے والد سے روایت فرمائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ ایک شخص متعہ کی رخصت کرتا ہے کچھ نہیں سمجھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو گمراہ ہے۔ کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خیبر کے دن متعہ اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

۳۳۷۰ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

سیدنا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (جو گدھا شہری نہ ہو کیونکہ گوشت حلال ہے)

۳۳۷۱ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن عورتوں سے

يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى يَوْمَ حُنَيْنٍ وَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهِ۔

متعہ کرنے سے منع فرمایا اور ابن مثنی فرماتے ہیں کہ آپ نے یوم حنین کو منع فرمایا۔ یوں ہی جناب عبدالوہاب نے اپنی کتاب میں سے حدیث بیان کی۔

۳۳۰۱ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَذِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيَنِي فَقُلْتُ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي بِرِدَائِي فَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَائُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَسْتَمْتِعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا۔

سیدنا حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنے کی اجازت فرمائی تو میں اور ایک دوسرا آدمی قبیلہ بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے اور ہم نے اپنی خواہش اس سے بیان کی۔ اس نے پوچھا کہ مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا کہ میں تمہیں چادر دیتا ہوں اور میرے ساتھی نے بھی یہی کہا۔ میرے ساتھی کے پاس مجھ سے اچھی چادر تھی۔ لیکن میں اس سے کم سن تھا اور اس سے زیادہ زیبا جوان تھا۔ جب وہ عورت میرے ساتھی کی چادر دیکھتی تو وہ اس کی طرف جھکتی۔ اور جب وہ مجھ کو دیکھتی تو میں اسے اچھا معلوم ہوتا تھا۔ پھر وہ مجھے کہنے لگی۔ تو اکیلا تو اور تیری چادر مجھے پسند ہے۔ بعد ازاں میں نے اسے اس کے بعد تین دن رکھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس ایسی عورتیں ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ان عورتوں کو الگ کر دیں۔

اِعْلَانُ النِّكَاحِ بِالصَّوْتِ وَضَرْبِ الدُّفِّ

نکاح کی آواز اور دف بجانے کا اعلان

۳۳۰۲ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ

سیدنا حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حلال حرام کی تمیز آواز اور دف سے ہوتی ہے۔

كَيْفَ يُدْعَى لِلرَّجُلِ إِذَا تَزَوَّجَ

نکاح کیے جانے والے شخص کو اس وقت کیا دعا دینی چاہیئے

۳۳۰۳ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ۔

محمد بن حاطب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال و حرام (نکاح) کی تمیز آواز سے ہوتی ہے۔

۳۳۰۴ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ فَقِيلَ لَهُ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ قَالَ قَدْ قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عقیل ابن ابی طالب نے بنو جشم کی ایک عورت سے نکاح کیا تو انہیں لوگوں نے بارک اللہ وبنین کہہ کر دعا دی۔ حضرت عقیل فرمانے لگے کہ جس طرح حضور سرور کونین صلی اللہ

وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ۔

علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تم بھی اسی طرح کہو اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا تھا بارك اللہ فیکم و بارك لکم اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں برکت دے اور تمہیں برکت والا کرے۔

دُعَاءُ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيجَ

نکاح کے وقت حاضر نہ ہو سکنے والے شخص کو دعا دینے کا بیان

۳۳۷۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزَّعْفَرَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن کے کپڑے پر زرد نشان دیکھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے عرض کیا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اور گٹھلی کے برابر سونا بطور مہر مقرر کیا ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بارک اللہ لک ارشاد فرما کر دعا دی۔ یعنی اللہ تمہارے نکاح میں برکت دے اور ارشاد فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ تمہیں وہ میں ایک بکری ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ التَّزْوِيجِ

شادی میں زرد چیز لگانے کی رخصت کا بیان

۳۳۷۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ وَمَا أَصْدَقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائے اور کپڑے پر زعفران کا دھبہ سا لگا تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے حضرت عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ یہ شادی کا نشان ہے۔ آپ نے پوچھا کہ کتنا مہر باندھا تو عرض کیا گیا کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا باندھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ولیمہ کرو خواہ تمہیں اس میں ایک بکری ہی دینی پڑے۔

نَحْلَةُ الْخُلْوَةِ

خلوت کی بخشش دینے کا بیان

۳۳۷۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَفِّهِ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

انصاری نے حضور سے نکاح کرنے کا نشان ہے میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہو۔

۳۳۷۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

عَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ قَالَ اَعْطِهَا شَيْئًا قُلْتُ مَا عِنْدِيْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ قُلْتُ هِيَ عِنْدِيْ قَالَ فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ۔

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اور میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میری زوجہ محترمہ کی میرے ہاں رخصتی فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے کچھ دو۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے پوچھا تمہاری زرہ حطمیہ کہاں گئی؟ میں نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے۔ آپ نے فرمایا یہی دلہن کر دے دیجئے۔

نوٹ:۔ حطمہ بن الحارث کی طرف منسوب ہے۔ جو زرہ بنایا کرتے تھے۔

۳۲۸۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِيْ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کے نکاح کے وقت ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت فاطمہ کو کچھ دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے پوچھا تمہاری زرہ کہاں گئی۔

اَلْبِنَاءُ فِيْ شَوَّالٍ

عید کے ماہ میں دلہن کو خاوند کے پاس بھیجنا

۳۲۸۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَاَدْخَلَتْ عَلَيَّ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَائِهِ كَانَ اَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّيْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں مجھ سے نکاح فرمایا اور شوال میں میری رخصتی ہوئی مجھ سے بڑھ کر آپ سے کوئی بیوی محظوظ نہیں ہوئی۔

اَلْبِنَاءُ بِابْنَةِ تِسْعٍ

نو برس کی عمر میں رخصتی

۳۲۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِيْ وَاَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نے ان سے چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں رخصتی ہوئی۔

اَلْبِنَاءُ فِي السَّفَرِ

سفر میں رخصتی

۳۲۸۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا الْغَدَاةَ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُوطَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ

وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا إِلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ عَرُوسًا قَالَ مَنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر جانے کا ارادہ فرمایا۔ تو ہم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے ابوطلحہ سوار ہوئے اور میں ابوطلحہ کے ساتھ سوار ہوا جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں اپنے مبارک گھوڑے کو دوڑا رہے تھے میرا گھٹنا حضور کی ران مبارک سے چھو رہا تھا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک کی سفیدی دیکھ لی جب بستی میں داخل ہوئے تو ارشاد فرمانے لگے اللہ اکبر خیبر تباہ و برباد ہو اس لئے کہ جب ہم کسی قوم کے گھروں اور صحنوں میں اترے تو برا دن چڑھے گا ان لوگوں کے حق میں جو ڈرائے گئے۔ آپ نے تین دفعہ ایسا ہی ارشاد فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم وہاں پہنچے تو اس وقت لوگ اپنے کام کاج کے لیے جا رہے تھے۔ عبدالعزیز فرماتے ہیں۔ خیبر کے لوگ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس لشکر کے سردار ہیں۔ اور بعض کی روایت میں ہے اور لشکر ہے

یعنی وہ یہ کہتے بھاگ دوڑ رہے تھے۔ کہ کیا لشکر آیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد ازاں ہم نے زبردستی لڑ کر خیبر فتح کیا۔ اور قیدی عورتوں کو جمع کیا گیا۔ ایک صحابی دحیہ کلبی حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ان لونڈیوں میں سے ایک لونڈی مجھے عنایت فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جاؤ ان میں سے ایک لونڈی لے لو۔ انہوں نے ان لونڈیوں میں سے ایک لونڈی صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ اسی دوران ایک شخص نے آکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے صفیہ کو حضرت دحیہ کے حوالے کر دیا وہ عورت حضرت دحیہ کے لائق نہیں کیونکہ وہ قریظہ اور نضیر قبائل کی بیٹی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسے بلاؤ پھر وہ عورت آئی جب وہ عورت آئی تو آپ نے اس پر نظر ڈالی اور حضرت دحیہ کلبی کو فرمایا تم ان میں سے کوئی اور لونڈی لے لو راوی کہتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا حضرت

فَلْيَجِئْ بِهِ قَالَ وَ بَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيئُ بِالْأَقِطِ وَ جَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيئُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيئُ بِالسَّمْنِ فَحَاسَوْا حَيْسَةً فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ثابت نے حضرت انس سے دریافت کیا اور پوچھنے لگے اس کا مہر انہوں نے کیا باندھا تھا۔ انہوں نے جواب دیا اس لونڈی کا مہر اس کا آزاد کر دینا تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی راستے میں ہی تھے کہ حضرت ام سلیم ان کو آراستہ و پیراستہ کر کے رات کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور صبح تک آپ ان کے پاس رہے اور ارشاد فرمایا۔ صبح کو جو کچھ جس کے پاس ہو وہ ساتھ لائے! اور چمڑا بچھایا گیا تو صبح کے وقت لوگوں نے مختلف اشیاء لانا شروع کیں۔ کوئی پنیر کوئی کھجور لایا تو کوئی گھی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو اکٹھا کر لیا۔ یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا

۲۲۸۵ عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ ثُمَّ اَخْطَبَ بِطَرِيْقِ خَيْبَرَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ حِيْنَ عَرَّسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيْمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے راستے میں تین دن ٹھہرے جب آپ نے صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ اور بعد ازاں آپ ... پردہ نشین عورتوں میں شامل کی گئیں (یعنی ازواج مطہرات میں)

۲۲۸۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثًا بَنٰى صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ وَاُلْقِيَ عَلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَقَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّاَ لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن اور تین راتیں قیام فرمایا۔ اور آپ صفیہ بنت حیی کے پاس ٹھہرے رہے اور میں نے مسلمانوں کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کی دعوت کے لیے بلایا۔ حضور نے دسترخوان بچھانے کا حکم فرمایا۔ اور نہ روٹی اور گوشت اس وقت وہاں موجود تھا۔ بعد ازاں اس چمڑے کے دسترخوان پر کھجوریں رکھی گئیں اور پنیر پڑنے لگا اور حضور کا ولیمہ اس پر ختم ہو گیا (یعنی کسی نے کھجور لا کر رکھ دیں کسی نے پنیر اور کسی نے گھی اور اس کا حلوہ بنا کر سب نے کھایا) بعد ازاں لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی ایک بیوی ہو گئیں جیسے دوسری عورتیں حضور کی بیویاں ہیں اور یہ بھی مسلمانوں کی ماؤں میں سے ایک ہو گئیں یا ابھی لونڈی ہیں! پھر کہنے لگے اگر پردے میں رہیں تو

بَيْنَهَا وَبَيْنَ
النَّاسِ۔

کراہت المنیع کی ہے یعنی پردوں میں شامل ہیں دیگر لونڈی ہیں۔ جب کہ چادر اتر کر جادے پر پھر نا ——— ——— پچھلی طرف سے بچھایا گیا اور ان کے اور دوسرے لوگوں کے درمیان پردہ تانا گیا۔

اَللَّهْوُ وَالْغِنَاءُ عِنْدَ الْعُرْسِ

شادی میں کھیلنا اور گانا کیسا ہے

۳۳۸۴ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فِيْ عُرْسٍ فَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ اذْهَبْ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں ایک شادی میں شامل ہوا جہاں قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری بھی شامل تھے۔ اتنے میں وہاں لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا تم دونوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اہل بدر میں شامل ہو اور تمہاری موجودگی میں یہ کام ہو رہا ہے وہ دونوں اصحاب فرمانے لگے اگر تمہارا جی چاہے تو تم ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو ورنہ چلے جاؤ۔ ہمیں شادی میں کھیلنے کی رخصت دی گئی ہے (کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اور اس میں بتقاضا کھیل کود کی اجازت ہے گانے بجانے میں اگر دوسری حرام چیزوں نہ ہوں تو یہ حرام نہیں ہے۔)

جِهَازُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ

اپنی بیٹی کو جہیز دینے کا بیان

۳۳۸۵ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِيْ خَمِيْلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا اِذْخِرٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مشک اور تکیہ کا جہیز دیا جس میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔ اور آپ نے کالے رنگ کی چادر بھی دی۔

اَلْفَرْشُ

[illegible] بچھونا رکھنے کا بیان

۳۳۸۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِاَهْلِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مرد کے لیے ایک بچھونا۔ اس کی بیوی کے لیے دوسرا۔ تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے ہے

اَلْاَنْمَاط

۴۲۹۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ

کڑھائی شدہ چادر رکھنے کا بیان

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے نکاح کیا۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے پوچھا کہ جہازی بھی بنائی ہے۔ میں نے عرض کیا میرے پاس جہازیاں نہیں ہیں۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب ہوں گی (یعنی عنقریب مسلمان مالدار ہو جائیں گے اور ان کے پاس جہازیاں اور دوسری آرام کی اشیاء ہوں گی۔)

اَلْهَدِيَّةُ لِمَنْ عَرَّسَ

۴۲۹۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ قَالَ وَصَنَعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّيْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ لَكَ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ قَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَمَنْ لَقِيْتَ وَسَمّٰى رِجَالًا فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُهٗ قُلْتُ لِاَنَسٍ عِدَّتُكُمْ كَانُوْا قَالَ يَعْنِيْ زُهَاءَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ فَلْيَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيْهِ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ

شادی کرنے والے کو ہدیہ اور تحفہ پیش کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔ اور آپ اپنے اہل کے پاس تشریف لے گئے! اور میری والدہ نے حیس بنا کر (جو کہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے۔ بعد ازاں میں اس کھانے کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور عرض کیا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز آپ کے لیے ہے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے رکھ دو اور جاؤ فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ۔ اور جو کوئی ملے اسے بھی بلا کر لاؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا نام لیا اور پھر میں ان لوگوں کو بلا کر لایا جن کا آپ نے نام لیا تھا اور انہیں جو شخص مجھے راستے میں ملا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ کل کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً تین سو آدمی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس دس افراد حلقہ بنا کر بیٹھو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگوں نے کھانا کھا لیا اور

طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ رَفَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ وَضَعْتُ

دوبارہ دوسرا گروہ آیا اور انہوں نے بھی کھانا کھا لیا۔ اس طرح ایک گروہ آتا تھا اور دوسرا جاتا تھا۔ جب سب لوگ کھانا تناول فرما چکے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا۔ کہ اے انس اس کھانے کو اٹھائیے۔ میں نے دیکھا تو اٹھایا جو میں نے رکھا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ اٹھاتے وقت زیادہ اٹھایا یا رکھتے وقت۔

نوٹ:۔ یعنی کم ہونے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ بلکہ یہ خیال ہوا کہ شاید پہلے سے زیادہ ہو گیا یا اتنا ہی ہے۔ حدیث ہذا سے نہ صرف ولیمہ کے موقعہ کھانا دینے کا ثبوت ملتا ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوا کہ کھانے کا بڑھنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

۳۳۹۲ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فَآخَى بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ إِنَّ لِي مَالًا فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَيُّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ فَأَنَا أُطَلِّقُهَا فَإِذَا حَلَّتْ فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي أَيْ عَلَى السُّوقِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى رَجَعَ بِسَمْنٍ وَأَقِطٍ قَدْ أَفْضَلَهُ قَالَ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَثَرِ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

آخر کتاب النکاح

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کو بھائی بھائی بنا دیا۔ تو آپ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ میرے پاس مال و دولت ہے۔ اور میں اسے دونوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک حصہ تم لے لو۔ اور ایک حصہ میں اپنے پاس رکھوں گا اور میرے پاس دو بیویاں ہیں آپ دیکھیں ان میں سے جو آپ کو پسند ہو میں اسے طلاق دے دوں گا اور جب عدت گزر جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ رب العزت تمہاری بیویوں اور مال میں برکت دے۔ مجھے بازار دکھا دو پھر وہ بازار تشریف لے گئے حتیٰ کہ گھی اور پنیر کو نفع کما کر لائے۔ حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زردی کا نشان ملاحظہ فرمایا تو دریافت فرمایا کہ زردی کا یہ نشان کیسا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم ولیمہ کرو خواہ تمہیں ایک بکری ہی کا کرنا پڑے۔

نکاح کی کتاب ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ

بیویوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے

۳۹۳۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دنیا کی تمام چیزوں میں مجھے عورتیں اور خوشبو سب سے بڑھ کر پسند ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۹۴۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبت عورتوں اور خوشبو سے ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے

۳۹۴۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام کو عورتوں کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کسی شے سے محبت نہیں تھی

مَيْلُ الرَّجُلِ إِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ دُوْنَ بَعْضٍ

ایک بیوی سے نسبتاً زیادہ محبت کرنا

۳۹۴۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ يَمِيْلُ لِإِحْدٰهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک طرف زیادہ میلان رکھے۔ تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا بدن ایک طرف جھکا ہوگا۔

۳۹۴۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا فِعْلِيْ فِيْمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ أَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس باری باری قیام پذیر ہوتے۔ بعد ازاں ارشاد فرماتے یا اللہ میرا یہ کام ہے جس میں میں اختیار رکھتا ہوں۔ لہٰذا تو مجھے اس کام میں نہ پکڑ۔ جو تو مالک ہے اور میرے اختیار میں نہیں۔

نوٹ:۔ یعنی دل کی محبت میں میرا بس اور طاقت نہیں چلتی۔ مگر جس قدر میرے مقدور اور طاقت کے اندر ہے میں ظاہری انصاف کرتا ہوں۔

حُبُّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

۲۳۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِيْ مِرْطِيْ فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِيْ ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَاَنَا سَاكِتَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ بُنَيَّةُ اَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَنْ اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِيْنَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِيْ قَالَتْ وَالَّذِيْ قَالَ لَهَا فَقُلْنَ لَهَا مَا نَرَاكِ اَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِيْ اِبْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُهٗ فِيْهَا اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ

ایک بیوی کو دوسری بیویوں سے زیادہ چاہنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ایک چادر میں لیٹے ہوئے تھے تو آپ نے اجازت بخشی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اندر تشریف لائیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ چاہتی ہیں کہ آپ دوسری ازواج مطہرات اور حضرت ابی قحافہ کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان انصاف فرمائیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں خاموش تھی اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہراء سے دریافت فرمایا۔ اے بیٹی کیا تم اس شخص کو نہیں چاہتیں جسے میں چاہتا ہوں؟ آپ نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر اس سے محبت رکھو۔ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا یہ سن کر کھڑی ہو گئیں اور آپ کی ازواج مطہرات کے پاس واپس چلی گئیں اور جو کچھ بیان کیا جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا تم نے کوئی کام نہ کیا۔ اب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پھر جائیے اور کہیئے کہ آپ کی بیٹی حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی میں انصاف چاہتی ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا خدا کی قسم میں اب آپ سے اس کے متعلق کچھ بھی عرض نہیں کروں گی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے حضرت زینب بنت جحش کو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي
مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ
أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ
مِنْ زَيْنَبَ وَأَتْقَى لِلّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَ
أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً

وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ
الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَتَقَرَّبُ بِهِ
مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ
فِيهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْءَةَ فَاسْتَأْذَنَتْ
عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ
عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي كَانَتْ
دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي
ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَوَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ وَ
أَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ أَذِنَ لِي فِيهَا فَلَمْ يَبْرَحْ
زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ
قَالَتْ وَقُمْتُ بِهَا فَمَا أَنْشَبْتُهَا بِشَيْءٍ حَتَّى
أَثْخَنْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي
بَكْرٍ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا اور
حضرت زینب رضی اللہ عنہا ان بیویوں میں سے میری برابر
کی عورت تھیں (یعنی درجے اور رتبے اور حسن و جمال میں
مساوی تھیں) اور میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے
بڑھ کر دینداری خدا ترسی اور سچائی، رشتہ داریوں کو
برقرار رکھنے کی اور صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی خاتون
نہیں دیکھی اور آپ وہ خاتون ہیں جو کام کاج اور محنت
کرنے کے لیے اپنے آپ کو تھکا دینے والی تھیں۔ یعنی اس
کام میں جو صدقہ خیرات کرنے میں انہیں کرنا پڑتا
آپ میں فقط یہ بات تھی کہ آپ مزاج کی تیز اور گرم تھیں
اور آپ کو غصہ بہت جلد آتا تھا مگر جلدی جاتا رہتا
آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور آپ چادر میں اسی
طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ لیٹے
ہوئے تھے جیسے حضرت فاطمہ کے تشریف لانے کے وقت
تھے۔ آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت بخش دی انہوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ازواج مطہرات
نے مجھے ارسال کیا ہے اور وہ ایسی بات کے متعلق ہیں کہ
آپ حضرت ابوقحافہ کی بیٹی کے متعلق انصاف فرمائیں
اور وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں اور خوب زبان درازی کی
میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک کو دیکھ رہی
تھی کہ کیا آپ مجھے جواب دینے کی اجازت بھی دیتے
ہیں یا نہیں۔ حضرت زینب اپنے ایسی حال پر تھیں کہ مجھے
معلوم ہو گیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب
دینا برا محسوس نہ ہوگا۔

تب تو میں نے انہیں بھی کہنا شروع کیا اور ان کو گفتگو
نہ کرنے دی۔ یہاں تک کہ میں ان پر غالب آگئی۔ حضور سرور
کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آخر یہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ یعنی ایسے عظیم ترین شخص
کی بیٹی ہیں تو یہ کیونکر لاائق فائق نہ ہوں اور بات چیت
میں کس طرح شکست کھا سکتی ہیں۔

۳۳۹۹ عَنْ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ
نَحْوَهُ وَقَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
زَيْنَبَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَأَذِنَ لَهَا
فَدَخَلَتْ فَتَنَاوَلَتْ مِنْ
طَعَامِهِمَا مَعًا
رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

۳۴۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَتْ أَزْوَاجُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ
فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَقُلْنَ لَهَا إِنَّ نِسَاءَكَ وَذَكَرَ
كَلِمَةً مَعْنَاهَا يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ
فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ
فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا
قَالَتْ لَهُ إِنَّ نِسَاءَكَ أَرْسَلْتَنِي
وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي
ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُحِبِّينَ
مَا أُحِبُّ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَحِبِّيهَا قَالَتْ
فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ مَا
قَالَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّكِ لَمْ تُصْنِعِي
شَيْئًا فَارْجِعِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ وَاللهِ
لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَتِ
ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ حَقًّا فَأَرْسَلْنَ
زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَتْ عَائِشَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جمع ہوئیں اور انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا اور عرض کیا کہ آپ کی ازواج حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے متعلق انصاف چاہتی ہیں۔ حضرت فاطمہ زہرا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک چادر میں تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے متعلق انصاف کی خواستگار ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا۔ کیا آپ مجھ سے محبت رکھتی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی محبت رکھیں۔ یہ سن کر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا واپس آئیں اور آپ کی ازواج مطہرات سے وہی کچھ بیان کیا جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا آپ نے کچھ

وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنَ
الزَّوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي وَ
هُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ
أَبِي قُحَافَةَ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ تَشْتِمُنِي
فَجَعَلْتُ أُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ طَرْفَهُ هَلْ
يَأْذَنُ لِي مِنْ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا قَالَتْ
فَشَتَمْتُنِي حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَا يَكْرَهُ
أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلْتُهَا فَلَمْ
أَلْبَثْ أَنْ أَفْحَمْتُهَا فَقَالَ لَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا
بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَلَمْ أَرَ امْرَأَةً خَيْرًا وَلَا أَكْثَرَ
صَدَاقَةً وَلَا أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ
وَ أَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ
يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ
تَعَالَى مِنْ زَيْنَبَ
مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ
حِدَّةٍ كَانَ
فِيهَا تُوشِكُ
مِنْهَا الْفَيْئَةُ
قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
هٰذَا الْخَطَأُ
وَالصَّوَابُ

دیکھا اب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پھر حاضر ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں اب دوبارہ نہیں جاؤں گی اور آخر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی تھیں وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے برعکس کس طرح کرتیں۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت زینب وہ بیوی ہیں جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں میرے برابر تھیں (عزت خاندان اور خوبصورتی میں) تب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے ارسال کیا ہے۔ اور وہ حضرت ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف کی درخواست کرتی ہیں۔ بعد ازاں وہ میری طرف متوجہ ہو کر مجھ سے ناراض ہونے لگیں۔ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف دیکھتی کہ کیا آپ مجھے ان کے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔ وہ مجھے برا کہتی رہیں۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا برا معلوم نہ ہوگا۔ اس وقت میں بھی بولی اور انہیں تھوڑی دیر تک خاموش کر دیا۔ تب حضور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نیکی۔ خیرات اور صلہ رحمی میں کوئی عورت نہیں دیکھی جو اپنی جان کی خاطر محنت و مشقت اٹھاتی ہوں اور ثواب حاصل کرنے کی خاطر مگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔ آپ میں معمولی سی طبیعت کی تیزی اور تھوڑی

الَّذِي قَبْلَهُ۔

جو فوراً آجاتی رہتی۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت خطا ہے۔ اور صحیح روایت وہ ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

۳۴۰۱ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بزرگی اور فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید باقی کھانوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔

نوٹ:۔ ثرید ایک ایسا کھانا ہے جو گوشت روٹی اور شوربے سے بنایا جاتا ہے۔ اور عرب کے ملک میں یہ کھانا سب کھانوں سے افضل اور بہتر شمار ہوتا ہے۔

۳۴۰۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بزرگی اور فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید باقی کھانوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔

۳۴۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا أَتَانِي الْوَحْيُ فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَّا هِيَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ام سلمہ مجھے حضرت عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) کے متعلق پریشان نہ کیجئے خدا کی قسم! جب میں کسی عورت کے ساتھ لحاف میں تھا تو مجھ پر کبھی وحی نہیں آئی! ہاں مگر جب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا تو مجھ پر وحی آئی۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر میں حضرت عائشہ کے ساتھ تھے کہ ایک دفعہ یہ آیت اتری انک لا تھدی من احببت اس حدیث سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

۳۴۰۴ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا أَنْ تُكَلِّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے آپ سے عرض کیا کہ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کریں۔ حضرت عائشہ کے متعلق! لوگوں کی یہ حالت

النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَتَقُولُ لَهُ إِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةُ فَعَلِّمْتُهُ فَلَمْ يُجِبْهَا فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمْتُهُ أَيْضًا فَلَمْ يُجِبْهَا وَقُلْنَ مَا رَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ لَمْ يُجِبْنِي قُلْنَ لَا تَدَعِيهِ حَتَّى يَرُدَّ عَلَيْكِ أَوْ تَنْظُرِينَ مَا يَقُولُ فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَّا فِي لِحَافِ عَائِشَةَ

ہوتی کہ جس دن [۱] حضرت عائشہ صدیقہ کی باری ہوتی تو وہ تحفے بھیجتے، اور عرض کرتے کہ ہم اس طرح بھلائی کے خواستگار ہیں جیسے آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں۔ تو آپ نے جواب نہ دیا۔ جب آپ کی باری کا دن آیا تو پھر کہا لیکن آپ نے پھر کوئی جواب نہ دیا اور تمام بیویوں نے [۲] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ہی نہ دیا۔ بیویوں نے کہا کہ آپ مسلسل کہے جائیں۔ یہاں تک کہ آپ جواب دیں۔ دیکھئے جواب کیا ملتا ہے۔ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کے دن پھر کہا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا مجھے حضرت عائشہ کے متعلق مت ستا۔ کیونکہ تم میں سے کسی بیوی کے بستر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی ہاں مگر [۳] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بستر میں نازل ہوئی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَانِ الْحَدِيثَانِ صَحِيحَانِ عَنْ عَبِيدَةَ.

حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ جناب حضرت عبیدہ کی روایت سے یہ دونوں احادیث درست ہیں۔

۳۹۸۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ تَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری دیکھ کر آپ کو تحفے بھیجتے تھے۔ اور اس سے غرض یہ تھی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں۔

نوٹ:۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھتے تھے۔ تو ان کی باری آنے پر آپ بہت زیادہ خوش ہوتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے لیے آپ کے حالات زندگی اور فضائل ملاحظہ ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

أَنَا مَعَهُ فَقُمْتُ فَلَجَفْتُ الْبَابَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ فَلَمَّا رَأَى عَنْهُ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ۔

پر اللہ رب العزت نے وحی ارسال فرمائی میں آپ کے ساتھ تھی میں یہ صورت حال دیکھ کر اٹھی اور اپنے اور آپ کے درمیان دروازے کی آڑ کر لی جب وحی ختم ہو چکی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ! حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کو سلام فرماتے ہیں۔

۳۴۰۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ تَرَى مَالَا نَرَى۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا۔ جبرئیل علیہ السلام آپ کو سلام فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا۔ ان پر بھی سلام اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ آپ انہیں دیکھتے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھ سکتے۔

۳۴۰۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يُقْرِئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ وَمِثْلُهُ سَوَاءً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ الَّذِي قَبْلَهُ خَطَأٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں اور آپ کو سلام فرماتے ہیں۔ ویسے ہی جیسے حدیث سابقہ میں گزرا۔

جناب امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت بذا درست ہے اور پہلی خطا۔

بَابُ الْغَيْرَةِ

رشک اور جوش کا بیان

۳۴۰۹ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُولِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ كُلُوا فَأَكَلُوا فَأَمْسَكَ حَتَّى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَتَرَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے تو آپ کی ایک اور زوجہ نے کھانے کا پیالہ ارسال خدمت فرمایا۔ اس زوجہ نے ناراض ہو کر پیالہ لانے والے کے ہاتھ پر مارا۔ اور وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ٹکڑے لے کر ملائے اور آپ اس میں کھانا جمع فرمانے لگے اور ارشاد فرمایا (تمہاری ماں کے کھانا بھیجنے) سے تمہاری والدہ جل گئی اس کو کھاؤ اور آپ تشریف فرما رہے۔ یہاں تک کہ وہ بیوی اپنے گھر سے ثابت پیالے کر حاضر خدمت ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ کھانے والے کو دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس

كَسَرَتْهَا۔

۳۴۱۰ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا بَعَثَتْ اِنَاءً فِيْهِ طَعَامٍ فِيْ صَحْفَةٍ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَجَاءَتْ عَائِشَةُ مُتَّزِرَةً بِكِسَاءٍ وَمَعَهَا فِهْرٌ فَفَلَقَتْ بِهِ الصَّحْفَةَ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فِلَقِ الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ كُلُوْا غَارَتْ اُمُّكُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْفَةَ عَائِشَةَ فَبَعَثَ بِهَا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَاَعْطٰى صَحْفَةَ اُمِّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ رض۔

بیوی کے گھر میں دیا جس نے اسے توڑا تھا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے صحابہ کرامؓ کے لیے ایک پیالہ میں کھانا لے کر حاضر خدمت ہوئیں۔ تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چادر اوڑھے ہوئے آئیں ان کے ہاتھ میں ایک پتھر تھا۔ جس سے انہوں نے پیالے کو توڑ ڈالا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں ٹکڑے پیالے کے اکٹھے کئے اور ارشاد فرمایا کھاؤ تمہاری ماں غیرت میں آگئی۔ اور آپ نے یہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا پیالہ لے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوایا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ٹوٹا ہوا پیالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

۳۴۱۱ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا رَاَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيَّةَ اَهْدَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَاءً فِيْهِ طَعَامٌ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِيْ اَنْ كَسَرْتُهُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَفَّارَتِهٖ فَقَالَ اِنَاءٌ كَاِنَاءٍ وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی مثل کھانا تیار کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔ ایک بار انہوں نے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا بھرا برتن ارسال کیا۔ میں برداشت نہ کر سکی۔ لہٰذا اس غیرت کی وجہ سے اس کو توڑ ڈالا۔ بعد ازاں میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس کا بدلہ کیا ہے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ برتن کا بدلہ ویسا ہی برتن ہے۔ اور کھانا کا بدلہ ویسا ہی کھانا ہے۔

۳۴۱۲ عَنْ عَائِشَةَ تَزْعُمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس قیام پذیر رہتے اور آپ شہد پیتے ایک دفعہ میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں۔ وہ عرض کرے کہ آپ سے مغافیر کی بو آتی ہے غالباً آپ نے مغافیر کھائی ہیں۔ بعد ازاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف

زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

سے گئے، تو ان سے یہی کہا آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں میں نے زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے اور اب کبھی نہیں پیوں گا (یہ سن کر دو عورتوں کا آنحضرت کے گزرنے والی ہوئی سے آپ کو شہد کی تہمت لگی) تو اس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی "یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک" اے نبی آپ اس چیز کو کیوں حرام فرماتے ہیں جس کو اللہ نے آپ کے لیے حلال فرمایا یعنی شہد کو۔ ان تتوبا الی اللہ اگر تم عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما اللہ کی طرف توبہ کرتی ہو فقد صغت قلوبکما (تو تمہارے دل حق کی طرف مائل ہو گئے) واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا (جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی عورت سے ایک بات چھپا کر فرمائی۔

۴۱۱۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَطَأُهَا فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ حَتَّى حَرَّمَهَا عَلَى نَفْسِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لونڈی تھی جس سے آپ محبت فرماتے۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں آپ سے مسلسل عرض کرتی رہیں حتی کہ آپ نے اس لونڈی کو اپنے آپ پر حرام فرمایا تب اللہ رب العزت نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔ اے نبی آپ اس کو اپنے آپ پر کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ پر حلال فرمائی! ——— آخر تک

۴۱۱۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْتَمَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَوَضَعْتُ يَدِي فِي شَعْرِهِ فَقَالَ لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قُلْتُ أَمَا لَكَ شَيْطَانٌ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک رات میں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو میں نے اپنا ہاتھ ان کے بالوں میں ڈالا آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا! میں نے عرض کیا کہ آپ کے لیے شیطان نہیں ہے فرمایا کیوں نہیں۔ میرے لیے بھی شیطان ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری امداد فرمائی حتی کہ وہ میرا تابعدار بن گیا۔

نوٹ: یعنی شیطان کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کا زور مجھ پر نہیں۔ اور باقی لوگوں پر تو اس کا زور چلتا ہے۔

۴۱۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَجَسَّسْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنَّكَ لَفِيْ شَأْنٍ وَإِنِّيْ لَفِيْ شَأْنٍ آخَرَ۔

مروی ہے۔ کہ میں نے ایک رات حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تو میں نے خیال کیا کہ آپ کسی اور بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے آپ کو تلاش کیا تو آپ رکوع میں تھے۔ یا سجدے میں فرما رہے تھے۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں تیرے سوا معبود کوئی نہیں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ دوسرے کاموں میں مشغول ہیں۔

نوٹ:۔ یعنی مجھے تو شک ہوا کہ آپ دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے حالانکہ آپ عبادت میں مصروف ہیں

۳۲۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ افْتَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَجَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنَّكَ لَفِيْ شَأْنٍ وَإِنِّيْ لَفِيْ شَأْنٍ آخَرَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو گمان کیا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں میں نے تلاش کیا۔ پھر میں واپس آئی تو میں نے دیکھا کہ آپ سجدے یا رکوع میں ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں "اے پروردگار تو پاک ہے اور تیری حمد کی گئی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں" میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ اپنا کام کر رہے ہیں اور میں اپنا کام کر رہی ہوں!

۳۲۱۶ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّيْ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ نَفْسِيْ قُلْنَا بَلٰى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَبَسَطَ إِزَارَهُ عَلٰى فِرَاشِهِ وَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّيْ قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ وَأَجَافَهُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِيْ فِيْ رَأْسِيْ فَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِيْ وَانْطَلَقْتُ فِيْ أَثَرِهِ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ

سیدنا حضرت محمد بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا حال اور اپنا حال بیان کرتی ہوں۔ ہم نے عرض کیا۔ کیوں نہیں ضرور بیان کیجئے! آپ نے بتایا کہ میری ایک رات کی باری میں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے کروٹ لی۔ اور آپ نے اپنی جوتیاں اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک رکھیں۔ آپ نے اپنی چادر بچھائی اور اپنا تہبند بچھونے پر پھیلایا۔ پھر آپ اتنی دیر قیام پذیر رہے کہ آپ نے خیال کیا کہ میں سو گئی۔ اس کے بعد آپ نے چپکے سے جوتیاں پہنیں۔ اور چادر لی۔ اور آہستہ سے دروازہ کھولا اور آپ باہر نکلے۔ بعد ازاں آپ نے آہستہ سے دروازہ بند کر لیا۔ میں نے بھی جلدی اوڑھنی

انْحَرَفَ وَ انْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ
فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ
وَ سَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ
اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ
يَا عَائِشُ رَابِيَةً قَالَ سُلَيْمَانُ حَسِبْتُهُ
قَالَ حَشْيَا قَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ
قَالَ أَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي
قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَلَهَزَنِي لَهْزَةً
فِي صَدْرِي أَوْجَعَتْنِي قَالَ أَظَنَنْتِ
أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَ رَسُولُهُ
قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ
عَلِمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ
يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَ قَدْ وَضَعْتِ
ثِيَابَكِ فَنَادَانِي وَ أَخْفَاهُ مِنْكِ
فَأَجَبْتُهُ وَ أَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَ
ظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ
فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ
أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي
أَنْ آتِيَ أَهْلَ
الْبَقِيعِ فَأَسْتَغْفِرَ
لَهُمْ۔

اپنے سر پر ڈالی، اور ازار پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی۔ یہاں تک کہ آپ بقیع میں تشریف لائے اور دیر تک وہاں ہاتھ اٹھائے اور دیر تک کھڑے رہے پھر آپ لوٹے اور میں بھی لوٹی۔ آپ تیز چلے اور میں بھی تیز چلی۔ آپ دوڑے اور میں بھی دوڑی۔ آپ آئے اور میں بھی آئی۔ میں آگے نکل کر گھر کے اندر آئی اور لیٹی تھی کہ آپ تشریف لائے! آپ نے پوچھا اے عائشہ تمہیں کیا ہوا تمہارا سانس پھولا ہوا ہے سانس جڑھ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بتا ورنہ مجھے خداوند کریم بتا دے گا۔ جو لطیف اور خبیر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بعد ازاں میں نے سب حال عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ آپ ہی تھیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ میرے سامنے سے کون گزر رہا ہے میں نے عرض کیا ہاں میں ہی تھی! یہ سن کر آپ نے میرے سینے میں ٹھوکا مارا کہ مجھے درد ہونے لگا۔ اللہ کیا کیا تو نے یہ سمجھا کہ اللہ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر ظلم کریں گے! (کہ میں تیری باری میں دوسری بیوی کے پاس جاؤں گا!) میں نے عرض کیا کہ لوگ کہاں تک چھپائیں گے اللہ رب العزت نے آپ کو بتلا دیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں جناب جبرئیل میرے پاس تشریف لائے اور تمہارے پاس نہ آسکے کیونکہ تو نے کپڑے اتار رکھے تھے! بعد ازاں مجھے چپکے سے پکارا اور میں تجھ سے چھپ کر گیا کیونکہ میرا خیال تھا کہ آپ آرام فرما رہی ہیں۔ اور مجھے آپ کو جگانا ناگوار گزرا۔ میں اس لیے ڈرا کہ کہیں وحشت نہ ہو۔ اور تو اکیلی نہ رہے۔ بعد ازاں مجھے حضرت جبرئیل نے کہا کہ میں بقیع میں جاؤں اور وہاں مدفون لوگوں کے لیے دعا کروں! فاتحہ!!

۳۳۱۸ عَنْ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثِيْ وَحَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلٰى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ هُوَ عِنْدِيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَآءَهٗ وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهٖ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ اَنِّيْ قَدْ نِمْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاَخَذَ رِدَآءَهٗ رُوَيْدًا فَتَسَرَّعَ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا۔

وَخَرَجَ فَجَاءَهٗ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِيْ فِيْ دِرْعِهٖ وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِيْ فَانْطَلَقْتُ فِيْ اِثْرِهٖ حَتّٰى جَآءَ الْبَقِيْعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهٗ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةٌ قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِيْنِيْ اَوْ لَيُخْبِرَنِّيَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهٗ الْخَبَرَ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَاَيْتُهٗ اَمَامِيْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ فَلَهَدَنِيْ فِيْ صَدْرِيْ لَهْدَةً اَوْجَعَتْنِيْ ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَانِيْ حِيْنَ رَاَيْتِ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِيْ فَاَخْفٰى مِنْكِ فَاَجَبْتُهٗ فَاَخْفَيْتُ مِنْكِ فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَكَرِهْتُ اَنْ اُنَبِّهَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَاَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ فَاَنْتَ وَاَبِيْ وَاُمِّيْ اَفَاَسْتَغْفِرُ لَهُمْ قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

۳۳۱۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

اتنا فرق ہے کہ جب آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوا تیری سانس چڑھی ہوئی ہے پیٹ پھولا ہوا ہے تو میں نے کہا کچھ نہیں آپ نے فرمایا بتاتی ہے تو بتا نہیں تو اللہ جو لطیف وخبیر ہے مجھے بتادے گا۔

۳۴۹ عَنْ عَائِشَةَ نَالَتْ نَفَسَهُ مِنَ
اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کے بارے میں کتاب

بَابُ وَقْتِ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ بِهَا النِّسَاءُ

طلاق دینے کا بیان اس عدت کے موافق جس میں اللہ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَيْرَاجِعْهَا ثُمَّ يَدَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هٰذِهِ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنی زوجہ محترمہ کو طلاق دی اور آپ حائضہ تھیں۔ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ تذکرہ بطور استفسار کے کیا یعنی یہ بات دریافت کرنے کے لیے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ طلاق دینا درست ہے یا نہیں؟ آپ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ حضرت عبداللہ سے کہیں کہ وہ رجوع کر لیں یعنی اس طلاق کو توڑ ڈالے اور اس عورت کو اپنی بیوی بنا لے پھر بعد ازاں وہ اسے پاک ہونے تک چھوڑ دے! جب وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے! اور پھر دوسری دفعہ حائضہ ہو کر پاک ہو جائے تب اگر اس کا جی چاہے تو وہ جماع کرنے سے جدائی اختیار کرے۔ اور اگر چھوڑنے کو جی نہ چاہے تو وہ اسے رکھ لے کیونکہ اللہ رب العزت نے عورتوں کو طلاق دینے کا اسی عدت کے مطابق حکم کیا ہے۔

۲۴۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے اپنی بیوی کو دوران حیض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں طلاق دی۔ تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو طلاق دے دی ہے اور یہ طلاق دینا کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ کو کہو کہ وہ اپنی عورت کی طرف رجوع کریں اور پھر اسے اپنے ہاں ٹھہرا رکھے یہاں تک کہ وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے جب اسے دوسرا حیض آ جائے اور وہ دوسرے حیض سے پاک ہو جائے تو تب اگر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جی چاہے تو رکھ لے ورنہ اسے طلاق دے دے بشرطیکہ وہ اس دوسرے حیض کے بعد بھی اس کے قریب نہ جائے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہی عدت ہے اور اسی کے مطابق طلاق دینے کا حکم اللہ رب العزت نے فرمایا ہے۔

۲۴۲۲ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلسُّنَّةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

جناب حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت زہری سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ عدت پر طلاق کیسی ہوتی ہے (یعنی اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا طلقوھن لعدتھن تو اس کا کیا مطلب ہے اور عدت پر طلاق دینا کیسے ہوتا ہے) حضرت زہری نے جواب دیا کہ میں نے جناب سالم بن عبداللہ سے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ بیوی حائضہ تھیں۔ پھر اس امر کا تذکرہ میرے والد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا۔ آپ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ رجوع کر لیں اور آپ اسے پاک ہو لینے دیں۔ بعد ازاں اگر اسے طلاق دینا درست اور اچھا معلوم ہو تو وہ اسے پاکی کی حالت میں صحبت کے بغیر طلاق دے دیں۔ پھر آپ

بْنُ عُمَرَ فَرَاجَعَتْهَا وَ حَسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقَتْهَا

نے ارشاد فرمایا۔ یہی معنی ہے العدۃ کا جو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رجوع کیا اور اس طلاق کو حساب میں لگایا جو میں پہلے دے چکا تھا۔ کیونکہ وہ طلاق اگرچہ سنت کے خلاف تھی مگر واقع ہو گئی۔

۴۴۲۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَيْمَنَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ لَهُ كَلَّقَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَلَى فَهْلِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رضہ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضہ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا عَلَيَّ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ [1]

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ایمن نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا۔ کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہو۔ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے۔ کہ میں نے حالت حیض میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں طلاق دی۔ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا اور بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ رجوع کر لینا مناسب ہے اور اسے میری طرف واپس کر دیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب وہ پاک ہو جائے گی تب اسے طلاق دے دینا یا نہ دینا آپ کے اختیار میں ہے اور جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس کے بعد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ فِیْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ یعنی اے نبی جب آپ اپنی عورتوں کو طلاق دیں تو آپ انہیں ان کی عدت سے پہلے طلاق دیں۔

۴۴۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضہ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ رب العزت کے فرمان یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ کے متعلق مروی ہے آپ فرماتے ہیں فی قبل عدتھن یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جائے۔ تب طلاق دو تاکہ

---

[1] قرآن مجید میں فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ہے۔

بَابُ طَلَاقِ السُّنَّةِ

۳۴۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ تَطْلِيقَةٌ وَهِيَ طَاهِرٌ فِي غَيْرِ جِمَاعٍ فَاِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا اُخْرٰى فَاِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا اُخْرٰى ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَيْضَةٍ قَالَ الْاَعْمَشُ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

طلاق سنت کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طلاق سنت اس طرح ہے کہ انسان عورت کو پاکی کے وقت جماع کیے بغیر طلاق دے اور جب اسے حیض آئے اور وہ پاک ہو جائے تو اس وقت اسے ایک اور طلاق دے پھر جب اسے حیض آئے اور وہ اس سے پاک ہو جائے تب وہ اسے ایک اور طلاق دے۔ بعد ازاں عورت ایک حیض عدت گزارے حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا اور آپ نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

نوٹ:۔ یعنی ہر طہر میں ایک طلاق دینا سنت کے مطابق ہے اور تین طلاقیں ایک دفعہ دینا خلاف سنت ہے مگر واقع ہو جاتی ہیں۔

۳۴۲۶ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حالت طہر میں بغیر جماع کیے طلاق دینا سنت ہے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ اِذَا طَلَّقَ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ

اگر کسی شخص نے بوقت حیض ایک طلاق دی تو اس کا حکم

۳۴۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ لِلْمُخْبِرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ عَبْدَاللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَاِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ فَاِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْاُخْرٰى فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا فَاِنْ شَاءَ اَنْ يُمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حالت حیض میں اپنی زوجہ کو طلاق دی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس قصے کی خبر دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ سے کہو وہ رجوع کر لے اور جب وہ عورت حیض سے پاک ہو جائے اور نہا لے اس کو ٹھہرائے رکھے یہاں تک کہ وہ دوسرے حیض سے نہا دھو کر نہا لے اور وہ شخص اس سے صحبت نہ کرے بعد ازاں وہ اسے طلاق دے اگر وہ چاہے اس سے صحبت کرے تو اسے رکھے اور طلاق نہ دے۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے جس عدت کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا حکم صادر فرمایا ہے تو یہ وہی عدت ہے یعنی اس طرح طلاق دینے کا نام سنت پر طلاق دینا ہے۔

۳۴۲۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِیُطَلِّقْهَا وَهِیَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی اور اس بات کا تذکرہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے حکم کرو وہ رجوع کرے پھر جب وہ پاک ہو گی یا حاملہ ہو جائے گی تو تب اسے طلاق دینا۔

بَابُ الطَّلَاقِ لِغَیْرِ الْعِدَّةِ

غیر عدت میں طلاق دینے کا حکم

۳۴۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی طَلَّقَهَا وَهِیَ طَاهِرٌ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زوجہ کو ان کی طرف لوٹا دیا۔ یہاں تک کہ جب وہ حیض سے پاک ہو گئی تو آپ نے اسے طلاق دی

اَلطَّلَاقُ لِغَیْرِ الْعِدَّةِ وَمَا یُحْتَسَبُ مِنْهُ عَلَی الْمُطَلِّقِ

اگر کوئی شخص طہر میں طلاق دینے کی بجائے حیض میں طلاق دے تو اس کا کیا حکم ہے اور کیا یہ طلاق شمار ہو گی یا نہیں۔

۳۴۳۰ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّرَاجِعَهَا ثُمَّ یَسْتَقْبِلُ عِدَّتَهَا قُلْتُ لَهٗ یُعْتَدُّ بِتِلْکَ التَّطْلِیْقَةِ فَقَالَ مَهْ اَرَاَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

سیدنا حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کا مسئلہ دریافت کیا جس نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو آپ پوچھنے لگے کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتا ہے جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی بعد ازاں یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا اسے حکم دو کہ وہ اپنی عورت سے رجوع کرے اور بعد ازاں اس کی عدت اس شمار میں آئے گی۔ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں اگر وہ رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

۳۴۲۱ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ لِيَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ مَهْ وَإِنْ عَجَزَ أَوِ اسْتَحْمَقَ۔

سیدنا حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کا مسئلہ دریافت کیا۔ جس نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو آپ پوچھیں گے کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتا ہے جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی بعد ازاں یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا اسے حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے اور بعد ازاں اس کی عدت کا انتظار کرے میں نے دریافت کیا کیا وہ طلاق جو وہ حالت حیض میں دے چکا ہے وہ اس میں شمار ہوگی۔ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں اگر وہ رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

اَلثَّلَاثُ الْمَجْمُوعَةُ وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ

بیک وقت تین طلاقیں دینے کی سختی اور غصے کا بیان

۳۴۲۲ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقْتُلُهُ۔

سیدنا حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دی ہیں یہ سن کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ غصہ کی حالت میں ارشاد فرمانے لگے۔ کیا اللہ کی کتاب مقدس کی صریح تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں۔ یہ بات سن کر ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اسے قتل کر ڈالوں۔؟

نوٹ:۔ اللہ کی کتاب سے مذاق کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اس میں نازل کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل نہ کرنا قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۔ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ اور وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل شدہ کلام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ کافر فاسق اور ظالم ہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

۳۴۴۳ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ

بیک وقت تین طلاقیں دینے کی اجازت

حضرت سہل بن سعد بن ساعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ سے حضرت عویمر عجلانی نے بیان فرمایا کہ میں حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پائے اور وہ اس مرد کو مار ڈالے تو کیا اس مارنے کے بدلے میں اس شوہر کو بھی مار دیں اگر ایسا ہے تو وہ بیوی والا کیا کرے۔ میں نے کہا اے عاصم یہ مسئلہ آپ میری طرف سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیں بعد ازاں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ پوچھنا بڑا معلوم ہوا اور سائل پر ایسی بات پوچھنے کی وجہ سے عیب رکھا۔ تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو اس طرح کہنا بڑا معلوم ہوا یعنی عیب دیتے ہوئے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا تو آپ کو رنج اور پریشانی ہوئی اور آپ پچھتائے کہ میں نے یہ مسئلہ ناحق دریافت کیا۔ تو آپ کو جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے گھر واپس تشریف لائے تب حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے آکر عرض کیا کہ آپ کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا حضرت عاصم فرمانے لگے کہ آپ نے مجھے یہ بات کہہ کر اچھا نہیں کیا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کا برا مانا۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر ارشاد فرمانے لگے خدا کی قسم میں اس مسئلہ کو آپ سے ضرور دریافت کروں گا۔ یہ کہہ کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں روانہ ہوا اور سب لوگوں کے درمیان میں جا کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ ارشاد فرمائیے کہ اگر

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَ أَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْمِرٌ يَعْنِيْ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کسی شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھا اگر وہ شخص اسے مار ڈالے تو کیا اسے بھی اس کے بدلہ میں قتل کریں گے یا اس قتل کرنے والے کا کیا حال ہوگا۔ اس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں حکم نازل ہوا ہے کہ تو جا اور اس عورت کو لے کر آ۔ جناب حضرت سہیل رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ان دونوں یعنی عویمر اور اس کی بیوی نے لعان کیا اور ہم لوگ بھی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے جناب حضرت عویمر لعان سے فارغ ہو چکے تو آپ فرمانے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اب بھی اس عورت کو گھر میں رکھوں تو میں جھوٹا اور بہتان لگانے والا ٹھہرا اسی وقت تین طلاقیں دے دیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک کا بھی انتظار نہ کیا۔

نوٹ:۔ عورت اور مرد میں لعان کا مطلب یہ ہے کہ مرد اللہ کا نام لے کر پہلے چار دفعہ اپنی صداقت پر گواہی دے اور پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے کہ اگر وہ جھوٹا ہو اور اس طرح عورت بھی اللہ کا نام لے کر چار دفعہ گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے یعنی اسے جھوٹا کہے اور پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے اگر مرد سچا ہو تو ہم حدیث ہذا سے بیک وقت تین طلاقیں دینے کی رخصت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ عویمر کا فعل ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص تین طلاقیں ایک ہی دفعہ دے دے تو صرف ایک طلاق واقع ہوگی۔ مگر اکثر علماء کا فرمانا ہے کہ اگرچہ یہ فعل گناہ ہے اور خلاف سنت مگر تینوں طلاقیں لفظ کی صورت میں واقع ہوں گی

۳۴۴۲ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا بِنْتُ آلِ خَالِدٍ وَ إِنَّ زَوْجِيْ فُلَانًا أَرْسَلَ إِلَيَّ بِطَلَاقِيْ وَإِنِّيْ سَأَلْتُ أَهْلَهُ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى فَأَبَوْا عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيْهَا بِثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں آل خالد کی بیٹی ہوں اور فلاں فلاں شخص کی بیوی ہوں اور اس نے مجھے طلاق کہلا بھیجی ہے اور میں اس شخص سے نفقہ اور رہنے کے لیے مکان مانگتی ہوں۔ اور مرد کی طرف کے لوگ انکاری ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا نفقہ خرچہ اور رہائش کی جگہ اس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ۔

عورت کو ملتی ہے جس عورت سے مرد رجوع کر سکے اور مرد تین طلاقوں کے بعد رجوع تو بھی نہیں کر سکتا تو اسے نفقہ بھی نہ ملے گا۔)

۳۴۲۵ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ۔

سیدہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے مرد کی طرف سے نہ گھر دیا جائے اور نہ ہی نفقہ۔

۳۴۲۶ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى۔

سیدہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو عمرو مخزومی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی مخزوم کے ساتھ مل کر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابو عمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دیں۔ تو پھر کیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نفقہ دلایا جائے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ نہ ہی اس کو نفقہ ملے گا اور نہ رہائش کے لیے گھر۔

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُتَفَرِّقَةِ قَبْلَ الدُّخُولِ بِالزَّوْجَةِ

جماع سے قبل تین طلاقیں متفرق دینے کا بیان

۳۴۲۷ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلٰى بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رُدَّتْ إِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابو صہباء رضی اللہ عنہ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے ابن عباس رضی اللہ عنہ کیا آپ نہیں جانتے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں تین طلاقیں ایک طلاق کی طرف رد کی جاتی تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ ہاں رد کی جاتی تھیں۔

نوٹ:۔ ایک طلاق کی طرف رد کیا جانے کا مطلب ہے کہ تین طلاقیں دینے سے ایک طلاق متصور ہوتی تھی۔

اَلطَّلَاقُ لِلَّتِیْ نَکَحَ زَوْجًا ثُمَّ لَا یَدْخُلُ بِهَا

اگر کوئی شخص جماع کرنے سے قبل بیوی کو طلاق دے دے

۳۴۳۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُوَاقِعَهَا اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَ تَذُوْقَ عُسَيْلَتَهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے چکا ہو اور پھر اس کی بیوی نے دوسرے کسی شوہر سے نکاح کر لیا۔ دوسرا شوہر اور وہ ایک بستر پر بھی ہوئے۔ لیکن مرد نے اس سے جماع نہ کیا اور اس عورت کو طلاق دے دی۔ تو کیا ایسی عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جاتی ہے یا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ حلال نہیں ہوتی جب تک یہ دوسرا مرد اس عورت کا مزہ نہ چکھے اور مرد عورت کا مزہ نہ چکھے۔

نوٹ:۔ خلوت کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ زوج اول کے لیے وہ عورت تب حلال ہوگی جب زوج ثانی اس کے ساتھ جماع کرے۔

۳۴۳۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَكَحْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلَ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَ تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ کی بیوی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ نکاح کیا ہے اور آپ کی حالت یہ ہے کہ آپ کے پاس کپڑے کی جھالر کے سوا کچھ نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا شاید تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو گی یہ بات نہ ہو سکے گی جب تک کہ حضرت عبدالرحمٰن تمہارا اور تو عبدالرحمٰن کا مزہ نہ چکھ لے۔

نوٹ:۔ یعنی تو اس وقت نکاح کر سکتی ہے جب عبدالرحمٰن تجھ سے صحبت کرے اور پھر طلاق دے جماع کے بغیر پہلے خاوند سے نکاح درست اور جائز نہیں۔ بدبہ کپڑے کی جھالر کو کہتے ہیں۔ اس کپڑے کی جھالر کی مثال حضرت عبدالرحمٰن کے ڈھیلے ہونے اور کم نمو ہونے کی بنا پر دی گئی ہے۔

طَلَاقُ الْبَتَّةِ

۳۴۴۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُوبَكْرٍ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَ إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا وَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بِالْبَابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَابَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هٰذِهِ تَجْهَرُ بِمَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَ يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ۔

طلاق بائنہ کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور اس وقت جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی تھی اور وہ مجھے طلاق دے چکا ہے اور ایسی طلاق جو عورت کو مرد سے بالکل بے تعلق اور بے واسطہ کر دیتی ہے۔ یعنی تین طلاقیں اور اسے چھوڑ کر میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب عبدالرحمٰن کے پاس اس چادر کے پلے یعنی ہار کے سوا کچھ نہیں اور آپ نے اپنی چادر کا پلہ پکڑ کر یہ بات ارشاد فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ اس وقت حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ دروازے پر تھے۔ اور آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہ دی اور فرمایا۔ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا آپ سنتے ہیں یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی وہی کچھ کہتی ہیں۔ جو کچھ علم طور پر کہتی ہے بعد ازاں آپ نے اس عورت سے پوچھا کیا تو رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔ اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جب تک تو اس کا اور وہ تیرا مزہ نہ چکھ لے یعنی تجھ سے ہم بستر نہ ہو۔

أَمْرُكِ بِيَدِكِ

۳۴۴۱ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ غَيْرَ الْحَسَنِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي

اَمْرُكِ بِيَدِكِ کی تحقیق اور اختلاف کا بیان

سیدنا حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت ایوب سے دریافت کیا کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جس نے کسی عورت سے کہا ہو امرک بیدک کہنے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہے سوائے حسن کے (آپ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہنے سے تین طلاق واقع ہو

قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بْنِ سَمُرَةَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثَلَاثٌ فَلَقِيتُ كَثِيرًا فَسَأَلْتُهُ
فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى
قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
نَسِيَ قَالَ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
هٰذَا حَدِيثٌ
مُنْكَرٌ

جلد ثانی

جاتی ہیں۔ حضرت ایوبؓ نے جواب دیا کہ میں نے کسی شخص کو یہ کہتے نہیں سنا۔ پھر فرمایا اللہم اغفر لنا اے اللہ بخش دے ہمارے اگر ان سے غلطی ہو گئی ہو تو۔ مگر وہ حدیث پاک جو حضرت قتادہ نے کثیر کی روایت سے بیان کی ہے اور کثیر نے ابوسلمہ سے جناب ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بیان کیا کہ وہ تین طلاقیں ہوتی ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے کثیر سے اس روایت کے متعلق پوچھا اور اسے اس حدیث شریف کا کچھ حال معلوم نہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد ازاں میں حضرت ابوقتادہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان سے یہ حال بیان کیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ یہ بات بھول گئے۔ اس کتاب کے مصنف حضرت امام ابوعبدالرحمٰن نسائی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

نوٹ:۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث ہذا کو محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے پوچھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ حدیث ہذا جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔ یعنی یہ جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمانا ہے اور حضور سرور کائنات تک حدیث ہذا نہیں پہنچی اور امرک بیدک کہنے کے معنی یہ ہیں کہ جب عورت کو طلاق دینے کے ارادے سے مرد اس طرح کہے کہ تیرا معاملہ تیرے اپنے ہاتھ میں ہے۔ تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ جناب حضرت حسن فرماتے ہیں۔ کہ جب کوئی کہے امرک بیدک تو اس قول سے ہی تین طلاقیں ہو جاتی ہیں اور حضرت ایوبؒ نے اس سے انکار کیا اور یہ بات کہی کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح سنا کہ جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ اس کی یہ بات کہنے سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ مگر قتادہ نے اس حدیث پاک کو حضرت کثیر سے نقل کیا تھا۔ جب جناب ایوب خود حضرت کثیر سے ملے تو آپ نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں بعد ازاں یہ روایت بے اعتبار ہو گئی اور درست یہ ہے کہ امرک بیدک کہنے سے عورت کو اختیار ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں جو وہ چاہے ایک طلاق دے۔ خواہ وہ بائن طلاق دے یا ایک طلاق۔ یا تین طلاقیں دے دے۔

بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَالنِّكَاحُ الَّذِي يُحِلُّهَا بِهِ

تین طلاقیں دی گئیں مطلقہ کے حلال ہونے اور اس کے نکاح کے ذکر میں جو اسے جائز اور حلال کر دیتا ہے

۳۴۴۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

مروی ہے کہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دی تھیں۔ اور بعد ازاں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا جن کے پاس کپڑے کی جھالر کے سوا کچھ نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر تبسم فرمایا اور فرمایا شاید تیرا ارادہ ہے کہ تو رفاعہ سے پھر نکاح کرے ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ حضرت عبدالرحمٰن اور تم ایک دوسرے کا ذائقہ نہ چکھ لو

۳۳۴۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَةً ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ فَقَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور اس عورت نے دوسرا خاوند کر لیا اس خاوند نے چھونے سے قبل ہی طلاق دے دی اور بعد ازاں یہ مسئلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایسی عورت پہلے خاوند کے لیے درست اور جائز ہوتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جائز نہیں ہوتی جب تک کہ اس عورت کا مزہ دوسرا خاوند پہلے خاوند کی طرح نہ چکھ لے۔

نوٹ:۔ یعنی نکاح کر کے چھوڑ دینے سے زوج اول کے لیے حلال نہیں ہوتی۔ کیونکہ تین طلاقیں ایسی چیز ہے جس سے عورت مرد کے قبضے سے بالکل باہر نکل جاتی ہے اور بالکل قبضے سے باہر ہونا اس وقت معلوم ہوگا جب عورت دوسرے کے قبضہ اور تصرف میں پوری طرح آ جائے اور وہ پہلے خاوند کی طرح اس سے معاملہ کرے۔ یعنی ایک مکان میں اکٹھا رہنے یا نکاح کر لینے یا ذرا سا چھو لینے سے تصرف پورا نہیں ہوتا۔ اس لیے ارشاد فرمایا کہ جب تک دونوں ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لیں تب تک پہلے خاوند کو جائز اور درست نہیں کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے اور اس میں اور بھی کئی اسرار ہیں جو غور و فکر اور تدبر سے ظاہر ہوں گے۔

۳۳۵۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ الْغُمَيْصَاءَ أَوِ الرُّمَيْصَاءَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْتَكِي زَوْجَهَا أَنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَيْهَا فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ جَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ كَاذِبَةٌ وَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (راوی کو شک ہے) (غمیصاء یا رمیصاء) نامی ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے آتے ہی اپنے خاوند کی اس بات میں شکایت کی کہ وہ اس کے قریب نہیں آتا۔ بعد ازاں تھوڑی دیر بعد اس کا خاوند بھی آ پہنچا اور کہنے لگا کہ یہ عورت

هُوَ يَصِلُ إِلَيْهَا وَلٰكِنَّهَا تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ۔

برابر ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے پاس جاتا ہوں۔ تاہم اس کا ارادہ ہے کہ میں اس سے چھوٹ کر پہلے خاوند کے پاس چلی جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا کرنا ٹھیک نہیں۔ مگر صرف اس وقت جب تو اس کا شہد چکھ لے۔

نوٹ:۔ یعنی مرد اور عورت میں صحبت ہو جائے اور وہ ایک دوسرے سے فائدہ اٹھا لیں۔

۲۲۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَتَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی کے حالات کے بارے میں سنا کہ اس کی ایک بیوی تھی اور اس نے اسے طلاق دے دی یعنی تین طلاقیں۔ بعد ازاں اس عورت سے دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اور پھر دوسرے نے بھی جماع کیے بغیر اس عورت کو طلاق دے دی۔ بعد ازاں اس عورت نے خصم اول کی طرف جانا چاہا آپ نے ارشاد فرمایا ایسا ممکن نہیں۔ جب تک کہ وہ دوسرے خاوند کے شہد کو نہ چکھے (یعنی اس سے جماع نہ کرے) تب تک وہ پہلے خاوند کے حق میں جائز نہیں ہو سکتی۔)

۲۲۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُغْلِقُ الْبَابَ وَيُرْخِي السِّتْرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتّٰى يُجَامِعَهَا الْآخَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا أَوْلٰى بِالصَّوَابِ۔

جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مسئلہ دریافت کیا کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ بعد ازاں اس سے دوسرے آدمی نے نکاح کر لیا۔ اور نکاح ہونے کے بعد دونوں کو کوٹھڑی کے اندر چلے گئے دروازہ بند کر دیا اور پردے بھی چھوڑ دیے گئے۔ یعنی خلوت صحیحہ ہو گئی۔ لیکن مرد نے جماع نہیں کیا اور اس عورت کو طلاق دے دی کیا یہ عورت پہلے خاوند کے لیے جائز ہو گئی؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک یہ اس سے جماع نہ کرے۔ کتاب ہذا کے مصنف فرماتے ہیں یہ حدیث اقرب الی الصواب۔

بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ

تین طلاقیں دی ہوئی عورت سے حلالہ کرنے کا اور جو کچھ اس کام کے کرنے والے پر سخت بات کہی گئی ہے اس کا ذکر۔

۳۴۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَاشِمَةَ وَ الْمُتَوَشِّمَةَ وَ الْوَاصِلَةَ وَ الْمُوْصِلَةَ وَ اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهٗ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نیلا گودنے اور گودانے والی عورت پر لعنت فرمائی اور بالوں میں بال ملانے اور ملوانے والی پر بیاج کھانے اور کھلانے والی پر اور حلالہ کرنے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے ان پر لعنت فرمائی۔

بَابُ مُوَاجَهَةِ الرَّجُلِ الْمَرْاَةَ بِالطَّلَاقِ

اس بات کا بیان کہ مرد عورت کا منہ دیکھتے ہی طلاق دیدے

۳۴۲۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اَلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ایک کلابی عورت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو کہنے لگی اعوذ باللہ منک میں اللہ تعالیٰ کی آپ سے پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو نے بہت بڑی ہستی کی پناہ لی۔ لہٰذا تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ۔

بَابُ اِرْسَالِ الرَّجُلِ اِلٰى زَوْجَتِهٖ بِالطَّلَاقِ

اپنی بیوی کو کسی شخص کی زبانی طلاق کہلا بھیجنے کا بیان

۳۴۲۹ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ ... قَالَتْ اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِيْ بِطَلَاقِيْ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ فَقُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ تَلْقِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهٗ فَاِذَا انْقَضَتْ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق کہلا بھیجی اور میں نے اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی حضور نے دریافت فرمایا۔ کہ آپ کو کتنی طلاقیں دی گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا تین۔ آپ نے فرمایا تجھے عدت بیٹھنے کے لیے تیرے خاوند کی طرف سے خرچہ نہ ملے گا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے چچا کے بیٹے کے گھر میں ایام عدت پورے کریں یعنی ابن ام مکتوم کے پاس کیونکہ وہ اندھے

جِدَّ ثُمَّ كِ فَأَوْفِيَنَّ مَخْتُومًا۔

آدمی ہیں اور آپ ان کی موجودگی میں اپنے کپڑے بھی اتار سکتی ہیں۔ اور ارشاد فرمایا جب تمہاری عدت پوری ہو جائے۔ تو اس وقت مجھے اطلاع دے دو۔ یہ حدیث شریف مختصر ہے۔

۳۴۵۰۔ عَنْ تَمِيمٍ مَوْلَاةِ فَاطِمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت فاطمہ کے آزاد کردہ غلام جناب حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت فاطمہ رضی سے اس طرح روایت کی ہے۔ یعنی جیسے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت اوپر گزری

نوٹ:۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کی زبانی کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق کہلا بھیجے۔ تو طلاق واقع ہو جائے گی اور عورت اپنی عدت گزار کر دوسرا خاوند کر سکتی ہے ہاں عورت کو مطلع کر دینا چاہیئے کہ وہ اپنا کچھ بندوبست کر سکے۔

تَاوِيلُ قَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ۔

اس بات کا بیان کہ آیت یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ کے کیا معنی ہیں

۳۴۵۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي جَعَلْتُ امْرَأَتِي عَلَيَّ حَرَامًا قَالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ بِحَرَامٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ عَلَيْكَ أَهْوَنُ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو اپنے آپ پر حرام کر لیا جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہے اور وہ عورت تجھ پر حرام نہیں اور پھر یہ آیت شریفہ پڑھی یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ اور فرمایا تم پر لازم ہے کہ ایک سخت کفارہ دو یعنی ایک غلام آزاد کرو

نوٹ:۔ حدیث شریف کا مطلب ہے کہ ایک حلال چیز کو حرام کر دینے سے وہ چیز حرام نہیں ہو جاتی بلکہ کفارہ دینا لازم آتا ہے اور وہ سخت ترین یعنی غلام کا آزاد کرنا ہے۔

تَاوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ عَلَى وَجْهٍ آخَرَ

آیت یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ کی ایک دوسری تاویل۔

۳۴۵۲۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ وَ يَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَيَّتُنَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس دیر تک قیام پذیر رہتے اور شہد نوش فرماتے۔ تو میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَقَالَ لَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ فِي حَدِيثِ عَطَاءٍ۔

نے مشورہ کیا کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو آپ سے کہا جائے کہ آپ سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے وہی بات کہی آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے شہد کے سوا کچھ نہیں کھایا اور وہ بھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس سے۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں پھر دوبارہ کبھی نہیں پیوں گا۔ تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان چیزوں کو اپنے آپ پر کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ رب العزت نے آپ پر حلال کر دی ہیں اور یہ ان تینوں میں حضرت ام المومنین حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے ارشاد فرمایا اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو۔ تو تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کوئی بات ایک عورت سے چھپا کر ارشاد فرمائی اور وہ بات جواب پر مذکور ہوئی ہے یعنی بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں یہ سارا قصہ نقل کیا گیا ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:
حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ یا ایک بیوی کے پاس سے شہد پینا موقوف کر دیا۔ یہ دوسری ازواج مطہرات کی خاطر تھا۔ اس پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارہ دینا ہے اب جو کوئی اپنے مال کے متعلق کہے کہ یہ مجھ پر حرام ہے تو قسم واقع ہو گئی اور وہ اس کا کفارہ دے اور کھانے یا کپڑے کو کام میں لائے خواہ وہ کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی۔ (موضح قرآن)

بَابُ الْحَقِي بِأَهْلِكِ

اپنی زوجہ کو یہ کہنے کا بیان کہ جاؤ تم اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہو

۳۴۵۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت کعب

مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَقَالَ فِيهِ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا اور وہ اس وقت اپنا حال بیان فرماتے جب وہ غزوہ تبوک میں شامل ہوتے وقت پیچھے رہ گئے تھے اور اس بیان میں جناب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچانک میرے پاس حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد آیا اور اس نے کہا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے یعنی جس طرح آئندہ حدیث پاک میں اس امر کا تذکرہ آتا ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک کو علیحدہ اس لیے بیان فرمایا گیا ہے چونکہ اسناد میں فرق تھا اور اہل حدیث حضرات کی اصطلاح میں اسے تحویل کہتے ہیں۔

۴۴۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ قِصَّتَهُ وَقَالَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذَا الْأَمْرِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو اس وقت کا حال بیان فرماتے سُنا جب آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں نہ جا سکے۔ راوی کا کہنا ہے کہ یہ سارا قصہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اور قت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکے لیے یہ حکم فرمایا ہے کہ آپ اپنی بیوی سے الگ ہو جائیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اس سے الگ ہونے سے طلاق دینا مراد ہے یا کیا مطلب ہے۔ قاصد نے بتایا کہ طلاق دینا مراد نہیں بلکہ اس میں جدا رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے نزدیک جانے سے منع کیا گیا ہے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر رہو۔ میرے قریب مت آئیو۔ جب تک اللہ رب العزت دا الجد اس امر میں کچھ حکم نہ فرمائے۔

۴۴۹۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَعْبِ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ بِحَدِيثِهِ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے سنا اور راوی کا کہنا ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ ان

قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلٰى صَاحِبَيَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْتَزِلُوْا نِسَآءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُوْلِ اُطَلِّقُ امْرَاَتِيْ اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ فِيْهِمْ فَلَحِقَتْ بِهِمْ۔

تین افراد میں سے ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی حضرت کعب اپنا حال بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور میرے ساتھیوں کے پاس قاصد ارسال کیا اور اس نے بیان کیا کہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم فرمایا کہ تم اپنی عورتوں سے الگ ہو جاؤ اور ان کے قریب نہ جاؤ حضرت کعب فرماتے ہیں میں نے قاصد سے دریافت فرمایا کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں یا کیا کروں۔ اس نے کہا کہ اسے طلاق نہ دو بلکہ اس سے الگ رہو اور اس کے نزدیک نہ جاؤ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا جاؤ اپنے لوگوں سے ملو اور وہیں رہنا پھر آپ کی بیوی اپنے لوگوں میں جا ملی۔

۲۳۵۹ عَنْ كَعْبٍ بَعْدَ ثَمَانِ حَدِيْثِهٖ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِيْهِ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا فَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِاِمْرَاَتِي الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ وَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ۔

سیدنا حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں جاتے ہوئے پیچھے رہ گئے تھے۔ اور راوی اس حدیث میں یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت کعب نے یہ بھی فرمایا کہ اس دوران حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو (یعنی مجھے اور میرے ساتھیوں کو حکم دیا) میں نے قاصد سے دریافت کیا کیا میں اپنی عورت کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے کہا کہ جدا ہونے اور قربت نہ کرنے کا حکم ہے۔ کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ آپ جا کر اپنے گھر والوں سے مل جائیں اور آپ اس وقت تک وہیں رہنا جب تک اللہ رب العزت اس کے متعلق کچھ فیصلہ نہ اتار دے

۲۳۶۰ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبًا يُحَدِّثُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلٰى صَاحِبَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

سیدنا حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا وہ فرماتے کہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس ایک شخص کو ارسال فرمایا اور میرے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا وَلَا تَقْرَبَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي أَلْحِقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي فِيهِمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَحِقَتْ بِهِمْ۔

دیکھنے کے پاس بھیجا اس نے بتایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی بیویوں سے کنارہ کرو اور ان کے پاس نہ جاؤ۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے دریافت کیا کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں یا کیا کروں اس نے کہا کہ طلاق نہ دو بلکہ اس کو اپنے سے الگ کر دو۔ اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ جاؤ اور ان کے ساتھ رہو جب تک اللہ رب العزت اور بزرگی والا اس امر میں حکم فرمائے۔ بعد ازاں ان کی زوجہ چلی گئیں یعنی اپنے ماں باپ کے پاس جا کر رہنے لگیں۔

۳۴۸۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِذَا رَسُولٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا تَقْرَبْهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهَا أَلْحِقِي بِأَهْلِكِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور آپ نے اس حدیث قرین میں بیان فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس آیا اور اس قاصد نے کہا کہ تم اس عورت سے الگ ہو جاؤ۔ بعد ازاں میں نے اس قاصد سے دریافت کیا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے دوں اس نے کہا طلاق نہ دو لیکن اس کے قریب نہ جاؤ۔ اور حدیث ہذا میں اَلْحِقِي بِأَهْلِكِ کا ذکر نہیں آیا۔

نوٹ:۔ یعنی یہ بیان نہیں فرمایا کہ حضرت کعب نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ جاؤ تم اپنے گھر والوں کے ساتھ جا کر رہو جیسے گذشتہ روایات میں بیان فرمایا گیا ہے۔

بَابُ طَلَاقِ الْعَبْدِ

غلام کے طلاق دینے کا بیان

۳۴۸۹ عَنْ أَبِي حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَامْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقْتُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقْنَا جَمِيعًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ

سیدنا ابوحسن مولیٰ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور میری بیوی دونوں غلامی میں تھے۔ بعد ازاں میں نے اس عورت کو دو طلاقیں دیں اس کے بعد ہم دونوں کو ایک ہی دفعہ آزاد کیے گئے۔ میں نے حضرت ابن

إِنْ رَاجَعَهَا كَانَتْ عِنْدَهُ عَلَى وَاحِدَةٍ فَمَضَى بِذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَالَفَهُ مَعْمَرٌ

عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ اگر تو اسے دوبارہ نکاح میں لائے گا تو وہ تمہارے نزدیک ایک طلاق رہے گی۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا حکم فرمایا ہے اور حضرت معمرؒ نے روایت بذا کی مخالفت کی ہے۔

تو گویا تمہارے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر رہے گی یعنی اس کے آزاد ہونے سے تجھے تین طلاق کا اختیار ہوگا۔ جس طرح دوسری آزاد عورتیں ہیں تو تم دو طلاقیں دے چکے تھے اب تمہیں ایک ہی طلاق کا اختیار باقی ہے۔

۳۴۰۰ - عَنِ الْحَسَنِ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض عَنْ عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقَا أَيَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ قِيلَ عَنْ مَنْ قَالَ أَفْتَى بِذَا إِلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لِمَعْمَرٍ الْحَسَنُ هَذَا مَنْ هُوَ لَقَدْ حَمَلَ مَعَرَّةً عَظِيمَةً۔

بنی نوفل کے مولیٰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی شخص نے اس شخص کے بارے مسئلہ پوچھا۔ جس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دی ہوں اور بعد ازاں وہ دونوں آزاد ہو گئے ہوں۔ تو کیا وہ آزاد غلام اس لونڈی سے نکاح کر سکتا ہے۔ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ ہاں کر سکتا ہے کسی شخص نے اس مسئلہ کی سند حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں فتویٰ دیا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فتویٰ دیا ابن المبارکؒ نے معمرؒ سے دریافت فرمایا۔ یہ حسن کون ہیں جس نے اپنے آپ پر بڑی بھاری اور بوجھل ذمہ داری لی۔ کیونکہ اگر روایت بذا غلط ہو تو سینکڑوں بلکہ اس سے بھی زائد لوگوں کے گناہ کا بوجھ انہی پر پڑے گا۔

بَابُ مَتَى يَقَعُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ

لڑکے کا کس عمر میں طلاق دینا معتبر ہوتا ہے

۳۴۰۱ - عَنِ الْبَتِّيِّ قُرَيْظَةَ إِنَّهُمْ عُرِضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا أَوْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ۔

قریظہ کے دو لڑکوں ..... سے مروی ہے کہ انہیں قریظہ کے ہنگامہ کے دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو جس لڑکے کو احتلام ہو جاتا یا اس کے زیر ناف بال اگ آئیں اس کو قتل کر دینے کا حکم ہوا۔ اور اگر ان دو نشانیوں میں سے کچھ نہ پایا جاتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا

۳۴۳۲ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ حُكِّمَ سَعْدٌ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ غُلَامًا فَشَكُّوا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْبَتُّ فَاسْتَبْقَوْنِي فَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ۔

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعد نے بنو قریظہ کو قتل کرنے کا حکم دیا تو میں اس وقت نوعمر لڑکا تھا۔ لہٰذا انہوں نے مجھے نہ دیکھا اور میرے مارنے میں شک کیا جب انہوں نے دیکھا کہ میرے زیر ناف بال نہیں ہیں تو مجھے کچھ نہ کہا۔ اور میں وہی ہوں جو تمہارے روبرو موجود ہوں۔

۳۴۳۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیے گئے اور ان کی عمر اس وقت چودہ برس تھی آپ نے انہیں قبول نہ فرمایا۔ لہٰذا ان دوبارہ پیش کیے گئے۔ جب ان کی عمر پندرہ برس کی تھی اس وقت انہیں قبول کر لیا۔

نوٹ: یعنی انہیں مجاہدین میں شریک کیا اور مردوں کی طرح اس کا مال غنیمت میں حصہ مقرر کیا۔ ثابت ہوا کہ پندرہ سال کا لڑکا جوان ہو جاتا ہے۔

بَابُ مَنْ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ

بعض افراد کا طلاق دینا معتبر نہیں ہے

۳۴۳۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَلَى ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبَرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین افراد سے قلم اٹھا دی گئی۔ سونے والے سے جاگنے تک اور بچے سے بڑے ہونے تک۔ دیوانے سے سمجھنے ہونے یا اچھا ہونے تک۔

نوٹ: یعنی یہ تین افراد جو اچھا یا برا کام کریں اللہ کے ہاں اس کا کچھ اعتبار نہیں اور نہ ہی ان کے لیے حساب کتاب ہے لہٰذا ان کا طلاق دینا بھی درست نہیں۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ

جو شخص آہستہ اور اپنے دل میں طلاق دے اس کا کیا حکم ہے

۳۴۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ۔

میری امت کے ان خیالات اور باتوں کی پکڑ سے بچائے گا جو ان کے دلوں میں کھٹکے ہیں۔ جب تک وہ انہیں زبان پر نہ لائیں یا عمل نہ کریں۔

نوٹ:۔ دلوں کے خطرات اور وساوس کی کئی قسمیں ہیں ایک تردد ہیں جو خود بخود جی میں آجائیں۔ عربی زبان میں اسے ہاجس کہتے ہیں۔ اور یہ تمام امتوں سے معاف ہے۔ دوسری حالت وہ خیال ہے کہ جو دل میں پھرتا رہے اور اسے خواطر کہتے ہیں۔ اس قسم کے خطرات اس امت محمدیہ سے معاف ہیں اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی امت پر رحمت ہے تیسری وہ حالت اور خیال ہے جو دل میں پھرتا ہے اور اس کی محبت اور لذت پیدا ہوتی۔ اور اس کے پورا کرنے اور حاصل کرنے کی طرف دل راغب ہوا اس پر امت ہٰذا پر گرفت نہیں جب تک کہ اسے عمل میں نہ لایا جائے۔ بلکہ اگر قصد اور ارادہ کر لیا۔ اور بعد ازاں اسے اپنے جی میں روک لیا تو اس کے بدلے نیکی دی جائے گی اور ان تینوں کے علاوہ چوتھی قسم بھی ہے وہ کہ دل گناہ پر مستقل ہو جائے اور دل کو اس کے کرنے پر یہاں تک مضبوط کرے کہ اس کے کرنے میں نہ کچھ قصور باقی رہے۔ کسی اور وجہ سے اس کام سے فوت ہو جائے تو اس میں عذاب اور پکڑ ہے تاہم یہ گرفت اور عذاب پورے گناہ کے برابر اور مساوی نہیں کیونکہ کرنے کا ارادہ یا اہتمام کرنے سے کرنا نہیں ہو جاتا۔ زنا یا چوری کرنے کے بعد ہی یہ ثابت ہوتی ہے۔ غرضیکہ زنا کا ارادہ اور زنا دونوں گناہ میں برابر نہیں۔ ارادہ اس سے نچلے درجے میں ہے اور یہاں حدیث بتلانے سے غرض یہ ہے کہ دل میں طلاق کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتا جب تک کہ زبان سے نہ کہے۔

۳۴۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ

۳۴۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَجَاوَزَ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ ۔ (دونوں کا ترجمہ اوپر گزرا)

اَلطَّلَاقُ بِالْإِشَارَةِ الْمَفْهُومَةِ

اس اشارے سے طلاق دینا جو سمجھا جا سکتا ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيِّبُ الْمَرَقَةِ قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ وَأَوْمَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ أَنْ وَهٰذَا فَأَوْمَى الْيَدَ الْآخَرَ هٰكَذَا بِيَدِهِ أَنْ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فارسی پڑوسی تھا جو شوربہ بہت عمدہ پکاتا تھا۔ ایک دفعہ وہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں تو اس نے اپنے ہاتھ کا اشارہ کیا کہ تشریف لائیے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ فرمایا یعنی انہیں بھی لائیں۔ اس نے ہاتھ سے دو تین دفعہ اشارہ کیا۔

نوٹ:۔ تو آپ نے اس کے اشارے پر عمل کیا۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو شخص گفتگو نہ کر سکے اس کا سمجھ میں آنے والا اشارہ بولنے والے شخص کی طرح ہے اگر اشارے سے طلاق دے اور معلوم ہو جائے کہ طلاق دینا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

بَابُ الْكَلَامِ إِذَا قُصِدَ بِهِ فِيمَا يَعْتَمِدُ مَعْنَاهُ

اس کلام کا بیان جس کے متعدد معانی ہوں اگر فقط ایک ہی معنی کا قصد اور ارادہ کیا جائے تو وہ قصد کرنا صحیح ہوگا

۱۶۹ عَنْ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ انسان کو وہی کچھ ملے گا۔ جو کوئی اس کی نیت کرے گا۔ پس جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی خاطر نکلا تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شمار ہوگی (یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کہے گا) اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے واسطے ہے۔ تو اسے دنیا ملے گی یا عورت کے لیے ہے تو اسے عورت ملے گی۔ انسان کی ہجرت اور گھر چھوڑنا جس نیت خیال اور ارادے سے ہوگا اسے وہی چیز ملے گی۔

نوٹ: مشہور ہے جیسی نیت ویسی مراد۔ یعنی آدمی کو عمل کا ثواب نیت کے مطابق ملتا ہے اور اس کے عمل کا اعتبار نیت سے ہوتا ہے اور اس جگہ حدیث لانا کراس لیے ہے کہ کلام جو کئی معنوں کا احتمال رکھتا ہے۔ تو اس کے مفہوم اور معنی مراد لینے میں نیت پر حکم ہوگا۔ اور جیسا ارادہ ہوگا ویسے ہی اس پر حکم کیا جائے گا۔ چنانچہ ہجرت میں ارادے اور نیت کی وجہ سے زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر کسی شخص نے ہجرت کرتے ہوئے اپنا گھر بار چھوڑ دیا اور کافروں کے علاقے سے نکل کر مسلمانوں کے ملک میں چلا گیا۔ اور دل کا ارادہ و نیت اللہ کی رضا جوئی تھی تو ہجرت اللہ کے لیے ہوگی اور وہاں دنیوی فائدہ بھی مل گیا۔ اور وہ اللہ کا انعام و اکرام ہے۔ اس طرح اس شخص کی ہجرت میں کچھ خلل نہ آئے گا۔ مکہ مکرمہ سے صحابیوں نے جب مدینہ منورہ میں ہجرت کی تو اس وقت ایک عورت ام قیس تھی ہجرت کر کے مدینہ آئی اور اس عورت کے عشق اور محبت میں اہل مکہ کے ایک شخص نے بھی ہجرت کی۔ لوگوں نے اس شخص کو مہاجر ام قیس کا لقب دیا تو اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث پاک بیان فرمائی۔

بَابُ الْكَلَامِ إِذَا قُصِدَ بِهِ الْإِضْمَارُ لِلْكَلِمَةِ الَّتِي وَقَعَ عَلَيْهَا

اس کلام کا بیان جس کے معنی بعید کا ارادہ کیا گیا ہو تو وہ ارادہ لغو ہوگا۔

۱۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ انْظُرُوا كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ إِنَّهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ۔

کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ غور و فکر کرو اور دیکھو کہ اللہ رب العزت مجھے لوگوں کی گالیوں اور لعنت سے کس طرح بچاتا ہے۔ وہ لوگ مجھے مذمم اور برا کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

نوٹ: یعنی وہ لوگ محمد کو گالیاں کو مذمم کہتے اور محمد نہیں کہتے کیونکہ لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معانی سراپا ہر اور مذمم کے معنی برا تو ان لوگوں کی گالیاں سب مذمم پر پڑتی ہیں محمد پر نہیں۔ اگرچہ وہ مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھیں۔

بَابُ التَّوْقِيْتِ فِي الْخِيَارِ

باب خیار کی مدت متعین کرنے میں۔

۴۴۸۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَنَا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيْرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِيْ فَقَالَ إِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَأْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا إِلٰى قَوْلِهِ جَمِيْلًا فَقُلْتُ إِنِّيْ فِيْ هٰذَا لَسْتُ أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ حِيْنَ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَهُ طَلَّقَ مِنَ الْعَجَلِ أَنَّهُنَّ اخْتَرْنَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس دن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا حکم ہوا تو آپ نے اختیار دینا مجھ سے شروع فرمایا اور ارشاد فرمانے لگے میں آپ سے ایک بات کا تذکرہ کرتا ہوں اور تم مجھ سے اس میں اپنے والدین سے مشورہ کے بغیر جلدی نہ کرنا اور جواب نہ دینا۔ کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ ان کے والدین انہیں حضور سے علیحدگی کا مشورہ نہ دیں گے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعد ازاں آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ ترجمہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی ازواج مطہرات سے ارشاد فرما دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور یہاں کی رونق چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ فائدہ دوں اور اچھی طرح رخصت کروں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ آیت سن کر کہا کیا میں فقط اس بات کے لیے اپنے والدین سے صلاح مشورہ کروں میں نے اللہ رب العزت والجلال اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعد ازاں سب ازواج مطہرات نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا تھا۔ یعنی سب بیبیوں نے ایسا ہی کیا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا اور

۳۴۶۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَاخْتَر

۳۴۴۴ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا اور آپ کے اختیار دینے سے انہیں طلاق نہ ہوئی (کیونکہ جب انہیں اختیار دیا تو انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا)

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جب کسی عورت کو اس کا خاوند اختیار دے یعنی اسے یہ کہے کہ تو مختار ہے اور اپنے نفس کو طلاق چاہتی ہے تو طلاق لے لے۔ بعد ازاں وہ عورت کہے کہ میں تجھے چھوڑ کر نہیں جاتی تو اس عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔

۳۴۴۵ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا اور آپ کے اختیار دینے سے انہیں طلاق نہ ہوئی (کیونکہ جب انہیں اختیار دیا تو انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا)

۳۴۴۶ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا۔ کیا اختیار دینے سے ان کو طلاق ہو گئی (یعنی طلاق نہیں ہوئی)

۳۴۴۷ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا اور ہم نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا تو اس اختیار ٹھہرانے سے ہم پر کوئی چیز واقع نہ ہوئی۔

خِيَارُ الْمَمْلُوكَيْنِ يُعْتَقَانِ

جب خاوند اور بیوی دونوں غلام اور لونڈی ہوں بعد ازاں آزاد ہو جائیں تو اختیار ہوگا

۳۴۴۸ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ لِعَائِشَةَ غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ قَالَتْ فَأَرَدْتُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْدَئِي بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ۔

سیدنا حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے۔ کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس غلام اور لونڈی کا تھے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور بعد ازاں اس امر کا ذکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ لونڈی سے قبل غلام آزاد کرنا۔

نوٹ:۔ تاکہ لونڈی کو جدائی کا اختیار نہ رہے۔ کیونکہ اگر لونڈی آزاد ہو اور اس کا خاوند غلام ہو تو اسے اختیار ہوتا ہے۔

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ

لونڈی کو اختیار دینے کا بیان

۳۲۸۰۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَاكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میں تین سنتیں تھیں ایک تو یہ کہ آپ آزاد کی گئیں اور پھر آپ کو خاوند کے پاس رہنے میں اختیار دیا گیا یعنی اسے کہا گیا کہ اگر تمہاری خوشی ہو تو اپنے خاوند کے پاس رہو یا اسے چھوڑ کر دوسرے کو کر لو۔ دوسری یہ کہ بریرہ کے متعلق میراث آزاد کرنے والے شخص کے لیے ہے۔ اور تیسری بات یہ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور اس وقت ہنڈیا میں گوشت ابل رہا تھا۔ آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روٹی اور صالن جو گھر میں موجود تھا لے گئیں تو آپ نے فرمایا کیا میں نے ہنڈیا نہیں دیکھی جس میں گوشت پکتا ہے۔ وہ کہنے لگے ہیں لائے۔ گھر والوں نے عرض کیا ہاں پکتا تو ہے لیکن وہ گوشت کسی نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا ہے اور آپ صدقہ کی کوئی چیز تناول نہیں فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں ان کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

نوٹ:۔ بریرہ نامی ایک عورت انصار کی لونڈی تھی انہوں نے کہا اے بریرہ آپ ہمیں اتنا مال دیں تو ہم آپ کو آزاد کر دیں گے۔ جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی امداد سے اس کے آزاد ہونے کی صورت بنی تو وہ لوگ بریرہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگے جب تو فوت ہو جائے گی تو تیرے مال کے وارث ہم ہوں گے۔ تو اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا الولاء لمن اعتق آزاد کیے گئے شخص کی میراث آزاد کرنے والے شخص کی ہے اسی جگہ حدیث بیان کرنے سے پہلا مسئلہ لونڈی آزاد کرنے کا معلوم ہوا تھا اور یہ امر بھی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے معلوم ہوا کہ صدقہ اپنی جگہ پہنچ جانے کے بعد صدقہ نہیں رہتا اور اس کا حکم بدل جاتا ہے۔ لہٰذا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرما لیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے لیے وہ ہدیہ اور تحفہ ہے۔

۳۲۸۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ يَتَصَدَّقُ عَلَيْهَا فَتُهْدِي لَنَا مِنْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوهُ فَإِنَّ عَلَيْهَا صَدَقَةً وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ

باب اس لونڈی کو اختیار دینے کے بیان میں جو آزاد کی گئی حالانکہ اس کا خاوند آزاد تھا

۳۴۸۱ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقَتْهَا فَدَعَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا قَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا أَقَمْتُ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدا اور اس کے والیوں نے یہ شرط لگائی کہ اس کی میراث کے مستحق ہم لوگ ہیں۔

میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء لونڈی اور غلام آزاد کرنے والے کا حق ہوتا ہے (یعنی وہ دونوں جو مال و دولت چھوڑ جائیں لینے والے کا اس مال میں کوئی حق نہیں بلکہ میراث میں اس کا ہے جو شخص نقد روپے پیسے خرچ کرتا ہے) یہ مسئلہ سن کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے آزاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاوند کا انتخاب کرنے کے سلسلہ میں بلا بھیجا وہ کہنے لگی کہ اگر وہ مجھے کتنا ہی مال دے تو میں اس کے پاس نہیں ٹھہروں گی اور [illegible] وہ خود مختار ہو گئی اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا وہ کسی کا غلام نہ تھا۔

نوٹ: یہاں اگر آزاد اور حر کی بیوی لونڈی ہو اور پھر آزاد کر دیا جائے تو اختیار ہے کہ آپ کے گھر میں رہے یا اسے چھوڑ دے کیونکہ آزاد ہونا مختار ہونا ہے۔ جب لونڈی آزاد ہو گئی تو مختار ہو گئی اور اکثر علماء کے نزدیک لونڈی کو صرف اس صورت میں اختیار ہوگا جب کہ اس کا خاوند غلام ہو۔ اور آگے آنے والی حدیث کے مطابق بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔ جیسے کہ آئندہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

۳۴۸۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ فرمایا اور ان کے والیوں نے یہ شرط لگائی کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی میراث ہم لیں گے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس امر کا تذکرہ حضور سرور

وَ أُتِيَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

کرنین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسے خرید لیجئے اور آزاد کر دیجئے کیونکہ ولاء یعنی میراث غلام یا لونڈی کی جو آزاد کر دیئے جائیں آزاد کرنے والے کا حق ہے مگر جو فروخت کرنے والے فروخت کرتے وقت شرط بھی لگائیں کیونکہ وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا کرنا لازمی نہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گھر کے بعض لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گوشت لائے اور یہ بھی عرض کر دیا کہ یہ گوشت کسی نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ اور تحفہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا اور اس کا خاوند آزاد تھا یا غلام نہ تھا۔

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَ زَوْجُهَا مَمْلُوكٌ

اس مسئلہ کے بارے میں باب کہ اس لونڈی کو اختیار ہے جس کا خاوند غلام ہے

۴۴۸۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَاتَبَتْ بَرِيرَةُ عَلٰى نَفْسِهَا بِتِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِأُوقِيَّةٍ فَأَتَتْ عَائِشَةَ لِتُعِينَهَا فَقَالَتْ لَهَا إِلَّا أَنْ يُرِيدُوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَ يَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ فَكَلَّمَتْ فِي ذٰلِكَ أَهْلَهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ إِلٰى عَائِشَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے آپ کو نو اوقیہ پر مکاتب کیا۔ اور ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا طے پایا۔ بعد ازاں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں یعنی حضرت عائشہ کے پاس آکر عرض کیا اور آپ سے اپنی کتابت میں امداد طلب کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اس طرح تو میں امداد نہیں کرتی۔ اگر وہ لوگ چاہیں تو میں ساری رقم بیک وقت گن کر دے دیتی ہوں اور وراثت میرا حق ٹھہرے گی بعد ازاں حضرت

وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَهُمْ مَا قَالَ اَهْلُهَا فَقَالَتْ لَهَا اللّٰهِ اِذًا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لِيْ فَقَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَرِيْرَةَ رضی اَتَتْنِيْ تَسْتَعِيْنُ عَلٰى كِتَابَتِهَا فَقُلْتُ لَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَنَا اَنْ نَّعُدَّهَا لَهُمْ عِدَّةً وَّاحِدَةً وَّيَكُوْنَ الْوَلَاءُ لِيْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُوْنَ اَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِيْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَمَا شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ عُرْوَةُ

بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لوگوں کے پاس جا کر کہا اور ان سے اس بات کے بارے میں گفتگو کی۔ ان لوگوں نے تسلیم نہ کیا اور کہا کہ ہم ولاء لیں گے۔ بعد ازاں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا لوٹ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اب تشریف لا چکے تھے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو وہی کچھ بتایا جو ان لوگوں نے کہا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر بات یہ ہے تو واللہ میں ادا نہیں کروں گی لیکن اگر ولاء میرا حق ہے تو میں تیری ادا کر دوں گی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کس بات کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئی تھیں اور اپنی کتابت کے سلسلہ میں مجھ سے امداد کی خواستگار تھیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اس طرح امداد نہیں کرتی ہاں اگر وہ لوگ پسند کریں تو میں ایک ہی دفعہ رقم ادا کر دیتی ہوں۔ اور وراثت میرے لیے ہوگی یہ بات حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہی۔ انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ولاء ہم لیں گے اور کسی دوسرے شخص کو نہ دیں گے۔ آپ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ آپ اسے خرید لیں اور ان سے ولاء کی شرط کر لیں کیونکہ ان سے شرط کر لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وراثت آزاد کرنے والے شخص کا حق ہوتا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے یہ ارشاد فرمایا اور لوگوں کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں باندھتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں اور کہتے ہیں کہ ولاء ہم لیں گے۔ کتاب اللہ حق ہے اور

فَلَوْ كَانَ خَيْرًا لَمَا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بوتو رسول اللہ نے نہ لگائیں اور جو اس میں وہ مضبوط اور دائمی ہیں (جو پھر بدلی کی جا سکتی ہیں) اور ارشاد فرمایا کہ ہر شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے اور یہ اصل ہے پس اس پر اعتماد کرنا لازمی نہیں۔ اگرچہ وہ سو شرطیں کیے ہوں۔ پھر انہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اس کے خاوند کے چھوڑنے میں اختیار دیا اور وہ خود مختار ہو گئی۔ یعنی اپنے خاوند کو چھوڑ دیا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اس کا خاوند آزاد ہوتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اسے اختیار نہ دیتے۔

نوٹ:۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم چھ دانگ کا ہوتا ہے اور ایک دانگ دو قیراط اور دو طسوج کا اور دو طسوج دو جو کا۔ جو درمیانہ ہو نہ بہت بڑے اور نہ ہی بہت چھوٹے اور مکاتب اس شخص کو کہتے ہیں کہ مالک غلام یا لونڈی کی قیمت مقرر کر دے اور اس سے اقرار یا تحریر نامہ لے کہ ہر ماہ اتنے اتنے درہم پہنچایا کرے جب تک اس تحریر نامے میں ایک درہم بھی باقی رہے گا تو وہ آزاد نہ ہوگا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ اپنے والیوں سے کہیں کہ ایک مشت قیمت لے لیں اور ہم تمہیں آزاد کر دیں گے اور آپ کی وفات کے بعد میں آپ کے مال کی بھی وارث ہوں گی لیکن اس شرط کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے والیوں نے تسلیم نہ کیا اور کہا کہ مال وراثت ہم لیں گے جب انہوں نے حق بات کا انکار کیا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تو ان سے اس بات میں زیادہ اصرار نہ کر اور کرنے کا کام کر اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ یہ شرطیں اصل اور پوری ہونے کے قابل نہیں۔ تو گویا سرے سے شرط ہی نہ ٹھہری۔ اس مقام پر اس حدیث کو اس لیے لائے ہیں کہ اس میں لفظ وکان عبداً کا ہے یعنی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جب لونڈی کا خاوند غلام ہو تو تب اسے اختیار ہو سکتا ہے۔ اگر آزاد ہو تو اسے اختیار نہیں دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت عروہ نے اس حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ اگر وہ آزاد ہوتا تو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار نہ دیتے اور یہ روایت ثبوت و صحت میں سابقہ روایت سے مضبوط تر ہے اور مؤلف رضی اللہ عنہ نے ہر دو روایات کے پیش نظر یہ مسئلہ بیان کیا ہے۔ دوسری روایات میں تصریح کی ہے اور یہاں میں فقط روایت بیان کر کے چھوڑ دی ہے۔

۴۸۴۔ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

۴۸۵۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاشْتَرَطُوْا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے انصاری لوگوں سے حضرت بریرہ

الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وَضَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔

رضی اللہ عنہا کو خریدا۔ اور انصاریوں نے ولاء کو اپنے لیے ٹھہرایا تھا تو اس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وراثت کا مستحق ولی نعمت ہوتا ہے (یعنی جس شخص نے دولت خرچ کی اور غلام کو مول لے کر آزاد کر دیا۔ اور فروخت کنندہ مستحق نہیں ہوتا) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گوشت ہدیہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو ہمیں اس گوشت میں سے حصہ دے تو اچھا ہوتا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی شخص نے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

۴۴۴۴ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَرِيْرَةَ وَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا وَأَشْتَرِطَ الْوَلَاءَ لِأَهْلِهَا فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَخُيِّرَتْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا أَدْرِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقَالُوْا هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے متعلق دریافت کیا اور میں نے بیان کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید لوں اور اس کے والیوں سے ولاء کی شرط کر لوں آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے خرید لو کیونکہ وراثت اسی کا حق ہے جو آزاد کیا کرتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خاوند چھوڑنے کا اختیار دیا اور آپ کا خاوند غلام تھا۔ بعد ازاں راوی نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس کا خاوند غلام تھا یا آزاد اور صدقہ کا گوشت حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ اور اہل خانہ نے کہا کہ کسی شخص نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو یہ صدقہ دیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا۔ ہمارے

بَابُ الْإِيلَاءِ

۳۴۸۰ - عَنْ أَبِي الشَّمَّالِ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ تَمَكُثُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَقَالَ بَعْضُنَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعَةَ وَعِشْرِينَ فَقَالَ أَبُو الضُّحَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ مَلَآنُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَرَجَعَ فَنَادَى بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا لَيْكَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

ایلاء کے بارے میں باب

جناب حضرت ابوالضحیٰ سے بالعنعنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ابوالضحیٰ کے پاس تذکرہ کرتے اور کہتے کہ ایک ماہ کی مدت تیس دن ہے۔ اور بعض کہتے کہ انتیس دن۔ اسی دوران ابوالضحیٰ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا۔ کہ ایک روز ہم صبح کے وقت اٹھے تو ہم نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رو رہی ہیں اور ہر ایک کے نزدیک ان کے گھر والے موجود تھے۔ بعد ازاں میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ لوگوں سے مسجد بھری ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ اوپر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور جناب احمد مجتبیٰ اپنے دولت کدے کے بالاخانہ میں تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کسی نے سلام کا جواب نہ دیا پھر سلام کیا اور کسی نے سلام کا جواب نہ دیا تین دفعہ سلام کیا اور کسی نے جواب نہ دیا۔ آپ واپس تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور حضرت بلال اور پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں نے ان سے ایک ماہ کے لیے ایلاء کیا ہے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس مکان میں انتیس دن ٹھہرے۔ پھر آپ وہاں سے تشریف لے گئے اور گھر میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

نوٹ:- ایلاء کا معنی ہے کہ کوئی شخص قسم کھائے کہ میں اپنی بیوی کے نزدیک نہ جاؤں گا اور وہ اس سے کنارہ کر کے علیحدہ رہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا اِلٰی مَشْرُبَةٍ لَهٗ فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اٰلَیْتَ اٰلَیْتَ عَلٰی شَهْرٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک اپنی ازواج ... کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی۔ اور آپ اسی دوران بالا خانے میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے۔ اس کے بعد آپ اتر آئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ایک ماہ کا ایلاء کیا تھا۔ آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

نوٹ :۔ وہ مہینہ شاید انتیس دن کا ہو گیا یہ بات ہوگی کہ آپ نے فقط ایک ماہ کا لفظ ارشاد فرمایا۔ چنانچہ بعض روایات میں لَا اَدْخُلُ عَلَیْكُنَّ شَهْرًا یعنی میں تمہارے پاس ایک ماہ تک نہ آؤں گا۔ تو اس طرح مہینہ کا اطلاق انتیس دنوں پر ہوتا ہے اور تیس دنوں پر بھی آپ نے شہرًا کا لفظ ارشاد فرمایا۔ اور شہرًا کان کا لفظ ارشاد نہ فرمایا۔ کہ آپ اس ماہ خاص کی پابندی فرماتے۔

بَابُ الظِّهَارِ

ظہار کے بارے میں باب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِیْ فَوَقَعْتُ عَلَیْهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِیْ فَوَقَعْتُ قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰی ذٰلِكَ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَیْتُ خَلْخَالَهَا فِیْ ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا حَتّٰی تَفْعَلَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آکر عرض کیا کہ میں نے اپنی عورت کے ساتھ ظہار کیا تھا اور بعد ازاں میں نے کفارہ دینے سے پہلے اس کے ساتھ جماع کیا۔ آپ نے پوچھا تجھ پر کس چیز نے ابھارا تھا کہ تو نے ایسا کام کیا۔ اس نے بیان کیا کہ چاندنی میں میں نے اس کی پازیب دیکھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اب تو اس کے پاس نہ جانا جب تک کہ تو وہ کام نہ کرے جو اللہ ذوالجلال والعزت کا حکم ہے۔

نوٹ :۔ ظہار کہتے ہیں اپنی بیوی کے جسم کے کسی عضو کو محرمات کے پیٹھ، پیٹ وغیرہ کے ساتھ تشبیہ دینا اور کہنا کہ تو میرے حق میں ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ۔ یعنی وہ جیسے مجھ پر حرام ہے ویسے ہی تو مجھ پر حرام ہے۔ اسلام سے پہلے اگر اپنی عورت کو کوئی کہتا کہ تو میری والدہ ہے تو ساری طرح اس پر حرام ہوتی۔ شریعت نے اس بات کو مقرر رکھا لیکن اتنا فرق ہے کہ کفارہ دینے کے بعد وہ جائز ہو جاتی ہے۔ کفارہ جب تک نہ دے تب تک حرام رہتی ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے حرام ہونے کا حکم مرتفع کیا۔ اگر کسی شخص نے کفارہ دیئے بغیر عورت سے جماع کیا تو اس نے اچھا کام نہ کیا اور اسے توبہ کرنی چاہیئے اور کفارہ دے کر اسے ہاتھ لگانے اور کفارہ دینے تک اسے اپنے حق میں حرام سمجھے۔

۳۴۹۰ عَنْ عِكْرِمَةَ رض قَالَ اَتٰی رَجُلٌ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے ظہار کیا اور بعد ازاں کفارہ

اَنْ يُكَفِّرَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا أَوْ سَاقَيْهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

دینے سے قبل اس سے صحبت کی اور بعد ازاں اس کا تذکرہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے پوچھا وہ کون سی چیز تھی جس نے تجھ سے یہ کام کروایا؟ تو اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے میں نے اس کے پاؤں میں خلخال دیکھی۔ یا کہا کہ میں نے اس کی پنڈلیاں چاندنی میں دیکھیں یہ سن کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک وہ کام نہ کرے جو اللہ تعالیٰ نے تجھ پر فرض کیا ہے تو اس سے دور رہ۔

۴۶۱۱ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّيْ ظَاهَرْتُ مِنْ امْرَأَتِيْ ثُمَّ وَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ سَاقَيْهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ وَاللّٰهُ وَسُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ۔

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور کفارہ دینے سے پہلے صحبت کر لی۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے یہ کام کس لیے کیا تھا اور ایسی بات کرنے کے لیے تجھے کس نے کہا؟ اس نے کہا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! چاندنی میں مجھے اس کی گوری پنڈلیاں نظر آئیں۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تو اس وقت تک دور رہ جب تک وہ سب کچھ ادا نہ کر دے جس کا ادا کرنا تمہارے لیے لازمی ہے۔ ابو عبدالرحمٰن مصنف کتاب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اصحاق نے اپنی کتاب میں خاطر لہا ارشاد فرمایا ہے اور حدیث لفظ کے الفاظ ظاہر کے ہیں اور مصنف فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک کا مرسل ہونا صحیح مسند ہونے سے اولیٰ ہے اور اللہ سبحانہ زیادہ حکیم و دانا ہے۔

یعنی حدیث بذا مسند حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور مرسلاً حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور مرسلاً یہ روایت مسند ہونے کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔

۴۶۱۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتِ لَقَدْ جَاءَتْ خَوْلَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے کہا
اللہ جل جلالہ کا شکر ہے جو تمام آوازوں کو سنتا ہے اور حضرت خولہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

تَشْكُوْ زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفٰى عَلَيَّ كَلَامُهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا الْآيَةَ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ۔

اقدس میں حاضر ہوئیں اور اپنے خاوند کا شکوہ کیا۔ یعنی اس کے ظہار کرنے سے گھر اور بچے خراب اور تباہ ہو رہے ہیں اور آپ اپنی کلام مجھ سے مخفی رکھی تھیں تب اللہ رب العزت نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔

اللہ رب العزت نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی ہے اور اللہ کے آگے شکوہ کرتی ہے اور اللہ رب العزت تم دونوں کا سوال و جواب سماعت فرماتا ہے بے شک اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے (بعد ازاں اللہ رب العزت نے ظہار اور اس کے کفارہ کا بیان فرمایا ہے۔)

نوٹ:۔ مذکورہ خاتون بہت حسین و جمیل اور خوبصورت تھی ایک دفعہ نماز پڑھ رہی تھی جب سلام پھیرا تو اس کے خاوند اوس بن صامت نے خواہش ظاہر کی اس نے منع فرمایا اور خاوند نے مقہور ہو کر اس سے ظہار کر لیا۔!

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

باب خلع کے بیان میں

۳۴۳۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے خاوند سے کشیدہ رہنے والی اور خلع کرنے والی عورتیں ہی منافق اور دھوکا باز ہوتی ہیں۔

نوٹ:۔ خلع عورت کا اپنا حق مہر کو چھوڑ دینا اور کہنا کہ تو مجھ کو طلاق دے دے اور وہ حق خواہ مہر ہو یا کچھ اور چیز ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد حسنؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ کے سوا میں نے حدیث ہذا کسی دوسرے شخص سے نہیں سنی اور کتاب کے مصنف فرماتے ہیں کہ حسنؒ نے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا۔ غرضکہ محدثین کرام کا اختلاف ہے۔

۳۴۳۴ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيْبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور آپ ثابت بن قیس کی زوجہ تھیں حضرت حبیبہ بنت سہل بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن صبح سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ اور حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ کو دروازے کے قریب ملیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تو کون ہے حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں حبیبہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ أَنَا حَبِيْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ حَبِيْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَذْكُرَ فَقَالَتْ حَبِيْبَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا أَعْطَانِيْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتٍ خُذْ مِنْهَا فَأَخَذَ مِنْهَا ثُمَّ

بنت سہل (رضی اللہ عنہا) ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ہوا اور تم کس لیے آئیں۔ حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرے اور میرے خاوند کے درمیان نباہ مشکل ہے۔ جب حضرت ثابت بن قیس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا۔ یہ حبیبہ بنت سہل کچھ کہہ رہی تھیں؟ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اس نے پسند فرمایا۔ اس کی زبان سے نکلا حبیبہ رضی اللہ عنہا فوراً بول اٹھیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ اس شخص نے مجھے دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے۔ آپ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اپنی چیز ان سے واپس لے لے۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے تعمیل ارشاد کے مطابق انہیں دیا ہوا مال لے لیا اور حضرت حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہا اپنے گھر والوں میں بیٹھی رہیں۔ یعنی ثابت بن قیس کے گھر سے چلی گئیں۔

۳۴۹۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ أَمَا إِنِّيْ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّيْ أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس کی زوجہ محترمہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے حضرت ثابت بن قیس کی خصلت اور دین کی طرف سے غصہ اور ناراضگی نہیں۔ تاہم میں اسلام میں ناشکری کرنا بُرا جانتی ہوں۔ آپ نے پوچھا کیا تو اس کا باغ واپس کر دے گی؟ وہ کہنے لگی ہاں واپس کر دوں گی آپ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تو اپنا باغ لے لے اور اسے ایک طلاق دے دے۔

لغت:۔ وہ باغ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے اسے مہر میں دیا تھا! اسلام میں ناشکری یہ ہے کہ عورت مرد کی ناشکری اور بے ادبی کرے۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بدصورت تھے اور آپ کا دل ان سے نفرت کرتا تھا لیا اندیشہ ہوا کہ اس نفرت سے مرد کی نافرمانی ہو جائے گی۔ اور مرد کو ناراض کرنا خدا کو ناراض کرنا ہے اور خدا کو ناراض کرنے والوں کا ٹھکانا کیا ہے۔

۳۴۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ غَرِّبْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا۔

اس کی بیوی حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ میری بیوی ایسی ہے کہ جو شخص اسے ہاتھ لگائے وہ اسے نہیں روکتی۔ آپ نے فرمایا اگر چاہو تو اسے طلاق دے دو۔ عرض کیا مجھے خوف ہے کہ میرا دل اس کی طرف لگا رہے (یعنی صبر کی وجہ سے کہ اس طرح میں کہیں گناہ میں جا پڑوں گا)۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو ایسا نہیں کر سکتا تو اسے اپنے برتاؤ میں کر لے۔

نوٹ:۔ ہاتھ لگانے والے کو منع نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت بے غرض اور بے پروا ہے۔ زنا کی طرف اشارہ نہیں۔ اگر وہ زنا کار ہوتی تو آپ اسے لعان کا حکم فرماتے اور بعض حضرات کے نزدیک فاسقہ عورت کو طلاق دینا ایسے شخص کو واجب نہیں جو اس عورت کے بغیر صبر نہ کر سکے اور یہ شخص جس نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی صابر نہ تھے لہٰذا آپ نے انہیں فرمایا کہ تم صبر کر کے اسے کام میں لاؤ۔

۳۴۹۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ تَحْتِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ فَأَمْسِكْهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو واپس نہیں کرتی (جب بھی کوئی اسے ہاتھ لگاتا ہے) آپ نے فرمایا اسے طلاق دے دو۔ اس نے عرض کیا کہ میں اس کے سوا صبر نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا اسے روک رکھو۔

(اسے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حفاظت اور نگہبانی کیجئے اور اس کو اس طرح کرنے سے منع کرتا رہ) ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا مرسل ہے اور اس کا متصل ہونا غلط و غلط ہے۔

بَابُ بَدْءِ اللِّعَانِ

لعان کے شروع ہونے کا بیان

۳۴۹۸۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ جَاءَنِي عُوَيْمِرٌ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ قَالَ أَيْ عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا عَاصِمُ سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بنو عجلان قبیلے کا عویمر میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے عاصم آپ اس معاملے میں کیا فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے کسی غیر کو اپنی بیوی کے پاس دیکھا۔ اگر اس عورت کا خاوند اس کے دوست کو قتل کر دے تو کیا تم بھی اس کے خاوند کو قتل کر دو گے۔ یا کیا کرو گے۔ لہٰذا اے عاصم آپ یہ مسئلہ میرے واسطے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیجئے۔ عاصم نے کہا میں نے یہ مسئلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو حضور سرور کونین

فَعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَكَرِهَهَا فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ يَا عَاصِمُ فَقَالَ صَنَعْتُ أَنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِهَا فَتَلَاعَنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَئِنْ أَمْسَكْتُهَا لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے دریافت کرنے کو بُرا مانا بعد ازاں حضرت عویمر تشریف لائے اور فرمانے لگے اے عاصم تو نے کیا کیا وہ بولے میں کیا کروں تمہاری بات ہی خراب ہے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے دریافت کرنے کو بُرا مانا اور مجھے معیوب قرار دیا۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں یہ مسئلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں گا اور آپ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے آپ اور آپ کی زوجہ محترمہ کا حکم نازل فرمایا لہٰذا آپ اسے بلا کر لائیں حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھے جب حضرت عویمر رضی اللہ عنہ اس عورت کو لائے اور دونوں نے آپس میں لعان کیا اور حضرت عویمر نے قسم کھا کر کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اسے رکھوں تو میں تہمت لگانے والا قرار پاؤں گا یہ کہہ کر طلاق دے دی اور ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں علیحدہ کرنے کا حکم بھی نہیں دیا تھا کہ اپنے تئیں سے جدا کر دیا۔ لہٰذا لعان کرنے والوں کے لیے بعد ازاں یہی طریقہ اور وطیرہ ٹھہر گیا کہ لعان کے بعد بیوی اور شوہر جدا ہو جائیں۔

نوٹ: عورت اور مرد میں لعان اس طرح ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا لگائے اور شاہد نہ ہوں اور خدا سے ڈر کر اپنے قصور اور غلطی کا اعتراف نہ کرے۔ آخر قاضی کے حکم سے مرد اللہ کا نام لے کر چار دفعہ اپنی صداقت پر گواہی دے پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے۔ جھوٹے ہونے کی صورت میں اور اسی طرح عورت بھی اللہ کا نام لے کر چار دفعہ گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ کہے کہ اللہ رب العزت کا اس پر غضب نازل ہو اس بات پر کہ اگر مرد سچا ہو۔

بَابُ اللِّعَانِ فِي الْحَمْلِ

دورانِ حمل لعان کرنا

۳۴۴۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عویمر عجلانی

الْعِجْلَانِيِّ وَ امْرَأَتُهُ وَكَانَتْ حُبْلَى۔

اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا۔ اور عویمر عجلانی کی زوجہ حاملہ تھیں۔

بَابُ اللِّعَانِ فِي قَذْفِ الرَّجُلِ زَوْجَتَهُ بِرَجُلٍ بِعَيْنِهِ

اس لعان کے بارے میں باب جس میں خاوند اس مرد کا نام لے جس کے ساتھ عورت نے بدکاری کی

۳۴۷۰ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَأَلْتُ هِشَامًا عَنِ الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ فَحَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ذَلِكَ وَأَنَا أَرَى إِنَّ عِنْدَهُ مِنْ ذَلِكَ عِلْمٌ فَقَالَ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ وَكَانَ أَخُو الْبَرَاءِ ابْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَاعَنَ فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبْطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ

سیدنا حضرت عبدالاعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے جناب ہشام سے یہ مسئلہ دریافت کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ تو ہشام نے اس طرح بیان کیا کہ محمد نے جناب انس بن مالک سے دریافت کیا کیونکہ سبھی لوگوں کو علم تھا کہ اس مسئلہ کا علم ان لوگوں کو ہے۔ بعد ازاں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جناب ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائی اور جس سے وہ زنا کیا کرتی تھی اس کا نام شریک بن سحماء بتایا یا اور جناب شریک بن سحماء براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے بھائی تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس شخص نے سب سے پہلے لعان کیا تو لعان کا طریقہ اور مسئلہ اس کے لعان کرنے سے معلوم ہوا۔ بعد ازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم لعان کا حکم ان دونوں کے درمیان فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اسے دیکھتے رہو۔ اگر اس نے سفید رنگ لگے ہوئے بالوں اور پھیلی ہوئی آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا۔ اگر پتلی دبلی پنڈلیوں سرخی آنکھوں اور گھونگھریالے بالوں والا ہوگا تو یہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اطلاع ملی کہ انہوں نے سرخی آنکھوں والا اور گھونگھریالے بالوں والا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف اور اوپر والی حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ حاملہ عورت سے دوران حمل لعان کرنا

منع نہیں اور بچہ پیدا ہونے تک انتظار کرنا کچھ لازمی نہیں۔ حدیث ہذا اور اوپر والی حدیث شریف کو مصنف علیہ الرحمۃ نے اس لیے بیان فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔

كَيْفَ اللِّعَانُ

لعان کس طرح کرتے ہیں؟

۳۴۷۴ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رض قَالَ أَوَّلُ لِعَانٍ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيكَ ابْنَ السَّحْمَاءِ بِامْرَأَتِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةُ شُهَدَاءَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ يُرَدِّدُ ذَلِكَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَقَالَ لَهُ هِلَالٌ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَعْلَمُ إِنِّي صَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَا هِلَالًا فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ جِيءَ بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا إِنْ كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَوِ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسلام میں لعان کی سب سے پہلے رسم حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے جاری ہوئی کیونکہ انہوں نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کرنے کی تہمت لگائی سو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع کی۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ چار گواہ لاؤ ورنہ تم پر حد جاری ہوگی اور تمہاری پیٹھ پر پڑے گی سو اپنے یہ بات کئی دفعہ ارشاد فرمائی جناب ہلال نے قسم کھا کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا گواہ ہے کہ میں سچا ہوں اور اللہ سب العزت آپ پر حکم نازل فرمائے گا جس کی وجہ سے میری پیٹھ پر حد سے بچا جائے گی پھر یہ بات اسی طرح رہی۔ اچانک لعان کی یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ يَرْمُونَ (اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے شخص کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہے اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یہ کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔ بعد ازاں حضور علیہ السلام نے ہلال کو بلایا اور اس نے چار گواہیاں اللہ کے نام کی دیں یہ کہ ہلال اس بات میں سچے ہیں اور پانچویں مرتبہ یہ فرمایا کہ اس پر اللہ کی پھٹکار ہو اگر وہ جھوٹا ہے۔ بعد ازاں عورت کو بلایا گیا اور اس نے بھی اللہ کے نام کے ساتھ چار گواہیاں دیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب گواہی چوتھی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَتَلَكَّأَتْ حَتَّى مَاشَكَكْنَا أَنَّهَا سَتَقْذِفُ ثُمَّ نَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبْطًا قَضِيَّ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا رَبْعَا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِلَّذِي رُمِيَ بِهِ أَوْ أُمِّ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ فِيهَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ الشَّيْخُ وَالْقَضِيُّ الْعَيْنِ طَوِيلُ شَعْرِ الْعَيْنِ لَيْسَ بِمَكْفُوفِ الْعَيْنِ وَلَا جَاحِظِهَا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

یا پانچویں بار ہوئی تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس عورت کو ٹھہراؤ کیونکہ یہ گواہی اس عورت کے حق میں وبال خرابی اور بربادی ہوگی یعنی اللہ کا غضب خالی نہ جائے گا۔ حدیث شریف کے راوی کا بیان ہے کہ اس عورت نے توقف کیا۔ ہمیں شک ہوا کہ یہ کچھ بھی اور اب وہ اقرار کرلے گی اور آخر اس نے یہ کہا کہ میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے فضیحت نہیں کرتی اور یہ کہہ کر قسم پوری کرلی۔ حضور پرنور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس عورت کو دیکھتے رہو۔ اگر اس کا بچہ سفید رنگ والا چھوٹے ہوئے بالوں والا اور بڑی ہوئی آنکھ والا پیدا ہوا تو وہ ہلال بن امیہ کا بچہ ہے اور اگر اس نے گندم گوں کھلے رنگ کا بھیڑ بالوں والا اور درمیانی قد اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو وہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ اس نے گندمی رنگ کا بچہ جنا جس کے بال گھنگریالے تھے۔ قدرے میانہ تھا۔ پنڈلیاں پتلی تھیں (اور اس کے بچہ جننے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا) اگر وہ حکم نہ ہوتا جو کتاب اللہ میں ہے تو تم مجھے دیکھتے کہ میں اس عورت کا کیا حال کرتا۔

حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ القضی کا مطلب یہ کہ اس کی آنکھوں کے بال لمبے ہوں۔ آنکھیں کھلی اور بڑی ہوں۔ جب وہ لڑکا شریک کی صورت کا ہوا تو اس عورت پر زنا کا گمان غالب ہوا۔ لیکن شرع کا حکم ظاہر ہے۔ لہٰذا سزا نہ ہوئی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ

امام کے اللّٰهُمَّ بَيِّنْ کہنے کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الثَّلَاثُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لعان کا ذکر ہوا۔ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس ذکر میں کچھ بات کی اور بعد ازاں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آپ کی قوم کا ایک شخص اس امر کی شکایت کرتا ہوا آیا۔ اس نے ایک شخص کو اپنی بیوی کے

وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا قَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا بِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ ذٰلِكَ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ

ساتھ پکڑا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر فرمانے لگے کہ مجھ پر یہ مصیبت خود اپنے کہنے کی وجہ سے نازل ہوئی اور (بعد ازاں) اسے حضرت عاصم بن عدی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے اور ان سے وہ ماجرا عرض کیا کہ اس کی عورت کے ساتھ پیش آیا تھا اور اس بیوی والے مرد کی شکل و صورت اس طرح کی تھی۔ اس کا رنگ زرد تھا۔ بدن چھریرا اور بال سیدھے تھے اور جس پر دعویٰ کیا تھا اس کا حلیہ اور شکل اس طرح تھی۔ موٹی موٹی پنڈلیاں بدن گوشت سے بھرا ہوا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ اے اللہ اس بات کو ظاہر فرما! راوی بیان فرماتے ہیں کہ جب اس عورت نے بچہ جنا تو وہ اسی آدمی کی شکل و صورت پر پیدا ہوا جس کا نام اس کے شوہر نے لیا تھا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو لعان کرنے کا حکم دیا اور (اس) مجلس میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث شریف بیان فرمائی تھی۔ اس مجلس میں کسی شخص نے کہا کیا یہ وہی عورت تھی جسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر میں کسی شخص کو گواہی کے بغیر رجم کرتا تو پہلے میں اس عورت کو رجم کرتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نہیں یہ عورت تو وہ تھی جو اسلام میں بدنام تھی (تاہم گواہی یا اقرار سے اس پر ثبوت نہ تھا۔)

۳۴۸۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذُكِرَ اللِّعَانُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَذَهَبَ بِهِ إِلَى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لعان کرنے کا تذکرہ ہوا۔ تو حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ اس ذکر میں کچھ بولے اور واپس تشریف لے گئے۔ بعد ازاں آپ کو اپنی قوم کا آدمی ملا۔ اور اس شخص نے کہا کہ اس آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے (یہ بات سن کر حضرت عاصم بن عدی اسے حضور سرور کونین صلی اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَاكَ الرَّجُلُ مُمْتَقِعًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ الشَّرَّ فِي الْإِسْلَامِ۔

اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے اور آپ کردہ حال بتایا جو اس کی عورت کے ساتھ پیش آیا راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص جس کی والا نے رنگ کا پتلا کمزور اور کم سب سے بالوں والا اور جس پر اس نے دعویٰ کیا تھا وہ گندمی رنگ کا اور پنڈلیاں گوشت سے بھری اور موٹا آدمی تھا اور اس کے چھوٹے چھوٹے بال گھنگریالے اور چھلے دار تھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللھم بین یعنی اے اللہ تو اس حال کو بیان فرما۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس عورت نے اس مرد کی شکل کا بچہ جنا جس کا تذکرہ اپنے خاوند نے کیا تھا جب اس نے اس کو اپنا بچہ تسلیم کر لیا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان لعان کرایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جس مجلس میں یہ بات فرمائی اس مجلس میں سے ایک شخص نے دریافت کیا۔ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے لیے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی عورت کو گناہوں کے بغیر رجم کرتا تو میں اس عورت کو رجم کرتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں یہ وہ عورت تھی جو اسلام میں شر پھیلاتی تھی۔

نوٹ:۔ یعنی بعض لوگ مسلمان ہو کر برے کام کرتے ہیں اور مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں۔ لیکن اس پر گواہی کا ثبوت نہ تھا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِوَضْعِ الْيَدِ عَلَى فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ

اس بات کے لیے حکم کرنے کا بیان کہ لعان کرنے والے کے منہ پر ہاتھ رکھا جائے

۳۴۷۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَتَلَكَّأَ عَنَّا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِيهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو لعان کرنے کا حکم فرمایا۔ تو اس وقت آپ نے ایک شخص کو فرمایا۔ جب یہ پانچویں گواہی دینے لگے تو اس وقت اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دینا۔ کیونکہ پانچویں دفعہ کی گواہی اللہ رب العزت کے عذاب کو ثابت کر دیتی

نوٹ: حدیث ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کو اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ انہیں حلف اٹھانے سے منع کرے خصوصاً پانچویں قسم میں کیونکہ اس کے سبب سے دنیا اور آخرت کی خرابی ہے۔ دنیا کی خرابی یوں کہ اس طرح گھر برباد ہوتا ہے اور عزت و آبرو نہیں رہتی اور عورت کے منہ پر ہاتھ رکھنا حدیث ہذا میں صاف معلوم نہیں ہوتا۔ اگرچہ ضمناً نکلتا ہے۔ اور حلف کھانا چاہیئے وہ بعض روایات میں اس طرح ثابت ہوتا ہے۔ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں کہ میں بے شک سچا ہوں اور عورت بھی اسی طرح کہے لیکن مرد پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے اور عورت جھوٹ کی صورت میں اپنے آپ پر غضب الٰہی کو دعوت دے۔

بَابُ عِظَمِ الْإِمَامِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ عِنْدَ اللِّعَانِ

اس بات کے بیان میں باب کہ مرد اور عورت کو امام لعان کرتے وقت نصیحت کرے

۳۴۶۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَقَامِي إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ وَلَمْ يَقُلْ عُمَرُ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَرَى عَلَى امْرَأَتِهِ فَاحِشَةً إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَقَالَ عُمَرُ أَيُّ أَمْرٍ عَظِيمًا وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ الَّذِي سَأَلْتُكَ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے کسی شخص نے لعان کرنے والوں کے متعلق مسئلہ دریافت کیا اور یہ کہ ان دونوں میں لعان کے بعد جدائی یا تفریق کی جاتی ہے یا کہ نہیں۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ میں کیا جواب دوں آخر میں اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا اے ابو عبدالرحمٰن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کی جاتی ہے یعنی لعان کرنے کے بعد عورت کو مرد سے جدا کر دینا چاہیئے یا کہ نہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہاں ان دونوں کے درمیان تفریق کی جاتی ہے یعنی لعان کرنے کے بعد عورت کو مرد سے جدا کر دینا چاہیئے)

اور جواب دے کر فرمایا کہ یہ مسئلہ سب سے پہلے فلاں شخص کے بیٹے نے پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا نام نہ لیا اور وہ شخص جناب عویمر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهٗ لَكَاذِبٌ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

ہیں کہ اس آدمی نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ارشاد فرمائیے اگر ہم میں سے کوئی آدمی کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ برا فعل کرتے ہوئے دیکھے اگر وہ بیوی والا بولے تو بہت مصیبت کی بات ہے اور اگر وہ خاموش رہے تو ایسی بری بات پر خاموش رہا۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا مگر جواب اس لیے نہیں دیا کہ یہ پہلے سے بلا ضرورت مسئلہ دریافت کرتا ہے۔ بعد ازاں وہ شخص دوبارہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ جو بات میں نے آپ سے دریافت کی تھی میں خود ایسی مصیبت میں مبتلا ہوا ہوں۔ بعد ازاں اللہ رب العزت نے سورہ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں یعنی وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اِلٰی وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ کہ اگر ان میں سے کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں تو اس کو اسی کوڑے مارے جائیں اور اس کی گواہی کبھی قبول نہ کی جائے گی اور یہ فاسق ہے مگر جو لوگ اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کا الزام لگائیں اور ان کے پاس چار گواہ نہ ہوں تو ان کو اسی کوڑے مارے جائیں اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کی جائے گی اور یہ فاسق ہیں

بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

۳۴۸۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقْ مُصْعَبٌ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ۔

لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق اور جدائی کرنے کا بیان

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی نہ کرائی۔ یعنی مرد اور عورت کے لعان کرنے کے بعد ایک ساتھ رہنے دیا۔ تو حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے روبرو تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائیوں میں تفریق کرائی تھی۔

بَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ بَعْدَ الْلِّعَانِ

۳۴۸۱ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ إِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُ بِهِ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ

لعان کرنے والوں سے لعان کے بعد توبہ لینا

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو زنا کا رکہا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائی اور بہن میں جدائی کرائی تھی اور کہا تھا کہ اللہ پاک کو معلوم ہے کہ تم میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے تو اچھا ہے اور آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ مگر دونوں نے انکار کر دیا تو آپ نے دونوں کے درمیان جدائی کر دی اور فرمایا لعان کرنے والے مرد نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهِيَ أَبْعَدُ مِنْكَ۔

کیا اور کہا کہ اس عورت کے پاس میرا مال ہے کیا وہ بھی مجھے ملے گا یا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو سچا ہے تو اس عورت کو اپنے کام میں لا چکا ہے اور وہ مال اس کے بدلے میں گیا اور اگر تو جھوٹا ہے تو پھر وہ مال لینا اور واپس کرنا مشکل ہے۔

نوٹ: یعنی تو اسے اپنے کام میں لایا۔ اسے تہمت لگائی اور پھر بھی تو مال کا لالچ اور طمع کرتا ہے۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ لعان کے اور تفریق سے قبل تو بہ کرانا جائز ہے۔

اِجْتِمَاعُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

۳۴۸۸ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ۔

لعان کرنے والوں کا اجتماع

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں کا مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے مرد اور عورت کو فرمایا تمہارا حساب خدا کے ذمے ہے۔ یعنی وہ تم سے سمجھ لے گا کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے اور تم دونوں سچے نہیں ہو سکتے۔ مرد نے کہا یا رسول اللہ میرا اس پر مال ہے آپ نے فرمایا تیرا اس پر اب کچھ نہیں یعنی اگر تو سچا ہے تو اس کی شرمگاہ تیرے لیے حلال تھی اور وہ مال اس کے بدلے میں گیا اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال طلب کرنا تجھے لائق نہیں اور یہ تیری ضمان سے بعید ہے۔

بَابُ نَفْيِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ وَإِلْحَاقِهِ بِأُمِّهِ

۳۴۸۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْأُمِّ۔

لعان کی وجہ سے لڑکے کی نفی کرنا اور لڑکے کو اس کی ماں کے سپرد کرنا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد میں لعان کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی یعنی نکاح توڑ دیا اور بچے کو اس کی والدہ کے ساتھ ملا دیا۔

بَابُ إِذَا عَرَّضَ بِامْرَأَتِهِ وَ سَكَتَ فِي وَلَدِهِ وَ أَرَادَ الِانْتِفَاءَ مِنْهُ

اگر مرد اپنی عورت کی بدکاری کا اشارہ لڑکے کے بیان میں کرے لیکن ظاہر میں لڑکے کا انکار نہ کرے اور دل میں مراد انکار کرنا ہو تو ایسے شخص کا حکم۔

۳۴۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فَزَارَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا عَسَى أَنْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو فزارہ قبیلے کا ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ کا بچہ جنا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا۔ کیا تمہارے پاس اونٹ بھی ہیں اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کس رنگ کے ہیں۔ کہا سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے عرض کیا ہاں البتہ خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ خاکی رنگ کا کیسے پیدا ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا اسے بھی کسی رگ نے ایسا ہی کھینچا ہوگا۔

نوٹ:۔ مرد کا ارادہ یہ تھا کہ میں تو سفید اور گورا ہوں اور یہ لڑکا سیاہ اور کالے رنگ کا پیدا ہوا۔ اگر میرا ہوتا تو گورا ہوتا تو گویا اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ عورت نے بدکاری کی ہوگی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جانور کی مثال دے کر سمجھایا اور آپ نے اس طرح بیان کرنے کو قذف نہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ قذف صاف صاف باتیں کہے بغیر ثابت نہیں ہوتا اور اس شخص کی یہ بات کہ یہ کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ یعنی اس کی نسل کا کوئی اونٹ ہوا ہوگا جو اوپر کی جانب سے خاکی رنگ کا ہوگا۔

۳۴۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ يُرِيدُ الِانْتِفَاءَ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنَ الْإِبِلِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنی فزارہ میں سے ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری عورت نے ایک بچہ جنا ہے اور اس بچے کا رنگ سیاہ ہے آپ نے اس فزاری سے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا ان کے

قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا رُدْعٌ وُرْقٌ قَالَ فِيهَا رُدْعٌ وُرْقٌ قَالَ فَمَا ذَاكَ تُرَى قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ نَزَعَهَا عِرْقٌ قَالَ لَعَلَّ هَذَا يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَمْ يَرَخَّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ -

دنگ کیا ہیں اس نے عرض کیا کہ ان کے سرخ رنگ ہیں آپ نے دریافت فرمایا کہ ان میں سے کوئی خاکی رنگ کا بھی ہوگا۔ اس نے کہا ہاں خاکی رنگ کا بھی ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھو اور اچھی طرح خیال کر کے بتاؤ کہ وہ خاکی رنگ اس میں کہاں سے آیا۔ اس نے عرض کیا اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ آپ نے فرمایا اس کو بھی کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ راوی کا فرمانا ہے کہ اسے آپ نے لڑکے سے انکار کرنے کی رخصت عنایت نہ فرمائی۔

نوٹ:- یعنی جس ارادے اور جس خیال سے اس نے یہ بات کہی تھی آپ نے اسے رد فرما دیا اور اس کے عقل و فہم کے مطابق اسے تسلی اور تشفی بھی دی۔

۳۴۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَّى ذَاكَ قَالَ مَا أَدْرِي قَالَ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا أَوْرَقُ قَالَ فِيهَا إِبِلٌ وُرْقٌ قَالَ فَأَنَّى ذَلِكَ قَالَ مَا أَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ فَمَنْ أَجْلِهِ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَا يَنْبَغِي لِرَجُلٍ أَنْ يَنْفِيَ وَلَدَ وَلَدِهِ عَلَى فِرَاشِهِ إِلَّا أَنْ يَرَى أَنَّهُ رَآهُ فَاحِشَةً -

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کی صورت حبشی غلام کی ہے یعنی اس کا رنگ کالا ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ اس کا یہ کالا رنگ کہاں سے آیا اس نے عرض کیا کہ معلوم نہیں کہاں سے آیا آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ بھی ہیں اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں اس نے عرض کیا وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ان اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے بتایا کہ خاکی رنگ کے اونٹ بھی ان میں شامل ہیں۔ آپ نے پوچھا وہ خاکی رنگ کہاں سے آیا اس نے کہا معلوم نہیں کہ کہاں سے آیا لیکن اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ اور راوی اسے بیان کرتا ہے۔ اسی لیے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو بچہ مرد کی بیوی کے بطن سے پیدا ہوا سے اس کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔ مگر اس وقت کہ وہ کہے میں نے اسے دیکھا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ فاحشہ ہے۔

نوٹ:- تعریض اور اشارے سے قذف کا حکم ثابت نہیں ہوتا۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْانْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ

اولاد سے انکار کرنے والے پر سختی اور تغلیظ کا بیان

۳۴۹۳ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ رَجُلًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَا يُدْخِلُهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَفَضَحَهٗ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لعان کی آیت نازل ہوئی جو عورت ایک قوم کے شخص کے نطفے کو دوسری قوم میں لائے تو اللہ کے ہاں ایسی عورت کی کوئی وقعت اور قدر و قیمت نہیں اور خداوند تعالیٰ اسے جنت میں داخل نہ فرمائیں گے اور جس مرد نے اپنی اولاد کو دیکھتے بھالتے کے باوجود اس کا انکار کیا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔ جب اگلے اور پچھلے زمانے کے لوگ موجود ہوں گے۔

نوٹ:۔ ایک قوم میں دوسری قوم کے افراد کو ملانا یعنی زنا کرنا اور اپنے خاوند کے نسب میں دوسرے کسی شخص کا نسب ملا دینا کہ جس بچی سے لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی وہ اسی کا کہلائے گا۔ یہ عورت کے لیے سخت تنبیہ ہے اور اسی طرح اگر مرد جان بوجھ کر کسی غرض سے اپنی اولاد کا انکار کرے تو اس کے حق میں بھی سختی اور رسوائی کا وعدہ فرمایا۔

بَابُ إِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِالْفِرَاشِ إِذَا لَمْ يَنْفِهِ صَاحِبُ الْفِرَاشِ

جب کسی عورت کا خاوند بچے کا انکار نہ کرے تو بچہ اسی کا ہوگا

۳۴۹۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر ہیں۔

نوٹ:۔ یعنی لڑکے کا باپ وہی ہے جس کے نیچے اس لڑکے کی ماں ہے خواہ وہ نکاح سے ہو خواہ ملکیت سے ہو اور اگر حرام کاری کا دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو وہ مالک نہیں ہوگا اور زانی شخص شادی شدہ ہونے کی صورت میں سنگسار کیا جائے گا۔

۳۴۹۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر ہیں۔

۳۴۸۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَمْ تَرَهُ قَطُّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ میں ایک بچے کے متعلق جھگڑا تھا سعد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بچہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے مجھے میرے بھائی نے وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفہ سے ہے اس کی شکل و صورت کی تاپ دیکھیں۔

(نسائی شریف کے ایک دوسرے نسخے میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں۔ یعنی عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے اور) بعد ازاں آپ نے اس کی شکل و صورت کو دیکھا تو آپ کو عتبہ کی صورت معلوم ہوئی اور وہ اس سے ملتی تھی۔

آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا ہے کیونکہ بیٹا فراش والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ اور آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے زمعہ کی بیٹی سودہ اس سے پردہ کیجئے اور پھر اس نے سودہ کو کبھی نہیں دیکھا۔

۳۴۸۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا وَكَانَ يَظُنُّ بِآخَرَ يَعْتَرِي عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ شَبَهِهِ الَّذِي كَانَ يَظُنُّ بِهِ فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَيْسَ لَكِ بِأَخٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس کے ساتھ وہ ہم بستر ہوا کرتا تھا اور زمعہ کو یہ بھی گمان تھا کہ اس لونڈی کے حمل کسی دوسرے شخص نے قرار کیا ہے اور لڑکا پیدا ہوا اس شخص کی صورت پر جس کے متعلق اس کا ظن اور گمان تھا اور زمعہ اس لڑکے کی پیدائش سے قبل فوت ہو گیا اور یہ قصہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا بچہ فراش والے کا ہے اور سودہ تم اس سے پردہ کیا کرو کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

نوٹ: زمعہ کے بیٹے نے اس لڑکے کو اپنا بھائی کہا اور وہ لڑکا زانی کو نہ دیا۔ حدیث ہذا سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ اگر مالک انکار نہ کرے اور یہ کہے کہ بچہ میرا نہیں ہے تو اس بچے کو اس کی والدہ کے تابع کرتے ہیں۔ یعنی جس کی ملک میں اس کی والدہ ہے اس کی ملک میں بچہ بھی رہے گا۔ اگرچہ اسباب خارجیہ سے واضح بھی ہو جائے کہ یہ فلاں شخص کا نطفہ نہیں۔

۳۴۸۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَا نَعْلَمُ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ صاحب فراش کے تابع ہے اور حرام کاری کرنے والے کو پتھر لگیں گے اور حضرت ابو عبدالرحمٰن فرماتے

ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ فِرَاشِ الْاَمَةِ

۳۴۸۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِی ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَعْدٌ اَوْصَانِیْ اَخِیْ عُتْبَةُ اِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ فَانْظُرْ اِلٰی ابْنِ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ فَهُوَ ابْنِیْ فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ هُوَ ابْنُ اَمَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْ فَرَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شِبْهًا بَیِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ۔

لونڈی کے فراش ہونے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن زمعہ کے بیٹے کے بارے میں آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ سعد فرماتے کہ جب میں مکہ مکرمہ میں گیا تو میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھو کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے اور عبد اللہ بن زمعہ نے بیان کیا کہ وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ اس نے اسے میرے والد کی ملکیت اور فراش پہ جنا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو حضرت عتبہ کی شباہت صاف عیاں اور واضح تھی۔ بعد ازاں حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ اس کا ہے جس کے لیے فراش ہے اور ارشاد فرمایا ہے سودہ آپ اس سے پردہ کریں۔

نوٹ:۔ اگر بہ ظاہر شرع کے موافق آپ نے اسے سودہ کا بھائی قرار دیا لیکن احتیاطاً حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو پردے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ زنا کا شبہ تھا۔

اَلْقُرْعَةُ فِی الْوَلَدِ اِذَا تَنَازَعُوْا فِیْهِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الشَّعْبِیِّ فِیْهِ فِیْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ

جب لوگ کسی بچے میں جھگڑا کریں تو اس میں قرعہ اندازی کرنے اور اختلاف کرنے کا بیان جو حضرت شعبی کے شاگردوں نے حضرت زید بن ارقم کی روایت میں بیان فرمایا ہے

۳۴۸۲ عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَرْقَمَ اَنَّ ثَلَاثَةَ اَبْیَاعٍ یَتَدَارَءُوْنَ وَهُمْ بِالْیَمَنِ وَقَعُوْا عَلٰی امْرَاَةٍ فِیْ طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَاَلَ اثْنَیْنِ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا فَاَقْرَعَ بَیْنَهُمْ

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یمن سے تین آدمی آئے جنہوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں جماع کیا تھا۔ آپ نے ان میں سے دو کو الگ الگ کر کے ارشاد فرمایا کہ تم تیسرے کے لیے اس لڑکے کا قرار

وَالْعَنِ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ فَذَكَرَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

کر دیا انہوں نے تسلیم نہ کیا۔ لہٰذا ان دونوں سے دو تہائی دیت انہوں نے بھی فرمائی۔ اور لہٰذا ان ان تینوں کے نام پر قرعہ ڈالا اور جس شخص کے نام قرعہ نکلا اسے لڑکا دے دیا دوسرے دو اشخاص کو ایک ایک ثلث دیت دلوائی۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس بات کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے اور آپ کی داڑھیں کھل اٹھیں۔ کیونکہ قرعے کا فیصلہ ایک بے اعتباری فیصلہ ہے۔

۱۱۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَدَهَ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَجَعَلَ تُخْبِرُهُ وَيُحَدِّثُهُ وَعَلِيٌّ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَى عَلِيًّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَخْتَصِمُونَ فِي وَلَدٍ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران یمن سے ایک شخص حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہاں کی خبریں بیان کرنے لگا اور وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر رہا تھا۔ ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یمن میں تھے اور آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین اشخاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا کر رہے تھے انہوں نے ایک طہر میں ایک عورت سے جماع کیا تھا۔ لہٰذا اس حدیث شریف کو جیسے کہ اوپر گزر چکی ہے پوری طرح بیان کیا۔

۱۱۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ بِالْيَمَنِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ فِي ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ادَّعَوْا وَلَدَ امْرَأَةٍ فَقَالَ فِي لِاَحَدِهِمْ تَدْعُهُ لِهٰذَا فَأَبَى وَقَالَ لِهٰذَا تَدْعُهُ لِهٰذَا فَأَبَى وَقَالَ لِهٰذَا تَدْعُهُ لِهٰذَا فَأَبَى قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْتُمْ

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان ایام میں یمن میں تھے۔ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ ایک دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ اور تین افراد آئے جو ایک عورت کے بطن سے پیدا ہونے والے بچے کے دعویدار تھا۔ تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کو فرمایا۔ کیا تو اس لڑکے کو دوسرے کے

شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَمَا قَرَعَ بَيْنَكُمْ فَأَيُّكُمْ أَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

لیے چھوڑ دیتا ہے اس نے انکار کیا۔ بعد ازاں دوسرے کو ارشاد فرمایا کیا تو اس بچے کو اپنے ساتھی کے لیے چھوڑ دیتا ہے اس نے بھی انکار کیا۔ پھر تیسرے سے دریافت کیا اس نے بھی انکار کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم آپس میں مختلف ہو اور جھگڑتے ہو۔ اور میں اب تمہارے درمیان قرعہ ڈالوں گا جس شخص کے حق میں قرعہ آئے گا اسے وہ لڑکا دے گا اور اسے دو تہائی دیت بھی دینی پڑے گی۔ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ سنا تو آپ ہنسے حتیٰ کہ آپ کی ڈاڑھیں کھل اٹھیں۔

۴۹۲۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَأَتَى بِغُلَامٍ تَنَازَعَ فِيهِ ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔ فَخَالَفَهُمْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور آپ کی خدمت اقدس میں ایک لڑکے کا مقدمہ پیش ہوا جس میں تین افراد جھگڑتے تھے اور حدیث شریف بیان کی جو اوپر گزر چکی ہے۔ ابن کہیل نے ان کی مخالفت کی۔

خَالَفَهُمُ ابْنُ كُهَيْلٍ

ابن کہیل نے ان کی مخالفت کی۔

۴۹۳۔ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَوِ ابْنِ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ ثَلَاثَةً نَفَرٍ اشْتَرَكُوا فِي طُهْرٍ فَذَكَرَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب شعبیؒ کو حدیث شریف بیان فرماتے ہوئے سنا اور آپ ابوالخلیل کی روایت سے حدیث بیان فرماتے تھے یا ابن الخلیل سے۔ حدیث یہ ہے کہ تین آدمی ایک طہر میں شامل ہوئے۔ اور بعد ازاں اسی طرح حدیث شریف کو بیان کیا اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور حدیث ہذا کو مرفوعاً بھی نہیں کیا۔ ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا ایسا ہی درست ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

نوٹ:- یعنی حدیث ہذا کا مرسلاً روایت کرنا درست اور ٹھیک ہے اور مسنداً ٹھیک نہیں جیسے سلمہ رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے راوی نے نقل کیا ہے۔

بَابُ الْقَافَةِ

قیافہ جاننے والوں کا بیان

۴۹۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ إِلَى زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ۔

سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ کی پیشانی کے خطوط مبارک خوشی سے چمک رہے تھے اور آپ پوچھنے لگے کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایک قیافہ دان مجزز مدلجی نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور پھر کہا ان دونوں آدمیوں کی وضع ایک دوسرے کی پاؤں کی وضع میں ملتی جلتی تھی یعنی پاؤں کے اجزا ایک دوسرے سے ملتے جلتے تھے۔ غالباً دونوں کی انگلیاں یا ایڑیاں باہم مشابہ ہوں گی۔)

۴۹۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ عِنْدَكِ أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ فَرَأَى أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ هٰذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور آپ بڑی خوشی میں تھے ارشاد فرماتے تھے اے عائشہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجزز مدلجی قیافہ شناس میرے پاس آیا اور اس وقت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ میرے پاس موجود تھے اور اس قیافہ شناس نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔ ان دونوں کا منہ چادر سے ڈھکا ہوا تھا اور پاؤں کھلے تھے اس قیافہ شناس نے کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے پیدا ہوئے ہیں۔

نوٹ:۔ یعنی ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ والد تھے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ان کے بیٹے تو بیٹے باپ سے ملتے ہیں اور اس بات کو قیافہ شناس نے پہچان لیا۔

إِسْلَامُ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ وَتَخْيِيرُ الْوَلَدِ

اگر خاوند اور بیوی ہر دو میں سے کوئی مسلمان ہو جائے تو ان کے لڑکے کو اختیار دینے کا بیان

۴۹۸۔ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتِ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُمَا صَغِيرٌ

سیدنا حضرت عبدالحمید انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور آپ کے والد ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوئے اور ان کی بیوی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا

لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبَ هٰهُنَا وَالْأُمَّ هٰهُنَا ثُمَّ خَيَّرَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِهِ فَذَهَبَ إِلَى أَبِيهِ۔

ان دونوں کا نابالغ بیٹا تھا جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کے پاس بٹھایا اور اس کے ماں اور باپ دونوں وہاں موجود تھے پھر انہوں آپ نے اس لڑکے کو اختیار دیا اور دعا فرمائی۔ یا اللہ اس لڑکے کو ہدایت دے وہ لڑکا اپنے والد کے پاس چلا گیا۔

نوٹ: جب کسی چھوٹے لڑکے یا لڑکی کے بارے میں اس کے والدین میں اختلاف ہو تو بعض جگہ سے ترجیح اندازی کا ثبوت ملتا ہے اور بعض جگہ سے بچے کو اختیار دیا گیا اور اختیار دینا اولیٰ اور اقرب الی الصواب ہے۔ کیونکہ اکثر احادیث سے یہی ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث ہذا میں بھی خیرہ کا لفظ کہا ہے یعنی اس لڑکے کو آپ نے اختیار دیا۔

۴۹۸۔ عَنْ هِلَالِ ابْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُخَاصِمُنِي فِي ابْنِي فَقَالَ يَا غُلَامُ هٰذَا أَبُوكَ وَهٰذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ۔

سیدنا حضرت ہلال بن اسامہ حضرت ابو میمونہ رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن کہا ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک عورت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میرا خاوند میرے بچے کو مجھ سے لینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس بچے سے مجھے فائدہ ہوا ہے مجھے بیر ابی عنبہ کا پانی پلاتا ہے اسی دوران اس عورت کا خاوند آیا اور کہنے لگا کہ میرے بیٹے کے متعلق کون جھگڑا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا لڑکے یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری ماں ہے ان دونوں میں جس کے متعلق تیرا جی چاہے اس کا ہاتھ پکڑ لے لڑکے نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

نوٹ: چچا اور عمات اس کو کہتے ہیں کہ عورت کا علم نہ لگایا اور سابقہ حدیث پاک میں جس مرد کا قصہ گزر چکا ہے اس کے اسلام کی طرف داری کی بلکہ امر حق پر فیصلہ کیا۔ یعنی لڑکے کو اختیار دیا اور اس نے اپنے اختیار سے جس کو چاہا اسے اختیار کر لیا۔

عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ

خلع کرنے والی عورت کی عدت کا بیان

۴۹۹۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن عوف بن عفراء کی بیٹی ربیع سے

مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ضَرَبَ امْرَاَتَهُ فَكَسَرَ يَدَهَا وَهِيَ جَمِيلَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ فَاَتَى اَخُوهَا بَشِيرٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ خُذِ الَّذِي لَهَا عَلَيْكَ وَخَلِّ سَبِيلَهَا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَرَبَّصَ حَيْضَةً وَاحِدَةً فَتَلْحَقَ بِاَهْلِهَا۔

سن کر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس نے اپنی بیوی جمیلہ عبداللہ بن ابی کی بیٹی کو مارا اور اس کا ہاتھ توڑ ڈالا اس کے بھائی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنی بہن کی طرف سے شکوہ کیا۔ آپ نے حضرت ثابت کے پاس اپنا پیغامبر بھیجا اور اسے بلا بھیجا جب حضرت ثابت حاضر خدمت ہوئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تو اس سے اپنی چیز لے اور اس کا راستہ چھوڑ دے۔ ثابتؓ نے کہا بہت اچھا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو ایک حیض کی عدت گزارنے کا حکم فرمایا اور بعد ازاں اسے اپنے ماں باپ کے پاس چلے جانے کا حکم فرمایا۔

۳۴۸۰ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتِ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِي ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ فَسَاَلْتُهُ مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الْعِدَّةِ فَقَالَ لَا عِدَّةَ عَلَيْكِ اِلَّا اَنْ تَكُونِي حَدِيثَةَ عَهْدٍ بِهِ فَتَمْكُثِي حَتَّى تَحِيضِي قَالَ وَاَنَا مُتَبِّعٌ فِي ذٰلِكَ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُرَيَّعَ الْمَغَالِيَةِ كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ۔

معوذ کی بیٹی ربیع سے مروی ہے کہ میں نے اپنے خاوند سے خلع کیا اور بعد ازاں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے دریافت کیا میری عدت کے لیے کیا حکم ہے یعنی میں کتنی عدت گزاروں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی عدت نہیں۔ ہاں مگر تو ان میں سے اپنے خاوند کے پاس رہی ہو تو ٹھہر رہ حتی کہ تجھے ایک حیض آجائے اور بیان کیا کہ میں اس مسئلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے تابع ہوں۔ جو آپ نے مریم مغالیہ کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اور وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی تھیں اور اس عورت نے اس سے خلع کیا تھا

نوٹ: حضرت ثابت بن قیس کی بیوی کے نام میں اختلاف ہے اس حدیث میں اس کا نام مریم ہے اور اوپر والی حدیث میں اس کی بیوی کا نام جمیلہ بنت عبداللہ ابن ابی اور اس کے علاوہ اور بھی کئی نام مروی ہیں اور اختلاف دو قصوں کی وجہ سے پڑا شاید ثابت بن قیس سے دو عورتوں نے خلع کیا ہو۔

مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ

مطلقہ عورتوں کی عدت کے بارے میں آیت سے کون کون سی عورتیں مستثنیٰ ہیں؟

۳۴۸۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس

اٰيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا وَقَالَ إِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْاٰيَةَ وَقَالَ بَنْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْاٰنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ وَقَالَ وَالّٰئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَنَسَخَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ تَعَالٰى وَإِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا

آیت شریفہ کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرمایا، مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا یعنی اگر ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے برابر لے آتے ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری آیت اور جاننے والا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے تو کہتے ہیں کہ تو بنا لاتا ہے۔ اس طرح نہیں بلکہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں۔

(یہ اعتراض یہودی کرتے تھے اور ان کے پیچھے مکہ کے بعض مشرکین بھی اعتراض کرتے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری ٹھہراتے اور کہتے کہ اگر یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہوتی تو منسوخ نہ ہوا کرتی۔ کیونکہ سابقہ کتابیں جن کو وہ صحیح مانتے ہیں کوئی حکم منسوخ نہیں ہوا۔ غرض ہر قسم کی طعن و تشنیع کی ایسی ایسی باتیں کرنے سے اللہ رب العزت نے اس کا جواب دیا کہ عیب نہ پہلی میں تھا اور نہ پچھلی میں لیکن حاکم کو یہ اختیار ہے کہ وہ جو چاہے حکم کرے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان تینوں آیات کو نسخ کے ثبوت کے لیے بیان کیا ہے۔ چنانچہ تیسری آیت اس آیت شریفہ کے بعد بیان کی ہے اور فرمایا ہے يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ أُمُّ الْكِتَابِ یعنی اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے اسے مٹاتا ہے اور جسے چاہے اسے ثابت رکھتا ہے اور اللہ ہی کے پاس اصل کتاب ہے۔ بعد ازاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن مجید میں منسوخ ہونے والی چیز قبلہ ہے اور اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ یعنی طلاق والی عورتیں تین حیضوں تک انتظار کریں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وَالّٰئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ یعنی حیض سے ناامید ہونے والی عورتیں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔ اور یہ دونوں آیات پڑھنے کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس میں سے بھی منسوخ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَإِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ یعنی انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دو تو ان پر تمہارا کوئی حق نہیں کہ تم انہیں عدت میں بٹھاؤ اور ان سے گنتی پوری کراؤ۔

نوٹ: نسخ کہتے ہیں حکم کو رد کرنا اور اس کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ آیت لکھی جائے لیکن اس کا حکم منسوخ ہو جیسے اپنے رشتے والوں کو وصیت کرنے کی آیت اور ایک برس تک عدت گزارنے کا حکم اور دوسرا طریقہ ہے کہ آیت لکھی نہ جائے لیکن اس کا حکم باقی رہے اور فقط تلاوت جاتی رہے جیسے رجم (سنگسار) کرنے کی آیت اور تیسری آیت یہ ہے کہ حکم موقوف کیا جائے اور اس کی جگہ دوسرا حکم مقرر کیا جائے جیسے بیت المقدس کی طرف حکم ختم ہوا اور کعبہ کی طرف متوجہ ہونے کا حکم دیا گیا اس کے علاوہ ایک آیت اور بھی ہے کہ پہلے طلاق والیوں کو ایک حکم عام تھا یعنی وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ اور وَالّٰئِيْ يَئِسْنَ

ان دو آیات کی رو سے طلاق والیوں کے لیے تین حیض یا تین مہینے کی عدت کا حکم ہوا۔ اس کے بعد یوں ارشاد فرمایا: اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا۔

یعنی اگر طلاق عورتوں کو ہاتھ لگانے سے قبل دو تو تمہیں حق نہیں کہ انہیں عدت میں بٹھاؤ تاکہ ان سے گنتی پوری کراؤ۔ بہرحال یہ عورت بھی طلاق والیوں میں داخل ہے۔ لیکن اس کے لیے عدت نہیں اور اس حکم سے یہ عورت مستثنیٰ ہے اور علیحدہ کی گئی ہے۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہو

باب اس کی عدت کے بیان میں ہے

۳۵۴۲ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا بِامْرَاَةٍ عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرماتے سنا۔ جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے مگر اپنے خاوند کے لیے کیونکہ اسے اپنے خاوند کے لیے چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔

۳۵۴۳ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ قُلْتُ عَنْ اُمِّهَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَافُوْا عَلٰى عَيْنِهَا اَفَنَكْتَحِلُ قَالَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَكْتَفِلُ بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَاْسِ الْحَوْلِ۔

سیدنا حمید بن نافع حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ شاگرد (حضرت شبیہ) نے استاد (حمید بن نافع رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا۔ کہ زینب اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔ استاد نے کہا ہاں اور وہ روایت یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے یہ دریافت کیا کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگائیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس کی آنکھیں بیماری کی وجہ سے خراب نہ ہو جائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس سے قبل ہر ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھتی تھی اور وہ وہ نہ اور گھٹیا جو پالان کے نیچے ڈالتے ہیں اور وہ اسی مصیبت اور آفت میں ایک سال پورا کرتی اب کیا تم پر چار ماہ اور دس دن زیادہ گراں ہیں۔

۳۵۴۲ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رض قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِّي أَخَافُ عَلَى عَيْنِهَا فَأَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا كَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ۔

سیدہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور بیان کیا کہ میری بچی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اس کی آنکھیں خراب نہ ہو جائیں۔ اگر حکم فرمائیں تو میں اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا یا کروں آپ نے ارشاد فرمایا پہلے ہر ایک عورت ایک سال تک بیٹھی رہتی تھی۔ اور یہ کوئی زیادہ عرصہ نہیں مگر چار ماہ دس دن ہیں اور جب ایک سال پورا ہو جاتا تو پھر عدت بیٹھنے والی باہر نکلتی اور اپنی پیٹھ کے پیچھے مینگنی پھینکتی۔

نوٹ:۔ دورِ جاہلیت میں انتہائی خراب حالت سے سال بھر میں عورت عدت ختم کرتی اور سال ختم ہوتے ہی گدھ یا بکری یا پرندہ لاتی اور وہ اس کو دیر تک دعا کرتی مرجاتا بعد ازاں پھر ایک مینگنی اپنے پیچھے سے پھینک کر عدت سے باہر آتی اور آزاد ہوتی۔

۳۵۴۳ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کو سوائے اپنے شوہر کے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں شوہر پر چار ماہ اور دس دن تک سوگ منائے گی۔

۳۵۴۴ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

اس حدیث کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے لیکن اس میں لفظ اکثر کا ہے اور اس میں فوق کا معنی دونوں کے قریب قریب ہیں۔

۳۵۴۵ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان فرمائی۔

بَابُ عِدَّةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

اس حاملہ عورت کی عدت کا بیان جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو

۳۵۲۸ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ الْمَخْرَمَةِ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نَفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

جناب حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سبیعہ اسلمی نے بچہ جنا تو اس کے خاوند کو فوت ہوئے کئی راتیں گزر چکی تھیں لہٰذا وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تھی آپ نے اسے اذن عطا فرمایا اور بعد ازاں اس نے کسی سے نکاح کر لیا۔

۳۵۲۹ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ الْمَخْرَمَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ سُبَيْعَةَ اَنْ تَنْكِحَ اِذَا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا۔

سیدنا حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا اور وہ نفاس سے فراغت پا چکی تھیں۔

۳۵۳۰ عَنْ اَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلٰثٍ وَعِشْرِيْنَ اَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلْاَزْوَاجِ فَهِيْبَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَمْنَعُهَا لَوْ انْقَضٰى اَجَلُهَا۔

سیدنا حضرت ابو سنابل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سبیعہ نے اس وقت بچہ جنا جب اس کے خاوند کو فوت ہوئے تیس یا پچیس راتیں گزر چکی تھیں جب اس کی زچگی کے ایام پورے ہو چکے تو اس نے نیا خاوند کرنے کی تیاری کی اور لوگوں نے اس پر عیب لگایا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس امر کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا اب اس کے لیے رکاوٹ کی کیا چیز ہے کیونکہ اس کے دن پورے ہو چکے ہیں۔

۳۵۳۱ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ اخْتَلَفَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ تَزَوَّجُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰبْعَدُ الْاَجَلَيْنِ فَبَعَثُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ فَوَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاتِهِ

سیدنا حضرت عبد ربہ بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ۔

حضرت ابوہریرہ اور جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس عورت کے مسئلہ میں اختلاف کیا جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اور اس کا بچہ اس کے خاوند کے فوت ہونے کے تھوڑے دن بعد پیدا ہو۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ عدت بچہ جننے کے بعد نکاح

زَوْجِهَا بِخَمْسَةَ عَشَرَ نِصْفِ شَهْرٍ قَالَتْ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ فَحَطَّتْ بِنَفْسِهَا إِلَى أَحَدِهِمَا فَلَمَّا خَشُوا أَنْ تَفُتَاتَ بِنَفْسِهَا قَالُوا إِنَّكِ لَا تَحِلِّينَ قَالَتْ فَانْطَلَقَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ۔

کرے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا دونوں مدتوں میں جو سب سے زیادہ ہو وہ اسے اختیار کرے آخر کار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف آدمی بھیجا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ سبیعہ کا خاوند فوت ہو گیا۔ ان کا بچہ ان کی وفات کے پندرہ دن بعد پیدا ہوا۔ بعد ازاں اس کے بعد دو آدمیوں نے پیغام بھیجا اور سبیعہ نے ایک طرف میلان کیا۔ یعنی اس سے نکاح کرنا چاہا۔ اس کے لوگ ڈرے کہ کہیں اس سے نکاح نہ کرے۔ اور انہوں نے کہا کہ ابھی تو تمہاری عدت بھی نہیں گزری حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بعد ازاں وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا سبیعہ اس کے لیے حلال ہو گئی۔ اور جس شخص کے ساتھ تیرا جی چاہے نکاح کرے۔

۳۵۴۲ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ أَبُو سَلَمَةَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْآخَرُ كَهْلٌ فَمَالَتْ إِلَى الشَّابِّ فَقَالَ الْكَهْلُ لَمْ تَحِلَّ وَكَانَ أَهْلُهَا غُيَّبًا فَرَجَا إِذَا جَاءَ أَهْلُهَا أَنْ يُؤْثِرُوهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ کسی شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اس عورت کا دریافت کیا۔ کہ جس کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ حاملہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ وہ ہر دو مدتوں میں سے جو زیادہ ہو وہ کرے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت عورت بچہ جنے اس کی عدت اسی وقت پوری ہو گئی۔ بعد ازاں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ یہ جھگڑا سن کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا۔ کہ اس وقت سبیعہ نے بچہ جنا۔ کہ اس کے خاوند کو فوت ہوئے آدھا ماہ گزرا تھا۔ بعد ازاں دو شخصوں کا پیغام نکاح کیا۔ ان میں سے ایک نوجوان تھا اور دوسرا ادھیڑ عمر وہ عورت نوجوان کی طرف مائل ہوئی۔ ادھیڑ عمر والے نے کہا کہ ابھی تجھے نکاح کرنا حلال نہیں ہوا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سبیعہ کے گھر والے موجود نہ تھے اور ادھیڑ عمر والے نے یہ خیال کیا کہ جب اس کے رشتہ دار آئیں گے تو شاید وہ سمجھا کر حضرت سبیعہ مجھے دلوا دیں بعد ازاں

۳۵۴۲ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِی امْرَاَةٍ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِیْنَ لَیْلَةً اَیَصْلُحُ لَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ قَالَ لَا اِلَّا اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ قَالَ قُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ فِی الطَّلَاقِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِیْ یَعْنِیْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلَ غُلَامَهُ كُرَیْبًا فَقَالَ اْتِ اُمَّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا هَلْ كَانَ هٰذَا سُنَّةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَقَالَ قَالَتْ نَعَمْ سُبَیْعَةُ الْاَسْلَمِیَّةُ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِیْنَ لَیْلَةً فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَزَوَّجَ فَكَانَ اَبُو السَّنَابِلِ فِیْمَنْ یَّخْطُبُهَا۔

وہ عورت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اس کو ارشاد فرمایا۔ تو حلال ہو گئی ہے اور جس شخص کو پسند کرے اس سے نکاح کر لے۔

سعید بن حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ کہ کوئی عورت اگر خاوند کی وفات کے بیس راتیں گزرنے کے بعد بچہ جنے تو کیا اس کو نکاح کر لینا جائز ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نہیں جب تک وہ دونوں عدتوں میں سے اس عدت کو پورا نہ کرے جو بڑھ کر ہے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنی اور جن کے پیٹ میں بچہ ہے ان کی عدت یہ ہے کہ وہ پیٹ کا بچہ جنے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوسلمہ کو جواب دیا یہ حکم طلاق والی عورت کا ہے (یعنی جس عورت کے مرد نے طلاق دی اور طلاق دینے کے بعد عورت کا بچہ پیدا ہوا اور اس عورت کی وہی عدت ہے اس سے بڑھ کر نہیں) بعد ازاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے بھتیجے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں اور جو کچھ وہ فرماتے ہیں وہی بات میرے نزدیک بہتر اور صحیح ہے۔ اس گفتگو کے بعد اپنے غلام کریب نامی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور ان سے کہا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیجئے۔ کیا اس مسئلے میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی طریقہ جاری ہے یا کہ نہیں۔ کریب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور جو کچھ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا اسے بیان کیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ جاری کہ اس بارے میں ہے۔ بعد ازاں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان

۳۵۴۱ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوْا عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنَصِيْفٍ فَاَسْلَفَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ۔

فرمایا کہ حضرت سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کے فوت ہونے کے بیس راتیں بعد بچہ جنا تھا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکاح کر لینے کا حکم صادر فرمایا اور حضرت ابوالسنابل سبیعہ کے پیغام ارسال کرنے والوں میں سے تھے۔

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت ابوہریرہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہم نے آپس میں اس عورت کی عدت کا تذکرہ اور بحث کی جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ دونوں عدتوں میں سے جو بڑھ کر ہو۔ وہ عورت اتنی ہی عدت گزارے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ عورت وضع حمل تک عدت گزارے اور حضرت ابوہریرہ.....

۳۵۴۲ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَزَوَّجَ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید کرتا ہوں۔ بعد ازاں انہوں نے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں ایک شخص بھیجا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سبیعہ اسلمیہ نے خاوند کے فوت ہونے کے تھوڑے دنوں بعد بچہ جنا تو اس کے متعلق سبیعہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا۔ آپ نے اس کو خاوند کر لینے کا حکم فرمایا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے کئی روز بعد بچہ جنا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔

۳۵۴۳ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْاَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت سلمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اس عورت کی عدت کے متعلق اختلاف کیا جس نے خاوند کی وفات سے چند

بْنُ عَبَّاسٍ اَخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِذَا نَفَسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَاءَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ۔

راتوں کے بعد بچہ جنا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت دونوں عدتوں میں سے جو عدت زیادہ ہو اسے اختیار کرے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہوا اس وقت عدت پوری ہوگئی۔ بعد ازاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا۔ میں اپنے بھتیجے ابوسلمہ کی تائید کرتا ہوں۔ آخر کار انہوں نے حضرت کریب رضی اللہ عنہ کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔ کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے۔ واپس آئے یہ مسئلہ دریافت کر کے تشریف لائے اور انہیں آکر بیان فرمایا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سبیعہ نے خاوند کی وفات سے کئی راتیں بعد بچہ جنا اور بعد ازاں اس بات کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا آپ نے فرمایا تیری عدت تو پوری ہو چکی۔

۳۵۰۴ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا وَضَعَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَاِنَّ عِدَّتَهَا اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَنَا مِنْ عِنْدِهَا اَنَّا سُبَيْعَةُ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَزَوَّجَ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب عورت خاوند کے فوت ہونے کے بعد بچہ جنے تو البتہ اس عورت کی عدت وہ مدت ہے جو دونوں عدتوں میں سب سے زیادہ ہو۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابوکریب کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں ارسال کیا تاکہ وہ آپ سے یہ مسئلہ دریافت کریں۔ کریب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور خبر لائے کہ سبیعہ کا خاوند فوت ہو گیا تھا اور اس کا بچہ اس کی وفات کے کئی دن بعد پیدا ہوا۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔

۳۵۲۸ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ امْرَاَةٍ مِنْ اَسْلَمَ یُقَالُ لَهَا سُبَیْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا فَتُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِیَ حُبْلٰی فَخَطَبَهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَاَبَتْ اَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ مَا یَصْلُحُ لَكِ اَنْ تَنْكِحِیْ حَتّٰی تَعْتَدِّیْ اٰخِرَ الْاَجَلَیْنِ فَمَكَثَتْ قَرِیْبًا مِنْ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ نُفِسَتْ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِیْ۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سے سن کر بیان فرمایا اور حضرت زینب کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں کہ ایک عورت کو جو بنی اسلم کے لوگ سبیعہ کہہ کر پکارتے اور اس کا خاوند فوت ہو گیا اس وقت جناب سبیعہ حاملہ تھیں ایک شخص ابوسنابل بن بعکک نے سبیعہ کے پاس پیغام نکاح بھیجا اور سبیعہ نے انکار کیا وہ کہنے لگا آپ کو نکاح کرنا درست اور جائز نہیں جب تک تم دو عدتوں میں سے ایک زیادہ ایام والی عدت کو پورا نہ کر لو۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سبیعہ کے خاوند کو فوت ہوئے بیس راتوں کے قریب گزری تھیں، جب کہ اس کا بچہ پیدا ہوا۔ بعد ازاں وہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ نے اسے نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔

۳۵۲۹ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ بَیْنَهَا اَنَا وَاَبُوْ هُرَیْرَةَ رَاقِدٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِیَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِاَدْنٰی مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ بِیَوْمٍ مَا كَثُرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُبَیْعَةَ الْاَسْلَمِیَّةَ جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِیَ حَامِلٌ

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن میں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے۔ اتنے میں ایک عورت حاضر ہو کر اپنے خاوند کا حال بتانے لگی اس کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ اس وقت حاملہ تھی اور کہنے لگی کہ چار ماہ دس دن گزرے تھے کہ اس سے پہلے ہی بچہ پیدا ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو دن زیادہ ہوں گے وہی تیری عدت کے ایام ہوں گے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اس طرح خبر دی کہ سبیعہ اسلمی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور اپنا

فَوَلَدَتْ بِلَادَنِي مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ۔

حال بیان کرنے لگی کہ میرا اعتداد ختم ہو گیا اور میں اس وقت حاملہ تھی۔ بعد ازاں میرے پیٹ سے بچہ پیدا ہوا اور بچے کے والد کی وفات کو ابھی چار ماہ نہیں ہوئے تھے تو اسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔

۵۵۰۔ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْتَفْتِيَهَا عَنْ قَضِيَّتِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ ابْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ

سیدنا حضرت علیما اللہ رضی اللہ عنہ نے زہری سے بیان کیا کہ میرے والد حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا کہ آپ جا کر سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے پوچھیں اس کا قصہ اور حال کہ جب اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو حضور نے اسے کیا جواب فرمایا تھا۔ حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا جب حضرت سبیعہ اسلمیہ سے دریافت کیا گیا تو سبیعہ نے بیان کیا میں سعد بن عامر بن لوی قبیلے کے فرد سعد بن خولہ سے تعلق رکھتی تھی جو کہ بدری بھی تھے ان کی وفات حجۃ الوداع میں ہوئی۔ سبیعہ بیان فرماتی ہیں کہ میں اس وقت حاملہ تھی۔ لیکن وفات کے تھوڑے دن بعد بچہ پیدا ہوا جب سبیعہ نفاس سے پاک ہو گئیں تو انہوں نے پیغام ارسال کرنے والوں کے لیے بناؤ سنگار کیا تو قبیلہ بنی عبدالدار کا ابوالسنابل بن بعکک اس کے پاس آیا اور اس نے سبیعہ سے دریافت کیا کہ تم نے بناؤ سنگار کیوں کیا ہے غالباً تمہارا ارادہ نکاح کرنے کا ہوگا مجھے اللہ کی قسم تجھے نکاح کرنا جائز نہیں جب تک کہ چار ماہ اور دس دن نہ گزر جائیں۔ سبیعہ فرماتی ہیں کہ جب انہوں نے یہ بات کہی تو میں نے شام کے وقت کپڑے پہنے اور میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ بعد ازاں میں نے آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا آپ نے مجھے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ
عَنْ ذَالِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ
حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزْوِيْجِ إِنْ بَدَا لِي۔

۵۱۴۔ عَنْ زُفَرَ بْنِ أَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ
النَّصْرِيِّ أَنَّ أَبَا السَّنَابِلِ ابْنَ
بَعْكَكٍ ابْنِ السَّبَّاقِ قَالَ لِسُبَيْعَةَ
الْأَسْلَمِيَّةِ لَا تَحِلِّيْنَ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ
أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا أَقْصَى الْأَجَلَيْنِ
فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَالِكَ فَزَعَمَتْ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَفْتَاهَا أَنْ تَنْكِحَ إِنْ
وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَكَانَتْ حُبْلٰى
فِي تِسْعَةِ أَشْهُرٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا
وَكَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ ابْنِ خَوْلَةَ
فَتُوُفِّيَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَحَتْ
بَعْدَ مَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَصَنَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا۔

۵۱۵۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُتْبَةَ كَتَبَ إِلٰى عُمَرَ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ
أَنِ ادْخُلْ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ
الْأَسْلَمِيَّةِ فَاسْئَلْهَا لَنَا عَمَّا أَفْتَاهَا
بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَمْلِهَا قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ
أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ ابْنِ
خَوْلَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ

فتویٰ دیا۔ اور ارشاد فرمایا تمہاری عدت اسی وقت پوری ہوگئی جب تم نے بچہ جنا اور مجھے ارشاد فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو نکاح کر لو۔

سعید تا حضرت زفر بن اوس بن حدثان نصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوالسنابل بن بعکک بن سباق نے سبیعہ اسلمیہ سے کہا تمہارے لیے نکاح کرنا درست نہیں جب تک کہ تمہارے چار ماہ دس دن پورے نہ ہو جائیں جو مدت ان دونوں مدتوں میں زیادہ ہے۔ یہ سن کر وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ سبیعہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ صادر فرمایا تھا کہ جب بچہ پیدا ہو تو نکاح کر لینا اور خاوند کی وفات کے وقت اسے زمانہ کا حمل تھا۔ اور اس کے خاوند کا نام سعد بن خولہ تھا اور حجۃ الوداع میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس کی وفات ہوگئی۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد ازاں سبیعہ نے کسی نوجوان سے نکاح کر لیا۔ جو اس کی قوم میں سے تھے۔ یعنی وضع حمل کے بعد۔

سیدنا حضرت عبید اللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عتبہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو سبیعہ کے پاس جانے کے لیے لکھا۔ اور یہ بھی لکھا کہ آپ سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے دریافت کریں کہ انہیں اس مسئلہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فتویٰ دیا تھا۔ یعنی حمل میں راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ میں حضرت سعد بن خولہ کی بیوی تھی اور سعد بن خولہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور آپ بدری تھے۔ اس نے حجۃ الوداع

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا
فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ فَوَلَدَتْ قَبْلَ
أَنْ يَتَّسِعَ لَهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَ
عَشْرًا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَلَمَّا
تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا دَخَلَ عَلَيْهَا
أَبُو السَّنَابِلِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ
الدَّارِ فَرَآهَا مُتَجَمِّلَةً فَقَالَ
لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ النِّكَاحَ قَبْلَ أَنْ يَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ
أَبِي السَّنَابِلِ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ حَلَلْتِ حِينَ وَضَعْتِ حَمْلَكِ۔

۳۵۲۱ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
نَاسٍ بِالْكُوفَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ
عَظِيمٌ فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي
لَيْلَى فَذَكَرُوا شَأْنَ سُبَيْعَةَ فَذَكَرَتْ
مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنَ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ
فِي مَعْنَى قَوْلِ ابْنِ عَوْنٍ حَتَّى تَضَعَ
قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لٰكِنَّ عَمَّهُ لَا رَسُولَ
ذَلِكَ قَالَ فَرَفَعْتُ صَوْتِي وَقُلْتُ
إِنِّي لَجَرِيءٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى عَبْدِ
اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ
قَالَ فَلَقِيتُ مَالِكًا قُلْتُ كَيْفَ كَانَ
ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ
قَالَ قَالَ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ
وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَأُنْزِلَتْ

میں وفات پائی اور بعد ازاں میں نے بچہ جنا اور ابھی تک
ان کی وفات کو چار ماہ دس دن نہیں گزرے تھے۔ راوی
کا بیان ہے کہ جب سبیعہ نفاس سے پاک ہوئیں تو ان
کے پاس ابوسنابل آئے جو عبدالدار کے قبیلے میں سے
ایک مرد تھا ابوالسنابل سبیعہ کو تحمل اور زیب و زینت
میں دیکھ کر کہنے لگے غالباً تمہارا ارادہ نکاح کرنے کا ہے
اور وہ بھی چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے سبیعہ کہتی
ہیں۔ میں نے جب یہ بات ابوسنابل سے سنی تو میں حضور
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی
اور میں نے اپنی حالت آپ سے عرض کی۔ آپ نے
سن کر ارشاد فرمایا۔ تو اپنی عدت پوری کر چکی جب تو
نے بچہ جنا۔

حضرت محمد سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں
کوفہ کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس میں انصار کی لوگ
بھی تھے اور ان میں عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ بھی تھے۔ ان
میں سبیعہ کا تذکرہ آیا۔ اور میں نے عبداللہ بن عتبہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کا ذکر کیا جو ابن عون
کے قول کے مطابق تھی یعنی اس کی عدت بچہ پیدا ہونے
تک تھی۔ ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ عبداللہ کے چچا اس بات
کے قائل نہ تھے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ بلکہ وہ
آبعد الاجلین کے قائل تھے۔ پھر میں نے اپنی آواز بلند
کی اور کہا کیا میں اس بات کی جرأت کر سکتا ہوں کہ عبداللہ
بن عتبہ پر جھوٹ بولوں اور آپ کوفہ میں رہتے ہیں۔ بعد
ازاں میری ملاقات مالک (بن عامر ابن عمرا) سے ہوئی
اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ
بن مسعود سبیعہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا
تم لوگ اس پر سختی کرتے ہو کہ آبعد الاجلین تک

عدت ضروری جانتے ہیں اور تم اسے رخصت نہیں دیتے حالانکہ عورتوں کی چھوٹی سورت جس میں حاملہ عورتوں کی عدت رفع عمل بیان ہوئی ہے یعنی سورۃ طلاق سورۃ بقرہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔ جس میں چار ماہ دس دن تک کی عدت کا ذکر ہے۔

۳۵۴۰ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ مَا أُنْزِلَتْ وَأُزِلَتِ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَّا بَعْدَ الَّتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ وَ اللَّفْظُ لِيُونُسَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے میں اس کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لیے تیار ہوں یعنی اپنے قول کے حق ہونے پر خدا کو گواہ کر کے مخالف پر لعنت کرتا ہوں۔ یہ آیت اور حمل والیاں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنے اس کے بعد اتری۔ جس میں خاوند کی موت کی عدت کا بیان ہے کہ حاملہ عورت جب بچہ جنے وہ نکاح کر سکتی ہے اور چار ماہ دس دن کی عدت کا حکم حاملہ عورتوں کے حق میں منسوخ ہے۔ یہ الفاظ یونس کے ہیں۔

۳۵۴۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ سُوْرَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى نَزَلَتْ بَعْدَ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چھوٹی سورہ سورہ بقرہ کے بعد نازل ہوئی۔

نوٹ: یعنی سورہ طلاق بعد میں نازل ہوئی اور سورہ بقرہ پہلے اتری یہ آیت شریفہ سورہ بقرہ کی ہے۔ یعنی تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں۔ تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک انتظار میں رکھیں اور اولات الاحمال أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یہ آیت سورہ طلاق کی ہے یعنی جن عورتوں کے پیٹ میں بچہ ہے یکدو یہ ہے کہ بچہ جننے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ چار ماہ اور دس دن انتظار کرنا لازمی نہیں اور یہی راجح ہے آیت شریفہ اولات الاحمال أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ سے ظاہر ہے لیکن سورہ بقرہ کی آیت کے خلاف یہ حکم ہے۔ کیونکہ اس میں تو اس طرح ارشاد فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

غرضیکہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہیں اور ان ہر دو آیات میں ایک کو پہلے اور دوسری کو پیچھے رکھنے سے مراد اور مطلب یہ ہے کہ سورہ بقرہ کی آیت سورہ طلاق کی آیت سے منسوخ ہے۔

عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

اگر کسی عورت کا خاوند اس کے ساتھ ہمبستر ہونے سے قبل ہی فوت ہو جائے تو اس کی عدت

۵۶۸۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ ابْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سے کسی شخص نے مسئلہ پوچھا کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا اور نکاح کرنے کے وقت اس سے مہر مقرر نہ کیا اور اس مرد کا اس عورت سے جماع کرنا بھی نصیب نہ ہوا اور وہ فوت ہو گیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو اپنے خاندان والی عورتوں کی طرح مہر مثل دینا چاہیئے اور اس عورت کو عدت میں بیٹھنا چاہیئے اور مرد کے مال سے حصہ پانا چاہیئے معقل بن سنان اشجعی نے یہ سن کر کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کی ایک عورت بروع بنت واشق کا فیصلہ فرمایا تھا اور اس کے والد کا نام واشق تھا وہ فیصلہ بھی ایسے ہی تھا جیسے تم نے کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ سن کر خوش ہوئے۔

نوٹ:۔ اس جگہ عدت سے مراد چار ماہ دس دن کی عدت ہے کیونکہ اس آیت شریفہ میں بھی یہی حکم ہے جن عورتوں کے خاوند فوت ہو جائیں ان کی عدت چار ماہ دس دن ہیں۔ مرد کا وطی کرنا کچھ لازمی اور ضروری نہیں فقط نکاح میں آنا شرط ہے۔

بَابُ الْاِحْدَادِ

۳۵۰۰ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ اَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا۔

۳۵۰۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الزُّهْرِيَّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ

سوگ کرنے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی عورت کو میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہاں مگر وہ اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منبر پر ارشاد فرمایا کسی عورت کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہاں مگر وہ اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

سُقُوْطُ الْاِحْدَادِ عَنِ الْكِتَابِيَةِ

۳۵۰۲ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

جس کتابیہ کا خاوند فوت ہو جائے اس پر سے سوگ کا حکم ساقط ہے

سنرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منبر پر ارشاد فرمایا اس عورت کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے۔ ہاں مگر وہ اپنے خاوند کے لیے چار ماہ اور دس دن تک سوگ کر سکتی ہے۔

نوٹ: تین راتیں دن کے ہمراہ مراد ہیں۔ فقط راتیں مراد نہیں۔

مُقَامُ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا فِیْ بَیْتِهَا حَتّٰی تَحِلَّ

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کو عدت گزارنے تک اپنے گھر میں ہی ٹھہرنا چاہیئے

عَنِ الْفُرَیْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِیْ طَلَبِ اَعْلَاجٍ فَقَتَلُوْهُ قَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَیْجٍ وَكَانَتْ فِیْ دَارٍ شَاسِعَةٍ فَجَاءَتْ وَمَعَهَا اَخُوْهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ فَحَكَمَ لَهَا حَتّٰی اِذَا رَجَعَتْ دَعَاهَا فَقَالَ اَجْلِسِیْ فِیْ بَیْتِكِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ۔

سیدہ حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ کا خاوند اپنے غلام کو تلاش کرنے کے لیے گیا اور وہ غلام بھی تھے۔ وہ وہاں مارا گیا اسے ان قاتلوں نے مار ڈالا یا کسی اور نے حضرت شعبہ اور ابن جریج بیان فرماتے ہیں کہ اس عورت کا گھر آبادی سے دور تھا۔ اور بعد ازاں وہ عورت اپنے بھائی کو لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اپنا حال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے اسے دوسرے گھر میں جانے کی رخصت دی جب وہ لوٹ کر اپنے گھر جانے لگی۔ آپ نے اسے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھیے جب تک کہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔

نوٹ: اس عورت نے حاضر ہو کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت چاہی تھی اور عرض کیا کہ خاوند تو فوت ہو گیا اور اس کا گھر نہیں اور نہ ہی وہ بتلانے کو کچھ چھوڑ گیا ہے۔ کیا میں اپنے بھائیوں میں چلی جاؤں۔ پہلے تو حضور نے اسے رخصت بخش دی اور اس کے تھوڑی دیر بعد منع فرمایا اور اسے وہیں عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ جہاں اس کا خاوند مقیم تھا۔ تاکہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔ یعنی خداوند تعالیٰ نے تمہاری عدت جتنی لکھ دی ہے تو اتنی عدت پوری کرے اور پھر وہاں سے اپنے گھر کو چلی جا۔ یہ عورت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں اور آپ کا گھر بنی خدرہ میں تھا۔

۳۵۱۱ عَنِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا لَكَانَ فِي عُلُوٍّ لَهُ فَقَتَلُوهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنِّي لَسْتُ فِي مَسْكَنٍ لَهُ يَجْرِي عَلَيَّ مِنْهُ رِزْقٌ أَفَأَنْتَقِلُ إِلَى أَهْلِي وَبَنِي عَمِّي وَ أَقْعُدُ عِنْدَهُمْ قَالَ افْعَلِي فَقَامَتْ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ أَمَرَ بِي فَدُعِيتُ لَهُ فَقَالَ امْكُثِي حَيْثُ بَلَغَكِ الْخَبَرُ

سیدہ حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے خاوند نے کچھ غلاموں کو نوکر رکھا تاکہ وہ کام کریں انہوں نے اس کو جان سے مار ڈالا۔ بعد ازاں میں نے خاوند کی وفات کا تذکرہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا اور عرض کیا کہ میرے خاوند کی ملک میں نہ تو کوئی مکان ہے اور نہ ہی روزی کا کوئی ٹھکانہ ہے جو میری پناہ کے لیے میرے خاوند نے چھوڑا ہو۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر اپنے بھتیجوں کی خبر گیری کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم چلی جاؤ پھر تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا تو نے کیا بیان فرمایا میں نے نئے سرے سے وہ بات بیان کی جو آپ ایک دفعہ کہہ چکی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا عدت اسی جگہ پوری کیجئے جہاں سے تم نے موت کی خبر سنی تھی۔

نوٹ:۔ ایک جماعت سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر عورت کچھ عذر ہو تو وہ دن کے وقت باہر نکل سکتی اور اس جماعت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

۳۵۱۲ عَنْ فُرَيْعَةَ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ فَقُتِلَ بِطَرَفِ نَاحِيَةِ الْقَدُومِ فَكَانَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ التَّنَقُّلَ إِلَى أَهْلِي وَذَكَرْتُ لَهُ حَالًا مِنْ حَالِهَا فَقَالَتْ فَرَخَّصَ لِي فَلَمَّا أَقْبَلْتُ نَادَانِي فَقَالَ امْكُثِي فِي أَهْلِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کا خاوند اپنے غلاموں کی تلاش میں گیا اور قدوم کے راستے مارا گیا (قدوم مدینہ منورہ کے راستہ میں ایک جگہ کا نام ہے) فریعہ فرماتی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں اپنے خاوند کے گھر جانا چاہتی ہوں اور اپنے بھتیجے کے گھر میں رہنا چاہتی ہوں اور میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنا حال عرض کر دیا آپ نے مجھے اس وقت رخصت دی جب میں واپس ہونے لگی تو آپ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ عدت پوری ہونے تک اپنے گھر میں ہی رہو جب تک کہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ

عدت گزارنے کی رخصت کے بیان میں اس عورت کے لیے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو وہ جس جگہ چاہے عدت گزارے

۳۵۶۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا لَتَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ إِخْرَاجٍ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت جس کا مطلب یہ تھا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں عدت پوری کرے اب منسوخ ہو گئی اور اب اسے جس جگہ وہ چاہے، عدت گزارنے کا اختیار ہے۔ پہلے عورتوں کی میراث نہ تھی لیکن روٹی کپڑا اور گھر رہائش کے لیے ایک برس تک ملتا تھا۔ بعد ازاں جب میراث کا حکم نازل ہوا تو سابقہ حکم منسوخ ہو گیا اور عدت چار ماہ دس دن قرار پائی۔

عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت اسی دن سے ہے جس دن اس کی وفات کی خبر آئے

۳۵۶۴ عَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ أُخْتِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا بِالْقَدُومِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ دَارَنَا شَاسِعَةٌ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتّٰى تَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور آپ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ میرا خاوند قدوم میں فوت ہو گیا اور میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ ہمارا گھر بستی سے بہت دور ہے۔ آپ نے مجھے اجازت بخشی اور بعد ازاں پکارا اور ارشاد فرمایا اپنے خاوند کے گھر میں چار ماہ دس دن تک ٹھہریں۔ یہاں تک کہ تمہاری عدت پوری ہو جائے۔

تَرْكُ الزِّينَةِ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا فِي الْعِدَّةِ لِلْمُسْلِمَةِ دُونَ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ

سوگ کے لیے زینت کا چھوڑ دینا مسلمان عورت کے لیے ہے۔ یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے لیے نہیں

۳۵۶۵ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ

حضرت زینب بنت ابوسلمہ نے ان تینوں احادیث کو بیان فرمایا۔ حمید بن نافع سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں اس وقت جب کہ آپ کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب

فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فَدَهَنَتْ
مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا
ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ
حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى
مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ
ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ
حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ
فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي
بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ
إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ
عَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ
أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي
تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ
اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا
وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ
حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ
عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ

فوت ہو گئے تھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو
منگائی اور آپ نے سب سے پہلے لونڈی کو لگائی بعد ازاں
وہ خوشبو اپنے چہرے پر ملی اور یوں ارشاد فرمایا خدا کی
قسم مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر میں نے صرف اس
لیے خوشبو لگائی کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر
ایمان رکھتی ہو اس کے لیے کسی شخص کے واسطے تین
راتوں سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں۔ لیکن وہ خاوند
کے لیے چار ماہ دس دن تک سوگ کرے۔ دوسری حدیث
شریف اس طرح ہے حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جن ایام
میں ان کے بھائی فوت ہو گئے تھے آپ نے خوشبو منگا کر
لگوائی اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن
میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے
سنا جو عورت اللہ اور روز قیامت پر ایمان لاتی ہو اس کے
لیے کسی شخص کے واسطے تین راتوں سے زیادہ سوگ کرنا
درست نہیں لیکن خاوند کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔
تیسری حدیث شریف کی تشریح میں حضرت زینب رضی اللہ
عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد
فرماتے سنا کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کا خاوند انتقال کر گیا ہے۔
اور اس کی آنکھوں میں درد ہونے لگا ہے۔ اگر آپ اجازت
فرمائیں تو میں اس کی آنکھوں میں سرمہ لگایا کروں آپ نے
فرمایا سرمہ مت لگاؤ یہ تو فقط چار ماہ اور دس دن ہیں
جاہلیت کے دور میں ہر ایک عورت سال ختم ہونے پر
مینگنی پھینکتی۔ حضرت حمید بن نافع فرماتے ہیں۔ میں نے
جناب زینب سے دریافت کیا مینگنی پھینکنے کا مطلب
کیا ہے حضرت زینب نے بیان فرمایا جاہلیت کے دور

الْمَرْأَةِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ تَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ مَالِكٌ تَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهِ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَالِكٌ الْحِفْشُ الْخُصُّ۔

ہیں جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا وہ عورت ایک چھوٹی سی کوٹھڑی اور نہایت تاریک و تنگ جگہ میں جا گھستی اور بُرے سے بُرے کپڑے پہنتی ایک سال گزرنے تک کوئی خوشبو وغیرہ نہ لگاتی۔ ایک سال کے عرصہ کے بعد ایک جانور لایا جاتا، گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ بعد ازاں وہ اپنی جلد اور بدن کو اس سے رگڑتی جس جانور کو بھی وہ جانور مر جاتا اور بعد ازاں وہ اس قید سے نکلتی اس وقت اسے اونٹ کی ایک مینگنی دیتے، وہ اس کو پھینک دینے کے بعد جس طرح جی چاہتا میلان کرتی یعنی چاہے خوشبو لگائے یا کوئی اور کام کرے اس کو اس بات کا اختیار ہوتا تھا حضرت مالک نے فرمایا کہ حدیث ہذا میں تفتض تفتد کے معنی ہیں۔ کہ وہ اپنے بدن کو اس پر ملے اور محمد کی روایت میں ہے کہ مالک نے کہا حفش خص کو کہتے ہیں یعنی جھونپڑا۔

توضیح:۔ حدیث ہذا میں باب کی مناسبت یہ ہے کہ تو من باللہ والیوم الآخر بھی آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیوہ یا اور عورت پر اس قسم کا سوگ کرنا واجب نہیں۔

فَاجْتَنِبُ الْحَادَّةُ مِنَ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ

سوگ کرنے والی عورت کو رنگین کپڑے سے پرہیز کرنے کا بیان

۳۵۶۶ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَلَا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا إِذَا طَهُرَتْ إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی عورت کسی شخص کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے ہاں مگر وہ خاوند کے لیے ایسا کرے۔ کیونکہ اس کے لیے سوگ کرنا چار ماہ دس دن ہے اور سوگ والی عورت رنگین کپڑا نہ پہنے (عصب) جس کا سوت رنگ کے بعد بنا گیا ہو جیسے سوسی یا چھینٹ یا دیگر ریشمی کپڑا وغیرہ اور نہ سرمہ لگائے اور کنگھی نہ کرے۔ خوشبو نہ لگائے، لیکن جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو تب تھوڑا سا قسط اور اظفار لگا لیا کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

نوٹ: کنگھی کرنے سے بناؤ سنگار کرنا اور بالوں میں خوشبو لگانا مراد ہے اور قسط عربہ میں ایک چیز خوشبو ہوتی ہے اور اظفار بھی ناخنوں کی طرح ایک چیز ہوتی ہے۔

۲۴۸۰ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ کسی کے رنگ کا کپڑا اور سرخ پھولوں سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے خضاب سرمہ استعمال نہ کرے۔

نوٹ: بالوں کو مہندی سے سرخ کرنا یا مہندی ہاتھوں کو لگانا ان باتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

بَابُ الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ

سوگ والی عورت کے خضاب لگانے کے متعلق

۲۴۸۱ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا۔

سیدنا حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کوئی عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے تو اس کے لیے کسی میت پر تین سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر اپنے خاوند پر کر سکتی ہے اور سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا خضاب کرنا اور رنگا ہوا کپڑا پہننا درست نہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَادَّةِ اَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ

سوگ والی عورت کے لیے بیری کے پتوں سے سر دھونے کی رخصت کے بیان میں باب

۲۴۸۲ عَنْ اُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ اُسَيْدٍ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِيْ عَيْنَهَا فَتَكْتَحِلُ بِالْجَلَاءِ فَاَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجَلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا سیدا اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ کا خاوند فوت ہو گیا اور ان ایام میں آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں تو آپ نے اثمد نامی سرمہ استعمال فرمایا آخر اس نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کو ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ارسال کیا تاکہ آپ سے رد خشی اور لبادت کے سرمے کے متعلق دریافت کرے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا

أَبَا سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِهَا صَبِرًا
فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ إِنَّمَا
هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ فِيهِ
طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا
تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ
وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ
بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ
بِالسِّدْرِ
تُغَلِّفِينَ بِهِ
رَأْسَكِ۔

کوئی سر پر نہ لگائے وہاں گر سخت ضرورت پیش آئے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ان ایام میں تشریف لائے جن میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا اور میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوا لگایا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اے ام سلمہ یہ کیا چیز ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایلوا ہے اور اس میں خوشبو نہیں آپ نے ارشاد فرمایا اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس سے منہ میں چمک ہوتی ہے اور اسے پھر نہ لگانا اگر پھر لگانا مقصود ہو تو رات کو لگاؤ اور سر کو خوشبودار چیز سے نہ دھویا کرو اور نہ ہی مہندی سے کیونکہ مہندی خضاب والی چیز ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر میں سر کس چیز سے دھویا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے سر کو بیری کے پتے لگایا کرو۔ یعنی بیری کے پتوں سے دھویا کرو۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

سوگ کرنے والی عورت کو سرمہ لگانے کی ممانعت کا بیان

۳۵۴۰ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي تَمَدَّتْ
أَفَنَكْحُلُهَا وَكَانَتْ مُتَوَفًّى عَنْهَا زَوْجُهَا
فَقَالَ لَا إِلَّا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا
ثُمَّ قَالَتْ إِنِّي أَخَافُ عَلَى بَصَرِهَا
فَقَالَ لَا إِلَّا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا
قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
تُحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا سَنَةً ثُمَّ
تَرْمِي عَلَى رَأْسِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ قریش کی ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کی آنکھوں میں تکلیف ہے اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں سرمہ لگا دوں اور اس عورت کی بیٹی خاوند کی وفات کا کہ بعد عدت گزار رہی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ چار ماہ دس دن کی مدت پورا ہونے پر لگانا پھر اس عورت نے عرض کیا کہ مجھے اس کی بینائی کے جانے کا خوف ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ چار ماہ دس دن گزرنے کے بغیر ایسا جائز نہیں

التَّنَةِ بِالْبَعْرَةِ۔

۳۵۴۱ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَتْهُ عَنِ ابْنَتِهَا مَاتَ زَوْجُهَا وَهِيَ تَشْتَكِيْ قَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدٰىكُنَّ تَحِدُّ التَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

۳۵۴۲ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ قُرَيْشٍ جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ رَمِصَتْ عَيْنُهَا وَهِيَ تُرِيْدُ اَنْ تَكْتَحِلَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدٰىكُنَّ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ مَا رَاْسُ الْحَوْلِ قَالَتْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا هَلَكَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ اِلٰى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ فَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔ جاہلیت میں ہر ایک عورت اپنے خاوند کا ایک سال تک سوگ کرتی اور پھر برس اور کچھ دن پورے ہوتے ہی وہ مینگنی پھینکتی تھی۔

سیدنا حضرت حمید بن نافع نے اس حدیث شریف کو زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا اور حضرت زینب نے اپنی والدہ سے ان کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی بیٹی کے لیے دریافت کیا جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں خراب تھیں آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک عورت سوگ کیا کرتی تھی ایک سال سے کم و بیش پھر سال پورا ہوتے ہی وہ مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار ماہ دس دن ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش میں سے ایک عورت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ اس کی آنکھوں پہ کوئی صدمہ نہ آجائے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کی خواہش تھی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگانے کی اجازت دیدیں آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے پہلے ہر ایک عورت سال ختم ہونے پر مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار ماہ دس دن ہیں سیدنا حضرت حمید بن نافع نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ راس الحول کا قصہ کیا ہے۔ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ عورت اپنے گھروں میں سے سب سے بُرے گھر میں جا کر قیام پذیر ہوتی۔ جب سال ختم ہو جاتا تب وہ اپنی بیٹھک کے پیچھے مینگنی پھینک کر باہر نکلتی۔

۳۵۴۲ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ تَكْتَحِلُ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا أَنَّ ابْنَتَهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَفَتَكْتَحِلُ قَالَتْ لَا قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَقَامَتْ سَنَةً ثُمَّ خَرَجَتْ بِبَعْرَةٍ فَرَمَتْ بِهَا ثُمَّ لَا تَمَسُّ طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ

حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے خاوند کے مرنے کے بعد اس کی عورت کی عدت کے متعلق دریافت کیا کہ کیا اسے سرمہ لگانا درست ہے یا کہ نہیں۔ آپ نے اوپر گزری ہوئی حدیث شریف کو بیان کیا۔

اَلْقُسْطُ وَالْاَظْفَارُ لِلْحَادَّةِ

سوگ والی عورت کے لیے قسط اور اظفار کا بیان

۳۵۴۳ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فِي الْقُسْطِ أَوِ الْأَظْفَارِ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رخصت دی جس کا خاوند عورت کے پاک ہونے کے وقت فوت ہو گیا ہو کہ وہ قسط اور اظفار کا استعمال کرے۔

نوٹ: یعنی جب عورت سوگ میں ہو تو اپنے خاوند کے ان دنوں میں عورت کے لیے کسی خوشبو کا لگانا درست نہیں ہاں مگر خون کی بدبو دور کرنے یا حیض سے پاک ہونے کے لیے اپنے بدن پر قسط یا اظفار لگانے تو درست اور جائز ہے۔

بَابُ نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الْمِيرَاثِ

اس بات کے بیان میں باب کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا۔ اسے پورے ایک سال کا خرچ دلایا جاتا اور پھر یہ حکم میراث مقرر ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو گیا

۳۵۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ لَمْ تَكُنْ هَذِهِ بِأَيِّ الْبَيِّنَاتِ مِمَّا فُرِضَ لَهَا مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنُسِخَ أَجَلُ الْحَوْلِ أَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت کریمہ والذین یتوفون منکم (الخ) اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وصیت کریں اپنی عورتوں کے واسطے ایک برس کا خرچ دینا اور نکالنا پھر وہ اگر نکل جائیں تو گناہ نہیں۔

میراث والی آیت سے منسوخ ہو گئی جس میں اللہ تعالیٰ نے عورت کا چوتھائی یا آٹھواں حصہ بیان فرمایا اور عدت میں ایک سال تک رہنے کا حکم

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

چار ماہ دس دن والے حکم سے منسوخ ہو گیا۔

۳۵۴۶ عَنْ عِكْرِمَةَ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَالَ نَسَخَهَا وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیت کریمہ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ کو وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ یعنی تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور وہ عورتیں چھوڑ جائیں وہ اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک انتظار کرائیں۔

نوٹ:۔ یعنی ایک سال کی عدت کا حکم منسوخ ہوا اور اس کی جگہ چار ماہ دس دن عدت مقرر ہوئی۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْ خُرُوْجِ الْمَبْتُوْتَةِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا لِسُكْنَاهَا

تین طلاقوں والی عورت کو عدت کے دنوں میں اپنے گھر سے دوسری جگہ جانے کی اجازت دی گئی

۳۵۴۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَاصِمٍ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اَنَّهٗ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ اِلٰى بَعْضِ الْمَغَازِيْ وَاَمَرَ وَكِيْلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَتَقَالَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ اِلٰى بَعْضِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُنْفِقُ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَقِلِيْ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ فَاعْتَدِّيْ عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان فرمایا اور وہ بنی مخزوم کے ایک شخص کے پاس تھیں اس شخص نے فاطمہ کو تین طلاقیں دیں اور خود کسی جہاد میں چلا گیا اور اپنے وکیل سے کہہ گیا کہ تم اسے نفقہ دے دینا اس وکیل نے اسے کچھ دیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے تھوڑا اور کم خیال کرتے ہوئے واپس کر دیا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کسی بیوی کے پاس گئی۔ اسی دوران حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر میں موجود تھیں اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فاطمہ بنت قیس ہوں مجھے فلاں شخص نے طلاق دی اور کسی شخص کے ہاتھوں میرے پاس نفقہ بھیجا میں نے اس نفقہ کو تھوڑا خیال کرتے ہوئے واپس کر دیا۔ وہ آدمی کہتا ہے اتنا دینا بھی

أَمَرَ كَلْثُومٍ إِمْرَأَةً تَكْثُرُ عَوَّادُهَا فَانْتَقِلِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى فَانْتَقَلْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا أَبُو الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَأْمِرُهُ فِيهِمَا فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ أَخَافُ عَلَيْكِ تَسْفَاسَتَهُ لِلنِّسَاءِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ أَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَأَنْكَحْتُ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ بَعْدَ ذَلِكَ۔

ہمارا احسان ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ آدمی سچ کہتا ہے۔ اب تم جا کر اپنی عدت ام کلثوم کے پاس جا کر پوری کرو۔ یہ کہہ کر پھر ارشاد فرمایا۔ حضرت ام کلثوم کے گھر میں لوگوں کی آمد و رفت بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا آپ عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس چلی جائیں۔ کیونکہ وہ شخص اندھا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت عبداللہ کے پاس چلی گئی اور میں نے اپنی عدت وہیں پوری کی۔ جب میری عدت کے دن پورے ہو چکے تو اس وقت ابوجہم اور معاویہ بن ابوسفیان نے پیغام بھیجا۔ میں پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ سے ان دونوں کے متعلق مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے ابوجہم کی لمبی لاٹھی کا شبہ ہے۔ اور حضرت معاویہ تو غریب و مفلس آدمی ہیں۔ حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے یہ بات سننے کے بعد اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَإِنِّي سَمِعْتُ أَنَّ لِصِدِّيقِ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ أَنْكَرَتْ عَائِشَةُ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں پھر انہوں نے فاطمہ کو طلاق دے دی۔ آخری طلاق جو تین طلاقوں سے باقی رہ گئی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے آپ گھر سے نکلنے کی اجازت دیجئے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھر سے ابن ام مکتوم کے گھر کی طرف نکلنے کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے اس مسئلہ کا انکار کیا۔ اور حضرت فاطمہ کو اس بیان میں سچا نہ سمجھا۔ اور عروہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بات کا انکار کیا ہے۔

نوٹ:۔ یعنی مروان بن حکم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک تین طلاقوں والی عورت کا گھر سے نکل کر

۳۴۸۷ عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ ثَلَاثًا وَ اَخَافُ اَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ فَاَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خاوند مجھے تین طلاقیں دے چکا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ میرے پاس کوئی چور وغیرہ نہ آئے اور آپ نے اسے وہاں سے چلے جانے کا حکم فرمایا۔

۳۴۸۸ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

حضرت شعبی سے مروی ہے کہ میں فاطمہ بنت قیس کے پاس آیا اور میں نے ان سے وہ فیصلہ دریافت کیا جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے مقدمہ کے بارے میں کیا تھا تو انہوں نے بیان فرمایا کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق بتہ دے دی میں نے اپنے خاوند کے وکیل سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا کیا۔ اور میں نے مکان و نفقہ کے لیے بات چیت کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں مجھے مکان اور نفقہ نہ دلایا گیا۔ اور مجھے ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم فرمایا گیا۔

۳۴۸۹ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَاَرَدْتُ التَّحَلُّلَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْعُدِيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَلَقِيَنِيْ بِهِ خَصْمُهُ الْاَسْوَدُ وَقَالَ وَيْلَكِ لِمَ تَفْتِيْ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ اِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِيْ اَصَدَقَتْ اَمْ كَذَبَتْ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللّٰهُ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ

سیدنا حضرت شعبی سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق دی اور میں نے اس کے گھر سے چلے جانے کا ارادہ کیا اور میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی آپ نے عمرو بن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم فرمایا یہ سن کر اسود نے فاطمہ کو کنکروں سے مارا۔ اور کہا تیرے لیے خرابی ہو تو ایسا مسئلہ کیوں بیان کرتی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو دو گواہ لائے گی جو دونوں اس بات کی گواہی دیں کہ ہم نے یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں تیری بات کو قبول کروں گا اگر نہ ایک عورت کے قول کے مقابلے میں ہم کلام اللہ کو نہ چھوڑیں گے اور اللہ کی کتاب

إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ

ہیں موجود حکم یہ ہے۔ ان عورتوں کو اپنے گھروں سے نہ نکالو اور وہ عورتیں بھی نہ نکلیں ہاں مگر جو عورتیں صریح برائی اور بے حیائی کریں۔

نوٹ: یعنی مرد عورت پر زبردستی کرکے اس کو گھر سے نہ نکالے نہ خود نکلے ہاں اگر وہ عورت کوئی برائی اور بے حیائی کا کام کرے تو اس وقت اسے گھر سے نکال دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو دلیل پکڑ کر اس عورت سے فرمایا اگر تم اپنے دعویٰ پر دلیل لاؤ گی تو ہم تسلیم کریں گے۔ وگرنہ آیت کے مطابق جو کچھ ہمیں حکم ہوتا ہے وہی کریں گے۔ اور محدثین کرام کے نزدیک حضرت فاطمہ بنت قیس کی حدیث صحیح ہے۔ اس میں کچھ کلام نہیں۔ الغرض مطلقہ بتہ جس کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے نہ تو نفقہ ہے اور نہ سکنیٰ اور مطلقہ رجعیہ کے لیے نفقہ اور سکنیٰ دونوں ہیں۔

بَابُ خُرُوجِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِالنَّهَارِ

دن کے وقت اس عورت کا باہر نکلنا جس کا خاوند فوت ہو گیا

۳۵۸۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى نَخْلٍ لَهَا فَلَقِيَتْ رَجُلًا فَنَهَاهَا فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْرُجِي إِلَى نَخْلِكِ فَلَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کی خالہ کو طلاق دی گئی اور آپ کی خالہ نے کھجوروں کے باغ کو جانا چاہا راستے میں آپ کو کوئی شخص ملا اور اس نے اس باغ میں جانے سے منع کیا۔ ملاقات حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خالہ صاحب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا۔ کہ تم جا کر اپنے کھجوروں کا میوہ توڑ لو تو عجب صدقہ اور خیرات کرے گی اور اس سے لوگوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں دے گی۔

بَابُ نَفَقَةِ الْبَائِنَةِ

بائنہ کے نفقے کے بیان میں

۳۵۸۳ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَ الْأَسْلَمِيَّةُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَوَجَدَ لِي عَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةَ شَعِيرٍ وَخَمْسَةَ

سیدنا حضرت ابوبکر بن حفص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں اور ابوسلمہ حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق دی اور مجھے رہنے کا گھر اور کھانے کے لیے نفقہ وغیرہ نہ دیا اور انہوں نے اپنے ذمہ تقریر اپنے چچا زاد بھائی کے پاس بیچنے بھیجے ان میں سے پانچ

تَمْرٍ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَ وَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ فُلَانٍ وَكَانَ زَوْجُهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بَاتًّا۔

کھجور جو اور پانچ قفیز کھجور کے تھے۔ بعد ازاں میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا وہ جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے۔ اور مجھے حکم فرمایا کہ میں فلاں فلاں شخص کے گھر میں عدت گزاروں اور اس کے خاوند نے اسے طلاق بائن دے رکھی تھی

۳۴۹۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ اِبْنَةَ اِبْنِ سَعِيْدِ ابْنِ زَيْدٍ وَ اُمُّهَا حَمْنَةُ بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ فَاَمَرَتْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى مَسْكَنِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُخْبِرُهٗ اَنَّ خَالَتَهَا فَاطِمَةَ اَفْتَتْهَا بِذٰلِكَ وَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْتَاهَا بِالْاِنْتِقَالِ حِيْنَ طَلَّقَهَا اَبُوْ عَمْرِو ابْنُ حَفْصٍ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَاَرْسَلَ مَرْوَانُ قَبِيْصَةَ ابْنَ ذُؤَيْبٍ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَتَاهَا عَنْ ذٰلِكَ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِيْ عَمْرٍو فَلَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ وَهِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا فَاَمَرَ لَهَا الْحَارِثُ ابْنُ هِشَامٍ وَعَيَّاشُ ابْنُ اَبِيْ رَبِيْعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَى الْحَارِثِ وَعَيَّاشٍ

سیدنا حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے سعید بن زید کی لڑکی کو طلاق دی۔ اور اس لڑکی کی والدہ کا نام حمنہ بنت قیس تھا اور اس نے انہیں ایسی طلاق دی (جس سے رشتہ اور علاقہ بالکل منقطع ہو جاتا ہے اور مرد کو اس کے ساتھ دوسری شادی کے بغیر نکاح ناجائز ہوتا) اس عورت کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے انہوں کو کہلا بھیجا کہ آپ عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے گھر میں نہ ٹھہریں وہاں سے آجائیں۔ بعد ازاں یہ بات مروان نے سنی تو انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عثمان کی بیوی کو کہلا بھیجا کہ وہ عدت مکمل ہونے تک اپنے گھر میں قیام پذیر ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کی بیوی نے مروان کو کسی شخص کے ذریعہ اطلاع دی کہ مجھے میری خالہ حضرت فاطمہ نے اپنے گھر سے چلی جانے کا حکم دیا تھا اور مجھ سے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو گھر سے چلی جانے کا حکم اس وقت دیا تھا جب کہ انہیں ان کے خاوند ابو عمرو بن حفص نے طلاق دی تھی۔ جب مروان نے یہ قصہ سنا تو اس وقت قبیصہ بن ذویب کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ بعد ازاں فاطمہ سے یہ قصہ قبیصہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اس نے بتایا کہ میرا خاوند ابو عمرو حضرت علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ یمن چلا گیا تھا۔ اور ان ایام میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو یمن کا خلیفہ مقرر فرمایا۔ وہاں جا کر میرے خاوند نے طلاق کہلا بھیجا

تَسْأَلُهُمَا النَّفَقَةَ الَّتِي أَمَرَهَا زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللّٰهِ مَالَهَا عَلَيْنَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا وَمَا لَهَا أَنْ تَسْكُنَ فِي مَسْكَنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا فَرَفَعَتْ فَاطِمَةُ أَلْهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَقُلْتُ أَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ انْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ الْأَعْمٰى الَّذِي عَابَتْهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ فَانْتَقَلْتُ عِنْدَهُ فَكُنْتُ أَضَعُ ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتّٰى أَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمَتْ أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ

وہ طلاق جو باقی رہ گئی تھی! اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ کو کہلا دیا گیا تھا کہ وہ مجھے نفقہ دے دیں۔ میں نے ان سے اپنا خرچ مانگنے کے لیے ان کے پاس آدمی بھیجا۔ جو میرے لیے خاوند نے دینے کے لیے کہا تھا۔ ان دونوں نے کہا خدا کی قسم ہمارے پاس اس کے لیے نفقہ نہیں۔ مگر ہاں اگر وہ حاملہ ہو تو اس کے لیے نفقہ تھا اور اب وہ ہمارے گھر میں نہ رہے جب تک ہم نہ کہیں۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت اقدس میں یہ قصہ عرض کیا۔ آپ نے ان دونوں کو سچا ٹھہرایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس جگہ چلی جاؤں؟ آپ نے فرمایا۔ ابن ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ اور ابن ام مکتوم نابینا آدمی ہے جس کے لیے اللہ جل شانہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تنبیہ نازل فرمائی اپنی کتاب میں بعد ازاں اس کے پاس چلی گئی۔ میں ان کے پاس قیام پذیر رہتی اور اپنے کپڑے اتار دیتی۔ یعنی گرمی کے سبب کی وجہ سے میں بے تکلف کپڑے اتار کر بیٹھ جاتی۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرا نکاح کرا دیا۔

٣٥٠٠ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قُرْئُكِ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا مَرَّ قُرْئُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خون جاری ہونے کا شکوہ کیا۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ یہ خون کسی رگ سے آتا ہے۔ یعنی رحم سے نہیں آتا جب تجھے حیض آئے تو اس پر نظر رکھ اور اس وقت نماز نہ پڑھا کرو اور جب حیض کے دن گزر جائیں تو اس وقت پاک ہو جاؤ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا دونوں حیضوں کے درمیان نماز پڑھا کیجئے۔

نوٹ:- جب حیض کی مدت کے ایام آئیں تو ان ایام میں نماز چھوڑ دینی چاہیئے اور باقی دنوں میں نماز پڑھنی چاہیئے اور حدیث بذا میں قرء کے معنی حیض کے بیان فرمائے ہیں۔

بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

تین طلاق کے بعد رجوع کے منسوخ ہونے کا بیان

۳۴۸۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا قَالَ إِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْآيَةَ وَقَالَ يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا نَسَخَ مِنَ الْقُرْآنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ الْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَذَلِكَ بِأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ الْمَرْأَةَ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنَسَخَ ذَلِكَ وَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اس آیت شریفہ کی تفسیر میں مروی ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا الخ یعنی ہم اگر کوئی آیت شریفہ منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر لاتے ہیں۔ یا اس کے برابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد دوسری آیت شریفہ کو بیان فرمایا وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔ یعنی جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں تو نازل فرمانے والا اللہ جل شانہ بہتر جانتا ہے۔ تو کہتے ہیں تو اپنی طرف سے بنا لاتا ہے۔ اس طرح نہیں بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

غالباً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غرض یہ ہے کہ منسوخ ہونے کا بھید اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے احکام تبدیل کرنے اور ان میں تغیر کرنے کا اختیار ہے۔ جیسے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔ يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ۔ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے مٹا تا ہے اور جیسے چاہے باقی رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔

اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قرآن میں جو منسوخ ہوا وہ قبلہ تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا۔

اور طلاق والی عورتیں اپنے تئیں تین حیضوں تک انتظار کرائیں اور ان کو جائز نہیں کہ وہ پیٹ میں جو کچھ اللہ جل شانہ نے ان کے پیٹوں میں رکھا ہے اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے خاوندوں کو پہنچتا ہے۔ پھیر لینا ان کا اسی دیر میں اگر وہ صلح کرنی چاہیں۔ آیت بالا کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ معاملہ اس طرح

تعاقب کرنی اپنی عورت کو طلاق دیتا تو وہ اور اس عورت کو نکاح میں لانے کا زیادہ مستحق تھا۔ خواہ وہ تین طلاقیں بھی دیتا۔ بعد ازاں اللہ جل جلالہ نے اس حکم کو منسوخ فرمایا اور ارشاد فرمایا
یعنی طلاق دو بار تک ہے۔ پھر اس کے بعد دستور کے مطابق رکھنا ہے یا نیکی سے رخصت کر دینا ہے۔
نوٹ:۔ تین طلاقوں کے بعد رجوع کرنا جائز نہیں اور دو طلاقوں تک رجوع کر سکتا ہے۔ یہاں اس حدیث شریف کو اس مفہوم کے تحت لائے ہیں۔ یعنی تین طلاقوں کے بعد رجوع پہلے تھا اور اب الطلاق مرتان فرمانے سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

بَابُ الرَّجْعَةِ

باب عورت کی طرف رجوع کرنے کے بیان میں

۳۸۸۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ وَ هِیَ حَائِضٌ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عُمَرُ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ اَنْ یُّرَاجِعَهَا فَاِذَا طَهُرَتْ یَعْنِیْ فَاِنْ شَاءَ فَلْیُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَاُحْتُسِبَتْ مِنْهَا فَقَالَ مَا یَمْنَعُهَا اَرَاَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَ اسْتَحْمَقَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دی اور اس امر کا تذکرہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ رجوع کرے جب وہ پاک ہو جائے گی تو اسے اختیار ہے خواہ وہ اسے رکھے یا طلاق دے دے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد نے آپ سے دریافت کیا۔ کیا اس پہلی طلاق کا بھی حساب کیا جائے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا حساب کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تم سمجھ لو کہ کوئی شخص عاجز آ جائے یا طلاق دی گئی میں حماقت کرے تو وہ حساب میں آئے گی (یعنی اگر چہ وہ شخص رجوع کرنے سے عاجز آ گیا۔ اور اس عورت کو اپنی نادانی اور حماقت سے طلاق دے بیٹھا تو طلاق رائیگاں نہ جائے گی بلکہ حساب میں آئے گی۔)

۳۸۸۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَ هِیَ حَائِضٌ فَذَکَرَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَةً اُخْرٰی فَاِذَا طَهُرَتْ فَاِنْ شَاءَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کے ایام میں طلاق دی۔ اور اس بات کا تذکرہ حضرت عمر نے عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر نے کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان سے کہیے کہ دوسرا حیض آنے تک رجوع کریں۔ جب وہ پاک ہو جائے تو اس کا بھی

طَلَّقَهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا فَإِنَّهُ الطَّلَاقُ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ۔

چاہے تو طلاق دے دے ورنہ حسب سابق رکھ لے۔ کیونکہ یہ طلاق اللہ کے حکم کے مطابق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنی انہیں عدت پر طلاق دو۔

۳۴۸۱ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَةً وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَا إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي أَنْ أُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَّا إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ۔

سعید حضرت نافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کا مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے جس نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی ہو تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس شخص کے ایک یا دو طلاقیں دینے کی صورت میں حضور اقدس نے یوں ارشاد فرمایا: وہ شخص اپنی بیوی کی طرف رجوع کرے۔ یعنی وہ اسے اپنے آپ سے جدا اور الگ نہ کرے۔ بلکہ اسے دوسرا حیض آنے تک روکے۔ پھر جب وہ پاک ہو جائے تو اسے جماع سے پہلے طلاق دے اور اگر اس شخص نے تین طلاقیں دے دیں تو تم نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے اس طریقے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے جس کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے اور تمہاری بیوی تم سے جدا ہو گئی۔

نوٹ: یعنی اس نے عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینے سے منع کیا تھا اس نے اس کے مطابق کام نہ کیا لیکن عورت تین طلاقیں دینے سے مرد سے جدا ہو گئی۔

۳۴۹۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاجَعَهَا

ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رجوع کرنے کا حکم دیا

۳۴۹۱ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَى هَذَا۔

حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ سنا، اس وقت جب اس آدمی کا مسئلہ دریافت کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھنے والے کو فرمایا کیا آپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پہچانتے ہیں کہ نہیں اس نے کہا ہاں پہچانتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پوچھنے والے کو اس طرح بتایا کہ میں نے دوران حیض اپنی بیوی کو طلاق دی تھی اس بات کی خبر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ آپ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہئے کہ آپ پاک ہونے تک۔ اس عورت سے رجوع کریں راوی کا بیان ہے کہ اس نے مجھ سے اس سے زیادہ بیان نہیں کیا۔

نوٹ: پہلی روایات میں اور باتیں زیادہ ہیں وہ اس روایت میں نہیں۔

۳۴۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَدْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو طلاق دی۔ اور بعد ازاں رجوع فرمایا۔

كِتَابُ الْخَيْلِ

گھوڑوں کے بیان میں کتاب

۳۵۹۳ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ نُفَيْلٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرَى النَّاسَ الْخَيْلَ وَوَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ كَذَبُوا الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا تَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيغُ اللَّهُ لَهُمْ

حضرت سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس وقت ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا ہے اور ہتھیار رکھ دیے اور کہتے ہیں کہ اب جہاد نہیں رہا اور لڑائی ختم ہو گئی ہے آپ نے یہ سن کر اس کی طرف رخ انور پھیرا اور ارشاد فرمایا یہ جھوٹ بولتے ہیں ابھی ابھی جہاد کا حکم آیا ہے اور میری امت

قُلُوبُ أَقْوَامٍ وَيَبْرَأُ فِيهِمْ مِنْهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَعَلَى يَافِخِ وَعِهَا اللَّهُ فَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ وَهُوَ يُوحِي إِلَيَّ إِنَّا مَغْفُورٌ لَكَ خَيْرٌ مَا تَنْفَرِجُ بَيْنَ أَفْخَاذِهَا مُشْكُورٌ بِهَا ثَوَابٌ بَطْنٍ وَظَهْرٍ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ الْفَقَرَ۔

کے لوگ دین کی خاطر ہمیشہ لڑتے رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو ان کے لیے پھیر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کو ان سے قیامت تک رزق دے گا اور اللہ نے خیر کو گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک معلق فرما دیا ہے اور مجھے یہ بات وحی کے ذریعہ بتائی گئی ہے۔ اور میرا وصال قریب ہوگا اور تم لوگ متفرق جماعتیں ہو جاؤ گے اور آپس میں کٹ مرو گے اور ایمان والوں کا گھر شام میں مقرر ہوگا۔

نوٹ: گھوڑوں کی پیشانی میں اجر و ثواب جو جہاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسری وہ غنیمت جو جہاد کرنے سے ملتی ہے۔

۳۶۸۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ فِي الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر اور بھلائی لکھی ہے اور گھوڑوں کی تین اقسام ہیں ایک قسم وہ جن کے باعث آدمی کو اجر و ثواب ہوتا ہے اور ایک قسم تکلیف اور پریشانی میں ڈالتی اور بچاؤ ہوتے ہیں اور ایک قسم وبال و مصیبت ہوتے ہیں تو اب گھوڑے وہ ہیں جن کو اللہ کی راہ میں روکا جائے اور انہیں جہاد کے لیے تیار کیا جائے اور وہ جو کچھ کھائیں وہ ان کے لیے ثواب ہے اور اگر وہ چراگاہ میں چھوڑے جائیں تاکہ وہ چریں۔ بعد ازاں سند پوری کر کے آخر تک بیان فرمایا۔

۳۶۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَا كَانَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ فِي الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض آدمیوں کے لیے گھوڑے باعث اجر و ثواب ہیں۔ بعض کے لیے انتہائی قبیح اور بعض افراد کے لیے وبال و گناہ گھوڑوں سے لیے شخص کو اجر و ثواب ہوتا ہے۔ جو انہیں اللہ رب العزت کی راہ میں باندھے۔ اور وہ ان کی رسی چراگاہ یا باغ میں بھی باندھے اور جس قدر وہ گھوڑا دور دور تک چرے گا اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر وہ رسی توڑ کر ایک یا دو اونچائی پر چڑھیں تو اس کے ہر

وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ هِيَ لَهُ أَجْرٌ لِرَجُلٍ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

لیے پر نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پیئے حالانکہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ تھا۔ تب بھی مالک کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی تو ایسے گھوڑے باندھنا باعث اجر ہے ایک شخص وہ ہے جو دولت مندی اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑے باندھتا ہے اور اللہ کی گردنوں اور پشتوں میں اللہ تعالیٰ کا حق بھولتا نہیں کیونکہ وہ اس سے بچا رہتا ہے۔ ان کی زکوٰۃ ادا کرتا رہتا ہے اور ایک شخص کیونکہ گھوڑے باندھتا ہے تو فخر۔ ریا۔ اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے باندھتا ہے اور کسی شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ اس کے متعلق ابھی تک کچھ بھی نازل نہیں ہوا۔ مگر یہ آیت جو اکیلی تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

ترجمہ:۔ جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے پائے گا اور جو شخص ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔

نوٹ:۔ اس آیت شریفہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تھوڑی سی نیکی بھی رائیگاں نہیں جاتی تو خدا کی راہ میں گھوڑوں کا باندھنا اور ان سے کام لینا بیکار نہیں ہو سکتا۔

بَابُ حُبِّ الْخَيْلِ

گھوڑوں کے شوق اور محبت میں بیان

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِمَّا أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو عورت کے بعد گھوڑے سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ پیاری نہ تھی۔

مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ شِيَةِ الْخَيْلِ

کون سے رنگ کا گھوڑا بہتر ہے

عَنْ أَبِي وَهْبٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَارْكَبُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ وَعَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ۔

سیدنا حضرت ابو وہب رضی اللہ عنہ جنہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل تھا روایت فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم انبیاء کرام کے مطابق نام رکھو اور اللہ جل جلالہ عم نوالہ کے نزدیک محبوب ترین اور پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے۔ گھوڑے باندھو اور ان کے ماتھے اور پیچھے پر ہاتھ ملو اور ان کے گلے میں کلاوہ ڈالو اور ان کے گلے میں تانت نہ پہناؤ اور اس بات کا اہتمام رکھو کہ کمیت گھوڑا رکھو جس کی پیشانی اور اگلے پچھلے

اَلشِّكَالُ فِي الْخَيْلِ

۳۵۹۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے۔

نوٹ:۔ شکال ایسے گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں کسی دوسرے رنگ کا ہو۔

۳۵۹۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشِّكَالُ مِنَ الْخَيْلِ اَنْ يَكُوْنَ ثَلَاثُ قَوَائِمَ مُحَجَّلَةً وَقَائِمَةٌ مُطْلَقَةٌ اَوْ يَكُوْنَ الثَّلَاثُ مُطْلَقَةً وَرِجْلٌ مُحَجَّلَةٌ وَلَيْسَ يَكُوْنُ الشِّكَالُ اِلَّا فِيْ رِجْلٍ وَلَا يَكُوْنُ فِي الْيَدِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے اور حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں کسی دوسرے رنگ کا ہو۔ یا تین پاؤں اور رنگ کے ہوں اور ایک پاؤں سفید ہو، اور شکال ہمیشہ پاؤں میں ہوتا ہے۔ ہاتھ میں نہیں ہوتا۔

بَابُ شُؤْمِ الْخَيْلِ

۳۶۰۰ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ۔

گھوڑوں کے شوم اور منحوس ہونے کا بیان

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین اشیاء کی وجہ سے شومی اور نحوست ہوتی ہے عورت گھوڑے اور گھر میں۔

نوٹ:۔ گھوڑے کی شومی اور نحوست یہ ہے کہ وہ عیب دار ہو اور نقصان دہ ہو یعنی کاٹے یا لات مارے اور عورت کی شومی اور نقص یہ ہے کہ وہ زبان دراز اور بدخلق ہو اور گھر کی بدقسمتی اور شومی یہ ہے کہ وہ اچھے پڑوس میں نہ ہو۔ یا وہ سخت دھوپ اور سخت سردی برسات وغیرہ ہو اور اس میں آرام و سکون نہ ہو۔

۳۶۰۱ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ۔

سیدنا حضرت عاصم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین اشیاء کی وجہ سے شومی اور نحوست ہوتی ہے عورت گھوڑے اور گھر میں۔

۳۶۰۳ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتو وہ مکان عورت اور گھوڑے میں ہوگی۔ اور اگر نہ ہو تو کسی چیز میں نہ ہوگی۔

بَابُ بَرَكَةِ الْخَيْلِ

باب گھوڑے کی برکت کے بیان میں

۳۶۰۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔

بَابُ فَتْلِ نَاصِيَةِ الْفَرَسِ

گھوڑوں کی پیشانیاں گوندنے کا بیان

۳۶۰۴ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْتِلُ نَاصِيَةَ اَبْيَضَ اَصْبَغَ وَيَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَلْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گھوڑے کی پیشانی کو اپنی انگلیوں سے بل دیتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ گھوڑوں کے ماتھوں پر قیامت تک خیر اور بھلائی باندھی گئی ہے۔ اور وہ خیر اجر اور غنیمت ہے۔

۳۶۰۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔ قیامت تک۔

۳۶۰۶ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

حضرت عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کے ماتھوں پر قیامت تک خیر اور بھلائی باندھی گئی ہے۔

۳۶۰۷ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَلْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

(ترجمہ وہی آگے گزرا)

۳۶۰۸ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

۳۶۰۹ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

تَادِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهٗ

اس بات کا بیان کہ آدمی اپنے گھوڑے کو ادب سکھائے

۳۶۱۰ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَمُرُّ بِيْ فَيَقُوْلُ يَا خَالِدُ اُخْرُجْ بِنَا نَرْمِيْ فَكَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَبْطَاْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ قَالَ اُخْبِرُكَ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعِهِ الْخَيْرَ

سیدنا حضرت خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ میرے نزدیک سے گزرتے اور ارشاد فرماتے اے خالد ہمارے ساتھ چلیں ہم تیر اندازی کریں گے ایک دن میں نے دیر کی تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے خالد آؤ میں آپ کو وہ بات سناؤں جو مجھ کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی میں آپ کے پاس گیا آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ تیر بنانے والا بشرطیکہ اس نے اس تیر کو بنانے کے لیے نیکی کی نیت کی ہو (۲) تیر

وَالثَّانِي بِهِ وَ مُنَبِّلَهُ ... وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَلَيْسَ اللَّهْوُ إِلَّا فِي ثَلَاثَةٍ تَأْدِيبِ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتِهِ امْرَأَتَهُ وَنَضْلِهِ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَ بِهَا .

کو پھینکنے والا اور بھال لگانے والے کو اور ارشاد فرمایا کہ تیر اندازی اور سواری کرو۔ اور سواری کرنے کی نسبت تیر اندازی مجھے زیادہ پسند ہے۔ اور تین کھیلوں کے سوا کوئی کھیل نہیں کھیلنا چاہیئے۔ پہلا یہ کہ انسان اپنے گھوڑے کو سکھائے دوسرا اپنی بیوی سے کھیلے اور تیسرا کھیل تیر اور کمان کا ہے اور جس شخص نے ایک دفعہ سیکھنے کے بعد تیر اندازی چھوڑ دی اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔ یا آپ نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ اس نے اس کی ناشکری کی۔

بَابُ دَعْوَةِ الْخَيْلِ

گھوڑا کیا دعا کرتا ہے

۲۶۱۱ عَنْ أَبِي زُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِدَعْوَتَيْنِ اللَّهُمَّ خَوَّلْتَنِي مِنْ خَوَّلْتَنِي مِنْ بَنِي آدَمَ وَجَعَلْتَنِي لَهُ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ آدَمِيٍّ أَحَبَّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ .

سیدنا حضرت ابو زمامہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھوڑا عربی ہے یا کسی اور عمدہ نسل کا اور جہاد کی نیت سے رکھا جائے اس کو ہر صبح دو دعائیں کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ یا اللہ تو آدمیوں میں سے جسے مجھ کو سپرد کرے اہل کے بعد تو مجھے اس کے گھر والوں اور مال کے نزدیک کر دے کہ وہ سب سے زیادہ محبت مجھ سے کرے۔

اَلتَّشْدِيدُ فِي حَمْلِ الْحَمِيرِ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑوں کو گدھوں پر چڑھانا ممنوع ہے

خچر پیدا کرنے کی خاطر

۲۶۱۲ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ تَكَانَتْ لَنَا مِثْلَ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ .

سیدنا حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خچر کو بطور ہدیہ بھیجا۔ بعد ازاں آپ اس پر سوار ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں تو ہمارے پاس اس قسم کے خچر ہو جائیں گے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا کام وہ کرتے ہیں جو بے علم ہوتے ہیں۔

نوٹ: یعنی گھوڑے کی بھلائی اور خوبی کو نہیں جانتے اور گھوڑے سے وہ کام سرانجام دیے جا سکتے ہیں جو خچر سے ہرگز نہیں دیے جا سکتے۔

۳۶۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ قَالَ خَضْخَضَهَا هٰذَا هُمْ بِالْأَمَانِيِّ إِنَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِأَمْرٍ فَبَلَّغَهُ وَاللّٰهِ مَا اخْتَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ تو اس وقت ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں کیا پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں فرمایا وہ کچھ نہیں پڑھتے۔ اس شخص نے کہا شاید دل میں پڑھ لیتے ہوں گے انہوں نے فرمایا تیرا ستیاناس ہو (اور بری بددعا ہے) تو نے بہت ہی برا کیا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عبد خاص تھے اور اللہ تعالیٰ نے جس طرح انہیں حکم فرمایا۔ انہوں نے من وعن پہنچا دیا۔ خدا کی قسم آپ نے ہم اہلبیت میں سے کوئی خاص بات نہیں کہی۔ مگر ہمیں تین باتوں کا حکم فرمایا۔ ایک تو یہ کہ ہم وضو پورا کریں دوسرے صدقہ کا مال نہ کھائیں۔ تیسرے گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چھوڑیں (اور یہاں یہی آخری حکم مقصود ہے)۔

عَلَفُ الْخَيْلِ

گھوڑوں کو گھاس اور دانہ کی خوبی اور اجر کا بیان

۳۶۱۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِ اللّٰهِ كَانَ شِبَعُهُ وَرِيُّهُ وَبَوْلُهُ وَرَوْثُهُ حَسَنَاتٍ فِي مِيزَانِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھا تو اس گھوڑے کا پیٹ بھرنا اور پانی پینا پیشاب اور لید کرنا اس کی نیکیوں کے ترازو میں شامل کیا جائے گا۔

نوٹ: یعنی قیامت کے دن جب لوگوں کے اعمال کا حساب و کتاب ہوگا تو اس وقت ان چیزوں کے برابر اس شخص کو نیکیاں دی جائیں گی اور جس کی نیکیاں زیادہ ہوں یہی بڑا آدمی ہے۔

غَايَةُ السَّبَقِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ

جس گھوڑے کا اضمار نہیں کیا گیا اس کی رفتار کی انتہا کا بیان

۳۶۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ يُرْسِلُهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفیا نامی ایک جگہ سے گھوڑوں کو چھوڑا اور دوڑ کی انتہا ثنیۃ الوداع نامی پہاڑ تھا جو مدینہ منورہ کے قریب ہے۔ اور ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک گھوڑ دوڑ کرائی۔ ایسے گھوڑے جو اضمار نہیں کیے گئے تھے۔

نوٹ: حفیا سے ثنیہ تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد ایک میل کے فاصلے پر ہے۔

بَابُ اِضْمَارِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کو اضمار کرانے کی عادت ڈالنا

۳۶۱۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے درمیان گھوڑ دوڑ کرائی جنہیں اضمار نہیں کیا گیا تھا اور یہ حد حفیا سے ثنیۃ الوداع تک تھی۔ جہاں سے گھوڑے دوڑتے تھے۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے لیے جنہیں اضمار نہیں کیا گیا تھا۔ ثنیہ سے بنی زریق تک دوڑ کرائی اور حضرت عبداللہ اس گھوڑے دوڑ میں شامل تھے۔

بَابُ السَّبَقِ

یہ باب گھوڑ دوڑ کے بیان میں ہے

۳۶۱۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیر اور اونٹ یا گھوڑے میں ہی شرط کی۔

نوٹ: نصل تیر کی انی کو کہتے ہیں یہاں سے مراد تیر اندازی ہے خف اونٹ کا پاؤں۔ لیکن یہاں مراد اونٹ ہے اور حافر کہتے ہیں گھوڑے کے سم کو یہاں سے مراد گھوڑا ہے غرضکہ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ گھوڑا دوڑانا اور اس میں شرط لگانا بطور جواز کے جائز ہے۔ اور شرط بطور جواز حقیقت میں شرط نہیں۔ بلکہ اس سے مراد انعام ہوتا ہے جیسے کہ خلیفہ حکم دے کہ تم سے جس شخص کا گھوڑا بڑھ جائے گا اسے اتنا انعام ملے گا۔ یا کوئی اور شخص کہے

۳۶۱۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَجِلُّ سَبَقٌ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شرط کرنا فقط اونٹ اور گھوڑے میں ہی جائز ہے۔

۳۶۱۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَكَلَّمَا رَأَى مَا فِي وُجُوهِهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ لَا يَرْتَفِعُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ إِلَّا وَضَعَهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عضباء نامی ایک اونٹنی تھی اور وہ شرط میں کبھی بھی ہار نہ کھاتی تھی اتفاقاً عرب کا ایک دیہاتی آدمی آیا اور اس کی سواری کے نیچے ایک نوجوان عربی اونٹ تھا اور وہ اونٹ اس اونٹنی سے بڑھ گیا۔ یہ امر مسلمانوں پر شاق گزرا جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہرے پر دیکھا کہ وہ رنجیدہ ہیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ عضباء پیچھے رہ گئی ہے تو انہوں نے کہا۔ اللہ رب العزت جب کسی شے کو بڑھاتا ہے تو اسے کم بھی فرماتا ہے۔

۳۶۲۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وُجُوهِهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ لَا يَرْتَفِعُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ إِلَّا وَضَعَهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عضباء نامی ایک اونٹنی تھی اور وہ شرط میں کبھی ہار نہ کھائی تھی اتفاقاً عرب کا دیہاتی آدمی آیا اور اس کی سواری کے نیچے ایک جوان عربی اونٹ تھا اور وہ اونٹ اس اونٹنی سے بڑھ گیا۔ یہ امر مسلمانوں پر شاق گزرا۔ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہرے پر دیکھا کہ وہ رنجیدہ ہیں تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پیچھے رہ گئی ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ اللہ رب العزت جب کسی شے کو بڑھاتا ہے تو اسے کم بھی فرماتا ہے۔

۳۶۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرط کرنا صرف اونٹ اور گھوڑے میں جائز ہے۔

اَلْجَلَبُ

جلب کا بیان

۳۶۲۲ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں جلب، جنب اور شغار جائز نہیں اور جس شخص نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

نوٹ:۔ جلب کا مطلب ہے کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے گھڑ دوڑ میں کسی ڈانٹنے والے آدمی کو کہنا کہ وہ جلدی دوڑے۔ اور جنب کا مطلب ہے کہ اپنے پہلو میں جب سواری کا گھوڑا تھک جائے تو دوسرا رکھنا۔ اس لیے شغار کا تذکرہ نکاح میں گزرا۔

۳۶۲۲ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ

۳۶۲۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَابَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهُ فَكَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں جلب اجنب اور شغار جائز نہیں

حدیث ہذا کا ترجمہ بھی اوپر گزر چکا ہے تاہم اس میں اونٹنی کا تذکرہ نہیں۔ ہاں اتنا زیادہ ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گزر سے شرط کی۔ وہ جیت گیا اور صحابہ کرام نے اس امر کو محسوس فرمایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو کوئی بڑھ جانے کی خداوند قدوس اسے ضرور گھٹاتا بھی ہے۔

بَابُ سِهْمَانِ الْخَيْلِ۔

گھوڑوں کے دوسرے حصے کا بیان

۳۶۲۴ عَنْ جَبَّادِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ۔

سیدنا حضرت جباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں آپ کے دادا بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت کو تقسیم فرمایا تو آپ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو چار حصے دیے ایک حصہ ان کا اپنا اور ایک ان کے رشتہ داروں کا ان کی والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے اور باقی دو حصے ان کے گھوڑوں کے لیے۔

كِتَابُ الْإِحْبَاسِ

اللہ جل جلالہ کی راہ میں اپنے مال کو وقف کرنے کی کتاب

۳۶۲۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا

سیدنا حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار، درہم، غلام اور لونڈی وغیرہ سب کو تقسیم فرما دیا۔ ہاں مگر ایک سفید خچر جس پر آپ سواری فرمایا کرتے تھے اور آپ

وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى صَدَقَةً۔

نے اللہ کی راہ میں ہتھیار و زمین لگا دی تھی مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے استاد نے دوسری دفعہ بیان فرمایا کہ ان چیزوں کو صدقہ کر دیا گیا تھا۔

۳۶۲۷ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ يَقُولُ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

سیدنا حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے سفید خچر کے ہتھیار اور زمین سب کو صدقہ کر دیا۔

۳۶۲۸ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَرَكَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

سیدنا حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کو دیکھا آپ نے سوا شہباء نامی ایک خچر کے ہتھیار اور زمین کو صدقہ کر دیا تھا۔

نوٹ: شہبا اس رنگ کے اونٹ اور گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے رنگ پر سیاہی کی نسبت سفیدی غالب ہو۔

الْإِحْبَاسُ كَيْفَ يُكْتَبُ الْحُبُسُ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى ابْنِ عَوْنٍ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ

اس باب میں اس حقیقت کا بیان اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک میں راویوں کا اختلاف

۳۶۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ فِي الْفُقَرَاءِ وَذِي الْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا وَيُطْعِمَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مجھے خیبر کے علاقہ میں ایک زمین ملی اور میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور مجھے خیبر کے علاقہ میں ایک بہترین زمین ملی ہے اور مجھے اس سے پیارا اور بہتر کوئی مال نہیں ملا آپ نے فرمایا۔ اگر تو اس کو صدقہ کرنا چاہے تو اسے صدقہ کر دے اس طرح کہ زمین فروخت بھی نہ کی جائے نہ ہبہ کی جائے نہ بخشش کی جائے اور وہ زمین فقراء اور رشتہ داروں اور غلام آزاد کرانے کے لیے صدقہ ہو۔ اور مہمان و مسافر کے لیے صدقہ ہو اور اس میں سے کمانے والا متولی شخص کھائے تو کوئی حرج نہیں لیکن وہ اسے بطور انتفاع کے کھائے اور بطور مال اکٹھا کرنے کے اور وہ دوسروں کو کھلائے۔

لغت: کھانے کی مقدار سے اور زیادہ نرمے تاکہ وہ اس سے جاگیر اور سرمایہ وغیرہ خریدے سکے اور اس طرح اور زیادہ مالدار ہو جائے۔

۳۶۲۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت فرماتے ہیں۔

۳۶۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُوَرَّثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو تمام خیبر میں ایک زمین ملی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ حضور مجھے ایک جگہ زمین ملی ہے جیسے پہلے کبھی نہیں ملی تھی اور یہ میرے نزدیک انتہائی قیمتی ہے۔ آپ اس زمین کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر آپ اسے وقف کرنا چاہتے ہو تو تم اس کی اصل کو روک رکھو اور جو کچھ اس میں سے حاصل ہو اسے خیرات کر دو۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کی آمدنی کو صدقہ کر دیا جیسے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم اسے اس طرح صدقہ کرو کہ زمین نہ فروخت کی جائے اور نہ ہی بخشش میں دی جائے اور نہ وراثت میں دی جائے۔ اور وہ فقراء میں خیرات تقسیم کی جائے۔ اور رشتہ داروں اور غلاموں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں اور مسافروں پر خرچ کیا جائے اور اگر اس زمین سے متولی کھائے تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ دستور اور انصاف کے مطابق کھائے اور وہ اپنے دوست کو کھلائے۔ لیکن وہ اس آمدنی سے مالدار نہ بنے۔

۳۶۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ

نیز اللہ جل شانہ کی راہ میں سفر اور مہمان کے لیے خرچ کرو اور سوال کو اس سے کھانا لوٹ کر کھانا بہتر ہے۔ بشرطیکہ وہ اس سے مالدار نہ بنے (اس حدیث میں مسکین کا لفظ زیادہ ہے جس کے معنی غریب و عاجز کے ہیں۔)

۳۶۴۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّ رَبَّنَا لَيَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي لِلّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ فِي حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ یعنی تم بھلائی اور نیکی کے کامل مقام تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم اپنی پسندیدہ ترین چیز کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یعنی یہ آیت شریفہ نازل ہونے کے بعد ہمارا رب چاہتا ہے کہ وہ ہمارے مال و دولت سے لے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گواہ رہیں کہ میں نے اپنی زمین اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوطلحہ اپنی اس زمین کو قرابت کے خرچ اور صرف کرنے میں لگا دیجیے یعنی اس کو حسان بن ثابت اور ابی بن کعب کے خرچ میں کر دے۔

نوٹ: یعنی جس چیز سے دل بہت لگا ہو اس کا خرچ کرنا بہت بڑے درجے کا ثواب کا کام ہے حضرت شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ غالباً یہود کے حق میں آیت شریفہ اس لیے نازل ہوئی کہ انہیں اپنی ریاست بہت پیاری اور دنیا سے تعلق کے لیے وہ نبی کے تابع نہ ہوتے تھے جب تک کہ وہ اللہ جل شانہ کی راہ میں وہی نہ چھوڑیں گے ایمان کا کامل درجہ نہ پائیں گے۔

وقف کرنے کا رواج دور جاہلیت میں نہ تھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے فائدے اور بھلائی کے لیے اس کو جاری اور ساری کیا۔ حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابہ کرام کی تعداد اسی آدمیوں سے بھی زیادہ ہے جنہوں نے صدقات وقف کیے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی بیرحاء کو وقف فرمایا۔

بَابُ حَبْسِ الْمُشَاعِ

جو جائداد مشترک اور تقسیم نہ ہوئی ہو اسے وقف کرنے کا بیان

۳۶۴۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِائَةَ سَهْمٍ الَّتِي بِخَيْبَرَ أَصَبْتُ مَالًا قَطُّ أَعْجَبَ إِلَيَّ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ خیبر میں میرے سو حصے تھے اور اس سے

هٰذَا مِنْهُ ثَمَانَ مُرْنِي فِيهَا قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ يَعْنِي عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ

آپ سے اس زمین کے معاملے میں مشورہ لیں تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ مجھے بہت زیادہ اچھی اور بہترین زمین ملی ہے۔ اور میں نے اتنا عمدہ مال کبھی نہیں پایا تھا۔ آپ اس زمین کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تو وقف کرنا چاہتا ہے۔ تو زمین کے اصل کو روک رکھو اور اس کی آمدنی کو خیرات کر دو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو صدقہ فرما دیا جس طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس زمین کو اس طرح وقف کیجئے کہ وہ نہ فروخت کیجئے نہ بخشش کی جائے اور اس آمدنی کو فقیروں رشتہ داروں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے نیز اللہ جل شانہ عم نوالہ کی راہ میں مسافر اور مہمان کے لیے خرچ کرو اور تو کسی کو اس سے کھانا دوست کو کھلانا جائز ہے بشرطیکہ وہ اس سے مالدار بننے۔

۳۶۲۳ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ أَصْلُهَا أَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُوهَبَ وَلَا يُوَرَّثَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ آپ سے اس زمین کے معاملے میں مشورہ لیں

آپ نے فرمایا اگر تو وقف کرنا چاہتا ہے تو زمین کے اصل کو روک رکھ اور اس کی آمدنی کو خرچ کر دو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو صدقہ فرما دیا جس طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس زمین کو اس طرح وقف کیجئے کہ وہ نہ فروخت کی جائے اور نہ بخشش کی جائے اور اس آمدنی کو فقیروں رشتہ داروں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے

بِهَا قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا۔

کا مال مجھے کبھی بھی نہیں ملا۔ اور مجھے یہ بات انتہائی عزیز ہے کہ میں اسے صدقہ کر دوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کی اصل کو روکے رکھیں اور پھل کی بخشش کر دو۔

۳۶۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مَالًا مِثْلَهُ قَطُّ كَانَ لِي مِائَةُ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ مِنْ أَهْلِهَا وَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهَا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا مال ملا ہے۔ جو مجھے اس سے پہلے کبھی بھی نہ ملا تھا۔ میرے پاس سو (۱۰۰) حصے (اونٹ اور دیگر جانور وغیرہ) تھے میں نے انہیں دے کر خیبر کی سرزمین میں سو حصے ان لوگوں سے خرید لیے جو اس زمین کے مالک تھے۔ اور میں اپنے اس خرچ کیے ہوئے مال سے اللہ جل شانہ کا تقرب چاہتا ہوں (یعنی اس مال کی وجہ سے آپ نے ارشاد فرمایا تو اس

۳۶۲۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْضٍ لِي بِخَيْبَرَ قَالَ احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اپنی اس زمین کے بارے جو خیبر (مدینہ منورہ) میں تھی آپ نے فرمایا اس کی اصل کو روک رکھو اور اس کا پھل خیرات کر دو۔

نوٹ:۔ اللہ کا تقرب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ خداوند کریم کے ہاں مقبول ہو جائے تاکہ اللہ رب العزت عنایت اور مہربانی فرمائے مال کے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ اس زمین وغیرہ کو کسی کی ملکیت میں نہ کرے بلکہ جو اس سے حاصل ہو اسے اللہ جل جلالہ کی راہ میں خرچ کر دیا کرے۔

بَابُ وَقْفِ الْمَسَاجِدِ

مسجد کے لیے وقف کرنے کا بیان

۳۶۲۸ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنٍ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَذٰلِكَ أَنِّي قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ اعْتِزَالَ الْأَحْنَفِ ابْنَ قَيْسٍ مَا كَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَحْنَفَ يَقُولُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذَا أَتَى آتٍ فَقَالَ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعْتُ فَإِذَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُودٌ

حضرت معتمر بن سلیمان اپنے والد سے سن کر روایت فرماتے ہیں۔ اور آپ کے والد نے حصین بن عبدالرحمٰن سے سنا انہوں نے بنو تمیم کے عمرو بن جاوان سے سنا۔ راوی فرماتے ہیں کہ بات یہ ہوئی کہ میں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ آپ احنف بن قیس کے اعتزال کو بیان کریں وہ کیسے ہوا کرتا؟ عمرو بن جاوان نے کہا کہ میں نے احنف بن قیس کو یوں فرماتے سنا کہ میں حج کے ایام میں مدینہ منورہ آیا ہم اس وقت اسباب و سامان اور کجاوے اتار کر ڈیروں میں تھے اسی دوران کسی شخص نے آکر بتایا کہ لوگ مسجد میں اکٹھے ہو رہے ہیں حضرت بل سنبر

فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا قُمْتُ عَلَيْهِمْ قِيلَ هَذَا عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ قَدْ جَاءَ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ مُلَيَّةٌ صَفْرَاءُ فَقُلْتُ بِصَاحِبَيَّ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ أَهَاهُنَا عَلِيٌّ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ أَهَاهُنَا طَلْحَةُ أَهَاهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي ابْتَعْتُهُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَاجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ فِيهَا دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فَابْتَعْتُهَا وَجَعَلْتُ دَلْوِي مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُجَهِّزُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ.

طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص بھی انہی میں شامل تھے ہیں کچھ دیر نہیں ہوئی تھی اسی دوران حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ کے اوپر ایک زرد رنگ کی چادر تھی اور وہ اپنا سر مبارک اس سے ڈھانپے ہوئے تھے آپ تشریف لاکر پوچھنے لگے کیا یہاں حضرت علی ہیں اور حضرت طلحہ ہیں اور حضرت زبیر اور سعد بن ابی وقاص کے متعلق بھی اسی طرح پوچھا انہوں نے جواب دیا ہاں ہم حاضر ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ رب العزت کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کیا تم اس بات کو نہیں جانتے جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی کہ جو شخص فلاں فلاں لوگوں کا مربد[1] خریدے اللہ جل جلالہ اس کی مغفرت اور بخشش کرے تو میں نے خریدا اور حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے وہ مربد خرید لیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا آپ اسے ہماری مسجد کے لیے وقف کر دیں تو آپ کو اس کا بہت زیادہ ثواب ملے گا سب نے کہا بے شک بیشک۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات اقدس کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بیر رومہ کو خریدے گا خداوند قدوس اس کی مغفرت فرمائے گا۔ بعد ازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے بیر رومہ کو خرید لیا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے مسافروں کے پینے کے لیے وقف کر دو۔ آپ کو اس کا اجر اور ثواب ملے گا سب لوگوں نے گواہی دی اور کہا کہ ہاں! پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے اللہ تعالیٰ کے واسطے سوال کرتا ہوں جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں کیا تمہیں وہ بات معلوم ہے جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی جو شخص جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کی تیاری کرائے گا اللہ رب العزت اس کی مغفرت فرمائے گا۔

---

[1] وہ مقام جہاں اونٹ بکریاں وغیرہ رات کو رہتی ہیں مکان۔ کوٹھڑا وغیرہ۔

پھر میں نے اسی لشکر کی تیاری کرادی یہاں تک اس لشکر کے لوگوں کو ایک رسی کی حاجت بھی باقی نہ رہی۔ جو پائوں باندھنے اور مہار بنانے کے کام آتی ہے۔ یہ سن کر ان لوگوں نے کہا ہاں تم نے ایسا ہی کیا تھا۔ سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان لوگوں کی گواہی کے بعد ارشاد فرمانے لگے اے اللہ تو گواہ رہ۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔

نوٹ:۔ بنی فلاں سے مراد انصار کی وہ جماعت ہے جو اس وقت مسجد نبوی کے قریب رہائش پذیر تھی۔ ان کی ملکیت میں زمین کا ٹکڑا مسجد کے نزدیک تھا اور مسجد کی توسیع کے لیے اس زمین کا خریدنا از حد ضروری تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر القرون میں جناب حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو خریدا تھا۔ اور بیئر رومہ اس کنویں کا نام ہے جس کو جناب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ درہم میں خریدا۔ جیش العسرۃ غزوہ تبوک پر جانے والے لشکر کو کہتے ہیں کیونکہ یہ ایام مسافروں کے لیے نہایت تنگی اور پریشانی کے تھے۔ حدیث پاک سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے لیے اللہ والے کسی جگہ کا وقف کرنا درست ہے۔

۶۴۲۱ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْعَصْرَ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَتَعَرَّضُ رِكَابَنَا إِذَا نَحْنُ بِآتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ خَافُوا فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى بِئْرٍ فِي وَسْطِ الْمَسْجِدِ فَإِذَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي نَاسٍ كَذَلِكَ إِخْبَارًا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَلَيْهِ مَكَّةَ صَعْدَةً فَقَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ أَهَهُنَا عَلِيٌّ أَهَهُنَا طَلْحَةُ أَهَهُنَا الزُّبَيْرُ أَهَهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهَا فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي

سیدنا حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم گھر سے حج کرنے کے ارادہ سے نکلے اور مدینہ منورہ میں ہم اپنے ٹھکانوں میں پہنچے ہم اپنا اسباب اور سامان اتار رہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے آکر کہا کہ لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں اور گھبرا گئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے جاکر دیکھا کہ کچھ لوگ درمیان میں ہیں اور ان کے اردگرد آدمی جمع ہیں حضرت علی زبیر حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی ان میں تھے۔ میں وہاں پہنچے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اسی دوران حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ کے اوپر ایک زرد چادر تھی جس سے آپ اپنا سر ڈھانپے ہوئے تھے۔ آپ تشریف فرما کر دریافت فرمانے لگے کیا یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ کیا یہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ نے حضرت زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے بھی اسی طرح پوچھا حاضرین نے جواب دیا ہاں ہم میں موجود ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا میں تمہیں اس ذات اقدس جل جلالہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا تم اس بات کو نہیں جانتے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُومَةَ
غُفِرَ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَأَتَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ ابْتَعْتُهَا
بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ
وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ
فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ
جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِي جَيْشَ
الْعُسْرَةِ وَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ
عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ
قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

۳۷۱۶ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ
الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ
أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ

تھی کہ فلاں فلاں لوگوں کا ہے کون خریدتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بخشے۔ تو میں نے بیس ہزار درہم دے کر خریدا۔ اور اس کے بعد میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور اس خریدنے کے متعلق آپ سے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم اسے ہماری مسجد کے لیے وقف کر دو۔ تو تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا۔ ان حضرات نے اللہ کا نام لے کر عرض کیا ہاں۔ بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں تم کو اس ذات اقدس کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تمہیں یہ بات معلوم ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کنوئیں کو خریدتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا بعد ازاں میں نے اس کنوئیں کو اتنا اتنا مال دے کر خریدا۔ اور میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اس کنوئیں کو اتنے اتنے پیسے دے کر خرید لیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کنوئیں کو مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دیجئے اور اس کا اجر و ثواب آپ کو ملے گا ان سب حضرات نے عرض کیا۔ جی ہاں پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں اللہ رب العزت کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب کہ لوگوں کا منہ دیکھ کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لشکر عسرت کی تیاری کون کرتا ہے اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا بعد ازاں میں نے ان کی تیاری کر دی اور انہیں ایک رسی کی ضرورت بھی باقی نہ رہی جس سے جانور کا پاؤں باندھتے اور اونٹوں کی مہار باندھتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں بے شک۔ تب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اللّٰھم اشھد۔ اللّٰھم اشھد۔ یعنی اے اللہ تو اس پر گواہ رہ۔ اے اللہ تو اس پر گواہ رہ۔

سیدنا حضرت ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر میں اس وقت حاضر تھا جب آپ نے اوپر سے

بِاللّٰهِ وَبِالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ
الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ
غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي
بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ فِيهَا دَلْوَهُ مَعَ
دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا
فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ
مَالِي فَجَعَلْتُ دَلْوِي فِيهَا مَعَ دِلَاءِ
الْمُسْلِمِينَ وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ
أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ
الْبَحْرِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ
بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي
جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا
اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ
وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ
ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ
فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ
لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ
صُلْبِ مَالِي فَزِدْتُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْتُمُ
تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوا
اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ
وَالْإِسْلَامِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرٍ وَمَعَهُ
أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ
الْجَبَلُ فَرَكَضَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ
ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ
وَشَهِيدَانِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ

بھانک کر لوگوں کو دیکھا اور فرمایا میں تم سے اللہ اور اسلام
کے حق سے پوچھتا ہوں کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ جب
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے
تو وہاں بیر رومہ کے سوا کسی جگہ میٹھا پانی نہ تھا۔ آپ نے دریافت
فرمایا۔ کہ بیر رومہ کو کون خریدتا ہے اس طرح کہ خریدنے
والا اپنا ڈول مسلمانوں کے ساتھ ڈالے۔ جو شخص ایسا کرے گا
اسے جنت میں اس سے بہتر اور افضل ملے گا اس وقت
میں نے بیر رومہ کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور اپنا
میں نے اپنا ڈول سب مسلمانوں کے ڈول کے برابر کر دیا
(یعنی اپنی ملکیت اور دعویٰ اس ڈول پر باقی نہ رکھا) تم
مجھے آج اس کنویں کا پانی پینے سے منع کرتے ہو۔ اور
میں سمندر کا کھاری پانی پی رہا ہوں۔ یہ سن کر سب لوگوں نے
کہا آپ بجا فرماتے ہیں۔ بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ
عنہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ میں تم سے خدا اور اسلام کا
واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں یاد ہے کہ میں نے تنگی
کے زمانہ میں لشکر کی تیاری کرائی تھی۔ اور اپنی گرہ سے مال
خرچ کیا تھا۔ سب نے کہا ہاں کرائی تھی۔ پھر حضرت عثمان
غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں خدا اور اسلام کا واسطہ دے
کر تم سے پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب مسجد میں
لوگوں کا ہجوم ہو گیا اور نمازیوں کے بیٹھنے کی گنجائش نہیں
تھی تو اس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا تھا۔ جو شخص فلاں فلاں لوگوں کی جگہ خریدے اور
بعد ازاں اس جگہ کو مسجد میں ملا دے تو خریدنے والے کو
اس نیکی کے بدلے میں جنت میں اس سے بہتر جگہ ملے گی۔ میں نے اپنے ذاتی
مال سے خریدی اور اس زمین کو مسجد میں ملا دیا۔ اب تم اس
مسجد میں دو رکعتیں پڑھنے سے مجھے منع کرتے ہو۔ سب نے
تصدیق کرتے ہوئے جواب دیا۔ آپ بالکل بجا فرماتے ہیں
بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں
اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر

اللّٰهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا إِلَيَّ شَهِدُوا إِلَيَّ يَعْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيدٌ

اس دن کے متعلق دریافت کرتا ہوں کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف کے کوہ ثبیر پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما اور میں تھا اس وقت پہاڑ حرکت کرنے لگا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے اس پہاڑ کو لات ماری تھی کہ اے کوہ ثبیر ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں سب نے تصدیق کرتے ہوئے کہا ہاں! بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہہ کر ان تینوں سے ارشاد فرمایا میرے متعلق گواہی دو میرے متعلق گواہی دو میرے رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔

۴۱۲۴ - عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِينَ حَصَرُوهُ فَقَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِينَ اهْتَزَّ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ فَإِنَّمَا لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ وَأَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُولُ هٰذِهِ يَدُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُولُ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَزِيدُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن لوگوں نے آپ کے گھر کو گھیر لیا تھا اور ارشاد فرمایا میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس شخص نے جبل کے روز کا کلام سنا جو کلام حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کے ہلنے کے وقت ارشاد فرمایا تھا اور فرمایا تھا اے پہاڑ ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی نہیں اور میں اس وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت رضوان کے دن حاضر تھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جس شخص نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جیش عسرت کے دن سنا آپ ارشاد فرماتے ایسا شخص کون ہے جو مال مقبول کو اللہ کی راہ میں خرچ

بِسَبْعِينَ فِي الْجَيْشِ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِي فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا شَهِدَ رُدُودَهُ تَبَلُّغَ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَتَيْتُ بِهَا لِابْنِ السَّبِيلِ فَأَنْشُدُكَ رِجَالًا۔

کرے اور میں نے آپ کی یہ خواہش سنتے ہی آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی تھی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پاک کا اقرار کیا۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ کون ایسا آدمی ہے کہ جو اس مسجد کو جنت کے گھر کے بدلے میں بڑھائے۔ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا۔ بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا۔ میں اس شخص سے پوچھتا ہوں۔ جو سیرِ رومہ کے سودے کے وقت حاضر تھا اور میں نے اسے اپنے مال سے خریدا۔ اور مسافروں کے لیے عام کر دیا تھا حاضرین نے آپ کے اس ارشاد کی بھی من و عن تصدیق کی۔

۳۳۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي دَارِهِ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں نظر بند کیے گئے تو لوگ آپ کے گھر کے چاروں طرف جمع ہو گئے اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھا اور حضرت ابو عبدالرحمٰن نے اوپر گزری ہوئی ساری حدیث شریف کو بیان فرمایا۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا گھیراؤ اور بلوہ تاریخ اسلام کا ایک اندوہ ناک اور افسوس ناک واقعہ ہے جسے بلا ذکر کی ضرورت نہیں۔ مصنف علیہ الرحمۃ اس جگہ حدیث ہذا کو وقف کرنے کے بیان میں لائے۔

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کے بیان میں کتاب

اَلْكَرَاهِيَةُ فِي تَاْخِيرِ الْوَصِيَّةِ

اس بات کا بیان کہ وصیت میں دیر کرنا مکروہ ہے

۳۶۴۲ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجر و ثواب میں کونسی خیرات دینی سب سے افضل اور بڑھ کر ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑھ کر نیکی یہ ہے کہ تو اس وقت صدقہ کرے کہ تجھے صحت حاصل ہو اور مال کا حریص ہو، محتاجی و فقر کا ڈر اور خوف ہو۔ زندگی اور بقا کی امید ہو اور تاخیر نہ کرے یہاں تک جب جان نکلنے لگے تو تو کہے کہ اتنا اتنا فلاں فلاں شخص کو دینا اور وہ فلاں فلاں آدمی ہی کا تھا!

۳۶۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْلَمُوْا اَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کون سا شخص ایسا ہے جسے اپنے مال سے اپنے وارث اور دوست کا مال زیادہ عزیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کے وارث کا مال اسے اپنے مال سے زیادہ عزیز ہو اور پیارا ہو۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے ہر شخص اس طرح ہے کہ اسے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ پیارا اور عزیز ہے۔ اصل بات یہ

مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا أَخَّرْتَ۔

ہے کہ انسان کا اپنا اور حقیقی مال وہ ہے جو اپنے آگے بھیج دیا یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا اور وراثت کا مال وہ ہے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔

نوٹ:۔ اس سے معلوم ہوا اور ثابت ہوا کہ جس شخص کو ورثا مقصود ہو اسے اپنے سر پر لادے اور دوسرے شخص کے سر پر چھوڑ کر نہ جائے اسی لیے وصیت میں دیر کرنا اچھی بات نہیں۔ یہ حدیث پاک ایک عظیم اور جلیل القدر نقطہ کا بیان ہے۔

۳۶۴۵ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَإِنَّمَا مَالُكَ مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ

سیدنا حضرت مطرف نے اپنے والد سے اور ان کے باپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یعنی تمہیں بہتات کثرت اور زیادتی کی حرص نے غفلت اور سستی میں رکھا جب تک جا کر تم قبر میں دیکھو یہ خلیکے بدلوں ارشاد فرمایا انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال سے انسان تیرا مال تو وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر اسے پرانا کر دیا یا اسے خیرات میں دے دیا اور جو جمع کر کے رکھ دیا وہ تیرا مال نہیں ہے۔

۳۶۴۶ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ الطَّائِيِّ قَالَ أَوْصَى رَجُلٌ بِدَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَسُئِلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ أَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الَّذِي يُهْدِي بَعْدَ مَا يَشْبَعُ۔

سیدنا حضرت ابو جحیفہ طائی روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے اللہ کی راہ میں کچھ دینار دینے کی وصیت کی اور اس مسئلہ کے متعلق حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف کو بیان فرمایا کہ آپ کا ارشاد مقدس ہے کہ جو شخص غلام آزاد کرتا ہے یا صدقہ دیتا ہے موت کے وقت اس کی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی شخص خوب سیر ہو جانے کے بعد ہدیہ و تحفہ دے

نوٹ:۔ جب پیٹ بھر گیا تو اس وقت کسی کو کیا دیا۔ خوبی اور بڑائی کی بات یہ ہے کہ اپنی ضرورت اور حاجت کے وقت دوسرے شخص کو دے اس سے ثابت ہوا کہ انسان کو وفات سے قبل وصیت کر لینی چاہیے۔

۳۶۴۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی مسلمان مرد کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ دو راتیں ایسی حالت میں گزارے کہ وصیت لکھ کر نہ رکھے (ان الشیاء میں

إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔

جس پر اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ وصیت کرتا)

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے جمہور علماء عظام نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ قبل از موت وصیت کرنے کا حکم مستحب ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جس شخص پر حقوق و فرائض کی ادائیگی وغیرہ زیادہ ہوں اس کے لیے واجب ہے کہ وہ وصیت لکھ کر رکھے اگر اس کے بعد صحت یاب ہو۔

۲۶۴۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان مرد کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ دو راتیں ایسی حالت میں گزارے کہ وصیت لکھ کر نہ رکھے (ان الفاظ میں جن میں اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ وصیت کرتا)

۲۶۴۹ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ نے نافع سے اور حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول روایت کیا ہے۔

نوٹ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک ارشاد پاک تو اگلی حدیث شریف میں ہے اور دوسرا ارشاد پاک ابن عمر کی حدیث پاک میں آیا ہے۔ وہ ارشاد اور قول یہ ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرض الموت میں دریافت کیا گیا کہ آپ کچھ وصیت نہیں فرماتے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے مال و دولت میں جو کچھ کیا ہے وہ خداوند عزوجل کو معلوم ہے۔

۲۶۵۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ إِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان آدمی کو یہ بات زیبا نہیں کہ اس پر تین راتیں گزر جائیں اور اس کے پاس وصیت نہ ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے جس دن سے یہ بات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اس دن سے میری وصیت میرے پاس موجود رہتی ہے۔

۲۶۵۱ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ فَيَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی مسلمان شخص کو یہ بات زیبا نہیں جس کے پاس ایسی چیز ہو۔ جس میں وصیت کرنے کی حاجت ہو وہ تین راتیں اس طرح گزارے اور اس کے پاس اس چیز کے لیے وصیت نامہ نہ ہو۔

نوٹ:۔ بعض روایات میں دو راتیں اور بعض میں تین راتیں اس سے مراد یہی ہے کہ تھوڑا سا وقت گزر جانے تو صاف ہے۔ تین اور تھوڑے کی بھی حد تین راتوں تک ہے۔

هَلْ أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟

۶۵۲۔ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ۔

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ سے دریافت کیا کیا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وصیت فرمائی تھی یا نہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا نہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کہ پھر مسلمانوں کے لیے وصیت کیسے فرض ہوئی۔ اس وقت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کی وصیت فرمائی۔

نوٹ:۔ حضرت طلحہ بن مطرف کی غرض اور آپ کا مقصد یہ تھا کہ خداوند قدوس نے کلام مجید میں ارشاد فرمایا۔ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرن الوصیۃ یعنی تمہارے لیے یہ حکم ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کی موت قریب آجائے اگر وہ کچھ مال چھوڑ کر فوت ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے وصیت کرے اور یہ دستور دواج ہے جو پرہیزگاروں کے لیے ضروری ہے۔

نوٹ:۲۔ کفر کے رسم و رواج کے مطابق مرنے والے شخص کے وارث اولاد کے سوا دوسرے کوئی نہ تھے اور اولاد میں بھی مقابلہ تفاوت ذکر ہے۔ پس اللہ جل شانہ نے صرف اولاد ہی وارث رکھی۔ لیکن یہاں میت کے لیے ضروری ہے کہ وہ زندگی میں ماں باپ اور رشتہ داروں کو مطابق ضرورت اپنے روبرو دلوا جائے۔ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا۔ بعد ازاں اللہ رب العزت نے تمام رشتہ داروں اور والدین کا حصہ مقرر فرما دیا اور وصیت فرض نہ رہی۔ (توضیح قرآن) حضرت عبداللہ بن اوفیٰ نے یہ سن کر انہیں جواب دیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال نہ تھا۔ جس کے لیے آپ وصیت فرماتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وصیت کرنے کے لیے کچھ مال ضروری نہیں۔ بلکہ جس امر میں خیر اور بھلائی دیکھے اس کی ہی وصیت کر جائے۔

۶۵۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَمَا أَوْصَى بِشَيْءٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور درہم بکری اور اونٹ کسی چیز کو نہ چھوڑا اور آپ نے کسی چیز کی وصیت نہیں فرمائی۔

۳۶۱۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور درہم بکری اور اونٹ کسی چیز کو نہ چھوڑا اور آپ نے کسی چیز کی وصیت نہیں فرمائی۔

۳۶۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَلَا أَوْصٰى لَمْ يَتْرُكْ جَعْفَرًا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا۔

اس حدیث کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اتنا زیادہ ہے کہ جعفر نے درہم اور دینار کا ذکر نہیں کیا۔

۳۶۱۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصٰى إِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَعَرْتُ فَإِلٰى مَنْ أَوْصٰى۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو وصی کیا۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے وقت آپ کی حالت اس طرح تھی کہ آپ نے پیشاب کرنے کے لیے ایک طشت منگوایا۔ بعد ازاں آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے کسی کو وصیت فرمائی ہے۔

۳۶۱۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِيْ قَالَتْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے پاس کوئی اور نہ تھا اور آپ نے کہا کہ اس وقت ایک طشت منگوایا گیا۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

تہائی مال میں وصیت کرنے کا بیان

۳۶۱۸ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ فَأَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَتِيْ

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں سخت علیل ہوا حتیٰ کہ میں قریب الموت ہو گیا تھا۔ اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس مال و دولت بہت ہے اور میری ایک بیٹی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس

أَنَا أَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ۔

مال سے دو تہائی مال خیرات کر دوں آپ نے ارشاد فرمایا دو تہائی خرچ نہ کرو۔ میں نے عرض کیا آدھا مال آپ نے فرمایا۔ آدھا بھی نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ایک تہائی خیرات کروں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں ایک تہائی اور ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۳۶۶۹ عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور ان ایام میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اپنا سارا مال خیرات کر جاؤں۔ آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا کہ آدھا تو آپ نے فرمایا کہ آدھا مال بھی صدقہ نہ کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے مال کا تہائی حصہ خیرات دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تہائی مال صدقہ کر دو۔ اور تہائی بھی بہت ہے۔ تجھے اپنے وارثوں کو غنی اور بے پروا چھوڑ کر جانا چاہیے اور یہ تمہارے حق میں اس بات سے بہتر ہے کہ وہ تمہارے بعد محتاج رہ جائیں اور لوگوں کے ہاتھ دیکھتے رہیں۔

۳۶۷۰ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ وَيَرْحَمُ اللهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُوصِي بِمَالِي

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے جب وہ مکہ مکرمہ میں تھے اور وہ جس جگہ سے ہجرت کی ہو اس جگہ فوت ہونے کو مکروہ خیال فرماتے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس طرح دعا دی۔ اللہ تعالیٰ سعد بن عفرا رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔ اللہ رب العزت سعد بن عفرا رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے گا۔ اور ان کی ایک بیٹی کے سوا کوئی اولاد نہ تھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے سارے مال وغیرہ میں وصیت کر جاؤں؟

قَالَ لَا قُلْتُ النِّصْفُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ

آپ نے فرمایا نہیں سارے مال میں وصیت نہ کرو۔ میں نے عرض کیا کیا میں آدھے مال میں وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا۔ آدھے مال میں بھی وصیت نہ کرو۔ وہ فرماتے ہیں میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کیا میں تہائی مال میں وصیت کردوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو۔ تہائی بھی کافی اور بہت ہے۔ بعدازاں آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور بیان فرمایا کہ اگر تو نے اپنے وارثوں کو غنی اور مالدار چھوڑا تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں دوسرے لوگوں کا محتاج چھوڑ جائے۔

۳۶۶۱ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ آلِ سَعْدٍ قَالَ مَرِضَ سَعْدٌ فَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ

سیدنا حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھ سے سعد کی آل میں سے ایک شخص نے یہ حدیث پاک اس طرح بیان فرمائی کہ سعد علیل ہوئے اور ان کی عیادت کے لیے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت سعد نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ سارا مال خیرات کردوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا علیحدہ مال کو خیرات نہ کرو۔ راوی نے تمام حدیث پاک بیان فرمائی۔

۳۶۶۲ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَكَى بِمَكَّةَ فَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ بَكَى وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمُوتُ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا قَالَ لَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَا قَالَ يَعْنِي بِثُلُثَيْهِ قَالَ لَا قَالَ فَصَيِّفُهُ قَالَ لَا قَالَ فَثُلُثُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ مکہ مکرمہ میں علیل ہوئے اور بعدازاں ان کے پاس حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو رو دیتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی جگہ فوت ہو رہا ہوں۔ جہاں سے میں نے ہجرت کی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا ان شاء اللہ العزیز ایسا نہ ہوگا۔ اور حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وصیت کرتا ہوں کہ میرا سب مال اللہ ذوالعزت کی راہ میں خیرات کیا جائے۔ آپ نے فرمایا تم سارے مال کی وصیت نہ کرو۔ پھر عرض کیا۔ اس مال کا دو تہائی؟ آپ نے فرمایا نہیں دو تہائی بھی صدقہ نہ کرو۔ پھر آپ نے دریافت

وَسَتَرَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ بَنِيكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ۔

فرمایا اس مال کا آدھا حصہ آپ نے فرمایا آدھا بھی نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا اس مال کا تہائی حصہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو۔ کیونکہ تہائی مال بھی بہت ہے۔ پھر آپ نے ہمیں ارشاد فرمایا۔ آپ کے وارث آپ کے پیچھے امیر اور آسودہ حال رہیں یہ بات اچھی ہے اس سے کہ وہ لوگوں کے محتاج اور دست نگر رہیں۔

۳۶۴۲ عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِي فَقَالَ أَوَصَّيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ أَغْنِيَاءُ قَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُولُ وَأَقُولُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے کچھ وصیت کی ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کی ہے۔ آپ نے پوچھا کتنی میں نے عرض کیا میرا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال نہ رکھا میں نے عرض کیا میری اولاد امیر ہے محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ میں وصیت کرو اسی طرح قیل وقال رہی۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو اور تہائی مال بہت ہے بڑا حصہ ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر ارشاد فرمایا۔

۳۶۴۲ عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِي فَقَالَ أَوَصَّيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ أَغْنِيَاءُ قَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُولُ وَأَقُولُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے کچھ وصیت کی ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کی ہے۔ آپ نے پوچھا کتنی میں نے عرض کیا میرا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال نہ رکھا میں نے عرض کیا میری اولاد امیر ہے محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ میں وصیت کرو اسی طرح قیل وقال رہی۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو اور تہائی مال بہت ہے بڑا حصہ ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر ارشاد فرمایا۔

۲۷۶۵ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِیْ فَقَالَ اَوْصَیْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِکَمْ قُلْتُ بِمَالِیْ کُلِّہٖ قَالَ فَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ فَمَا تَرَکْتَ لِوَلَدِکَ قَالَ هُمْ اَغْنِیَاءُ قَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ یَقُوْلُ وَاَقُوْلُ حَتّٰی قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اَوْ کَبِیْرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے کچھ وصیت کی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں کی ہے۔ آپ نے پوچھا کتنی میں نے عرض کیا میرا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے اپنی اولاد کے لیے کچھ مال فرکھا میں نے عرض کیا میری اولاد میرے محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ میں وصیت کر دو اسی طرح قیل وقال رہی۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کر دو تہائی مال بہت ہے یا بڑا حصہ ہے حاصل کلام یہ ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر کا لفظ ارشاد فرمایا۔

۲۷۶۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ اِلَی الرُّبُعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اَوْ کَبِیْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ چوتھائی تک وصیت میں کم کریں تو یہ انتہائی مناسب ہے کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ثلث میں وصیت کیجئے اور ثلث بہت ہے یا بڑا حصہ ہے (راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر فرمایا)

نوٹ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث یعنی تہائی کو کثیر فرمایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر مال کے چوتھائی حصہ میں بھی وصیت کی جائے تو بھی جائز بلکہ بہتر ہے۔

۲۷۶۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَہٗ وَهُوَ مَرِیْضٌ فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ وَلَدٌ اِلَّا ابْنَۃٌ وَاحِدَۃٌ فَاَوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّہٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَاَوْصِیْ بِنِصْفِہٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَاَوْصِیْ بِثُلُثِہٖ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے جب کہ آپ علیل تھے۔ حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری صرف ایک لڑکی ہی ہے اور کوئی اولاد نہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے سارے مال میں وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا اپنے سارے مال میں وصیت نہ کیجئے آپ نے فرمایا آدھے مال میں آپ نے فرمایا۔ آدھے مال میں آپ نے فرمایا آدھے مال میں بھی نہیں۔ انہوں نے عرض کیا تہائی مال میں وصیت کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کیجئے اور تہائی مال بہت اور کافی ہوتا ہے۔

۳۶۶۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جَدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّمَا أَغْرَوْا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَأَنَا رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے والد غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور آپ نے اپنے ورثاء میں چھ لڑکیاں چھوڑیں اور ان پر اپنا قرض بھی چھوڑ گئے۔ جب کھجوریں کاٹنے کا وقت آیا تو میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کیا آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد گرامی غزوہ احد کے دن شہید ہوئے اور ان کے ذمے بہت سا قرض ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ قرض خواہ دیکھیں آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تم جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کا ڈھیر علیحدہ علیحدہ لگاؤ۔ بعد ازاں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کیا۔ بعد ازاں میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا۔ جب ان لوگوں نے آپ کو اس وقت دیکھا تو وہ اور زیادہ دلیر ہوئے اور مجھ پر مطالبہ کرنے میں تشدد کرنے لگے۔ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے اردگرد تین مرتبہ چکر لگائے اور پھر اس پر تشریف فرما ہو گئے اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے قرض خواہوں کو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر کروں۔ جب وہ سب لوگ حاضر خدمت ہو چکے تو آپ قول قول کر ان لوگوں کو عطا فرمانے لگے۔ آپ نے یہاں تک عطا اور بخشش فرمائی کہ اللہ رب العزت نے میرے والد پر قرض کو ختم فرما دیا۔ اور اتنی برکت ہوئی گویا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی۔ اور میں دل ہی دل میں اس بات پر راضی تھا کہ کسی طرح میرے والد کا قرض ادا ہو جائے تو اچھا ہے۔

نوٹ:۔ مؤلف علیہ الرحمۃ یہاں حدیث بتانا کہ اس غرض سے لائے ہیں کہ وصیت اور میراث قرض ادا کرنے کے بعد ہے۔

بَابُ قَضَاءِ الدَّيْنِ قَبْلَ الْمِيرَاثِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ بِخَبَرِ جَابِرٍ فِيهِ

میراث پر قرض ادا کرنا مقدم ہے

۳۳۶۹ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا مَا يَخْرُجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يَخْرُجُ نَخْلُهُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ دُونَ سِنِينَ فَانْطَلِقْ مَعِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِكَيْ لَا يَغْتَمَّ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ بَيْدَرًا بَيْدَرًا ثُمَّ حَوْلَهُ وَدَعَا اللّٰهَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَأَوْفَاهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَخَذُوا۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کرنے والوں نے جو اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف کیا ہے اس باب میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

۳۳۶۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کے والد گرامی کا انتقال ہوا اور لوگوں کا قرض آپ کے ذمے واجب الادا تھا حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میرے والد فوت ہو گئے اور اس پر لوگوں کا قرض ہے اور وہ کھجوروں کے باغ کی آمدنی کے سوا کچھ چھوڑ کر نہیں گئے اور آمدنی بھی اتنی نہیں کہ اس کی پوری میں بھی قرض ادا کیا جا سکے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے ساتھ تشریف لے چلیے تاکہ قرض خواہ مجھ پر کوئی زبان درازی نہ کریں۔ یہ سن کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ ہر ایک ڈھیر پر دعا فرمانے لگے اور ہر ایک کے گرد سلام فرمایا۔ پھر ان آپ تیسرے اس کے اوپر تشریف فرما ہو گئے۔ اور آپ نے قرض خواہوں کو بلا کر عطا فرمانا شروع فرمایا۔ ان کا قرض پورا فرما دیا۔ اور اتنا ڈھیر باقی رہ گیا جتنا وہ لے گئے۔

نوٹ: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے اس ڈھیر میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ بلکہ یہ جتنا تھا آپ کے قدم مبارک کی برکت سے اتنا ہی رہا۔ اور یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

۴۳۴۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ قَالَ وَ تَرَكَ دَيْنًا فَاسْتَشْفَعْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوْا مِنْ دَيْنِهِ شَيْئًا فَطَلَبَ إِلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ وَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَ وَعْدَقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ وَ أَصْنَافَهُ ثُمَّ ابْعَثْ إِلَيَّ قَالَ فَفَعَلْتُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فِي أَعْلَاهُ أَوْ فِي أَوْسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ قَالَ فَكِلْتُ لَهُمْ حَتّٰى أَوْفَيْتُهُمْ ثُمَّ بَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ كَيْلٌ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام نے وفات پائی اور آپ پر لوگوں کا قرض باقی رہا۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تاکہ لوگوں سے کہہ کر قرض میں کچھ تخفیف کرا دیں۔ جب آپ نے انہیں یہ ارشاد فرمایا کہ تم اس بات کی طرف آؤ لینی تم کرو تو ان لوگوں نے انکار کر دیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے جابر! آپ جائیں اور ہر قسم کی کھجوروں کو الگ الگ کر لیں یعنی عجوہ کو جو ایک بہترین کھجور کی ایک قسم ہے) اور عذق بن زید کو علیحدہ کیجئے اس طرح دوسری تمام قسموں کو علیحدہ کیجئے اور یہ کام ختم کرتے ہی میرے پاس آدمی بھیج۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کیا۔ بعد ازاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ سب سے اونچے ڈھیر پر تشریف فرما ہوئے یا اوسط پر۔ پھر جانے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو تول کر دیجئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں کو ناپ ناپ کر دینے لگا۔ یہاں تک کہ میں نے ان کا قرض پورا کر دیا۔ جو کچھ باقی رہ گیا تھا گویا کہ اس میں کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

۴۳۴۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ لِيَهُوْدِيٍّ عَلٰى أَبِي ثَمْرٌ فَقُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَ تَرَكَ حَدِيقَتَيْنِ وَ ثَمْرُ الْيَهُوْدِيِّ يَسْتَوْعِبُ مَالَ الْحَدِيقَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ الْعَامَ نِصْفَهُ وَ تُؤَخِّرَ نِصْفَهُ لِلَّيْلِ الْيَهُوْدِيِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ الْجِدَادَ فَأَوْفِيَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے ایک یہودی سے کھجوریں قرض لیں اور ان کا قرض ادا نہیں ہوا تھا۔ آپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے جب آپ فوت ہو گئے تو ان کے ذمہ باغ باقی رہ گئے اور دونوں باغوں کی آمدنی یہودی کی کھجوروں سے زیادہ نہ تھی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے ارشاد فرمایا کیا تم اس قدر مہلت دے سکتے ہو کہ آدھا قرض اس سال اور آدھا قرض دوسرے سال یہودی نے انکار کیا۔ آپ نے حضرت جابر سے پوچھا کیا آپ

فَاذَنْتُهُ بِهِمَا هُوَ وَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَعَلَ يَجُدُّ وَ يَكَالُ مِنْ اَسْفَلِ النَّخْلِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا بِالْبَرَكَةِ حَتّٰى وَفَيْنَاهُ جَمِيْعَ حَقِّهٖ مِنْ اَصْغَرِ الْحَدِيْقَتَيْنِ فِيْمَا يُحْسِبُ حَمَّادٌ ثُمَّ اَتَيْنٰهُمْ بِرُطَبٍ وَ مَاءٍ فَاَكَلُوْا وَ شَرِبُوْا ثُمَّ قَالَ هٰذَا مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ۔

کھجوریں کاٹنے کے وقت مجھے مطلع کر سکتے ہیں۔ میں نے کٹائی کے وقت عرض کیا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ تول کر کھجور کے نیچے سے عطا فرمانا شروع کیا۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم برکت ہونے کے لیے دعا فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ اس کا سارا حق ہماری طرف سے سب چھوٹے باغ میں سے پورا کر دیا گیا اور بڑا باغ سالم بچ رہا۔ یہ برکت تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں میں نے ان کی خدمت اقدس میں تازہ کھجوریں اور پینے کا پانی پیش کیا۔ جب سب کھا پی چکے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ وہ نعمت ہے جس کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔

۱۰۷۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّاْخُذُوْا التَّمْرَةَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا فِيْهِ وَفَاءً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ اِذَا جَدَدْتَهٗ فَوَضَعْتَهٗ فِي الْمِرْبَدِ فَاٰذِنِّيْ فَلَمَّا جَدَدْتُهٗ وَ وَضَعْتُهٗ فِي الْمِرْبَدِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَ دَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَاَوْفِهِمْ قَالَ فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَهٗ عَلٰى اَبِيْ دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُهٗ وَ فَضَلَ لِيْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَاَخْبَرْتُ اَنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّاْتِيَ لَهٗ فَيَصِلَكَ وَ قَالَ اِئْتِ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد انتقال ہوا اور ان پر لوگوں کا قرض تھا۔ میں نے اپنے باپ کے قرض خواہوں کو بلا کر کھجوریں دکھلائیں اور ان سے کہا اس قرض کے بدلے یہ کھجوریں لے لیں انہوں نے انکار کر دیا۔ کیونکہ انہیں وہ مقدار تھوڑی نظر آئی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے یہ بات آپ کی خدمت اقدس میں عرض کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم کھجوریں توڑو اور انہیں مربد میں جمع کرو تو اس وقت مجھے مطلع کر دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے کھجوریں جھاڑیں اور انہیں زمین میں جمع کیا تو میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سیدنا حضرت ابوبکر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما آپ کے ہمراہ تھے۔ وہ تشریف لا کر اس پر براجمان ہو گئے۔ اور برکت کی دعا فرمائی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ اپنے قرض خواہوں کو بلا لیجئے اور اس میں سے انہیں دیجئے۔ حضرت

أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلْتُخْبِرْهُمَا ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَا قَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنَّهُ سَيَكُونُ ذٰلِكَ۔

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس جس شخص کا قرض میرے ذمے باقی تھا میں نے سب کا قرض ادا کر دیا اور کسی کو باقی نہ رکھا اور میرے پاس تیرہ وسق باقی بچ رہے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا آپ یہ بات سن کر ہنسے اور ارشاد فرمایا۔ جائیے اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بھی بتا دیجئے۔ پھر میں ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ حضرات کو اس امر کی اطلاع کی۔ دونوں نے ارشاد فرمایا جو کچھ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا نتیجہ یہی ہونے والا ہے

نوٹ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث پاک میں اختلاف لفظی اختلاف ہے۔

بَابُ إِبْطَالِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

وارث کے لیے وصیت کرنا باطل اور ناجائز ہے

۳۶۴۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

سیدنا حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت نے ہر حقدار کو اس کا حق عنایت فرمایا ہے اور وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔

نوٹ: یعنی اس مال میں اللہ رب العزت نے وارث کے حق کو مقرر فرمایا لہٰذا وصیت کر کے مزید دلانا اچھا نہیں کیونکہ اس طرح دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے۔

۳۶۴۳ عَنِ ابْنِ خَارِجَةَ أَنَّهُ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ قِسْطَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ۔

سیدنا حضرت ابن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ لوگوں کو اپنی سواری پر خطبہ فرما رہے تھے اور وہ سواری جگالی کر رہی تھی۔ اور اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی۔ پھر آپ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کا حق تقسیم فرما دیا ہے۔ جو کچھ حصہ تھا۔ اس کا میراث میں اب جائز نہیں کہ کوئی شخص وارث کے لیے وصیت کرے۔

۳۶۴۸ عَنِ ابْنِ خَارِجَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ اِسْمُهٗ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

حضرت ابن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حصہ مقرر کر دیا۔ کسی وارث کے لیے وصیت کی اجازت نہیں۔

بَابُ اِذَا اَوْصٰى لِعَشِيْرَتِهِ الْاَقْرَبِيْنَ

جب کوئی شخص اپنے قریبی رشتہ داروں کو وصیت کرے تو کس طرح کرے

۳۶۴۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَيَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ وَيَا بَنِيْ هَاشِمٍ وَيَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَيَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں تو اس وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا اور آپ کے بلانے سے سب لوگ جمع ہو گئے آپ نے پہلے عام لوگوں کو ڈرایا اور پھر ان میں سے اپنے خاص خاص والوں کو ڈرایا اور ارشاد فرمایا اے کعب بن لوی کی اولاد والو اے عبد شمس کے رشتے والو اور عبد مناف کے قبیلے والو اے ہاشمی لوگو اے عبدالمطلب کے بیٹو تم سب اپنے آپ کو دوزخ کی آگ میں سے نکالو پھر خصوصاً اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اے فاطمہ اپنے آپ کو آگ کے عذاب سے بچاؤ میں تمہیں عذاب الٰہی سے بچانے کا مالک نہیں سوا اس تعلق کی وجہ سے جو تمہارا حق ہے میں اسے تر و تازہ کروں گا

۳۶۵۰ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ وَاشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ

سیدنا حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بنو مناف کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانوں کو اپنے رب سے

مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ
اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لَا
أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَلٰكِنَّ
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ رَحِمًا أَنَا أَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا۔

میں اللہ سے تمہیں چھڑانے کا مالک نہیں اور اے بنو عبد المطلب تم اپنی جانوں کو اپنے رب سے بچا لو میں اللہ سے تمہیں چھڑانے کا مالک نہیں۔ لیکن مجھ میں اور تم میں ایک رشتہ داری کا واسطہ ہے اور میں اسے تر و تازگی سے ملاؤں گا۔

۳۶۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ
الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ
مِنَ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا
يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي
عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا عَبَّاسَ بْنَ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ
اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ
عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا
يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي
مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ
شَيْئًا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیے تو آپ نے حکم کے مطابق اس کی تعمیل فرمائی اور لوگوں کو ارشاد فرمایا اے قریش کی جماعت! تم اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا اے بنو عبد المطلب! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

اے عباس بن عبد المطلب! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔

اے صفیہ! اللہ تعالیٰ کے رسول کی پھوپھی! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔

اے محمد مصطفیٰ کی بیٹی فاطمہ! تم مجھ سے جو چاہو مانگ لو میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

۳۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ
عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ
يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَنْ اشْتَرُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ
مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا
أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیے تو آپ نے حکم کے مطابق اس کی تعمیل فرمائی اور لوگوں کو ارشاد فرمایا اے قریش کی جماعت! تم اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ میں اللہ تعالیٰ سے تمہیں کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا۔

اے بنو عبدالمطلب! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔
اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔
اے صفیہ! اللہ تعالیٰ کے رسول کی پھوپھی! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔
اے محمد مصطفےٰ کی بیٹی فاطمہ! تم مجھ سے جو مانگ لو میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

۳۶۷۸ عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے لیکن اس روایت میں مال کا لفظ زیادہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میرے مال میں سے تم جو کچھ طلب کرو میں دے سکتا ہوں

نوٹ: رشتہ داروں کے لیے وصیت کرنے کا باب ختم ہوا اور اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں کے لیے وصیت یہ ہے کہ انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا جائے۔

إِذَا مَاتَ الْفُجَاةَ هَلْ يُسْتَحَبُّ لِأَهْلِهِ أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ

اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کے وارثوں کو اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہیں اس باب میں اس کا بیان ہے

۳۶۷۹ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنِّي لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَتَصَدَّقْ عَنْهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا مجھے معلوم ہے کہ اگر وہ گفتگو کر سکتیں تو البتہ خیرات کرتیں تو کیا میں اپنی والدہ کی طرف سے خیرات اور صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر اس نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کیا۔

۳۶۸۲ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ وَحَضَرَتْ اُمُّهٗ الْوَفَاةُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقِيْلَ لَهَا اَوْصِيْ فَقَالَتْ فِيْمَ اُوْصِيْ اَلْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطِيْ لَهَا صَدَقَةٌ عَنْهَا

سیدنا حضرت سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد عمرو سے سنا آپ نے اپنے دادا سعید بن سعد سے سنا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی جنگ میں نکلے اور آپ کی والدہ مدینہ منورہ میں تھیں وہ فوت ہونے لگیں کسی نے عرض کیا کچھ وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا میں سعد کے مال میں کیا وصیت کروں۔ وہ وفات پا چکی تھیں۔ جب حضرت سعد تشریف لائے تو لوگوں نے حضرت سعد کے روبرو ذکر کیا تو آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو کیا انہیں کچھ نفع پہنچے گا یا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں پہنچے گا۔ اس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا باغ کا نام لے کر فرمایا کہ میں نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے صدقہ کرنے کی فضیلت

۳۶۸۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے ہاں مگر تین چیزوں کا فائدہ جاری رہتا ہے۔ اول صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس کے سبب سے دوسرے لوگوں کو نفع پہنچا۔ تیسرے نیک اولاد جو اپنے والد کے لیے دعا کرے۔

نوٹ:۔ صدقہ جاریہ جیسے مسجد، تالاب، مسافر خانہ وغیرہ جس کا ثواب آدمی کو ہمیشہ پہنچتا رہتا ہے۔

۳۶۸۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ مَالًا وَلَمْ تُوْصِ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرا باپ مر گیا ہے اور مال چھوڑ گیا ہے لیکن وصیت نہیں کر گیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو اس کے لیے صدقہ کفارہ ہو جائے گا آپ نے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے۔

۳۶۸۵ عَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّيْ اَوْصَتْ اَنْ تُعْتَقَ عَنْهَا رَقَبَةٌ وَاِنَّ عِنْدِيْ جَارِيَةً نُوْبِيَّةً اَفَيُجْزِئُ عَنِّيْ

سیدنا حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ نے ایک غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور میرے پاس ملک حبش کی ایک لونڈی ہے۔ کیا اگر میں اس لونڈی کو

أَنْ أُعْتِقَهَا عَنْهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَبُّكِ قَالَتِ اللهُ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ قَالَ فَأَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

اس کی طرف سے آزاد کروں تو یہ میرے لیے جائز ہے۔ آپ نے فرمایا اس لونڈی کو میرے پاس لے کر آؤ میں نے ازاں میں اس لونڈی کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا تیرا رب کون ہے۔ اس نے عرض کیا میرا رب اللہ ہے پھر آپ نے اس سے دریافت فرمایا میں کون ہوں۔ اس نے عرض کیا آپ اللہ جل شانہ کے رسول ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔

نوٹ:۔ حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ جو شخص اللہ رب العزت کو اپنا رب اور پیدا کرنے والا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دے وہ شخص مسلمان ہے بشرطیکہ وہ دوسرے ارکان اسلام کا انکار نہ کرے اور جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کے ساتھ رعایت کرے۔

۳۶۶۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تُوصِ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ کچھ وصیت کر کے نہیں گئیں کیا میں اس کی طرف سے خیرات اور صدقہ کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں صدقہ کر۔

۳۶۶۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ أَيَنْفَعُهَا أَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے کیا اگر اس کی طرف سے کچھ صدقہ دیا جائے تو اسے اس خیرات کا فائدہ ہو گا آپ نے ارشاد فرمایا ہاں ہو گا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ایک باغ ہے وہ باغ میں نے اس کی طرف سے صدقہ کیا اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پر گواہ رہیں۔

۳۶۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَيُجْزِئُ عَنْهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ان کے ذمے ایک نذر ہے کیا میں ان کی طرف سے غلام آزاد کر سکتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا

قَالَ اَعْتِقْ عَنْ اُمِّكَ

اپنی ماں کی طرف سے غلام آزاد کیجئے۔

نوٹ: یعنی اس نے ایک غلام آزاد کرنے کی نذر مانی تھی اس لیے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس کی طرف سے غلام آزاد کرو۔

۳۶۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ پوچھا جو آپ کی والدہ کے ذمہ تھی اور وہ ادائیگی سے قبل فوت ہو چکی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ماں کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۹۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ پوچھا جو آپ کی والدہ کے ذمہ تھی اور وہ ادائیگی سے قبل فوت ہو چکی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ماں کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ پوچھا جو آپ کی والدہ کے ذمہ تھی اور وہ ادائیگی سے قبل فوت ہو چکی تھیں آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ماں کی طرف سے ادا کرو۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُفْيَانَ

سفیان پر واقع ہونے والے اختلاف کا بیان

۳۶۹۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ تَعَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کے متعلق فتویٰ دریافت فرمایا اور وہ نذر حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ ماجدہ کے ذمہ تھی اور وہ اس نذر کو ادا کرنے سے قبل وفات پا چکی تھیں (جب حضرت سعد نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا تذکرہ فرمایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس نذر کو اپنی والدہ کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

قَالَ مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَهُ عَنْهَا۔

کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا انہیں کے ذمے نذر تھی۔ میں نے اس کے متعلق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ تم اس نذر کو اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۶۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میری والدہ کا انتقال ہوگیا اور ان کے ذمے نذر تھی جو اس نے ادا نہیں کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس نذر کو اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور ان کے ذمے نذر باقی رہ گئی ہے جسے وہ ادا کرکے نہیں گئیں آپ نے فرمایا کہ تم نذر کو انکی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۶۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ۔

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں کیا میں اس کی طرف سے کچھ خیرات کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں کرو میں نے عرض کیا کون سے صدقے کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پانی پلانے کا ثواب سب سے بڑھ کر ہے۔

۳۶۶۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ۔

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا صدقہ افضل ہے آپ نے ارشاد فرمایا پانی پلانا۔

نوٹ: یعنی جس جگہ پانی کی شدید ضرورت ہو وہاں تالاب بنوانا یا ہینڈ پمپ لگوانا یا کنواں کھدوانا دوسرے صدقات سے ثواب میں افضل اور بڑھ کر ہے کیونکہ پانی سے سب کی زندگی ہے۔

۳۶۹۸ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ اُمَّهٗ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ۔

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے کچھ خیرات اور صدقہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں کیجئے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ ثواب کے لحاظ سے کونسا صدقہ افضل ہے۔ آپ نے فرمایا پانی پلانا۔ تو ابھی تک مدینہ منورہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کی سبیل ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْوِلَايَةِ عَلٰى مَالِ الْيَتِيْمِ

یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت کے بیان میں

۳۶۹۹ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلٰى مَالِ يَتِيْمٍ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابوذر میں آپ کو ضعیف دیکھتا ہوں اور میں تمہارے لیے وہ چاہتا ہوں جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہوں کبھی بھی دو اشخاص پر سرداری نہ کرنا اور یتیم کے مال کا والی نہ ہونا۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ مال یتیم کی سرداری اور امارت سے پرہیز کرنا چاہیئے خصوصاً ایسا شخص جو اس اہم کام کو نبھانے کی طاقت نہ رکھے۔

مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيْمِ اِذَا قَامَ عَلَيْهِ

کیا یتیم کے مال سے وصی کو بھی کچھ مل سکتا ہے؟ جب کہ وہ اس مال پر مقرر ہو

۳۷۰۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَلِيْ يَتِيْمٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں فقیر ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں۔ اور میرے پاس یتیم بھی ہے۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ تم مال یتیم میں سے کھایا کرو۔ لیکن اسراف

غَيْرَ مُسْرِفٍ وَّلَا مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَأَثِّلٍ

اور فضول خرچی کرکے ناحق نہ کھانا اور اپنے لیے مال جمع نہ کرنا۔

۵۴۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِلٰى قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيْمِ وَطَعَامَهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ إِلٰى قَوْلِهِ لَأَعْنَتَكُمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما (اور یتیم کے مال کے نزدیک تک بھی نہ پھٹکو سوائے بہتر اور احسن طریقہ سے اور جو لوگ یتیموں کے مال ناحق کھاتے ہیں وہ فقط اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھرتے ہیں) ان آیات کو سن کر لوگ ڈر گئے اور مال یتیم سے کنارہ پرہیز کرنے لگے اور یتیم کے کھانے سے بھی حذر کرنے لگے لیکن مسلمانوں پر یہ پرہیز مشکل اور کٹھن ہو گئی۔ آخر کار لوگوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر کی شکایت کر دی بعد ازاں اللہ جل شانہٗ نے یہ آیت نازل فرمائی ویسئلونک عن الیتامی قل اصلاح لھم خیر (اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اگر تم لوگ یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیں ارشاد فرمایا کہ ان کی اصلاح بہتر ہے۔ اگر تم ان کا خرچ ملا کر رکھو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ خرابی کرنے والے اور اصلاح کرنے والے کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو وہ تمہیں مشکل میں ڈال دیتا۔ اللہ رب العزت زبردست تدبیر والا ہے۔

نوٹ: ۱۔ یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ ہاں مگر جس طریقے سے بہتر ہو۔ یعنی اس مال کو سنوارنے تو اس میں کوئی مضائقہ اور حرج نہیں۔

۲۔ یتیموں کے حق اور ان کے مال کے بارے میں پہلے تقیید نازل ہوئی کہ جس شخص نے ان کا مال کھایا یا اس نے اپنے پیٹ میں آگ بھری اور جو لوگ یتیموں کو رکھنے والے تھے وہ ان کے مال اور خرچ کھانے پینے کا سامان وغیرہ الگ رکھنے لگے کہ ہمارے خرچ میں کوئی چیز نہ آئے۔ بعد ازاں جب یہ مشکل درپیش ہوئی کہ ایک چیز یتیم کے لیے تیار کی گئی اور اس کے کام میں نہ آئی تو گر یا ضائع ہو گئی۔ اس حکم کے پیش نظر یہ حکم ہوا کہ ان کا خرچ ملا کر رکھو تو کوئی مضائقہ اور حرج نہیں رہتا کہ ایک وقت میں ان کی چیز خود استعمال کرے تو

دوسرے وقت اپنی چیز ان کے کام میں لائے لیکن اس میں بھی اصلاح کی نیت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے (موضح قرآن)۔

۳۶۰۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا قَالَ كَانَ يَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ الْيَتِيمُ فَيَعْزِلُ لَهُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَإِنَاءَهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ فَأَحَلَّ لَهُمْ خِلْطَتَهُمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت پاک کے شان نزول اور بیان میں مروی ہے۔ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا یعنی جو لوگ یتیموں کے مال ظلم سے کھاتے ہیں الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ کے نازل ہونے کے بعد جس شخص کی پرورش و کفالت میں یتیم تھا اس نے اس یتیم کا کھانا پینا برتن وغیرہ سب الگ کر دیے اور آخر یہ بات مسلمانوں پر شاق ہو گئی اس وقت اللہ رب العزت نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ یعنی اگر تم ان کا خرچ ملا کر رکھو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر اللہ رب العزت نے انہیں اجازت عطا فرمائی کہ وہ اپنے کھانے میں یتیموں کا مال شامل کر لیں۔

اجْتِنَابُ أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کا مال کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے

۳۶۰۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هِيَ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْخ الْوَصِيَّةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انسان کو سات چیزیں ہلاکت میں ڈالتی ہیں ان سے بچو کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سات اشیاء کون سی ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بنانا۔ جادو کرنا قتل کسی ایسے نفس کا قتل کرنا جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام فرمایا ہے ہاں مگر وہ کسی حق کے سبب قتل کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ سود کھانا، مال یتیم کھانا، لڑائی کے وقت پیٹھ پھیرنا زنا کی تہمت لگانا یعنی پاک دامن عورتوں کو جو بری باتوں سے بے خبر ہیں اور ایمان دار ہیں۔